فتنہ قادیانیت کیلئے مجاہدین ختم نبوت کی
کاوشوں پر مبنی

تاریخی دستاویز

از افادات

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ
مناظر اسلام حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحب رحمہ اللہ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ
ودیگر اکابر امت

مرتب
حضرۃ مولانا عبدالقیوم مدظلہ العالی مہاجر مدنی

ادارۂ تالیفاتِ اشرفیہ
چوک فوارہ ملتان پاکستان فون: 4540513-4519240

بسم الله الرحمن الرحيم

قال الله تعالیٰ فی القرآن العزیز الحکیم

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ

رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ (الاحزاب)

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ

اَنَا اٰخِرُ الْاَنْبِیَاءِ وَاَنْتُمْ اٰخِرُ الْاُمَمِ

عرض ناشر

میرے والدمحترم حضرت الحاج مولانا عبدالقیوم مہاجر مدنی مدظلہم کو شروع ہی سے ختم نبوت کے اکابرین سے تعلق ومعیت کا شرف حاصل رہا ہے۔اس صحبت نے انہیں بھی مجاہدین ختم نبوت کی مبارک صف میں لاکھڑا کیا ہے۔فتنہ قادیانیت کی سرکوبی اور تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں آپ کی صلاحیات عوام وخواص سے مخفی نہیں۔

کچھ عرصہ قبل آپ نے پوری قادیانی تاریخ اوراس سلسلہ میں اکابرامت کی جملہ کاوشوں کو مختصر پمفلٹ کی شکل میں ترتیب دیا تاکہ مصروف ترین حضرات بھی اس مسئلہ سے اجمالی طور پر متعارف ہوسکیں۔یہ کتابچہ ''ختم نبوت کے ڈاکو'' کے نام سے شائع کر کے تقسیم کیا جاچکا ہے۔

زیرنظر کتاب '' فتنہ قادیانیت کیلئے مجاہدین ختم نبوت کی کاوشوں پر مبنی تاریخی دستاویز' اسی سلسلہ میں ایک تفصیلی کتاب ہے جواپنے نام سے واضح ہے۔اس کتاب کی ترتیب کے دوران والد محترم کی مساعی جمیلہ اور شب وروز کی اعصاب شکن محنت کو دیکھ کر یہ یقین ہوجاتا ہے کہ اللہ پاک نے خوداس کتاب کی تیاری کا داعیہ پیدا فرمایا اواس سلسلہ کے تمام مراحل میں منجانب اللہ نصرت شامل حال رہی۔مسئلہ ختم نبوت کیلئے والدمحترم پر وہی عشق ومحبت کی گہرائی چھائی ہوئی ہے جو ہر مسلمان سے مطلوب ہے۔ان شاء اللہ ہرقاری کو دوران مطالعہ والدمحترم کی یہ پرکیف کیفیت جگہ جگہ ملے گی۔اپنے اکابر کی تحریرات کو عصر حاضر کی ضرورت کے مطابق ترتیب دینے کی خداداد صلاحیت سے سرشار حضرت والد صاحب مدظلہم کا یہ جدید مجموعہ بھی ان شاء اللہ کافی حد تک عصر حاضر کی ضروریات سے ہم آہنگ ثابت ہوگا۔

اللہ پاک اس مجموعہ کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازیں اور روز محشر خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے حضرت مؤلف' ناشراور جملہ قارئین کو مشرف فرمائیں۔آمین۔

اراکین ادارہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے جملہ اکابرین کا مشکور ہے جنہوں نے کتاب ہذا کے لئے قدم قدم پر رہنمائی فرمائی بالخصوص حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری صاحب مدظلہم اور حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہم اگر شفقت وسرپرستی کا معاملہ نہ فرماتے تو یہ مجموعہ تشنہ تکمیل رہتا۔فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

والسلام محمد اسحٰق عفی عنہ' صفر ۱۴۲۷ ہجری بمطابق مارچ 2006

کلمات مبارکہ

شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ و کفیٰ و سلام علی عبادہ الذین اصطفے. اما بعد

محترم حاجی عبدالقیوم صاحب (نزیل مدینہ منورہ) نے قادیانی فتنہ کے خلاف مختلف اکابر علمائے دیوبند کی تحریرات کو نئی ترتیب سے جمع کیا ہے۔

حق تعالیٰ شانہ ان کی اس محنت کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت نصیب فرمائیں۔ اللہ رب العزت محض اپنے فضل و احسان سے اس کتاب کو قادیانیوں کے لئے ہدایت اور مسلمانوں کے ایمان میں زیادتی کا باعث فرماویں۔ مولائے پاک ہم سب کو اپنی رضا و خوشنودی نصیب فرمائیں۔ آمین بحرمتک یا ارحم الرحمین.

فقیر ابوالخلیل خان محمد عفی عنہ

حال مقیم

دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان، اوائل صفر ۱۴۲۷ھ

تأثرات

ہمارے مخدوم حضرت جناب الحاج عبدالقیوم صاحب مہاجر مدنی دامت برکاتہم کو اللہ رب العزت نے خاص ذوق بخشا ہے۔ وہ مختلف عنوانات پر اکابر امت کے رشحات قلم کو یکجا کر کے نئی جمع وترتیب سے بہت عمدہ گلدستے تیار کر کے مسلم امہ کے دل ودماغ کو معطر کرتے رہتے ہیں۔ اب تک حضرت حاجی صاحب کی مندرجہ ذیل کاوشیں سامنے آچکی ہیں۔

۱۔ گلدستہ تفاسیر.......... اردو کی چھ مستند تفاسیر کے عام فہم اقتباسات کا مجموعہ
۲۔ دینی دسترخوان....... اسلامی تعلیمات کا مکمل انسائیکلوپیڈیا
۳۔ تعمیر انسانیت........ متفرق موضوعات پر انسانی تعمیر سے متعلق تحریرات کا مجموعہ
۴۔ ختم نبوت کے ڈاکو.... مصروف ترین حضرات کیلئے قادیانیت کا مختصر تعارف
۵۔ وصیت نامہ.......... وصیت سے متعلق مکمل مختصر گوشوارہ

اس وقت زیر نظر حضرت مخدوم کی نئی کتاب ''فتنہ قادیانیت کیلئے امت مسلم کی کاوشوں پر مبنی تاریخی دستاویز'' ہے۔ اس میں حضرت حاجی صاحب نے فتنہ قادیانیت کی سنگینی سے امت مسلمہ کو آگاہ کرنے کے لئے اکابرین علماء اسلام کے رشحات قلم کو یکجا کر کے خوبصورت وجامع کتاب ترتیب دی ہے۔

فتنہ قادیانیت کے استیصال کیلئے جن اکابر امت نے جو خدمات سرانجام دیں ان کا بھی جستہ جستہ تذکرہ ہے۔ غرض قادیانی عقائد ونظریات اور اس کے خلاف کام کرنے والے حضرات کی جامع تاریخ مرتب کر کے آپ نے شاندار اور تاریخ ساز کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ اس عنوان پر یہ کتاب ''انسائیکلوپیڈیا'' ہے حضرت حاجی صاحب نے مدینہ منورہ سے صرف اس کام کے لیے سفر کیا۔ اور مختلف حضرات سے مل کر مشورہ کر کے اسے مرتب کیا۔ حضرت حاجی صاحب نے اکابر امت کی محنتوں کو جس خوبصورت وحسین جدید اسلوب سے مرتب کیا ہے اس پر وہ بہت ہی مبارک باد کے مستحق ہیں۔ حق تعالیٰ ان کی خدمات جلیلہ کو شرف قبولیت سے نواز کر صاحب ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کبریٰ کا ذریعہ بنائیں۔ آمین

حضرت مولانا اللہ وسایا

دفتر ختم نبوت ملتان ۳۰ محرم ۱۴۲۷ھ بمطابق یکم مارچ 2006

فہرست عنوانات

مقالہ ختم نبوت کا معنی اور خاتم النبیین کی تفسیر ۱۹
ختم نبوت کا معنی ۲۰
خاتم النبیین وہ ہے جس پر کمالات کی انتہاء ہوگئی ۲۰
خاتم النبیین کی شریعت ۲۱
آپؐ کمالاتِ بشری کے منتہا بھی ہیں ۲۲
اور مبداء بھی //
آپ ﷺ کی نبوت اصلی ہے اور باقی ۲۳
انبیاءؑ کی بالواسطہ ہے //
تمام انبیاء کے کمالات آپؐ میں علی ۲۵
وجہ الاتم موجود تھے //
باقی انبیاء ہیں، آپ خاتم الانبیاء ہیں ۲۶
باقی اقوام کے نبی ہیں آپ نبی الانبیاء ہیں ۲۶
باقی عابد ہیں آپ امام العابدین ہیں ۲۷
باقی ظہور کے بعد نبی ہیں آپ ﷺ وجود ۲۷
سے پہلے نبی ہیں //
باقیوں کی نبوت حادث تھی آپ کی قدیم ہے ۲۷
باقی انبیاء کائنات تھے آپؐ سببِ تخلیقِ ۲۸
کائنات ہیں //
باقی مقرب تھے تو آپؐ اول المقربین ہیں ۲۸
آپؐ اول المبعوثین ہوں گے ۲۸
آپؐ کو سب سے پہلے بلایا جائے گا ۲۸
آپؐ قیامت میں سب سے پہلے ساجد ہونگے ۲۹
آپؐ سب سے پہلے سجدہ سے سر اٹھائینگے ۲۹
آپؐ اول الشافعین واول المشفعین ہونگے ۲۹
آپؐ کو شفاعت کبریٰ ملے گی ۲۹
آپؐ شفاعتِ عامہ کا مقام سنبھالیں گے ۳۰
آپؐ سب سے پہلے پل صراط عبور کرینگے ۳۰
آپؐ سب سے پہلے جنت کا دروازہ ۳۱
کھٹکھٹائیں گے //
آپؐ کیلئے سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھلے گا ۳۱
آپؐ سب سے پہلے جنت میں داخل ہونگے ۳۱
آپؐ کو اولین وآخرین کے علوم عطا ہوئے ۳۱
آپؐ کو خلقِ عظیم عطا ہوا ۳۲
آپؐ متبوع الانبیاء ہیں ۳۲
آپؐ کو ناسخ کتاب ملی ۳۲
آپؐ کو کمال دین عطا ہوا ۳۳
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غلبہ دین عطا ہوا ۳۴
آپؐ کے دین میں تجدید رکھی گئی ۳۴
شریعت محمدی میں جلال وجمال کا کمال غالب ہے ۳۴
آپ ﷺ کے دین میں تنگی ختم کردی گئی ۳۵
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین میں اعتدال ہے ۳۵
شریعت محمدی میں ظاہر کی طہارت بھی ۳۶
ہے باطن کی بھی //

دین محمدی میں پوری انسانیت کی آزادی ہے ۳۶
آپ ﷺ کو شریعت وحقیقت دونوں عطا ہوئیں ۳۷
آپ ﷺ کی امت کو اجتہادی مذاہب ۳۸
عطا کئے گئے ″
آپ ﷺ کے دین میں ایک نیکی کا ۳۸،
اجر دس گنا ہے ″
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پانچ نمازیں ملیں ۳۸
آپ ﷺ کی پانچ نمازیں پچاس کے برابر ۳۹
آپؐ کیلئے پوری زمین مسجد ہے ۴۰
آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام اقوام کی طرف بھیجے گئے ۴۰
آپؐ کی دعوت عام ہے ۴۱
آپ ﷺ سارے جہانوں کیلئے رحمت ہیں ۴۱
آپ صلی اللہ علیہ وسلم پوری انسانیت کے ہادی ہیں ۴۱
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رفعتِ ذکر عطا ہوا ۴۱
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اللہ کے ذکر کیساتھ ہے ۴۲
آپ ﷺ کو خلوت اور جلوت میں کمال دیا ۴۳
آپ ﷺ کو عملی معجزات بھی دیئے اور علمی بھی ۴۳
حضور ﷺ کو دوامی معجزات ملے ۴۳
آپ ﷺ کی کتاب محفوظ ہے ۴۳
حضور ﷺ کو جامع کتاب ملی ۴۴
حضور ﷺ کو جوامع کلم عطا ہوئے ۴۴
حضور ﷺ کے اعضاء کا ذکر فرمایا ۴۵
حضور ﷺ کو اجتماعی عبادت ملی ۴۵
حضور ﷺ کے ایک معجزہ نے عالم کو جھکا دیا ۴۶
حضور ﷺ کو عبادت کے دوران مخاطب بنایا گیا ۴۶
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو لواء الحمد ملے گا ۴۶
حضور ﷺ اولین وآخرین کے خطیب ہونگے ۴۷
آپ ﷺ کی امت کو اپنی ذاتی پہچان عطاء ہوئی ۴۷
حضور ﷺ کو القاب سے خطاب فرمایا ۴۷
حضور ﷺ کا نام لے کر پکارنے سے روکا گیا ۴۸
حضور ﷺ کو سب سے اعلیٰ معراج کرایا گیا ۴۹
حضور ﷺ کا دفاع خود اللہ نے کیا ۴۹
حضور ﷺ کی تحیت خود اللہ نے کی ۵۰
آپ ﷺ کا شیطان مسلمان ہوگیا ۵۱
ازواج مطہرات آپ ﷺ کی معین بنیں ۵۱
حضور ﷺ کو روضہ جنت عطاء ہوا ۵۲
حضور ﷺ نے ۳۶۰ بت نکلوائے ۵۲
حضور ﷺ کو مقام محمود عطا ہوا ۵۲
حضور ﷺ کو حقائق الٰہیہ دکھلائیں ۵۳
آپ ﷺ کو آسمان پر مشاہدات کرائے ۵۳
حضور ﷺ کے صحابہ کو آگ نہ جلاسکی ۵۳
حضور ﷺ کو محشر میں بلند مقام عطا ہوگا ۵۴
حضور ﷺ کی زبان مبارک سے پانی جاری ہوا ۵۴
حضور ﷺ کو جامع حسن عطاء ہوا ۵۵
حضور ﷺ سے اللہ نے سدرۃ المنتہیٰ ۵۵
کے پاس کلام فرمایا ″
حضور ﷺ کی انگشتانِ مبارک سے چشمے پھوٹے ۵۶
حضور ﷺ کو دیدارِ جمال سے مشرف فرمایا ۵۶
حضور ﷺ کو بلاسوال دیدار کرایا گیا ۵۶
صحابہؓ نے دریاء دجلہ کو پار کیا ۵۷

حضور ﷺ کو زمین بھر کے خزانے عطاء ہوئے ۵۸
معجزۂ نبوی کا کوئی مقابلہ نہ کر سکا ۵۸
حضرت علی رضی اللہ عنہ کیلئے سورج واپس ہوا ۵۹
حضور ﷺ کے اشارہ سے چاند دو ٹکڑے ہو گیا ۵۹
حضور ﷺ کی بریت خود خدا نے کی ۵۹
محمدی انگوٹھی کی تاثیر ۶۰
حضور ﷺ کو جانوروں کی بولی کا علم عطاء ہوا ۶۱
بھیڑیئے نے حضور ﷺ کی نبوت کی گواہی دی ۶۲
حضور ﷺ نے حیوانوں کو بات سمجھا دی ۶۲
حضور ﷺ کو تمام جہانوں کا اقتدار عطاء ہوا ۶۲
حضور ﷺ کو بغیر مانگے ملک عطاء ہوا ۶۳
حضور ﷺ کے لئے براق مسخر ہوا ۶۳
حضور ﷺ کے وزیر آسمان میں بھی تھے ۶۳
آپ ﷺ کو احیائے قلوب عطاء ہوا ۶۴
حضور ﷺ کے دست مبارک سے کھجور ۶۴
کے تنہ کو جان ملی //
کھجور کے تنہ میں انسانوں کی سی حیات آئی ۶۵
امت محمدیہ کے لوگ کھانے پینے سے ۶۵
مستغنی ہوں گے //
حضور ﷺ کے محافظ خود اللہ تھے ۶۵
امت محمدیہ مجتہد بنائی گئی ۶۶
امت محمدیہ کے راسخین فی العلم مفروض ۶۶
الاطاعۃ ہیں //
امت محمدیہ کے علماء کو انبیاء بنی اسرائیل ۶۷
کا لقب ملا //

امت محمدیہ کی توبہ دل سے ہے ۶۸
امت محمدیہ کو دونوں قبلے عطاء ہوئے ۶۸
امت محمدیہ کا کفارہ استغفار سے ہوتا ہے ۶۹
امتِ محمدیہ کے کمال اِطاعت کا ثبوت دیا ۶۹
امتِ محمدیہ اور انبیاء کی شہادت دے گی ۷۰
امت محمدی اول بھی ہے آخر بھی ۷۰
امت محمدی کو اولین و آخرین پر فضیلت دی گئی ۷۱
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عالم فتح کر ڈالا ۷۱
جنت میں امتِ محمدیہ کی اسی صفیں ہونگی ۷۲
امتِ محمدیہ کے صدقات سے غرباء ۷۲
مستفید ہوتے ہیں //
امت محمدیہ کے لئے الہام ہے ۷۳
امتِ محمدیہ عامہ گمراہی سے محفوظ ہے ۷۳
امتِ محمدیہ ﷺ کا اجماع حجت ہے ۷۳
امتِ محمدیہ ﷺ کو عذابِ عام نہ ہوگا ۷۴
امتِ محمدیہ کو دس گنا اعلیٰ مقام ملیں گے ۷۴
امتِ محمدیہ ﷺ کے صلحاء بھی شفاعت کرینگے ۷۴
امتِ محمدیہ ﷺ کا نام اللہ کے نام سے ہے ۷۵
تمام امتیازات کی بنیاد ختم نبوت ہے ۷۵
ختم نبوت کا منکر تمام کمالات نبوی کا منکر ہے ۷۶
حضور ﷺ خاتم الانبیاء بھی ہیں ۷۶
اور جامع کمالاتِ انبیاء بھی ۷۶
مصدقیت... حضور ﷺ تمام انبیاء اور ۷۸
اُن کی شریعتوں کے مصدق ہیں ۷۸
مُصدِقیت کی توجیہ ۷۸

اسلام تمام شریعتوں کے اقرار کا نام ہے ۷۹
تمام غیر مسلموں کے مسلمان ہونیکی آرزو ۷۹
اسلام اقرار ومعرفت کا دین ہے ۸۰
غلبہ اسلام ۸۱
اسلام مسلم وغیر مسلم سب کیلئے نعمت ہے ۸۲
تمام ادیان کا بقاء اسلام سے ہے ۸۳
حضور ﷺ کی لائی ہوئی ہر چیز خاتم ہے ۸۳
سیرۃ نبوی کے جامع نقاط ۸۵
مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت ۸۶
ختم نبوت کا منکر پورے اسلام کا منکر ہے ۸۶
یہ مقالہ ۸۷
عقیدہ ختم نبوت ۸۸
عالم دنیا میں ختم نبوت کا تذکرہ ۸۸
عالم آخرت میں ختم نبوت کا تذکرہ ۸۹
کلمہ شہادت کی طرح عقیدہ ختم نبوت ۹۰
بھی ایمان کا جزو ہے ۹۰
مسلمانوں کی مساجد اور ختم نبوت ۹۰
حفاظ کرام اور ختم نبوت ۹۱
خاتم النبیین کی قرآنی تفسیر ۹۱
خاتم النبیین کی نبوی تفسیر ۹۲
قادیانیوں سے ایک سوال ۹۳
اجماع کی حقیقت اور اس کی عظمت ۹۳
صحابہ کرامؓ کا سب سے پہلا اجماع ۹۴
اجماع امت کے مزید حوالہ جات ۹۵
خلاصہ بحث ۹۷
امکان کی بحث ۹۸
سپریم کورٹ کے قابل صد احترام جج ۱۰۱
صاحبان کو ملت اسلامیہ کا خراج عقیدت ۱۰۱
مرزا غلام احمد قادیانی کی جانچ ۱۰۳
چار اصولی باتیں ۱۰۳
قادیانی تاویل ۱۰۴
مرزا غلام احمد قادیانی کے صریح جھوٹ ۱۰۷
کی ایک مثال ۱۰۷
محمدی بیگم کا قصہ ۱۱۰
مسئلہ نزول مسیح اور قادیانیوں کی چال ۱۲۱
قادیانیوں کی چال ۱۲۲
مسئلہ نزول مسیحؑ وحیات مسیحؑ قرآن و ۱۲۹
حدیث کی روشنی میں ۱۲۹
تواتر کا ثبوت ۱۳۰
مرزا غلام احمد قادیانی کا اقرار واعتراف نزول ۱۳۳
مسیحؑ وحیات مسیحؑ کا ثبوت قرآن مجید سے //
مسیح کے بارہ میں یہودیوں اور عیسائیوں ۱۳۶
کا اختلاف اور قرآن کا ناطق فیصلہ //
مسیح مقتول ومصلوب نہیں ہوئے بلکہ اٹھالئے گئے ۱۳۸
''رفع'' کی قادیانی تاویل ۱۳۹
حضرت مسیح کی حیات اور نزول کا قرآن ۱۴۲
مجید سے واضح ترین ثبوت //
سیاق وسباق کی روشنی میں آیت کا مطلب ۱۴۲
آیت کی تفسیر صحابہ کرام اور ائمہ تفسیر ۱۴۳
کے ارشادات سے //

حاصل کلام اور اجماع امت کی آخری شہادت	۱۴۵
اکابر امت پر قادیانیوں کی تہمت	۱۴۶
تحریک ختم نبوۃ منزل بہ منزل	۱۴۸
مقدمہ بہاولپور	۱۵۱
تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء	۱۵۴
تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء	۱۵۶
تحریک ختم نبوت ۱۹۸۴ء	۱۵۸
ایک بدیہی حقیقت	۱۵۹
مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا قیام	۱۶۲
فیصلہ مقدمہ بہاولپور	۱۶۸
ڈسٹرکٹ جج ضلع بہاولنگر ریاست بہاولپور	۱۶۹
فتویٰ تکفیر قادیان	۱۹۷
مرزا صاحب کی گدی کے جانشین	۱۹۷
استفتاء از علمائے اسلام	۱۹۹
الجواب	۲۰۰
مرزائی کا جنازہ اور مسلمان...ایک لمحہ فکریہ	۲۱۱
"گوجرانوالہ کی میونسپل کمیٹی کے ذمہ	۲۱۲
دار مسلمان افسران سے"	//
قادیانیوں کے نزدیک تمام دنیا کے	۲۱۲
مسلمان کافر ہیں	//
مرزائی مذہب میں مسلمانوں کو لڑکیاں	۲۱۲
دینا حرام ہیں	//
قائداعظم کا جنازہ اور سر ظفر اللہ قادیانی	۲۱۳
گوجرانوالہ میں ایک ناخوشگوار واقعہ	۲۱۳
مرزا آنجہانی کی تکفیر کے تین اصول ہیں	۲۱۴
سراج الامت حضرت امام اعظم ابوحنیفہ	۲۱۴
رحمہ اللہ کا فتویٰ	//
حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی	۲۱۴
قدس سرہ کا عقیدہ	//
حضرت یوسف علیہ السلام کی توہین	۲۱۶
غلطی کا اقرار اور توبہ	۲۲۰
مولوی صاحب کا توبہ نامہ	۲۲۰
مرزا غلام احمد قادیانی اور اسکے مریدوں کی بابت	۲۲۲
مرزے قادیانی دا سیاپا	۲۴۴
مرزا کی طرف سے دعویٰ نبوت	۲۴۸
مرزائیوں سے ترکِ موالات	۲۵۰
باہتمام انجمن حفظ المسلمین امرتسر	۲۵۱
سوال (استفتاء)	۲۵۲
الجواب	۲۵۴
قادیانی شبہات کے جوابات	۲۹۹
ختم نبوت پر پاکستان قومی اسمبلی کا متفقہ فیصلہ	۳۰۰
ایک بل	۳۰۲
بیان اغراض و وجوہ	۳۰۲
وزیراعظم پاکستان ذوالفقار علی بھٹو کی تقریر	۳۰۳
قادیانی بدستور غیر مسلم ہیں	۳۱۱
حکومت پاکستان کی توثیق (۱۹۸۲ء)	۳۱۱
۱۔ مختصر عنوان اور آغاز نفاذ	۳۱۵
۲۔ استقرار	۳۱۵
لاہور ہائیکورٹ کا فیصلہ	۳۱۷
عدالت کا حکم	۳۲۱

قادیانیت میری نظر میں ۳۲۱
3۔"قادیانی شعائر اسلامی استعمال نہیں کر ۳۲۲
سکتے" وفاقی شرعی عدالت کا تاریخ ساز فیصلہ ۳۲۲
وفاقی شرعی عدالت میں ۳۳۰
فیصلہ...فخر عالم چیف جسٹس ۳۳۰
قادیانیوں کی کلمہ طیبہ کی توہین پر لاہور ۳۴۲
ہائیکورٹ کا تاریخی فیصلہ //
لاہور ہائیکورٹ لاہور کا فیصلہ ۳۴۲
پوسٹ مارٹم ۳۴۵
کوئٹہ ہائیکورٹ کا تاریخی فیصلہ ۳۴۶
سپریم کورٹ شریعت اپیل بنچ کا فیصلہ ۳۶۰
دل کی بات ۳۶۱
سپریم کورٹ آف پاکستان میں ۳۶۲
حاضر ۳۶۲
فیصلہ....محمد افضل ظلہ چیئرمین ۳۶۳
"قادیانیت یا احمدیت" ۳۶۶
لاہور ہائیکورٹ لاہور ۳۷۵
گستاخ رسول کی سزا قتل ۳۷۹
حدیث دل ۳۷۹
فیڈرل شریعت کورٹ آف پاکستان ۳۸۳
تاریخ ساز فیصلہ ۳۸۷
بحضور سپریم کورٹ آف پاکستان ۳۹۶
۲۶۰ تعریفات ۳۹۹
"۲۹۸۔ب: القاب، حرکات اور خطاب ۳۹۹
وغیرہ کا غلط استعمال //
مذہب کی تعریف ۴۰۲
مسلم اور غیر مسلم کی تعریف ۴۰۳
"۲۶۰۔تعریفات" ۴۰۳
احمدیت اقبال کی نظر میں ۴۰۴
ظفر اللہ خاں کا قائداعظم کے جنازہ میں ۴۰۵
شرکت سے انکار //
اپنے عقیدہ کی تبلیغ واشاعت کرنا ۴۰۶
۳۔جسٹس سلیم اختر ۴۱۰
عدالت کا حکم ۴۱۱
قادیانیت علامہ اقبال کی نظر میں ۴۱۱
عزت مآب جناب جسٹس میاں نذیر اختر ۴۱۴
قادیانیوں کے صد سالہ جشن پر پابندی جائز ہے ۴۱۸
لاہور ہائی کورٹ کا تاریخی فیصلہ ۴۱۸
قادیانی اور ملت اسلامیہ کا موقف ۴۱۹
مصور پاکستان کی فریاد ۴۱۹
مرزا غلام احمد قادیانی کے صاحبزادے ۴۱۹
مرزا بشیر احمد قادیانی کی رائے //
امیر جماعت لاہور محمد علی لاہوری کا ایک قول ۴۲۰
مرزا قادیانی کا آخری عقیدہ ۴۲۲
آنحضرت ﷺ سے بھی افضل ۴۲۲
ہر شخص آنحضرت ﷺ سے بڑھ سکتا ہے ۴۲۳
خلیفہ دوم مرزا محمود احمد قادیانی کے فتاویٰ ۴۲۴
محمد علی لاہوری قادیانی کے اقوال ۴۲۵
غیر احمدیوں کے ساتھ شادی بیاہ ۴۲۶
غیر احمدیوں کی نماز جنازہ ۴۲۶

قائداعظم کی نماز جنازہ ۴۲۷
خوداپنے آپکوالگ اقلیت قرار دینے کا مطالبہ ۴۲۷
لاہوری جماعت کی حقیقت ۴۲۸
لاہوری جماعت کا حلفیہ بیان ۴۲۸
قادیان اور لاہوری جماعتوں میں کوئی ۴۲۸
فرق نہیں //
مرزائی نبوت کی جھلکیاں ۴۳۰
مرزا قادیانی کی پیشینگوئیاں ۴۳۱
محمدی بیگم سے نکاح ۴۳۱
تمہی کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہے؟ ۴۳۱
علماء کو گالیاں: ۴۳۱
عالم اسلام کا فیصلہ ۴۳۲
پاکستان کے ۳۳ علماء کا مطالبہ ترمیم ۴۳۳
رابطہ عالم اسلامی کی قرارداد ۴۳۳
فیصلہ مقدمہ راولپنڈی ۴۳۵
ماریشس سپریم کورٹ میں سب سے بڑا مقدمہ ۴۳۶
مصور پاکستان علامہ اقبال کی رائے ۴۳۸
مجدد الف ثانیؒ کی عبارت میں مرزا ۴۴۰
کی صریح تحریف //
مرزائیت کی اسلام روشنی ۴۴۱
ہم نے اپنی قرارداد میں کہا کہ! ۴۴۱
ایک حواری نبی کی ضرورت ۴۴۱
سامراجی ضرورتیں......مرزا قادیانی اور انکا خاندان ۴۴۲
اسلام کے ایک قطعی عقیدہ جہاد کی تنسیخ ۴۴۴
اس سلسلہ میں مرزا قادیانی کے اعترافات دیکھئے ۴۴۵
اسلامی جہاد منسوخ مگر مرزائی جہاد جائز ۴۴۶
مرزائیت اور عالم اسلام ۴۴۸
اسلامی وحدت ختم نبوت ہی سے استوار ہوتی ہے ۴۴۸
فتح عراق کے بعد پہلا مرزائی گورنر ۴۴۹
تفصیلی آمد خرچ مشنہائے بیرون حیفا ۴۵۲
......اسرائیل //
خلافت عثمانیہ اور ترکی ۴۵۶
افغانستان ۴۵۷
جمعیۃ الاقوام سے پاکستان کے خلاف ۴۵۷
مداخلت کی اپیل //
افریقی ممالک میں استعماری اور صیہونی ۴۵۷
سرگرمیاں //
افریقہ میں صیہونیت کا ہراول دستہ ۴۵۹
لاکھوں کروڑوں کا سرمایہ ۴۵۹
مسلمانانِ برصغیر کی فلاح و بہبود کی ۴۶۱
تنظیمیں اور مرزائیوں کا کردار //
اکھنڈ بھارت ۴۶۲
سیاسی عزائم اور منصوبے، ملک دشمن ۴۶۵
سیاسی سرگرمیاں //
مذہبی نہیں سیاسی تنظیم ۴۶۵
پاکستان میں قادیانی ریاست کا منصوبہ ۴۶۵
سرظفر اللہ خاں کا کردار ۴۶۶
کلیدی مناصب کی اہمیت اور مطالبہ کی ۴۶۷
علیحدگی کے دلائل //
متوازی نظام حکومت ۴۶۷

بلوچستان پر قبضے کا منصوبہ	۴۶۷
کشمیر	۴۶۷
۱۹۴۸ء کی جنگ کشمیر اور بٹالین	۴۶۸
فرقان فورس، ایک احمدی بٹالین اور	۴۶۸
متوازی فوجی تنظیم	//
خلاصہ کلام	۴۶۹
آخری دردمندانہ گزارش	۴۷۰
آئینہ قادیانیت	۴۷۲
عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت	۴۷۴
خاتم النبیین کی نبوی تفسیر	۴۷۸
ختم نبوت پر اجماع امت	۴۷۹
خاتم النبیین اور قادیانی جماعت	۴۸۰
وحی اور الہام میں فرق	۴۸۳
انقطاع وحی نبوت	۴۸۳
نبی کا تو خواب بھی وحی ہے	۴۸۵
لاہوری گروپ کیوں کافر؟	۴۹۰
عہد صدیقؓ میں تحفظ ختم نبوت کی پہلی جنگ	۴۹۰
قادیانیوں کے خلاف پہلا فتویٰ	۴۹۲
قادیانیوں کے خلاف مقدمات	۴۹۴
قادیانیت کا جماعتی سطح پر احتساب	۴۹۴
قادیان کانفرنس	۴۹۵
قادیان سے ربوہ تک	۴۹۵
قیام پاکستان کے بعد	۴۹۶
مجلس تحفظ ختم نبوت	۴۹۶
قیادت باسعادت	۴۹۷
غیر سیاسی جماعت	۴۹۸
امام العصر علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ:	۴۹۹
پاکستان اور قادیانیت	۴۹۹
قرارداد رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ	۵۰۱
تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء	۵۰۱
تحریک ختم نبوت ۱۹۸۴ء	۵۰۳
اسلامی عقیدہ	۵۰۸
سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق یہودیوں کا نقطہ نظر	۵۰۹
حضرت عیسیٰؑ کے متعلق قادیانی عقائد	۵۱۰
نزول عیسیٰ علیہ السلام	۵۱۰
ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں	۵۱۲
حیات و نزول عیسیٰ پر امت کا اجماع ہے	۵۱۲
مہدی علیہ الرضوان	۵۱۳
حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا نزول	۵۱۴
دجال کا خروج	۵۱۴
جوانی کی رنگ رلیاں اور ملازمت	۵۱۷
حکومت برطانیہ کا منظور نظر	۵۱۸
صداقت اسلام کے نعرہ سے اسلام کی	۵۱۸
بیخ کنی کا آغاز	//
دعاوی مرزا	۵۱۹
بیت اللہ ہونے کا دعویٰ	۵۱۹
۱۸۸۲ء مجدد ہونے کا دعویٰ	۵۱۹
۱۸۸۲ء مامور ہونے کا دعویٰ:	۵۲۰
۱۸۸۲ء نذیر ہونے کا دعویٰ:	۵۲۰
۱۸۸۳ء آدم مریم اور احمد ہونیکا دعویٰ:	۵۲۰

۱۸۸۴ء رسالت کا دعویٰ: ۵۲۰
۱۸۸۶ء توحید و تفرید کا دعویٰ: ۵۲۰
۱۸۹۱ء مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ: ۵۲۰
۱۸۹۲ء صاحب کن فیکون ہونیکا دعویٰ: ۵۲۰
۱۸۹۸ء مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ: ۵۲۱
۱۸۹۸ء امام زماں ہونے کا دعویٰ ۵۲۱
نبوت ورسالت کا دعویٰ ۵۲۱
مستقل صاحب شریعت نبی اور رسول ۵۲۱
ہونے کا دعویٰ //
ایمان کی تعریف ۵۲۲
ضروریات دین کی تعریف ۵۲۲
کفر کی تعریف ۵۲۲
مسلمانوں کی باہم تکفیر بازی ۵۲۵
قادیانیوں کی وجوہ تکفیر ۵۲۷
۱- ختم نبوت کا انکار ۵۲۸
قادیانی اور اہل قبلہ ۵۲۹
قادیانی اور دوسرے کافروں میں فرق ۵۳۰
قادیانی عبادت گاہ ۵۳۰
مسلم قبرستان میں قادیانی مردوں کی تدفین کا حکم ۵۳۰
کفر کے دنیوی احکام ۵۳۰
مرزا صاحب کی دروغ گوئی کا نمونہ ۵۳۲
پہلی پیش گوئی: مرزا کی موت سے متعلق ۵۳۴
جواب: محمدی بیگم سے متعلق ۵۳۴
تاریخی دستاویز 1974ء قومی اسمبلی میں //
قادیانی مقدمہ کی مکمل کارروائی ۵۳۷
محرکین قرارداد ۵۳۸
حزب اختلاف کی تاریخی قرارداد ۵۳۹
5 اگست 1974ء کی کارروائی ۵۴۰
8-اگست 1974ء کی کارروائی ۵۵۹
9-اگست 1974ء کی کارروائی ۵۷۱
10-اگست 1974ء کی کارروائی ۵۷۸
23-اگست 1974ء کی کارروائی ۵۹۵
24-اگست 1974ء کی کارروائی ۵۹۸
لاہوری گروپ پر جرح ۶۰۵
مسعود بیگ لاہوری گروپ پر جرح ۶۰۵
عبدالمنان عمر لاہوری پر جرح ۶۱۶
اٹارنی جنرل کا بیان ۶۲۳
آئین پاکستان میں ترمیم کیلئے ایک بل ۶۲۶
1- مختصر عنوان اور آغاز نفاذ ۶۲۶
2......آئین کی دفعہ 106 میں ترمیم ۶۲۶
3......آئین کی دفعہ 260 میں ترمیم ۶۲۶
بیان اغراض و وجوہ ۶۲۶
قادیانیوں کے بارے میں قومی اسمبلی ۶۲۷
کی کارروائی خفیہ کیوں؟ //
ربوہ ۶۲۸
لال حسین اختر رحمہ اللہ احتساب قادیانیت ۶۲۹
سے اقتباسات //
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ۶۲۹
نگاہ اولین ۶۲۹
مولانا لال حسین اور قادیانیت ۶۳۱

تحریک خلافت: ۶۳۳
تحریک خلافت میں شمولیت ۶۳۴
مرزائیت میں داخلہ ۶۳۵
ترک مرزائیت ۶۳۶
ترک مرزائیت کا اعلان ۶۳۷
لالچ اور قاتلانہ حملے ۶۳۸
خوابیں ۶۴۰
دوسرا خواب ۶۴۰
حضرت مولانا ظفر علی خانؒ کی ایک تاریخی نظم ۶۴۱
مرزا قادیانی اپنی تحریروں کے آئینے میں ۶۴۲
مرزا صاحب کی پیشگوئیاں ۶۴۵
مرزا صاحب کے انٹ شنٹ الہامات: ۶۴۶
تحفظ ختم نبوت اور شفاعت محمدی ﷺ ۶۴۹
امت مرزائیہ کی الجھن ۶۵۲
حضرت خواجہ غلام فریدؒ ۶۵۳
لال حسین اختر ۶۵۴
خواجہ غلام فرید رحمہ اللہ ۶۵۴
قادیانیوں کی ریشہ دوانیاں ۶۵۵
مکہ مکرمہ ”مشن“ ۶۵۵
قادیانی حج کا مقصد ۶۵۶
قادیان ارض حرم ہے ۶۵۶
حرمین شریفین کی توہین ۶۵۷
مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان ملتان کا ۶۵۸
سرکلر ماتحت جماعتوں کے نام ظفر اللہ //
خاں کے داخلہ حجاز پر شدید احتجاج //
سیرت مرزا قادیانی ۶۵۹
(۳) علمائے امت کی ایسی تیسی ۶۵۹
(۹) حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب ۶۶۰
عورتوں کی عار ہیں! //
پھجے دی ماں ۶۶۰
مرزا قادیانی گویا بچے ہی تھے! ۶۶۱
امت مسلمہ کا فرض ۶۶۲
عجائبات مرزا قادیانی ۶۶۲
مرغ، بلی اور چوہا ۶۶۲
حیات و نزول عیسیٰ پر امت کا اجماع ہے ۶۶۲
جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے: ۶۶۳
حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ۶۶۴
دجال کا خروج ۶۶۴
دجال ۶۶۵
قادیانی اشکال ۶۶۸
جوانی کی رنگ رلیاں اور ملازمت ۶۶۸
حکومت برطانیہ کا منظور نظر ۶۶۸
صداقت اسلام کے نعرہ سے اسلام کی ۶۶۹
بیخ کنی کا آغاز //
دعاوی مرزا: ۶۶۹
بیت اللہ ہونے کا دعویٰ ۶۷۰
۱۸۸۲ء مجدد ہونے کا دعویٰ ۶۷۰
۱۸۸۲ء مامور ہونے کا دعویٰ: ۶۷۰
۱۸۸۳ء آدم، مریم اور احمد ہونیکا دعویٰ ۶۷۰
۱۸۸۴ء رسالت کا دعویٰ ۶۷۰

۱۸۹۱ء مسیح ابن مریم ہونے کا دعویٰ ۶۷۱
۱۸۹۲ء صاحب کن فیکون ہونیکا دعوی ۶۷۱
۱۸۹۸ء مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ ۶۷۱
۱۹۰۰ء تا ۱۹۰۸ء ظلی نبی ہونے کا دعویٰ ۶۷۱
نبوت ورسالت کا دعویٰ ۶۷۱
مستقل صاحب شریعت نبی اور رسول ہونیکا دعویٰ ۶۷۲
ایمان کی تعریف ۶۷۳
کفر کی تعریف ۶۷۳
کفر دون کفر ۶۷۴
لزوم کفر ۶۷۴
التزام کفر ۶۷۴
کافر ۶۷۴
ملحد وزندیق ۶۷۴
زندیق کا حکم ۶۷۵
مرتد ۶۷۵
مرتد کا حکم ۶۷۵
منافق: ۶۷۶
قادیانیوں کا حکم ۶۷۶
مسلمانوں کی باہم تکفیر بازی ۶۷۶
کیا قادیانی اہل قبلہ شمار ہوتے ہیں؟ ۶۷۹
مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت ۶۷۹
ادعائے وحی اور اپنی وحی کو قرآن کی ۶۷۹
طرح قرار دینا //
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین ۶۸۰
☆......امت محمدیہ کی تکفیر ۶۸۱
☆......قادیانی اور اہل قبلہ ۶۸۲
قادیانی اور دوسرے کافروں میں فرق ۶۸۲
قادیانی عبادت گاہ ۶۸۳
مسلم قبرستان میں قادیانی مردوں کی تدفین کا حکم ۶۸۳
کفر کے دنیوی احکام ۶۸۳
پہلی پیشینگوئی: مرزا کی موت سے متعلق: ۶۹۰
دوسری پیشینگوئی: زلزلہ اور پیر منظور محمد ۶۹۰
کے لڑکے کی پیش گوئی //
تیسری پیش گوئی: ریل گاڑی کا تین ۶۹۱
سال میں چلنا //
چوتھی پیش گوئی: غلام حلیم کی بشارت: ۶۹۱
محمدی بیگم: ۶۹۲
تضادات مرزا ۶۹۲
حملِ مرزا قادیانی ۶۹۵
استقرار حمل: ۶۹۵
دردزہ: ۶۹۵
مرزا جی کے مخلص مریدو! ۶۹۵
اے فرزندان اسلام! ۶۹۶
مرزا قادیانی کی ہیضہ کی حالت میں ۶۹۶
منہ مانگی موت //
مرزائیو! ۶۹۶
کنواری اور بیوہ ....مرزا قادیانی کی ۶۹۹
ایک پیشگوئی //
وفاقی وزیر قانون کی خدمت میں ۷۰۱
مطالبات ونکات! ۷۰۱

دلائل اور شواہد! ۷۰۱
احادیث شریفہ! ۷۰۲
توہین انبیاءؑ: ۷۰۵
(۳) قادیانیوں کو کسی کلیدی اسامی پر ۷۰۶
متعین نہ کیا جائے //
سقوط مشرقی پاکستان پر محمود الرحمٰن ۷۱۰
کمیشن میں تحریری بیان //
مشرقی پاکستان سے علیحدگی ۷۱۱
انگلستان میں مجلس تحفظ ختم نبوت کی کامیابی ۷۱۳
ووکنگ مسجد میں تردید مرزائیت ۷۱۴
ایک درخواست ۷۱۵
شیخ المشائخ خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ کا پیغام ۷۱۶
لاتوں کے بھوت ۷۲۳
آئین پاکستان میں ترمیم کیلئے ایک بل ۷۲۶
1...... مختصر عنوان اور آغاز نفاذ ۷۲۶
2...... آئین کی دفعہ 106 میں ترمیم ۷۲۶
3...... آئین کی دفعہ 260 میں ترمیم ۷۲۶
بیان اغراض ووجوہ ۷۲۶
جنرل ضیاء الحقؒ کا نافذ کردہ آرڈیننس ۷۲۷
مجریہ 1982ء
نئے آرڈیننس کا اجراء (1984ء) ۷۳۳
قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیاں //
آرڈیننس نمبر 20...... مجریہ 1984ء ۷۳۴
مختصر عنوان اور آغاز نفاذ ۷۳۴
مجموعہ تعزیرات پاکستان ۷۳۵
مجموعہ ضابطہ فوجداری 1898ء ۷۳۶
مغربی پاکستان پریس اور پبلی کیشنز ۷۳۷
آرڈیننس 1963ء //
قادیانیوں کے عبرتناک انجام کے واقعات ۷۳۸
مرزا قادیانی کا انجام ۷۳۸
حکیم نورالدین کا انجام ۷۳۸
حضرت میاں شیر محمد شرق پوری رحمہ اللہ کا کشف ۷۳۹
پھگلہ میں مباہلہ اور مرزائیوں کا انجام ۷۳۹
قبر پھٹ گئی ۷۴۰
شاہ عبدالرحیم صاحب سہارنپوری رحمہ اللہ ۷۴۱
جب ایک قادیانی کی قبر کھولی گئی ۷۴۱
مرزا قادیانی کو چوہڑے کی شکل میں دیکھا ۷۴۲
ظفر اللہ کا ہولناک انجام ۷۴۲
روشنی مل گئی ۷۴۲
قبر میں زلزلہ ۷۴۴
صحابہ رضی اللہ عنہم کے جسم تروتازہ تھے ۷۴۴

ختم نبوت زندہ باد

مقالہ

ختم نبوت کا معنی
اور
خاتم النبیین کی تفسیر

از

حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ

ختم نبوت کا معنیٰ

الحمد لله وسلام علی عباده الذین اصطفیٰ. اما بعد

سرورِدوعالم فخرِ بنی آدم آقائے دوجہاں نبی عالمین امام النبیین شفیع المذنبیں رحمۃ للعالمین حضرت سیدنا ومولانا وشفیعنا محمد صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وازواجہ وذریاتہ وسلم محض نبی ہی نہیں بلکہ خاتم النبیین ہیں۔اور ختم کے معنی انتہا کر دینے اور کسی چیز کو انتہا تک پہنچا دینے کے ہیں۔ اس لیے خاتم النبیین کے معنی نبوت کو انتہا تک پہنچا دینے کے ہوئے اور کسی چیز کے انتہا تک پہنچ جانے کی حقیقت یہ ہے کہ وہ اپنی آخری حد پر آ جائے کہ اس کے بعد کوئی اور درجہ اور حد باقی نہ رہے جس تک وہ پہنچے۔ اس لیے ختم نبوت کے معنی یہ ہوئے کہ نبوت اپنے تمام درجات ومراتب کی آخری حد تک آ گئی اور نبوت کا کوئی درجہ اور مرتبہ باقی نہیں رہا کہ جس تک وہ آئے اور اِس کے لیے حرکت کر کے آگے بڑھے۔اِس لیے ''خاتم النبیین'' کے حقیقی معنی یہ نکلے کہ خاتم پر نبوت اور کمالات نبوت کے تمام مراتب پورے ہو گئے اور نبوتی اپنے علمی واخلاقی کمالات کے ایک ایسے انتہائی مقام پر آ گئی کہ بشریت کے دائرہ میں نہ علمی کمال کا کوئی درجہ باقی رہا نہ اخلاقی قدروں کا کوئی مرتبہ کہ جس کے لیے نبوت خاتم سے گزر کر آگے بڑھے اور اس درجہ یا قدر تک پہنچے۔

خاتم النبیین وہ ہے جس پر کمالات کی انتہاء ہو گئی

اِس سے واضح ہو گیا کہ ختم نبوت کے معنی قطع نبوت یا انقطاع رسالت کے نہیں کہ نبوت کی نعمت باقی نہ رہی یا اِس کا نور عالم سے زائل ہو گیا بلکہ تکمیلِ نبوت کے ہیں جس کا حاصل

یہ ہوا۔ کہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر تمام کمالاتِ نبوت اپنی انتہا کو پہنچ کر مکمل ہو گئے جو اب تک نہ ہوئے تھے اور اب جو نبوتؐ دنیا میں قائم ہے وہ خاتم کی ہے۔ اور اس کامل نبوت کے بعد کسی نئی نبوت کی ضرورت باقی نہیں رہی، نہ یہ کہ نبوت دنیا سے منقطع ہو گئی اور چھین لی گئی، معاذ اللہ۔ اس کا قدرتی ثمرہ یہ نکلتا ہے کہ نبوت جب سے شروع ہوئی اور جن کمالات کو لے کر شروع ہوئی اور آخرکار جس حد پر آ کر رکی اور ختم ہوئی اِس کے اوّل سے لے کر آخر تک جس قدر بھی کمالاتِ نبوت دنیا میں وقتاً فوقتاً آئے اور طبقہ انبیاء میں سے کسی کو ملے وہ سب کے سب خاتم النبیین میں آ کر جمع ہو گئے۔ جو خاتم سے پہلے اِس کمال جامعیت کے ساتھ کسی میں جمع نہیں ہوئے تھے ورنہ جہاں بھی یہ اجتماع ہوتا وہیں پر نبوت ختم ہو جاتی اور آگے بڑھ کر یہاں تک نہ پہنچتی۔ اسلیے ''خاتم النبیین'' کا جامع علومِ نبوت جامع اخلاقِ نبوت جامع احوالِ نبوت اور جامع جمیع شئونِ نبوت ہونا ضروری ٹھہرا جو غیر خاتم کے لیے نہیں ہو سکتا تھا ورنہ وہی خاتم بن جاتا۔

خاتم النبیین کی شریعت

اور ظاہر ہے کہ جب ان ہی کمالات علم و عمل پر شریعتوں کی بنیاد ہے جو اپنی انتہائی حدود کے ساتھ خاتم النبیین میں جمع ہو کر اپنے آخری کنارہ پر پہنچ گئے جن کا کوئی درجہ باقی نہ رہا کہ اسے پہنچانے کے لیے خدا کا کوئی اور نبی آئے تو اِس کا صاف مطلب یہ نکلا کہ شریعت اور دین بھی آ کر خاتم پر ختم یعنی مکمل ہو گیا اور شریعت و دین کا بھی کوئی تکمیل طلب حصہ باقی نہیں رہا کہ اسے پہنچانے اور مکمل کرنے کے لیے کسی اور نبی کو دنیا میں بھیجا جائے۔ اِس لیے خاتم النبیین کے لیے خاتم الشرائع خاتم الادیان اور خاتم الکتب یا بالفاظ دیگر کامل الشریعت کامل الدین اور کامل الکتاب ہونا بھی ضروری اور قدرتی نکلا۔ ورنہ ختم نبوت کے کوئی معنی ہی نہیں ہو سکے تھے اور ظاہر ہے کہ کامل ہی ناقص کے لیے ناسخ بن سکتا ہے نہ کہ برعکس۔ اسلیے شریعت محمدی بوجہ اپنے انتہائی کمال اور ناقابل تغیر ہونے کے سابقہ شرائع کو منسوخ کرنے کی حقدار ٹھیرتی ہے اور ظاہر ہے کہ ناسخ آخر میں آتا ہے اور منسوخ اِس سے مقدم ہوتا ہے۔ اسلیے اس شریعت کا آخر میں آنا اور اِس کے لانے والے کا سب کے آخر میں مبعوث ہونا

بھی ضروری تھا۔ اِس لیے خاتم النبیین ہونے کے ساتھ آخرالنبیین بھی ثابت ہوئے کہ آپ کا زمانہ سارے انبیاء کے زمانوں کے بعد میں ہو۔ کیونکہ آخری عدالت جو ابتدائی عدالت کے فیصلوں کو منسوخ کرتی ہے آخر ہی میں رکھی جاتی ہے۔

آپؐ کمالاتِ بشری کے منتہا بھی ہیں اور مبداء بھی

پھر ساتھ ہی جب کہ خاتم النبیین کے معنی منتہائے کمالات نبوت کے ہوئے کہ آپ ہی پر آ کر ہر کمال ختم ہو جاتا ہے تو یہ ایک طبعی اصول ہے کہ جو وصف کسی پر ختم ہوتا ہے اسی سے شروع بھی ہوتا ہے جو کسی چیز کا منتہا ہوتا ہے وہی اِس کا مبدا بھی ہوتا ہے اور جو کسی شے کے حق میں خاتم یعنی مکمل ہوتا ہے۔ وہی اِس کے حق میں فاتح اور سرچشمہ بھی ہوتا ہے ہم سورج کو کہیں کہ وہ خاتم الانوار ہے جس پر نور کے تمام مراتب ختم ہو جاتے ہیں تو قدرتاً اسی کو سرچشمہ انوار بھی ماننا پڑیگا کہ نور کا آغاز اور پھیلاؤ بھی اسی سے ہوا ہے اور جہاں بھی نور اور روشنی کی کوئی جھلک ہے وہ اسی کی ہے اور اسی کے فیض سے ہے اِس لیے روشنی کے حق میں سورج کو خاتم کہہ کر فاتح بھی کہنا پڑے گا یا جیسے کسی بستی کے واٹر ورکس کو ہم خاتم المیاہ (پانیوں کی آخری حد) کہیں جس پر شہر کے سارے نلوں اور ٹینکیوں کے پانی کی انتہا ہو جاتی ہے تو اسی کو ان پانیوں کا سرچشمہ بھی ماننا پڑے گا کہ پانی چلا بھی یہیں سے ہے جو نلوں اور ٹینکیوں میں پانی آیا اور جس براسکاگ کو بھی پانی ملا وہ اسی کے فیض سے ملا جیسے ہم حضرت آدم علیہ السلام کو خاتم الآبا کہیں کہ باپ ہونے کا وصف ان پر جا کر ختم ہو جاتا ہے کہ ان کے بعد کوئی اور باپ نہیں نکلتا بلکہ سب باپوں کے باپ ہونے کی آخری حد سلسلہ وار پہنچ کر حضرت آدم علیہ السلام پر ختم ہو جاتی ہے تو قدرتی طور پر وہی فاتح الآبا بھی ثابت ہوتے ہیں کہ باپ ہونے کی ابتدا بھی ان ہی سے ہو۔ اگر وہ باپ نہ بنتے تو کسی کو بھی باپ بننا نہ آتا۔ یا جیسے ہم حق تعالیٰ شانہ کو خاتم الوجود جانتے ہیں کہ ہر موجود کے وجود کی انتہا اسی پر ہوتی ہے تو اصول مذکورہ کی رو سے وہی ذات واجب الوجود ان وجودوں کا سرچشمہ اور مبدا بھی ثابت ہوتی ہے کہ جسے بھی وجود کا کوئی حصہ ملا وہ اسی ذات اقدس کا فیض اور طفیل ہے۔ پس وجود کے حق میں ذاتِ خداوندی ہی اوّل و آخر اور مبدا و منتہا ثابت ہوتی ہے۔ ٹھیک اسی طرح

جب کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ''خاتم النبیین'' ہونا دلائل قطعیہ سے ثابت ہوا۔ اور اس کے معنی بھی واضح ہو گئے کہ نبوت اور کمالاتِ نبوت آپ پر پہنچ کر ختم ہو گئے اور آپ ہی کمالاتِ علم و عمل کے منتہا ہوتے تو اصولِ مذکورہ کی رو سے آپ ہی کو ان کمالاتِ بشری کا مبداء اور سرچشمہ بھی ماننا پڑے گا کہ آپ ہی سے ان کمالات کا افتتاح اور آغاز بھی ہوا اور جسے بھی نبوت یا کمالاتِ نبوت کا کوئی کرشمہ ملا وہ آپ ہی کے واسطہ اور فیض سے ملا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اصلی ہے اور باقی انبیاءؑ کی بالواسطہ ہے

پس جیسے آدم کی ابوّت اوّل بھی تھی اور وہی لوٹ پھر کر آخری بھی ثابت ہوتی تھی۔ ساتھ ہی اصلی اور بلاواسطہ بھی تھی۔ بقیہ سب باپوں کی ابوت ان کے واسطہ اور فیض سے تھی۔ ایسے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اوّل بھی ہوئی اور لوٹ کر پھر آخری بھی اور ساتھ ہی اصلی اور بلاواسطہ بھی ہے کہ بقیہ سب انبیاء کی نبوتیں آپ کے واسطہ اور فیض سے ہیں۔ پس جیسے فلاسفہ کے یہاں ہر نوع کا ایک رب النوع مانا گیا ہے جو اس نوع کے لیے نقطہ فیض ہوتا ہے۔ ایسے ہی نبوت کی مقدس نوع کا نقطہ فیض اور جو ہر فرد حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات ہے۔ اِس لیے آپ کی نبوت اصلی ہے اور دوسرے انبیاء کی نبوت بواسطہ خاتم النبیین ہے۔ پس ہر کمالِ نبوت خواہ علمی ہو یا عملی۔ اخلاقی ہو یا اجتماعی حال کا ہو یا مقام کا، وہ اوّلاً آپ میں ہوگا اور آپ کے واسطہ سے دوسروں کو پہنچے گا۔ اِس لیے اصولِ مذکورہ کی رو سے دائرہ نبوت میں جب آپ خاتم نبوت ہوئے تو آپ ہی فاتح نبوت بھی ہوئے۔ اگر نبوت آپ پر رکی اور منتہی ہوئی تو آپ ہی سے یقیناً چلی بھی اور شروع بھی ہوئی، اسلیے آپ نبوت کے خاتم بھی ہیں اور فاتح بھی ہیں، آخر بھی ہیں اور اوّل بھی ہیں۔ مبدا بھی ہیں اور منتہا بھی ہیں۔ چنانچہ جہاں آپ نے اپنے آپ کو خاتم النبیین فرمایا کہ:۔

انی عبد اللّٰہ و خاتم النبیین

میں اللہ کا بندہ اور خاتم النبیین ہوں۔ (البیہقی والحاکم عن عرباض بن ساریہ)

اور جہاں آپ نے نبوت کو ایک قصر سے تشبیہ دے کر اپنے کو اِس کی آخری اینٹ بتایا جس پر اس عظیم الشان قصر کی تکمیل ہو گئی۔

فانا سددت موضع اللبنة و ختم بی البینات و ختم بی الرسل (کنزالعمال)

پس میں نے ہی (قصرِ نبوت کی آخری) اینٹ کی جگہ کو پر کیا اور مجھ ہی پر یہ قصر مکمل کر دیا گیا اور مجھ ہی پر رسول ختم کر دیئے گئے کہ میرے بعد اب کوئی رسول آنے والا نہیں۔

وہیں آپ نے اپنے کو قصرِ نبوت کی اولین خشت اور سب سے پہلی اینٹ بھی بتایا۔ فرمایا:

کنت نبیا والادم بین الروح و الجسد

میں اس وقت بھی نبی تھا جب کہ آدم ابھی روح وبدن ہی درمیان ہی میں تھے۔

یعنی ان میں ابھی روح بھی نہیں پھونکی گئی تھی کہ میں نبی بنا دیا گیا تھا۔ جس سے واضح ہے کہ آپ خاتم ہونے کے ساتھ ساتھ فاتح بھی تھے۔ اوّل بھی تھے اور آخر بھی۔ چنانچہ ایک روایت میں اِس فاتحیت اور خاتمیت کو ایک جگہ جمع فرماتے ہوئے ارشاد ہوا (جو حدیث قتادہ کا ایک ٹکڑہ ہے) کہ:۔

جعلنی فاتحاً و خاتماً

اور مجھے اللہ نے فاتح بھی بنایا اور خاتم بھی۔ (خصائص کبریٰ ۱۹۷/۳۴۰)

پھر چونکہ خاتم ہونے کے لیے اوّل و آخر ہونا بھی لازم تھا تو حدیثِ ذیل میں اسے بھی واضح فرما دیا گیا اور آدم علیہ السلام کو حضور کا نور دکھلاتے ہوئے بطور تعارف کہا گیا کہ:۔

ھذا ابنک احمد ھو الاول و الاخر (کنزالعمال)

یہ تمہارا بیٹا احمد ہے جو (نبوت میں) اوّل بھی ہے اور آخر بھی ہے۔

پھر حدیث ابی ہریرہ میں اِس اولیت و آخریت جیسی اضداد کے جمع ہونے کی نوعیت پر روشنی ڈالی گئی کہ:۔

کنت اول النبیین فی الخلق و آخرھم فی البعث (ابونعیم فی الدلائل)

میں نبیوں میں سب سے پہلا ہوں بلحاظ پیدائش کے اور سب سے پچھلا ہوں بلحاظ بعثت کے۔

اِس لیے حقیقی طور پر آپ کی امتیازی شان محض نبوت نہیں۔ بلکہ "ختم نبوت" ثابت ہوتی ہے جس سے آپ کے لیے یہ فاتح وخاتم اور اول و آخر ہونا ثابت ہوا اور آپ سارے

طبقہ انبیاء میں ممتاز اور فائق نمایاں ہوئے اور ظاہر ہے کہ جب نبوت ہی سارے بشری کمالات کا سرچشمہ ہے اور اسی لیے سارے انبیاء علیہم السلام سارے ہی کمالاتِ بشری کے جامع ہوئے ہیں تو قدرتی طور پر ''خاتم نبوت'' کے لیے صرف جامع کمالات ہونا کافی نہیں بلکہ خاتم کمالات ہونا بھی ضروری ہے یعنی آپ کا ہر کمال انتہائی کمال کا نقطہ ہونا چاہیے۔ ورنہ ختم نبوت کے کوئی معنی ظاہر نہیں ہو سکتے۔

تمام انبیاء کے کمالات آپؐ میں علی وجہ الاتم موجود تھے

اندریں صورت جہاں یہ ماننا پڑے گا کہ جو کمال بھی کسی نبی میں تھا۔ وہ بلاشبہ آپ میں بھی تھا وہیں یہ بھی ماننا پڑے گا کہ آپ میں وہ کمال سب سے پہلے تھا اور سب سے بڑھ چڑھ کر تھا اور امتیاز و فضیلت کی انتہائی شان لیے ہوئے تھا اور یہ کہ وہ کمال آپ میں اصلی تھا اور اوروں میں آپ کے واسطہ سے تھا۔ پس آپ جامع کمالات ہی نہیں بلکہ خاتم کمالات اور خاتم کمالات ہی نہیں فاتح کمالات ......اور سرچشمہ کمالات اور فاتح کمالات ہی نہیں بلکہ منتہائے کمالات اور منتہائے کمالات ہی نہیں بلکہ اعلیٰ الکمالات اور افضل الکمالات ثابت ہوئے کہ آپ میں کمال ہی نہیں بلکہ کمال کا آخری اور انتہائی نقطہ ہے جس کے فیض سے اگلے اور پچھلے باکمال بنے۔

عقلی طور پر اِس کی وجہ یہ ہے کہ جس پر عنایت ازلی سب سے پہلے اور بلاواسطہ متوجہ ہوئی۔ وہ جس درجہ کا اثر اِس سے قبول کریگا یقیناً ثانوی درجہ میں اور بالواسطہ فیض پانے والے اس درجہ کا اثر نہیں لے سکتے۔ پس اوّل مخلوق یعنی اوّل ماخلق اللہ نوری کا مصداق، نور الٰہی کا جو نقشِ کامل اپنی اِستعداد کامل سے قبول کرسکتا ہے۔ اِس کی توقع بالواسطہ اور ثانوی نقوش سے اثر لینے والوں سے نہیں کی جاسکتی۔ چنانچہ آپ کی سیرت مبارکہ پر ایک طائرانہ نظر ڈالنے سے یہ حقیقت روز روشن کی طرح سامنے آجاتی ہے کہ جو کمالات انبیاء سابقین کو الگ الگ دیئے گئے وہ سب کے سب اکٹھے کر کے اور ساتھ ہی اپنے انتہائی اور فائق مقام کے ساتھ آپ کو عطا کیے گئے اور جو آپ میں مخصوص کمالات ہیں وہ الگ ہیں۔

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

چنانچہ ذیل کی چند مثالوں سے جو شانِ خاتمیت کی ہزاروں امتیازی خصوصیات میں سے چند کی ایک اجمالی فہرست اور سیرت خاتم الانبیاء کے بے شمار ممتاز اور خصوصی مقامات میں سے چند کی موٹی موٹی سرخیاں ہیں۔ اِس حقیقت کا اندازہ لگایا جا سکے گا کہ اولین و آخرین میں سے جس باکمال کو جو کمال دیا گیا اِس کمال کا انتہائی نقطہ حضور کو عطا فرمایا گیا، اپنی ہر جہتی حیثیت سے ممتاز و فائق اور افضل تو ہے۔ مثلاً

باقی انبیاء ہیں، آپ خاتم الانبیاء ہیں

(۱) اگر اور انبیاء نبی ہیں تو آپ خاتم النبیین ہیں"۔ **ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیین** (القرآن الحکیم)

ترجمہ:۔ نہیں تھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین تھے۔

اور حدیث سلمان کا حصہ ذیل کہ **ان کنت اصطفیت آدم فقد ختمت بک الانبیاء وما خلقت خلقا اکرم منک علی**۔ (خصائص کبری ۲/۱۹۳)

ترجمہ:۔ اور ارشاد حدیث کہ جبریل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ کا پروردگار فرماتا ہے کہ (اگر میں نے آدم کو صفی اللہ کا خطاب دیا ہے تو آپ پر تمام انبیاء کو ختم کر کے آپ کو خاتم النبیین کا خطاب دیا ہے) اور میں نے کوئی مخلوق ایسی پیدا نہیں کہ جو مجھے آپ سے زیادہ عزیز ہو۔

باقی اقوام کے نبی ہیں آپ نبی الانبیاء ہیں

(۲) اگر اور انبیاء کی نبوتیں مرجع اقوام و ملل ہیں تو آپ کی نبوت اس کی ساتھ ساتھ مرجع انبیاء و رسل بھی ہے۔

واذ اخذ اللّٰہ میثاق النبیین لما آتیتکم من کتاب و حکمۃ ثم جاء کم رسول مصدق لما معکم لتو منن بہ و لتنصرنہ (القرآن الحکیم)

ترجمہ:۔ اور یاد کرو کہ جب اللہ نے نبیوں سے عہد لیا کہ جو کچھ میں نے تم کو دیا۔ کتاب

ہویا حکمت، پھر آوے تمہارے پاس کوئی رسول کہ سچا بتاوے تمہاری پاس والی کتاب کوتو اِس پر ایمان لاؤ گے اور اِسکی مدد کرو گے یہ مدد بلا واسطہ ہوگی اگر کوئی رسول دورۂ محمدی کو پا جائیں جیسے عیسیٰ علیہ السلام آپ ہی کی نبوت کے دورہ میں آسمان سے اتریںگے اور اتباع محمدی کرینگے) یا بواسطہ امم واقوام ہوگی اگر خود رسول دورۂ محمدی نہ پائیں جیسے تمام انبیاء سابقین جو دورۂ محمد سے پہلے گزر گئے اور آپ کا دورۂ شریعت انہوں نے نہیں پایا۔

باقی عابد ہیں آپ امام العابدین ہیں

(۳) اگر اور انبیاء عابد ہیں تو آپ کو ان عابدین کا امام بنایا گیا۔ **ثم دخلت بیت المقدس فجمع لی الانبیاء فقدمنی جبریل حتیٰ امتھم** (نسائی عن انس)

ترجمہ:۔ شب معراج کے واقعہ کا ٹکڑا ہے کہ پھر میں داخل ہوا بیت المقدس میں اور میرے لیے تمام انبیاء کو جمع کیا گیا۔ تو مجھے جبرائیل نے آگے بڑھایا یہاں تک میں نے تمام انبیاء کی امامت کی۔

باقی ظہور کے بعد نبی ہیں آپؐ وجود سے پہلے نبی ہیں

(۴) اگر اور انبیاء اپنے ظہور کے وقت نبی ہوئی تو آپ اپنے وجود ہی کے وقت سے نبی تھے جو تخلیق آدم کی تکمیل سے بھی قبل کا زمانہ ہے۔ **کنت نبیا و ادم بین الروح و الجسد** (مسند احمد)

ترجمہ:۔ میں نبی تھا اور آدم ابھی تک روح اور بدن کے درمیان ہی تھے (یعنی ان کی تخلیق ابھی مکمل نہ ہوئی تھی۔)

باقیوں کی نبوت حادث تھی آپ کی قدیم ہے

(۵) اگر اوروں کی نبوت حادث تھی تو حضور کی نبوت عالمِ خلق میں قدیم تھی۔

قال ابوھریرۃ متی وجبت لک النبوۃ؟ قال بین خلق آدم و نفخ الروح فیہ. (مستدرک حاکم و بیھقی و ابو نعیم)

ترجمہ:۔ ابو ہریرہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ کے لیے نبوت کب ثابت ہوئی؟ آپ نے فرمایا۔ آدم کی پیدائش اور ان میں روح آنے کے درمیان میں۔

باقی انبیاء کائنات تھے آپؐ سببِ تخلیقِ کائنات ہیں

(۶) اگر اور انبیاء اور ساری کائنات مخلوق ہیں تو آپ مخلوق ہونے کے ساتھ ساتھ سببِ تخلیقِ کائنات بھی ہیں۔

فلولا محمد ما خلقت آدم ولا الجنة ولا النار (مستدرک)

ترجمہ:۔ اگر محمدؐ نہ ہوں (یعنی میں انہیں پیدا نہ کروں) تو نہ آدم کو پیدا کرتا نہ جنت و نار کو۔

باقی مُقرّب تھے تو آپؐ اول المقربین ہیں

(۷) اگر عہد الست میں اور انبیاء مع تمام اولاد کے بلیٰ کے ساتھ مقرب تھے تو حضور اول المقربین تھے جنہوں نے سب سے پہلے بلیٰ کہا اور بلیٰ کہنے کی سب کو راہ دکھلائی۔ **کان محمد صلی اللّٰه علیه وسلم اول من قال بلی و لذلک صار یتقدم الانبیاء وهو آخر من بعث** (خصائص کبریٰ)

ترجمہ:۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے (عہد الست کے وقت) بلیٰ فرمایا۔ اسی لیے آپ تمام انبیاء پر مقدم ہوگئے درحالیکہ آپ سب کے آخر میں بھیجے گئے ہیں۔

آپؐ اول المبعوثین ہوں گے

(۸) اگر روزِ قیامت اور انبیاء قبروں سے مبعوث ہونگے تو آپ اول المبعوثین ہوں گے۔

انا اول من تنشق عنه الارض (مسند احمد عن ابن عباس)

ترجمہ:۔ میں سب سے پہلا ہوں گا کہ زمین اِس کے لیے شق ہوگی یعنی قبر سے سب سے پہلے میں اٹھونگا۔

آپؐ کو سب سے پہلے بلایا جائے گا

(۹) اگر اور انبیاء ابھی عرصاتِ قیامت ہی میں ہونگے تو آپ کو سب سے پہلے پکار بھی لیا جائے گا۔ کہ مقامِ محمود پر پہنچ کر اللہ کی منتخب حمد و ثنا کریں۔ **فیکون اول من یدعیٰ محمد صلی اللّٰه علیه وسلم فذا لک قوله تعالیٰ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا** (مسند بزار و بیہقی)

ترجمہ:۔پس جنہیں (میدانِ محشر میں) سب سے پہلے پکارا جائے گا۔(کہ مقام محمود پر آ جائیں اور حمد وثنا کریں۔وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں گے۔یہی معنی ہیں اللہ کے اِس قول کے کہ قریب ہے بھیجے گا آپ کو آپ کا رب مقام محمود پر۔

آپؐ قیامت میں سب سے پہلے ساجد ہوں گے

(۱۰) اگر اور انبیاء کو روز قیامت ہنوز سجدہ کی جرات نہ ہوگی تو آپ سب سے پہلے ہوں گے جنہیں سجدہ کی اجازت دی جائے گی۔انا اوّل من یوذن له بالسجود یوم القیمة (مسند احمد عن ابی الدرداء)

ترجمہ:۔میں سب سے پہلا ہونگا۔جسے قیامت کے دن سجدہ کی اجازت دیجائیگی۔

آپؐ سب سے پہلے سجدہ سے سر اٹھائیں گے

(۱۱) اگر اور انبیاء اجازتِ عامہ کے بعد ہنوز سجدہ ہی میں ہوں گے تو آپ کو سب سے اول سجدہ سے سر اٹھانے کی اجازت دے دی جائیگی انا اول من یرفع رأسه فانظر الی بین یدی . (مسند احمد عن ابی الدرداء)

وفی مسلم:. فیقال یا محمد ارفع رأسک سل تعط واشفع تشفع

ترجمہ:۔میں سب سے پہلے سجدہ سے سر اٹھاؤں گا اور اپنے سامنے نظر کروں گا۔(جب کہ سب کی نگاہیں نیچی ہوں گی) کہا جائے گا۔محمد! سر اٹھاؤ جو مانگو گے دیا جائے گا (جس کی شفاعت کرو گے قبول کی جائیگی۔

آپؐ اول الشافعین واول المشفعین ہوں گے

(۱۲) اگر اور انبیاء روز قیامت شافع اور مشفع ہوں گے تو آپ اوّل شافع اور اول مشفع ہوں گے۔انا اوّل شافع و اول مشفع (ابونعیم فی الحلیہ عن جابر)

ترجمہ:۔میں سب سے پہلا شافع اور سب سے پہلا مشفع ہونگا (جس کی شفاعت قبول کی جائیگی)

آپؐ کو شفاعت کبریٰ ملے گی

(۱۳) اگر اور انبیاء کو شفاعت صغریٰ یعنی اپنی اپنی قوموں کی شفاعت دی جائے گی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو شفاعت کبریٰ یعنی تمام اقوام دنیا کی شفاعت دی جائے گی۔

اذھبوا الیٰ محمد فیاتون فیقولون یا محمد انت رسول اللہ
وخاتم النبیین غفرلک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر فاشفع
لنا الیٰ ربک الحدیث (مسند احمد عن ابی ھریرہ)

ترجمہ:۔ شفاعت کے سلسلہ میں اس حدیث طویل میں ہے کہ جب اولین وآخرین کی سرگردانی پر اور طلبِ شفاعت پر سارے انبیاء جواب دیں گے کہ ہم اِس میدان میں نہیں بڑھ سکتے اور لوگ آدم سے لے کر تمام انبیاء و رسل تک سلسلہ وار شفاعت سے عذر سنتے ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک پہنچیں گے اور طالب شفاعت ہونگے تو فرمائیں گے کہ) جاؤ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو آدم کی ساری اولاد آپکے پاس حاضر ہوگی اور عرض کرے گی کہ اے محمد! آپ اللہ کے رسول ہیں اور خاتم الانبیاء ہیں (گویا آج سارے عالم کو رسالت محمدی اور ختمِ نبوت کا اقرار کرنا پڑیگا) آپکی اگلی اور پچھلی لغزشیں سب پہلے ہی معاف کردی گئی ہیں (یعنی آپکے لیے اِس عذر کا موقع نہیں جو ہر نبی نے کیا کہ میرے اوپر فلاں لغزش کا بوجھ ہے میں شفاعت نہیں کر سکتا کہیں مجھ سے ہی باز پرس نہ ہونے لگے اِس لیے آپ پروردگار سے ہماری شفاعت فرمائیں تو آپ اسے بلا جھجک اور بلا معذرت کے قبول فرمالیں گے اور شفاعت کبریٰ کریں گے۔

آپؐ شفاعتِ عامہ کا مقام سنبھالیں گے

(۱۴الف) اگر انبیاء قیامت کی ہولناکی کے سبب شفاعت سے بچنے کی کوشش کریں گے اور لست لھا میں شفاعت کا اہل نہیں ہوں) کہہ کر پیچھے ہٹ جائیں گے تو حضور کے دعوے کے ساتھ انا لھا انا لھا (میں اس کا اہل ہوں) کہہ کر آگے بڑھیں گے اور شفاعت عامہ کا مقام سنبھال لیں گے (مصنف ابن ابی شیبہ عن سلمان)

ترجمہ:۔ اِس روایت کی بھی وہی تفصیل ہے جو ۱۳ میں گزری۔

آپؐ سب سے پہلے پل صراط عبور کریں گے

(۱۴ب) اگر اور انبیاء ابھی میدان حشر میں ہوں گے تو آپ سب سے پہلے ہونگے جو پل صراط کو عبور بھی کر جائیں گے

یضرب جسر جهنم فاکون اول من یجیز (بخاری ومسلم عن ابی ہریرہ)

ترجمہ:۔ جہنم پر پل تان دیا جائے گا تو سب سے پہلے اسے عبور کرنے والا میں ہوں گا۔

آپؐ سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے

(۱۵) اگر اور انبیاء اور اولین وآخرین ہنوز پیش دروازۂ جنت ہی ہوں گے تو آپ سب سے پہلے ہوں گے جو دروازہ جنت کھٹکھٹائیں گے۔ **انا اوّل من یقرع باب الجنه** (ابونعیم عن ابوہریرہ)

ترجمہ:۔ میں سب سے پہلے دروازہ جنت کھٹکھٹاؤں گا۔

آپؐ کے لئے سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھلے گا

(۱۶) اگر اور انبیاء اور اقوام انبیاء ہنوز داخلہ جنت کی اجازت ہی کے مرحلہ پر ہوں گے تو آپ کے لیے سب سے پہلے دروازہ جنت کھول بھی دیا جائے گا۔ **انا اول من تفتح له ابواب الجنه** (ابونعیم وابن عساکہ عن حذیفہ)

ترجمہ:۔ میرے لئے سب سے پہلے دروازہ جنت کھولا جائے گا۔

آپؐ سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے

(۱۷) اگر اور انبیاء باب جنت کھلنے پر ابھی داخلہ کے آرزو مند ہی ہوں گے تو آپ سب سے پہلے اول جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ **وانا اول من یدخل الجنه یوم القیٰمه ولافخر** (بیہقی وابونعیم عن انس)

ترجمہ:۔ روزِ قیامت میں ہی سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگا۔ مگر فخر سے نہیں کہتا۔

آپؐ کو اولین وآخرین کے علوم عطا ہوئے

(۱۸) اگر اور انبیاء کو علوم خاصہ عطا ہوئے تو آپ کو علم اولین وآخرین دیا گیا۔

اوتیت علم الاولین والآخرین (خصائص کبریٰ ۲/۸۷)

ترجمہ:۔ مجھے علم اولین وآخرین دیا گیا ہے جو الگ الگ انبیاء کو دیا گیا تھا جیسے آدمؑ کو علم اسماء، یوسفؑ کو علم تعبیر خواب، سلیمانؑ کو علم منطق الطیر خضرؑ کو علم لدنی، عیسیٰؑ کو حکمت وغیرہ۔

آپؐ کو خُلقِ عظیم عطا ہوا

(۱۹) اگر اور انبیاء کو خلق حسن عطا ہوا۔ حسن کے معنی معاملات میں حدود سے نہ گزرنے کے ہیں اور خلق کریم عطاء جس کے معنی عفو مسامحہ کے ہیں تو آپ کو خلق عظیم دیا گیا جس کے معنی دوسروں کی تعدی پر نہ صرف ان سے درگزر کرنے اور معاف کر دینے کے ہیں بلکہ ان کے ساتھ احسان کرنے اور حسنِ سلوک سے پیش آنے کے ہیں جو تمام محاسن اخلاق اور مکارم اخلاق دونوں کا جامع ہے۔ وانک لعلیٰ خلق عظیم (القران الحکیم)

ترجمہ:۔ خلق حسن یہ ہے کہ ظلم کرنے والے سے اپنا حق پورا پورا لیا جائے۔ چھوڑا نہ جائے مگر عدل و انصاف جس میں کوئی تعدّی اور زیادتی نہ ہو۔ یہ مساوات ہے اور خلافِ رحمت نہیں۔ خلقِ کریم یہ ہے کہ ظالم کے ظلم سے درگزر کر کے اپنا حق معاف کر دیا جائے یہ کریم النفس ہے اور فی الجملہ رحمت بھی ہے کہ اگر دیا نہیں تو لیا بھی نہیں اور خلق عظیم یہ ہے کہ ظالم سے نہ صرف اپنے حق کی ادائیگی معاف کر دی جائے بلکہ اوپر سے اس کے ساتھ سلوک و احسان بھی کیا جائے جب کہ وہ حق تلفی کر رہا ہو۔ اِس خلق کی روح غلبہ رحمت و شفقت اور کمال ایثار ہے اسی کو فرمایا کہ اے نبی! آپ خلقِ عظیم پر ہیں۔

آپؐ متبوع الانبیاء ہیں

(۲۰) اگر اور انبیاء متبوع امم اقوام تھے تو حضور متبوع انبیاء و رسل تھے۔ لو کان موسیٰ حیا ما وسعه الاتباعی (مشکوٰۃ)

ترجمہ:۔ اگر موسیٰ آج زندہ ہوتے تو انہیں بھی میرے اتباع کے سوا چارہ کار نہ تھا۔

آپؐ کو ناسخ کتاب ملی

(۲۱) اگر اور انبیاء کو قابل نسخ کتابیں ملیں تو آپ کو ناسخ کتاب عطا ہوئی۔

ان عمراتی النبی صلی الله علیه وسلم بنسخة من التوارة فقال یا رسول هذه نسخة من التوراة. فسکت. فجعل یقرأو وجه رسول الله صلی الله علیه وسلم یتغیر فقال ابوبکر ثکلتک الثواکل ما تری ما بوجه رسول

الله صلی الله علیه وسلم؟ فنظر عمرا لیٰ وجه رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال اعوذ بالله من غضب الله وغضب رسوله رضینا بالله ربا و بالاسلام دینا وبحمد نبیًّا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم والذی نفس محمد بیدهٖ لو بدالکم موسیٰ فاتبعتموه و ترکتمونی لضللتم عن سواء السبیل ولو کان حیًّا و ادرک نبوتی لاتبعنی (دارمی عن جابر)

ترجمہ:۔ حضرت عمر تورات کا ایک نسخہ حضور کے پاس لے آئے اور عرض کیا کہ یہ تورات ہے۔ آپ خاموش رہے تو انہوں نے اسے پڑھنا شروع کر دیا اور آپ کا چہرہ مبارک غصہ سے متغیر ہونا شروع ہو گیا تو صدیق اکبرؓ نے حضرت عمرؓ کو متنبہ کرتے ہوئے فرمایا تجھے گم کردیں گم کرنے والیاں کیا چہرہ نبوی کا اثر تمہیں نظر نہیں آ رہا ہے؟ تب حضرت عمرؓ نے چہرہ اقدس کو دیکھا اور دہل گئے، فوراً زبان پر جاری ہو گیا) میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے غضب سے اور اس کے رسول کے غضب سے، ہم راضی ہوئے اللہ سے بلحاظ رب ہونے کے اور راضی ہوئے اسلام سے بلحاظ دین ہونے کے اور راضی ہوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بلحاظ نبی ہونے کے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اگر آج تمہارے پاس موسیٰ آ جائیں اور تم مجھے چھوڑ کر ان کا اتباع کرنے لگو تم بلاشبہ سیدھے راستہ سے بھٹک جاؤ گے اور اگر آج موسیٰ زندہ ہو کر آ جائیں اور میری نبوت کو پالیں تو وہ یقیناً میرا ہی اتباع کریں گے۔

آپؐ کو کمال دین عطا ہوا

(۲۲) اگر اور انبیاء کو دین عطا کیا گیا تو آپ کو کمال دین دیا گیا جس میں نہ کمی کی گنجائش ہے نہ زیادتی کی۔

الیوم اکملت لکم دینکم (القرآن الحکیم)

ترجمہ:۔ آج کے دن میں نے تمہارے لیے دین کو کامل کر دیا (جس میں نہ اب کمی کی گنجائش ہے، نہ زیادتی کی)۔

(۲۳) اگر اور انبیاء کو ہنگامی دین دیئے گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دوامی دین عطا کیا گیا۔

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم

الاسلام دینا (القرآن الحکیم)

ترجمہ:۔آج کے دن میں نے دین کو کامل کردیا (جس میں کوئی کمی نہیں رہی تو کسی نئے دین کی ضرورت نہیں رہی پس وہ منسوخ ہوگیا جس سے اِس دین کا دوامی ہونا ظاہر ہے اور پہلے ادیان میں کمی تھی جس کی اِس دین سے تکمیل ہوئی تو پچھلے کسی نا تمام دین کی اب حاجت نہیں رہی پس وہ منسوخ ہوگیا جس سے اس کا ہنگامی ہونا ظاہر ہے۔)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غلبہ دین عطا ہوا

(۲۴) اگر اور انبیاء کو دین عطا ہوا تو آپ کو غلبہ دین عطا کیا گیا۔

ھو الذی ارسل رسولہٗ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہٗ علی الدین کلہ
(القرآن الحکیم)

ترجمہ:۔ وہی ذات ہے جس نے اپنا رسول بھیجا ہدایت و دین دے کر تا کہ اسے تمام دینوں پر غالب کردے۔

آپؐ کے دین میں تجدید رکھی گئی

(۲۵) اگر اور انبیاء کے دین میں تحریف وتبدیل راہ پا گئی جس سے وہ ختم ہوگئے تو آپ کے دین میں تجدید رکھی گئی جس سے وہ قیامت تک تازہ بہ تازہ ہوکر دواماً باقی رہے گا۔

ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل ماۃ سنہ من یجد لھا دینھا (مشکوۃ)

ترجمہ:۔ بلاشبہ اللہ تعالےٰ اٹھاتا رہے گا اِس امت کیلئے وہ لوگ جو ہر صدی کے سرے پر دین کو تازہ بہ تازہ کرتے رہیں گے۔

شریعت محمدی میں جلال و جمال کا کمال غالب ہے

(۲۶) اگر شریعت موسوی میں جلال اور شریعت عیسوی میں جمال غالب تھا۔ یعنی حکم کی صرف ایک ایک جانب کی رعایت تھی۔ تو شریعت محمدی میں جلال و جمال کا مجموعی کمال غالب ہے۔ جس کا نام اعتدال ہے۔ جس میں حکم کی دونوں جانبوں کے ساتھ درمیانی جہت کی رعایت ہے جسے توسط کہتے ہیں۔ **وجعلنکم امۃ وسطاً.**

ترجمہ:۔ اور بنایا ہم نے تم کو (بحیثیت دین) کے امت اعتدال۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین میں تنگی ختم کردی گئی

(۲۷) اگر دینوں میں تشدد اور تنگی اور شاق شاق ریاضتیں تھیں، جسے تشدد کہا جاتا ہے تو اس دین میں نرمی اور توافق طبائع رکھ کر تنگ گیری ختم کردی گئی ہے۔

لا تشدد وعلیٰ انفسکم فیشدد اللہ علیکم فان قوماً شددو علیٰ انفسھم فشدد اللہ علیھم فتلک بقایا ھم فی الصوامع والدیار (ابو داؤد عن انس)

ترجمہ:۔ اپنے اوپر سختی مت کرو (ریاضت شاقہ اور ترکِ لذات میں مبالغے مت کرو) کہ اللہ بھی تم پر سختی فرمانے لگے اس لیئے کہ جنہوں نے اپنے اوپر تشدد کیا۔ رہبانیت سے یعنی یہود ونصاریٰ تو اللہ نے بھی ان پر سختی کی سو یہ مندروں اور خانقاہوں میں کچھ انہی کے بچے بچائے لوگ پڑے ہوئے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین میں اعتدال ہے

(۲۸) اگر بسلسلہ خصومات شریعت موسوی میں تشدد ہے یعنی انتقام فرض ہے۔ عفو و درگذر جائز نہیں۔

وکتبنا علیھم فیھا ان النفس بالنفس والعین بالعین الآیة.

ترجمہ:۔ اور ہم نے ان بنی اسرائیل پر فرض کردیا تھا تورات میں نفس کا بدلہ نفس، آنکھ کا بدلہ آنکھ۔

اور شریعت عیسوی میں تساہل ہے یعنی عفو و درگذر فرض ہے انتقام جائز نہیں۔ نص انجیل گال پر تھپڑ کھا کر دوسرا گال بھی پیش کردو انجیل میں فرمایا گیا ہے کہ کوئی تمہارے بائیں گال پر تھپڑ مارے تو تم دایاں گال بھی پیش کہ بھائی ایک اور مارتا چل۔ خدا تیرا بھلا کرے گا۔

تو شریعتِ محمدی میں توسط واعتدال فرض ہے کہ انتقام جائز اور عفو و درگذر افضل ہے جسمیں یہ دونوں شریعتیں جمع ہو جاتی ہیں۔

وجزاء سیئة مثلھا فمن عفا و اصلح فاجرهٗ علی اللہ انه لا یحب الظّٰلمین (القرآن الحکیم)

ترجمہ:۔ اور برائی کا بدلہ اسی جیسی اور اتنی ہی برائی ہے یہ خلق حسن ہے اور جو معاف کرے اور درگزر کرے تو اس کا اجر اللہ پر ہے۔ اور اللہ ظالموں کو جو حدود (سے گزر جانے والے ہوں) پسند نہیں کرتا۔

شریعت محمدی میں ظاہر کی طہارت بھی ہے باطن کی بھی

(۲۹) اگر شریعت عیسوی میں صرف باطنی صفائی پر زور دیا گیا ہے، خواہ ظاہر گندہ ہی کیوں نہ رہ جائے نہ غسلِ جنابت ہے نہ تطہیر اعضاء، دوسری ملتوں میں صرف ظواہر کی صفائی پر زور دیا گیا ہے کہ غسل بدن روزانہ ضروری ہے خواہ میں باطن میں خطرات کفر وشرک کچھ بھی بھرے پڑے رہیں تو شریعت محمدی میں طہارت ظاہر و باطن دونوں کو جمع کیا گیا ہے۔ **وثیابک فطھر** (القرآن الحکیم) حضرت عمر رضی اللہ نے فرمایا۔ **فتیٰ ارفع ازارک فانہ انقی لثوبک واتقی لربک** ارشاد حدیث ہے۔ **السواک مطھرۃ للفم مرضاۃ للرب۔**

ترجمہ:۔ اور اپنے کپڑوں کو پاک کرو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کے قریب ایک نوجوان مزاج پرسی کے لیے حاضر ہوا جس کی ازار ٹخنوں سے نیچی زمین پر گھسٹتی ہوئی آ رہی تھی۔ تو فرمایا کہ اے جوان لنگی ٹخنوں سے اوپر اٹھا کہ یہ کپڑے کے حق میں صفائی اور پاکی اور پروردگار کی نسبت سے تقویٰ (باطنی پاکی) کا سبب ہوگی جس سے ظاہری و باطنی دونوں پاکیوں کا مطلوب ہونا واضح ہے اور حدیث میں ہے کہ مسواک کرنا منہ کی تو پاکی ہے اور پروردگار کی رضا ہے۔ یعنی مسواک ظاہری اور باطنی دونوں پاکیاں پیدا کرتی ہے جس سے ظاہر و باطن کی صفائی اور پاکی کا مطلوب ہونا نمایاں ہے۔

دین محمدی میں پوری انسانیت کی آزادی ہے

(۳۰) اگر اور ادیان میں اپنی اپنی قومیتوں اور ان ہی کے چھٹکارے کی رعایت ہے۔ مقولہ موسوی ہے۔

ان ارسل معنا بنی اسرائیل ولا تعذبھم

ترجمہ:۔ بھیج میرے ساتھ بنی اسرائیل کو اور نہیں ستا مت۔

مقولہ عیسوی ہے کہ میں اسرائیلی بھیڑوں کو جمع کرنے آیا ہوں' وغیرہ تو دین محمدی میں نفس انسانیت کی رعایت اور پورے عالم بشریت پر شفقت سکھلائی گئی ہے۔

الخلق عیال اللہ فاحب الخلق الی اللہ من یحسن الیٰ عیالہ (مشکوٰۃ)

ترجمہ:۔ ساری مخلوق اللہ کا کنبہ ہے اور اللہ کو سب سے زیادہ پیارا وہ ہے جو اِس کے کنبہ کے ساتھ احسان سے پیش آئے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شریعت وحقیقت دونوں عطا ہوئیں

(۳۱) اگر اور انبیاء نے صرف ظاہر شریعت یا صرف باطن پر حکم کیا تو آپ نے ظاہر و باطن دونوں پر حکم کیا اور آپ کو شریعت وحقیقت دونوں کی عطا کی گئیں۔

عن الحارث بن حاطب ان رجلاً سرق علیٰ عهد رسول الله صلی الله عليه وسلم فاتی به فقال اقتلوه فقالوا انما سرق قال فاقطعوه (فقطع) ثم سرق ايضا فقطع ثم سرق علی عهد ابی بكر فقطع ثم سرق فقطع حتیٰ قطعت قوائمه ثم سرق الخامسه فقال ابوبكر كان رسول الله عليه وسلم اعلم بهذا حيث امر بقتله اذهبوا به فاقتلوه (مستدرک، حاکم و صححه)

ترجمہ:۔ خضر علیہ السلام نے صرف باطن شریعت یعنی حقیقت پر حکم کیا جیسے کشتی توڑ دی۔ ناکردہ گناہ لڑکے کو قتل کر دیا یا بخیل گاؤں کی دیوار سیدھی کر دی اور موسےٰ علیہ السلام نے صرف ظاہر شریعت پر حکم کیا کہ ان تینوں امور میں حضرت خضر علیہ السلام سے مواخذہ کیا۔ جب انہوں نے حقیقت حال ظاہر کی تب مطمئن ہوئے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہر شریعت پر بھی حکم فرمایا جیسا کہ عام احکام شرعیہ ظاہر ہی پر ہیں اور کبھی کبھی باطن اور حقیقت پر بھی حکم فرمایا جیسا کہ حدیث میں اس کی نظیر یہ ہے کہ حارث بن حاطب ایک چور کو لائے تو حضورؐ نے فرمایا کہ اسے قتل کر دو حالانکہ چوری کی ابتدائی سزا قتل نہیں تو صحابہؓ نے موسیٰ صفت بن کر عرض کیا کہ یارسول اللہ اس نے تو چوری کی ہے (کسی کو قتل نہیں کیا جو قتل کا حکم فرمایا جاوے) فرمایا اچھا اس کا ہاتھ کاٹ دو۔ اس نے پھر چوری کی تو اس کا (بایاں پیر) کاٹ دیا گیا۔ پھر حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ میں اس نے پھر چوری کی تو اس کا بایاں ہاتھ کاٹ دیا گیا چوتھی بار اس نے پھر چوری کی تو دایاں پیر بھی کاٹ دیا گیا۔ لیکن چاروں ہاتھ پیر کاٹ دیئے جانے کے باوجود جب اس نے پانچویں دفعہ پھر چوری کی تو صدیق اکبرؓ نے فرمایا کہ اسکے بارہ میں علم حقیقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھا کہ آپ نے پہلی ہی بار ابتدا ہی میں

جان لیا تھا کہ چوری اس کا جزوِ نفس ہے یہ چوری کی سزاؤں سے باز آنے والا نہیں اور ابتدا ہی میں اس کے باطن پر حکم لگا کر قتل کا حکم دیدیا تھا۔ ہمیں اب خبر ہوئی جب کہ وہ ظاہر میں ضابطہ سے قتل کے قابل بنا۔ لہٰذا اسے قتل کر دو۔ تب وہ قتل کیا گیا۔ اس قسم کے بہت سے واقعات احادیث میں جا بجا ملتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو اجتہادی مذاہب عطا کئے گئے

(۳۲ الف) اگر انبیاء سابقین کو شرائع اصلیہ دی گئیں تو آپ کو آپ کی امت کے راسخین فی العلم کو شرائع وضعیہ یعنی اجتہادی مذاہب عطا کیے گئے جن میں تشریع کی شان رکھی گئی کہ آئمہ اجتہاد اصل شریعت کے احکام وعلل واوصاف اور اسرار وحکم میں شرعی ذوق سے غور وتدبیر کر کے نئے نئے حوادث کے احکام کا استخراج کریں اور باطن شریعت کھول کر نمایاں کر دیں۔

لعلمه الذين يستنبطو نه منهم (القرآن الحکیم)

ترجمہ:۔ اور جب ان کے پاس کوئی بات امن کی یا خوف کی پہنچتی ہے تو اسے پھیلا دیتے ہیں حالانکہ اگر اسے وہ پیغمبر کی طرف یا راسخین فی العلم تک پہنچا دیتے تو جو لوگ اِن میں سے استنباط کرتے ہیں وہ اسے جان لیتے (جس سے استنباطی اور اجتہادی شرائع ثابت ہوتی ہیں)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین میں ایک نیکی کا اجر دس گنا ہے

(۳۲ ب) اگر اور انبیاء کے ادیان میں ایک نیکی کا اجر ایک ہی ہے تو آپ کے دین میں ایک نیکی کا اجر دس گنا ہے اور ایک نیکی برابر دس نیکیوں کے ہے۔ **من جاء بالحسنة فله عشر امثالها** (القرآن الحکیم)

ترجمہ:۔ جس نے ایک نیکی کی تو اس کے لیے دس گنا اجر ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پانچ نمازیں ملیں

(۳۳) اگر اور انبیاء کو ایک ایک نماز ملی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پانچ نمازیں عطاء ہوئیں۔

عن محمد بن عائشه ان آدم لما یتب علیه عند الفجر صلی رکعتین فصارت الصبح وفدی اسحٰق عند الظهر فصلی ابراهیم اربعا فصارت الظهر وبعث عزیر فقیل له کم لبثت قال یوما فرای الشمس فقال اوبعض یوم فصلی اربع رکعات فصارت العصر و غفر لداؤد عند المغرب فقام فصلی اربع رکعات فجهد فجلس فی الثالثة فصارت المغرب ثلثا و اول من صلی العشاء الاخرة نبینا محمدؐ صلی الله علیه وسلم (طحاوی بحواله خصائص کبریٰ ۲/۲۰۴)

ترجمہ:۔محمد بن عائشہؒ کہتے ہیں کہ آدم علیہ السلام کی توبہ جس دن فجر کے وقت قبول ہوئی تو انہوں نے دو رکعتیں پڑھیں تو صبح کی نماز کا وجود ہوا اور حضرت اسحٰق علیہ السلام کا جب ظہر کے وقت فدیہ دیا گیا اور انہیں ذبح سے محفوظ رکھا گیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے چار رکعتیں بطورِ شکر نعمت پڑھیں تو ظہر ہوگئی اور حضرت عزیر علیہ السلام کو جب زندہ کیا گیا اور کہا گیا کہ تم کتنے وقت مردہ رہے؟ کہا، ایک دن، پھر جو سورج دیکھا تو کہا یا کچھ حصہ دن (جو عصر کا وقت ہوتا ہے) اور چار رکعت پڑھی تو عصر ہوگئی اور مغفرت کی گئی۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی غروب کے وقت تو وہ کھڑے ہوئے چار رکعت پڑھنے کے لیے تین پڑھی تھیں کہ تھک گئے تو تیسری ہی میں بیٹھ گئے تو مغرب ہوگئی اور سب سے پہلے جس نے عشاء کی نماز پڑھی۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور مذکورہ چاروں نمازیں بھی آپ کو دی گئیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پانچ نمازیں پچاس کے برابر ہیں

(۴۴) اگر اور انبیاء کی ایک نماز ایک ہی رہی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پانچ نمازیں پچاس کے برابر رکھی گئیں۔

هی خمس بخمسین (نسائی عن انس)

ترجمہ:۔شب معراج میں آپ کو پچاس نمازیں دی گئیں جن میں موسیٰ علیہ السلامؑ کے مشورہ سے آپ کمی کی درخواستیں کرتے رہے اور پانچ پانچ ہر دفعہ کم ہوتی رہیں جب پانچ رہ گئیں اور آپ نے حیاءً ان میں کمی کی درخواست نہیں فرمائی۔ تو ارشاد ہوا بس یہ پانچ نمازیں ہی آپ پر اور آپ کی امت پر فرض ہیں مگر یہ پانچ پچاس کے برابر رہیں گی اجر وثواب میں۔

(۳۵) اگر اور انبیاء نے بطور شکر نعمت خود سے اپنی اپنی نمازیں متعین کی تو آپ کو آسمان پر بلا کر اپنی تعیین سے نمازیں خود حق تعالیٰ نے آپ کو عنایت فرمائیں۔ (کما فی حدیث المعراج المشهور)

ترجمہ:۔ جیسا کہ حدیث معراج میں تفصیلاً مذکور ہے اور حاشیہ ۲۸ میں اس کا مختصر تذکرہ آچکا ہے۔

آپ ﷺ کیلئے پوری زمین مسجد ہے

(۳۶) اگر اور انبیاء کی نمازیں مخصوص مواقع کے ساتھ مقید تھیں جیسے محراب یا صومعہ یا کنیسہ وغیرہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے لیے پوری زمین کو مسجد بنایا گیا۔

جعلت لی الارض مسجدا و طهورا (بخاری و مسلم) وحدیث جابر ولم یکن احد من الانبیاء یصلی حتی یبلغ محرابه (خصائص کبریٰ ۲/۱۸۷)

ترجمہ:۔ انبیاء میں سے کوئی بھی ایسا نہ تھا کہ اپنی محراب (مسجد) میں آئے بغیر نماز ادا کرتا ہو یعنی بغیر مسجد کے دوسری جگہ نماز ہی ادا نہ ہوتی تھی۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے پانچ چیزیں دی گئیں ہیں جو سابقہ انبیاء نہیں کو دی گئیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ میرے لئے ساری زمین کو مسجد اور ذریعہ پاکی بنا دیا گیا ہے کہ اس سے تیمّم کرلوں جو حکم میں وضو کے ہو جائے یا تیمّم جنابت کرلوں جو حکم میں غسل جنابت کے ہو جائے جب کہ پانی موجود نہ ہو یا اس پر قدرت نہ ہو۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام اقوام کی طرف بھیجے گئے

(۳۷) اگر اور انبیاء اپنے اپنے قبیلوں اور قوموں کی طرف مبعوث ہوئے تو آپ تمام اقوام اور تمام انسانوں کی طرف مبعوث فرمائے گئے۔

كان النبی یبعث الی قومه خاصه و بعثت الی الناس كافة (بخاری و مسلم عن جابر)

وفی التنزیل وما ارسلنٰک الا كافةً للناس۔

ترجمہ:۔ ہر نبی خصوصیت سے اپنی ہی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا اور میں سارے انسانوں کی طرف بھیجا گیا ہوں اور قرآن شریف میں ہے اور نہیں بھیجا ہم نے تمہیں اے پیغمبر مگر سارے انسانوں کے لیے۔

آپؐ کی دعوت عام ہے

(۳۸) اگر اور انبیاء کی دعوت خصوصی تھی تو آپ کو دعوتِ عامہ دی گئی۔

یایها الناس اعبدوا ربکم وقال الله تعالیٰ یایها الناس اتقوا ربکم (القرآن الحکیم)

ترجمہ:۔اے انسانو! اپنے رب کی عبادت کرو۔اے انسانو! اپنے رب سے ڈرو۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سارے جہانوں کے لئے رحمت ہیں

(۳۹) اگر اور انبیاء محدود حلقوں کے لیے رحمت تھے تو آپ سارے جہانوں کے لیے رحمت تھے۔

وما ارسلنٰک الا رحمة للعلمین (القرآن الحکیم)

ترجمہ:۔اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر جہانوں کے لیے رحمت بنا کر۔

(۴۰) اگر اور انبیاء اپنے اپنے حلقوں کو ڈرانے والے تھے۔تو حضورؐ جہانوں کیلئے نذیر تھے۔

وان من امة الا خلافیها نذیر اور حضورؐ کے لیے ہے۔**لیکون للعلمین نذیراً** (القرآن الحکیم)

ترجمہ:۔اور کوئی امت نہیں گزری جس میں ڈرانے والا نہ آیا ہو اور حضور کے لیے فرمایا گیا تا کہ ہوں آپ سارے جہانوں کے لیے رحمت بنا کر۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم پوری انسانیت کے ہادی ہیں

(۴۱) اگر اور انبیاء اپنی اپنی قوموں کے لیے مبعوث اور ہادی تھے **ولکل قوم هاد** (ہر ہر قوم کے لیے ایک ایک ہادی ضرور آیا) تو حضورؐ سارے انسانوں کے لیے ہادی تھے۔

وما ارسلناک الا کافة للناس (القرآن الحکیم)

وبعثت انا الی الجن والانس (بخاری ومسلم حسن جابر)

ترجمہ:۔اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر سارے بنی نوع انسان کی ہدایت کے لیے اور ارشاد حدیث ہے کہ میں بھیجا گیا ہوں ،جنوں اور انسانوں سب کی طرف۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رفعتِ ذکر عطا ہوا

(۴۲) اگر اور انبیاء کو ذکر دیا گیا کہ مخلوق انہیں یاد رکھے تو آپ کو رفعتِ ذکر دی گئی کہ

زمینوں اور آسمانوں، دریاؤں اور پہاڑوں، میدانوں اور غاروں میں آپ کا نام علی الاعلان پکارا جائے۔ اذانوں اور تکبیروں، خطبوں اور خاتموں، وضو و نماز اوراد واشغال اور دعاؤں کے افتتاح واختتام میں آپ کے نام اور منصب نبوت کی شہادت دی جائے۔

ورفعنا لک ذکرک (القرآن الحکیم)

وحدیث ابوسعید خدری۔

قال لی جبریل قال اللہ اذا ذکرت ذکرت معی (ابن جریر وابن حبان)

ترجمہ:۔ اور ہم نے اپنے پیغمبر تمہارا ذکر اونچا کیا۔ حدیث میں ہے کہ مجھے جبرائیل نے کہا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا (اے پیغمبر) جب آپ کا ذکر کیا جائے گا۔ تو میرے ساتھ کیا جائے گا اور جب میرا ذکر ہوگا تو میرے ساتھ آپ کا بھی ذکر ہوگا جیسا کہ اذانوں، تکبیروں، خطبوں اور دعاؤں کے افتتاح واختتام کے درود شریف سے واضح ہے اور امت میں معمول بہ ہے جیسا فرمایا گیا۔

اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول. واطیعوا اللہ ورسولہ ان کنتم مومنین. ویطیعون اللہ ورسولہ. انما المومنین الذین آمنوا باللہ ورسولہ . براء ة من اللہ ورسولہ. واذان من اللہ ورسولہ. استجیبوا للہ والرسول. ومن یعص اللہ ورسولہ. اذا قضیٰ اللہ ورسولہ امرًا. وشاقوا اللہ ورسولہ. ومن یشاقق اللہ ورسولہ. ومن یحادد اللہ ورسولہ. ولم یتخذوا من دون اللہ ولا ورسولہ. یحاربون اللہ ورسولہ. ما حرم اللہ ورسولہ قل الانفال للہ والرسول. فان للہ خمسہ وللرسول. فردوہ الی اللہ والرسول. ما اتاھم اللہ ورسولہ. سیؤتینا اللہ من فضلہ ورسولہ. اغناھم اللہ ورسولہ. کذبوا اللہ و رسولہ. انعم اللہ علیہ و انعمت علیہ. الذین یومنون باللہ و رسولہ. لا تقدموا بین یدی اللہ رسولہ.

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اللہ کے ذکر کے ساتھ ہے

(۴۳) اگر اور انبیاء کا محض ذکر حق تعالےٰ نے فرمایا تو آپ کا ذکر اپنے نام کے ساتھ ملا کر فرمایا۔ دیکھو سابقہ حاشیہ کی دو درجن سے زائد آیتیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خلوت اور جلوت میں کمال دیا

(۴۴) اگر اور انبیاء نے روحانیت کے کمال کو خلوت و انقطاع اور رہبانیت کا پابند ہو کر دکھلایا۔ تو آپ نے اسے جلوتوں کے ہجوم جہاد، جماعت، سیاحت و سفر، شہری زندگی، معاشرت اور حکومت و سیاست کے سارے اجتماعی گوشوں میں سمو کر دکھلایا۔ لا رهبانية في الاسلام (الحدیث) وسیاحة امتی الجهاد (الحدیث) قل سیروا فی الارض (القرآن الحکیم) لا اسلام الا بجماعة ..... (مقولۂ عمر رضی اللہ عنہ)

ترجمہ:۔ اسلام میں رہبانیت (گوشہ گیری، انقطاع) نہیں اور میری امت کی سیاحت و سیر جہاد ہے۔ کہہ دیجئے اے پیغمبر! کہ چلو پھرو زمین میں۔ اور اسلام جماعتی اور اجتماعی چیز ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عملی معجزات بھی دیئے اور علمی بھی

(۴۵) اگر اور انبیاء کو عملی معجزات (عصاء موسیٰ، ید بیضا، احیاء عیسیٰ، نار خلیل ناقہ صالح، ظلہ شعیب، قمیض یوسف وغیرہ) دیئے گئے جو آنکھوں کو مطمئن کر سکے تو آپ کو ایسے سینکڑوں معجزات کے ساتھ علمی معجزہ (قرآن) بھی دیا گیا، جس نے عقل، قلب اور ضمیر کو مطمئن کیا۔ انا انزلناه قرآنا عربیا لعلکم تعقلون (القرآن الحکیم)

ترجمہ:۔ ہم نے قرآن اتارا تاکہ عقل سے سمجھو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دوامی معجزات ملے

(۴۶) اگر اور انبیاء کو ہنگامی معجزات ملے جو ان کی ذوات کے ساتھ ختم ہو گئے کیونکہ وہ ان ہی کے اوصاف تھے تو حضور کو دوامی معجزہ قرآن کا دیا گیا۔ جو تا قیامت اور بعد القیامت باقی رہنے والا ہے۔ کیونکہ وہ خدا کا وصف ہے جو لازوال ہے۔

انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون۔

ترجمہ:۔ ہم نے ہی یہ قرآن اتارا ہے۔ اور ہم ہی اِس کے نگہبان ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب محفوظ ہے

(۴۷) اگر اور حضرات کو وہ کتابیں ملیں جن کی حفاظت کا کوئی وعدہ نہیں تھا۔ اسلیے وہ بدل سدل گئیں

تو آپ کو وہ کتاب دی گئی جس کے وعدۂ حفاظت کا اعلان کیا گیا جس سے وہ کبھی نہیں بدل سکتی۔

انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحفظون لا یاتیه الباطل من بین یدیه ولا من خلفه (القرآن الحکیم)

ترجمہ:۔ ہم ہی نے یہ ذکر قرآن اتارا اور ہم ہی اس کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں۔ اور فرمایا نہیں اس کے پاس پھٹک سکتا باطل، نہ آگے سے نہ پیچھے سے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جامع کتاب ملی

(۴۸) اگر اور انبیاء سابقین کی کتابیں ایک ہی مضمون مثلاً صرف تہذیب نفس یا صرف معاشرت یا صرف سیاست مدن یا وعظ وغیرہ اور ایک ہی لغت پر نازل شدہ دی گئیں تو حضورؐ کو سات اصولی مضامین پر مشتمل کتاب دی گئی جو سات لغات پر اتری۔

کان الکتاب الاول ینزل من باب واحد علی حرف واحد و نزل القرآن من سبعة ابواب علی سبعة احرف زاجر و آمر و حلال حرام و محکم و متشابه و امثال. (مستدرک حاکم و بیهقی عن ابن مسعود)

ترجمہ:۔ پہلی کتابیں ایک ایک خاص مضمون اور ایک ایک لغت میں اترتی تھیں اور قرآن سات مضامین میں سات لغت کے ساتھ اترا ہے۔ زجر امر حلال، حرام، محکم متشابہ اور امثال۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جوامع کلم عطا ہوئے

(۴۹) اگر اور حضرات کو صرف ادا مطلب کے کلمات دیئے گئے تو آپ کو جوامع الکلم و جامع اور فصیح و بلیغ ترین تعبیرات دی گئیں جس سے اوروں کی پوری پوری کتابیں آپکی کتاب کے چھوٹے چھوٹے جملوں میں ادا گئیں اور ان میں سما گئیں۔

اعطیت جوامع الکلم (مسند احمد عن جابر) خصائص ۱۹۳/۲)

اعطیت مکان التوراة السبع الطوال ومکان الزبور المئین و مکان الانجیل المثانی و فضلت بالمفصل (بیهقی و اثلة ابن الاسقع)

ترجمہ:۔ مجھے جوامع کلم دیئے گئے ہیں یعنی مختصر اور جامع ترین جملے جن میں تہ کی بات کہہ دی گئی ہو اور ارشاد حدیث ہے مجھے دیئے گئے ہیں توراۃ کی جگہ سبع طوال (ابتداء کی

سات سورتیں آل عمران، مائدہ، نساء، انعام، انفعال، توبہ) اور زبور کی جگہ مئین (سوسو آیتوں والی سورتیں اور انجیل کی جگہ مثانی سورہ فاتحہ) اور صرف مجھے ہی جو فضیلت دی گئی ہے وہ مفصل کی جس میں طوال مفصل وساط مفصل اور قصار مفصل سب شامل ہیں اور سورہ ق یاسورۂ فتح یا سورۂ محمدؐ سے علی اختلاف الروایات شروع ہوکر ختم قرآن تک چلی گئیں ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضاء کا ذکر فرمایا

(۵۰) اگر قرآن میں حق تعالےٰ نے اور انبیاء کی ذوات کا ذکر فرمایا۔ تو حضورؐ کے ایک ایک عضو اور ایک ایک اداء کا پیار و محبت سے ذکر کیا ہے۔ چہرہ کا ذکر فرمایا، **قد نریٰ تقلب وجهک فی السماء**۔ آنکھ کا ذکر فرمایا، **ولا تمدن عینیک**۔ زبان کا ذکر فرمایا، **فانما یسرناه بلسانک**۔ ہاتھ اور گردن کا ذکر فرمایا، **ولا تجعل یدک مغلولة الیٰ عنقک**۔ سینہ کا ذکر فرمایا، **الم نشرح لک صدرک**۔ پیٹھ کا ذکر فرمایا، **ووضعنا عنک وزرک الذی انقض ظهرک**۔ قلب کا ذکر فرمایا، **نزله علیٰ قلبک**۔ آپ کی پوری زندگی اور عمر کا ذکر فرمایا جس میں تمام ادائیں اور احوال بھی آجاتے ہیں۔ **لعمرک انهم لفی سکرتهم یعمهون**۔

آیات اعضاء کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

ہم دیکھ رہے ہیں تیرا چہرہ گھما گھما کر آسمان کو دیکھنا۔

اور آنکھیں اٹھا کر مت دیکھ۔

بلاشبہ ہم نے (قرآن کو) آسان کر دیا ہے تیری زبان پر۔

اور مت کر اپنے ہاتھ کو سکڑا ہوا اپنی گردن تک۔

کیا ہم نے تیرا سینہ نہیں کھول دیا؟

اور ہم نے اتار دیا تجھ سے بوجھ تیرا جس نے تیری کمر توڑ رکھی تھی۔

اتارا اللہ نے قرآن تیرے دل پر۔

تیری زندگی کی قسم! یہ (کفار) اپنی (بے عقلی کی) مدہوشیوں میں پڑے بھٹک رہے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اجتماعی عبادت ملی

(۵۱) اگر اوروں کو انفرادی عبادتیں ملیں تو آپ کو ملائکہ کی طرف صف بندی کی اجتماعی

عبادت دی گئی جس سے یہ دین اجتماعی ثابت ہوا۔ فضلت علی الناس بثلاث الیٰ قوله وجعلت صفوفنا کصفوف الملئکة (بیہقی عن حذیفہ رضی اللہ عنہ)

ترجمہ:۔ (مجھے فضیلت دی گئی ہے لوگوں پر تین باتوں میں) جن میں سے ایک یہ ہے کہ کی گئی ہیں ہماری صفیں (نماز میں) مثل صفوف ملائکہ کے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک معجزہ نے عالم کو جھکا دیا

(۵۲) اگر اور انبیاء کے عملی معجزات اپنی اپنی قوموں کی اقلیتوں کو جھکا کر رام کر سکے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تنہا ایک ہی علمی معجزے قرآن حکیم نے عالم کی اکثریت کو جھکا کر مطیع بنا لیا۔ کروڑوں ایمان لے آئے اور جو نہیں لائے وہ اس کے اصول ماننے پر مجبور ہو گئے پھر بعض نے انہیں اسلامی اصول کہہ کر تسلیم کیا اور بعض نے عملاً قبول کر لیا تو ان کی زبانیں ساکت رہیں۔

ما من الانبیاء نبی الا اعطی ما مثله آمن علیه البشر و انما کان الذی اوتیته وحیاہ او حاہ اللہ الی فارجو ان اکون اکثرهم تابعاً
(بخاری عن ھریرہ)

ترجمہ:۔ کوئی نبی بھی ایسا نہیں گزرا کہ اسے کوئی ایسا اعجازی نشان نہ دیا گیا ہو جس پر آدمی ایمان لا سکے اور مجھے خدا نے وہ اعجازی نشان وحی کا دیا ہے (یعنی قرآن حکیم) جس سے مجھے امید ہے کہ میرے ماننے والے اکثریت میں ہوں گے (خصائص کبریٰ ۲/۱۸۵)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عبادت کے دوران مخاطب بنایا گیا

(۵۳ الف) اگر اور انبیاء کو عبادت الٰہی میں اِس جہت سے بھی مخاطب نہیں بنایا گیا تو حضور کو عین نماز میں تحیت وسلام میں مخاطب بنایا گیا۔ السلام علیک ایها النبی ورحمة اللہ وبرکاته۔

ترجمہ:۔ (الف) سلامتی ہو تم پر اے نبی اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو لواء الحمد ملے گا

(۵۳ب) اگر محشر میں اور انبیاء کے محدود جھنڈے ہوں گے جن کے نیچے صرف انہی کی قومیں اور قبیلے ہوں گے تو آپ کے عالمگیر جھنڈے کے نیچے جس کا نام لواء الحمد ہو

گا۔آدم اوران کی ساری ذریت ہوگی۔

آدم ومن دونہ تحت لوائی یوم القیٰمۃ ولا فخر (مسند احمد)

ترجمہ:۔(ب) آدم اوران کی ساری اولاد میرے جھنڈے کے تلے ہوں گے قیامت کے دن۔مگر فخر سے نہیں کہتا بلکہ تحدیثِ نعمت کے طور پر کہہ رہا ہوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اولین وآخرین کے خطیب ہونگے

(۵۴) اگر انبیاء وامم سب کے سب قیامت کے دن سامع ہوں گے۔تو آپ اس دن اولین وآخرین کے خطیب ہوں گے۔فلیراجع (خصائص کبریٰ)

ترجمہ:۔خصائص کبریٰ کی ایک طویل حدیث کا یہ ٹکڑا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو اپنی ذاتی پہچان عطاء ہوئی

(۵۵) اگر قیامت کے دن تمام انبیاء کی امتیں اپنے انبیاء کے نام اور انتساب سے پہچانی جاویں گی تو آپ کی امت مستقلاً خود اپنی ذاتی علامت اعضاء وضو کی چمک اور نورانیت سے پہچانی جائے گی۔قالوا یارسول اللہ اتعرفنا یومئذ ؟ قال نعم لکم سیما لیست لاحد من الامم تردون علی غراً محجلین من اثر الوضوء (مسلم عن ابی ہریرہ)

ترجمہ:۔صحابہ نے عرض کیا جبکہ آپ حوض کوثر کا ذکر فرمارہے تھے) یارسول کیا آپ ہمیں اس دن پہچان لیں گے؟ (جبکہ اولین وآخرین کا ہجوم ہوگا) فرمایا ہاں تمہاری ایک علامت ہوگی جوامتوں میں سے کسی اور میں نہ ہوگی اور وہ یہ کہ تم میرے پاس (حوض کوثر پر) اِس شان سے آؤ گے کہ تمہارے چہرے روشن اور پاؤں نورانی اور چمکدار ہوں گے وضو کے اثر سے (یعنی اعضاء وضو کی چمک دمک سے میں تمہیں پہچان لوں گا۔)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو القاب سے خطاب فرمایا

(۵۶) اگر اور انبیاء کو حق تعالیٰ نے نام لے لے کر خطاب فرمایا کہ یآدم اسکن انت وزوجک الجنۃ. ینوح اھبط بسلم منا و برکت. یا ابراھیم اعرض عن ھذا. یموسیٰ انی اصطفیتک علی الناس برسلتی. یداؤد انا جعلنک

خلیفة فی الارض ...... یزکریا انا نبشرک بغلٰم اسمه یحییٰ. یٰحییٰ خذ الکتاب بقوة. یعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الیَّ.

ترجمہ:۔اے آدم! تو اور تیری زوجہ جنت میں ٹھیرو۔

اے نوح (کشتی سے) اُتر ہماری ہوئی سلامتی اور برکات کے ساتھ۔

اے ابراہیم! اِس سے درگزر کر۔

اے موسیٰ! میں نے تجھے لوگوں میں منتخب کیا اپنی پیغامبری کے ساتھ۔

اے داؤد! میں نے تجھے زمین پر خلیفہ بنایا۔

اے زکریا! ہم تجھے لڑکے کی بشارت دیتے ہیں۔

اے یحییٰ! کتاب کو مضبوط تھام۔

اے عیسیٰ! مجھے تجھے پورا پورا لینے والا اور اپنی طرف اٹھانے والا ہوں۔

تو حضور کو تکریماً نام کے بجائے آپکے منصبی القاب سے خطاب فرمایا جس سے آپ کی کامل محبوبیت عنداللہ نمایاں ہوتی ہے۔

یایها الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک. یایها النبی انا ارسلنٰک شاهدا. یایها المزمل قم اللیل الا قلیلا. یایها المدثر. قم فانذر.

(القرآن الحکیم)

ترجمہ:۔اے رسول (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پہنچادے اس چیز کو جو میں نے تیری طرف اتاری۔

اے نبی! میں نے تجھے گواہ بنا کر بھیجا ہے۔

اے کملی والے! قیام کر رات بھر۔مگر کچھ کم۔

اے چادر والے! کھڑا ہو اور لوگوں کو ڈرا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لے کر پکارنے سے روکا گیا

(۵۷) اگر اور انبیاء کو ان کی امتیں اور ملائکہ نام لے لے کر پکارتے تھے۔کہ یموسیٰ اجعل لنا الٰها کما لهم الهه. یعیسی ابن مریم هل یستطیع ربک؟ یلوط انا رسل ربک۔ تو اس امت کو ادباً حضور کا نام لے کر مخاطب بنانے سے روکا گیا۔ لا تجعلوا دعاء

الرسول بینکم کدعا بعضکم بعضاً۔

ترجمہ:۔اے موسیٰ! ہمیں بھی ویسے ہی خدا بنادے جیسے ان (صنعاوالوں) کے ہیں۔

اے عیسیٰ! ابن مریم! کیا تیرا رب اس کی قوت کر لیتا ہے۔

اے لوط! ہم تیرے پروردگار کے فرستادہ ہیں۔

مت پکارو رسول کو اپنے درمیان مثل آپس میں ایک دوسرے کو پکارنے کے کہ بے تکلف نام لے لے کر خطاب کرنے لگو، بلکہ ادب و تعظیم کے ساتھ منصبی خطابات یا رسول اللہ، یا نبی اللہ، یا حبیب اللہ وغیرہ کہہ کر پکارو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے اعلیٰ معراج کرایا گیا

(۵۸) اگر اور انبیاء کو معراج روحانی یا منامی یا جسمانی مگر درمیانی آسمانوں تک دی گئی۔ جیسے حضرت مسیحؑ کو چرخِ چہارم تک، حضرت ادریسؑ کو پنجم تک تو حضورؐ کو روحانی معراجوں کے ساتھ جسمانی معراج کے ذریعہ ساتوں آسمانوں سے گزار کر سدرۃ المنتہیٰ اور مستویٰ تک پہنچا دیا گیا۔ثم صعد بی فوق سبع السمٰوٰت واتیت سدرۃ المنتھی (نسائی عن انس)

ترجمہ:۔پھر مجھے چڑھایا گیا ساتوں آسمان سے بھی اوپر اور میں سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچ گیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع خود اللہ نے کیا

(۵۹) اگر اور انبیاء نے اپنی مدافعت خود کی اور دشمنان حق کو خود ہی جواب دے کر اپنی برات بیان کی۔ جیسے نوح علیہ السلام پر قوم نے ضلالت کا الزام لگایا تو خود ہی فرمایا۔یقوم لیس بی ضلالۃ۔قوم ھاد نے حضرت ہودؑ پر کم عقلی کا الزام لگایا تو خود ہی فرمایا۔یقوم لیس بی سفاھۃ۔ابراہیم علیہ السلام پر قوم نے شکست اصنام کا الزام لگا کر ایذا دینی چاہی تو خود ہی توریہ کے ساتھ مدافعت فرمائی۔بل فعلہ کبیرھم ھذا۔حضرت لوط علیہ السلام کے مہمان صورت فرشتوں کو قوم نے قبضانے کی کوشش کی تو خود ہی اپنے لیے قوت مدافعت کی آرزو ظاہر فرمائی۔لو ان لی بکم قوۃ اور اٰوی الیٰ رکن شدید۔تو حضورؐ کی طرف سے ایسے مواقع پر مدافعت خود حق تعالیٰ نے فرمائی اور کفار کے طعنوں کی جواب دہی

خود ہی کر کے آپ کی برات بیان فرمائی۔ کفار مکہ نے آپ پر ضلالت و کجراہی کا الزام لگایا تو فرمایا۔ ماضل صاحبکم وما غویٰ۔ کفار نے آپ کو بے عقل اور مجنوں کہا تو فرمایا۔ ما انت بنعمته ربک بمجنون. اور وما صاحبکم بمجنون۔ کفار نے آپ کی پاکیزہ باتوں کو ہوائے نفسانی کی باتیں بتلایا تو فرمایا۔

وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ ۔ کفار نے آپ کی وحی کو شاعری کہا تو فرمایا۔ وما ھو بقول شاعر اور فرمایا وما علمنٰہ الشعر وما ینبغی له۔ کفار نے آپ کی ہدایتوں کو کہانت کہا فرمایا۔ وما ھو بقول کاھن ۔ کفار نے آپ کو مشقت زدہ اور معاذ اللہ شقاوت زدہ کہا تو فرمایا۔ ما انزلنا علیک القرآن لتشقی۔

ترجمہ:۔ اے قوم مجھ میں گمراہی نہیں ہے۔ میں رب العٰلمین کا رسول ہوں۔

اے قوم! مجھ میں سفاہت (کم عقلی) نہیں ہے۔ میں تو رب العٰلمین کا فرستادہ ہوں۔

بلکہ یہ بت شکنی تو ان میں کے بڑے کا کام ہے (یعنی میرا) مگر بلحاظ بڑے بت کا۔

اے کاش! مجھے تمہارے مقابلہ میں زور ہوتا یا جا بیٹھتا کسی مضبوط پناہ میں نہ تمہارا ساتھی گمراہ نہ کج راہ۔

تم اپنے رب کی دی ہوئی نعمتوں سے مجنون نہیں اور تمہارا ساتھی جنونی نہیں ہے۔

اور پیغمبر ہوائے نفس سے کچھ نہیں کہتا۔ وہ تو وحی ہوتی ہے۔ جو اس کی طرف کی جاتی ہے۔

اور وہ قول شاعر کا نہیں اور ہم نے انہیں (حضور کو) شاعری کی تعلیم نہیں دی اور نہ یہ ان کی شان کے مناسب تھا۔

اور وہ قول کاہن کا نہیں ہے۔

ہم نے قرآن تم پر اس لیے نہیں اتارا کہ تم تعب اور محنت میں پڑ جاؤ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تحیت خود اللہ نے کی

(۶۰) اگر حضرت آدم کی تحیت کے لیے فرشتوں کو سجدہ کا حکم دیا گیا تو حضورؐ کی تحیت بصورت درود وسلام خود حق تعالےٰ نے کی جس میں ملائکہ بھی شامل رہے اور قیامت تک

امت کواس کے کرتے رہنے کا حکم دیا اور اسے عبادت بنا دیا۔

ان اللہ وملئکتہ، یصلون علی النبی یایھا الذین آمنو اصلّوا علیہ وسلموا تسلیما (القرآن الحکیم) اور **السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔**

ترجمہ:۔ اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی پر۔ اے ایمان والو! تم بھی درود وسلام اس نبی پاک پر بھیجو۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا شیطان مسلمان ہوگیا

(۶۱) اگر حضرت آدمؑ کا شیطان کافر تھا اور کافر ہی رہا تو حضورؐ کا شیطان آپ کی قوت تاثیر سے کافر سے مسلم ہوگیا۔

کما فی الروایۃ الاتیۃ۔

ترجمہ:۔ جیسا کہ اگلی روایت میں آرہا ہے۔

ازواج مطہرات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی معین بنیں

(۶۲) اگر حضرت آدمؑ کی زوجہ پاک (حواء) ان کی خطا میں معین ہوئیں تو حضورؐ کی ازواج مطہرات آپ کے کارِ نبوت میں معین ہوئیں۔

فضلت علیٰ آدم بخصلتین کان شیطانی کافر افا عاننی اللہ علیہ حتیٰ اسلم وکن ازواجی عونالی. وکان شیطان آدم کافر. وزوجتہ عونا علی خطیئتہٖ (بیہقی عن ابن عمر)

ترجمہ:۔ مجھے دو باتوں میں آدم علیہ السلام پر فضیلت دی گئی ہے میرا شیطان کافر تھا جس کے مقابلہ میں اللہ نے میری مدد فرمائی یہانتک کہ وہ اسلام لے آیا اور میری بیویاں میرے (دین کے) لیے مددگار بنیں (حضرت خدیجہؓ نے احوالِ نبوت میں حضورؐ کو سہارا دیا۔ ورقہ ابن نوفل کے پاس لے گئیں۔ وقتاً فوقتاً آپ کی تسلی تشفی کی۔ حضرت عائشہؓ نصف نبوت کی حامل ہوئیں اور دوسری ازواج مطہرات قرآن کی حافظہ اور حدیث کی راوی ہوئیں) درحالیکہ آدم کا شیطان کافر ہی تھا۔ اور کافر ہی رہا اور ان کی زوجہ ان کی خطیہ میں ان کی معین ہوئیں کہ شجرہ ممنوعہ کھانے کی ترغیب دی جس کو خطاء آدم کہا گیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو روضہ جنت عطاء ہوا

(۶۳) اگر حضرت آدمؑ کو حجرِ جنت (حجرِ اسود) دیا گیا جو بیت المقدس میں لگا دیا گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو روضہ جنت عطاء ہوا جو آپ کی قبر مبارک اور ممبر شریف کے درمیان رکھا گیا۔ ما بین قبری و منبری روضه ریاض الجنة (بخاری و مسلم)

ترجمہ:۔ میری قبر اور ممبر کے درمیان ایک باغ ہے جنت کے باغوں میں سے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ۳۶۰ بت نکلوائے

(۶۴) اگر حضرت نوح علیہ السلام نے مساجد اللہ میں پانچ بت نکلوانے چاہے مگر نہ نکلے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ میں سے تین سو ساٹھ بت نکالے اور وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نکل گئے اور نہ صرف بیت اللہ سے بلکہ اس کے حوالی اور مضافات سے بھی نکال پھینکے گئے۔

وقالو لا تذرن الهتكم ولا تذرن ودًا ولا سواعا ولا يغوث و يعوق ونسرا (القرآن الحكيم)

ان الشيطٰن قديئس ان يعبده المصلون فى جزيرة العرب (مشكوٰة)

يايها الذين آمنوا انما الخمر و الميسر والانصاب والازلام رجس من عَمَلِ الشيطٰن فاجتنبوه. (القرآن الحكيم)

ترجمہ:۔ اور (قوم نوح نے) کہا کہ دیکھو اپنے خداؤں (یعنی پانچ بتوں) وہ سواع یغوث یعوق اور نسر کو نوح کے کہنے سے ہرگز مت چھوڑنا (چنانچہ نہیں چھوڑا تا آنکہ طوفان میں غرق ہو گئے) اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین سو ساٹھ بتوں کی ناپاکی کو ہمیشہ کے لیے نکال پھینکا (جیسا کہ سیر میں مرقوم ہے)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام محمود عطا ہوا

(۶۵) اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مقام ابراہیم دیا گیا جس سے بیت اللہ کی دیواریں اونچی ہوئیں تو حضور کو مقام محمود عطا ہوا۔ جس سے ربُّ البیت کی اونچائی نمایاں ہوئی اور عسٰى ان يبعثك ربك مقاماً محمودا (القرآن الحکیم)۔ اور ساتھ ہی مقام ابراہیم کی تمام برکات سے پوری امت کو مستفید کیا گیا۔ واتخذو امن مقام ابراهيم مصلىٰ۔

ترجمہ:۔قریب ہے کہ اللہ آپ کو (اے نبی کریم) مقام محمود پر بھیجے گا۔جس پر پہنچ کر حضورؐ حق تعالےٰ کی عظیم ترین حمد وثنا کریں گے اور اِس کی رفعت و بلندی بیان فرمائیں گے اور مقام ابراہیم کے بارہ میں قرآن نے فرمایا۔ فیہ آیات بینات مقام ابراھیم (بیت اللہ میں مقام ابراہیم ہے جو جنت سے لایا ہوا ایک پتھر ہے جس پر کھڑے ہوکر حضرت ابراہیمؑ بیت اللہ کی تعمیر کرتے تھے اور جوں جوں تعمیر اونچی ہوتی جاتی وہ پتھر اتنا ہی اونچا ہو جاتا اور جب حضرت کا اترنے کا وقت ہوتا تو پھر اصلی حالت پر آ جاتا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حقائق الٰہیہ دکھلائیں

(٦٦) اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حقائق ارض وسما دکھلائی گئیں۔ وکذلک نری ابراھیم ملکوت السمٰوٰت والارض. تو حضور کو ان آیات کے ساتھ حقائق الٰہیہ دکھلائی گئیں۔لنریهٗ من اٰیتنا۔ (القرآن الحکیم)

ترجمہ:۔اور ایسے ہی دکھلائیں ہم ابراہیمؑ کو آسمان وزمین کی حقیقتیں اور تاکہ ہم دکھلائیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو (شب معراج میں) اپنی خاص نشانیاں قدرت کی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آسمان پر مشاہدات کرائے

(٦٧) اگر حضرت خلیل اللہ کو آیات کونیہ زمین پر دکھلائیں گئیں تو حضورؐ کو آیاتِ الٰہیہ (آیات کبریٰ) کا مشاہدہ آسمانوں میں کرایا گیا۔لقد راٰی من اٰیت ربہ الکبریٰ (القرآن الحکیم)

ترجمہ:۔بلاشبہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو آگ نہ جلاسکی

(٦٨) اگر حضرت ابراہیمؑ پر نار نمرود اثر نہ کرسکی تو حضورؐ کے کئی صحابہ کو آگ نہ جلاسکی جس پر آپؐ نے فرمایا۔

الحمد للہ الذی جعل فی امتنا مثل ابراھیم الخلیل

(ابن رجب عن ابن لہیعہ خصائص کبریٰ ۲/۷۹)

ترجمہ:۔خدا کا شکر ہے کہ اس نے ہماری امت میں ابراہیم خلیل کی مثالیں پیدا فرمائیں عمار بن یاسر کو مشرکین مکہ نے آگ میں پھینک دیا۔حضورؐ ان کے پاس سے گزرے تو ان کے سر پر ہاتھ رکھا اور فرمایا۔ **ینار کونی برداً وسلاماً علیٰ عمار کما کنت علیٰ ابراھیم۔** (عن عمر بن میمون خصائص کبریٰ ۲/۸۰)

اے آگ عمار پر بردوسلام ہو جا جیسے تو ابراہیم پر ہوگئی۔ ذویب ابن کلیب کو اسود عنسی نے آگ میں ڈال دیا۔اور آگ اثر نہ کرسکی تو آپ نے وہ سابقہ جملہ ارشاد فرمایا کہ خدا کا شکر ہے کہ اس نے ہماری امت میں ابراہیم علیہ السلام کی مثالیں پیدا فرمائیں۔ایک خولانی شخص کو (جو قبیلہ خولان کا فرد تھا) اسلام لانے پر اس کی قوم نے اسے آگ میں ڈال دیا تو آگ اسے نہ جلاسکی ابن عساکر عن جعفر ابی وحشیہ) وغیرہ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو محشر میں بلند مقام عطا ہوگا

(۶۹) اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو محشر میں سب سے اول لباس پہنا کر انکی کرامت کا اعلان کیا جائیگا۔تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حق تعالےٰ کی دائیں جانب ایسے بلند مقام پر کھڑا کیا جائیگا کہ اولین وآخرین آپ پر غبطہ کریں گے جبکہ وہاں تک کوئی نہ پہنچ سکے گا۔

اول من یکسی ابراھیم یقول اللہ تعالیٰ اکسوا خلیلی فیوتیٰ بریطتین بیضا وین من رباط الجنہ ثم اکسیٰ علیٰ اثرہ ثم اقوم عن یمین اللہ مقاماً یغبطنی الاولون والاخرون . (رواہ الدارمی عن بن مسعود)

ترجمہ:۔سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو روز محشر لباس پہنایا جائیگا۔فرمائیں گے حق تعالیٰ میرے خلیل کو لباس پہناؤ تو دو سفید براق چادریں جنت سے لائی جاویں گی اور پہنائی جاویں گی۔ پھر ان کے بعد مجھے بھی لباس پہنایا جائیگا۔ پھر میں کھڑا ہونگا۔اللہ کی جانب یمین ایک ایسے مقام پر کہ اولین وآخرین مجھ پر غبطہ کریں گے، یعنی میری کرامت سب پر فائق ہو جائیگی جن میں ابراہیم علیہ السلام بھی شامل ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے پانی جاری ہوا

(۷۰) اگر حضرت اسمٰعیلؑ کے لیے پرِ جبریل سے زمزم کا سوت جاری ہوا جس سے وہ

سیراب ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے پانی کے سوت پھوٹے۔ جس سے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سیراب ہوئے۔

بینما الحسن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ عطش فاشتد ظماہ فطلب لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ماءً فلم یجدہ فاعطاہ لسانہ فمصہ حتی روی . (ابن عساکر عن ابی جعفر)

ترجمہ:۔ اسی اثناء میں کہ حضرت امام حسن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ اچانک انہیں پیاس لگی اور شدید ہوگئی تو حضورؐ نے ان کے لیے پانی طلب فرمایا مگر نہ مل سکا تو آپ نے اپنی زبان ان کے منہ میں دے دی جسے وہ چوسنے لگے۔ اور چوستے رہے یہاں تک کہ سیراب ہوگئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جامع حسن عطاء ہوا

(۷۱) اگر حضرت یوسف علیہ السلام کو شطر حسن یعنی حسن جزئی عطاء ہوا۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حسن کل یعنی حسن جامع عطا کر دیا گیا جس کی حقیقت جمال ہے جو سر چشمہ حسن اور صفت خداوندی ہے۔ **فلما اکبر نہ وقطعن ایدیھن** . جس کی شرح حضرت عائشہؓ نے فرمائی کہ زنانِ مصر نے یوسف کو دیکھا تو ہاتھ قلم کر لیے۔ اگر میرے محبوب کو دیکھ پاتیں تو دلوں کے ٹکڑے کر ڈالتیں جو حضورؐ کے حسن و جمال کی افضلیت اور کلیت کی طرف اشارہ ہے۔ (مشکوٰۃ)

ترجمہ:۔ جب زنانِ مصر نے یوسفؑ کو دیکھا تو اپنے ہاتھ قلم کر ڈالے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ نے سدرۃ المنتہیٰ کے پاس کلام فرمایا

(۷۲) اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے حق تعالےٰ نے کوہ طور اور وادی مقدس میں کلام کیا۔ تو حضورؐ سے ساتویں آسمان پر سدرۃ المنتہیٰ کے نزدیک کلام فرمایا۔ **فاوحیٰ الیٰ عبدہ ما اوحیٰ** ۔ (القرآن الحکیم)

ترجمہ:۔ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس خدا نے اپنے بندے پر وحی کی جو اسے کرنا تھی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انگشتانِ مبارک سے چشمے پھوٹے

(۷۳) اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصاء سے بارہ چشمے جاری ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انگشتان مبارک سے شیریں پانی کے کتنے ہی چشمے پھوٹ پڑے۔ **فرایت الماء ینبغ من بین اصابعه فجعل القوم تیوضا ون فحرزت من توضا ما بین السبعین الی الثمانین** (بخاری و مسلم عن انس)

ترجمہ:۔ میں دیکھتا ہوں کہ پانی آپ کی انگلیوں کے درمیان میں سے جوش مار کر نکل رہا ہے۔ یہاں تک کہ پوری قوم نے اِس سے وضو کر لی تو میں نے جو وضو کرنے والوں کو شمار کیا تو وہ ستر اور اسی کے درمیان تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیدارِ جمال سے مشرف فرمایا

(۷۴) اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کانوں کو لذتِ کلام دی گئی اور اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مقام خلت سے نوازا گیا۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نظروں کو دیدار جمال سے مشرف کیا گیا۔

ان اللہ اصطفیٰ ابراهیم بالخله واصطفیٰ موسیٰ بالکلام واصطفیٰ محمدا بالروية. (بیهقی عن ابن عباس)

ماکذب الفواد مارای (القرآن الحکیم)

ترجمہ:۔ اللہ نے منتخب کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنانے کے لیے اور منتخب کیا موسیٰ علیہ السلام کو کلام کے لیے اور منتخب کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیدار کیلئے۔ قرآن نے فرمایا کہ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے) دل نے جو کچھ دیکھا غلط نہیں دیکھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا سوال دیدار کرایا گیا

(۷۴) اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سوال دیدار پر بھی انہیں **لن ترانی** تم مجھے ہر گز نہیں دیکھ سکتے کا جواب دے دیا گیا تو حضور کو بلا سوال آسمانوں پر بلا کر دیدار کرایا گیا۔

ما کذب الفواد مارای قال ابن عباس راه مرة ببصره و مرة بفواده

(فتح الملهم فی التفسیر سورة النجم)

ترجمہ:۔ دل نے جو کچھ دیکھا غلط نہیں دیکھا اِس کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے حق تعالیٰ کو ایک بار آنکھوں سے اور ایک بار دِل سے دیکھا۔

موسیٰ ز ہوش رفت بیک پرتو صفات　　　تو عین ذات می نگری در تبسمی

صحابہؓ نے دریاءِ دجلہ کو پار کیا

(۵۷) اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اصحاب کو بحرِ قلزم میں راستے بنا کر بمعیت موسوی گزار دیا گیا تو حضورؐ کے صحابہ کو بعد وفاتِ نبوی دریائے دجلہ کے بہتے ہوئے پانی میں سے راہیں بنا کر گھوڑوں سمیت گذارا گیا۔

لما عبر المسلمون یوم مدائن اقتحم الناس دجلة انح

(خصائص کبریٰ ۲/۲۸۳) کامل ابن اثیر عن العلا بن الحضرمی)

ترجمہ:۔ فتح مدائن کے موقعہ پر مسلمانوں نے دریائے دجلہ کو عبور کیا اور اس میں لوگوں نے ہجوم کیا تو صحابہ کی کرامتوں کا ظہور ہوا۔ اِس میں روایت کی بقدرِ ضرورت تفصیل یہ ہے کہ جب بغداد وعراق پر مسلمانوں نے فوج کشی کی تو بغداد کے کنارہ پر اِس ملک کا سب سے بڑا دریا دجلہ ہے جو بیچ میں حائل ہوا۔ حضرات صحابہ کے پاس نہ کشتیاں تھیں اور نہ پیدل چل کر یہ گہرا پانی عبور کیا جا سکتا تھا۔ اِس موقعہ پر بظاہر اسباب ان حضرات کو فکر دامن گیر ہوا تو حضرت علاء بن الحضرمی نے دعا کا مشورہ دیا۔ خود دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور سارے صحابہ نے مل کر دعا کی۔ ختم دعا پر حکم دیا کہ سب مل کر ایک دم گھوڑے دریا میں ڈال دیں تو ان حضرات نے جوش ایمانی میں خدا پر بھروسہ کر کے گھوڑے دریا میں ڈال دیئے۔ گھوڑے ہانپ ہانپ گئے۔ پانی بہت زیادہ تھا تو حق تعالےٰ نے ان کے دم لینے کے لیے مختلف سامان فرمائے۔ بعض صحابہؓ کے گھوڑوں کے لیے جا بجا پانی گہرائیوں میں خشکی نمایاں کر دی گئی۔ بعض کے گھوڑے پانی ہی میں رُک کر اور کھڑے ہو کر دم لینے لگے اور پانی انہیں ڈبو نہ سکا۔ بعض کے گھوڑوں کو پانی کی سطح کے اوپر سے اس طرح گزارا گیا جیسے وہ زمین پر چل رہے ہیں جس پر اہلِ فارس نے ان مقدسین کی نسبت یہ کہا تھا کہ یہ انسان نہیں جنات معلوم ہوتے ہیں۔ خلاصہ یہ کہ صحابہ موسوی (بنی اسرائیل) کو بحرِ قلزم میں بمعیت موسوی راستے بنا کر قلزم سے گزارا گیا تھا تو اِس امت میں اس کی نظیر یہ واقعہ ہے جس میں صحابہ

نبوی کے لیے دجلہ میں راستے بنائے گئے اور ایک انداز کے نہیں۔ بلکہ مختلف اندازوں سے۔ اور صحابہ بھی شکر نعمت کے طور پر اس کو واقعہ موسوی کی نظیر ہی کے طور پر دیکھتے تھے۔ پس جو معاملہ بنی اسرائیل کے ساتھ نبی کی موجودگی میں کیا تو وہ معجزہ تھا اور یہاں وہی معاملہ بلکہ اس سے بھی بڑھ چڑھ کر نبی خاتم کے صحابہؓ کے ساتھ نبی کی وفات کے بعد کیا گیا جس سے ان کی کرامت نمایاں ہوئی اور امت محمدیہ کی فضیلت امت موسوی پر اس واقعہ خاص میں بھی نمایاں رہی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو زمین بھر کے خزانے عطاء ہوئے

(۷۶) اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ارضِ مقدس (فلسطین) دی گئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مفاتیح ارض (زمین کی کنجیاں) عنایت کی گئیں۔

او تیت مفاتیح خزائن الارض۔

ترجمہ:۔ مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں سپرد کر دی گئیں۔

معجزۂ نبوی کا کوئی مقابلہ نہ کر سکا

(۷۷) اگر عصاء موسوی کے معجزے کے مقابلہ میں ساحرانِ فرعون نے بھی اپنی اپنی لاٹھیوں کو سانپ بنا کر دکھلایا یا صورۃً معجزے کی نظیر لے آئے گو حقیقتاً وہ تخیل اور نقشبندی خیال تھی۔

فالقو احبالھم وعصیھم یخیل الیہ من سحرھم انھا تسعی.

ترجمہ:۔ ساحرانِ فرعون نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں ڈالیں اور دیکھنے والوں کے خیال میں یوں گزرنے لگا کہ وہ سانپ بن کر دوڑ رہی ہیں۔) تو معجزۂ نبوی قرآن حکیم کے مقابلہ میں اللہ کے بار بار چیلنجوں کے باوجود آج تک جن وانس ساحر وغیر ساحر، کاہن وغیر کاہن، اور شاعر وغیر شاعر مل کر بھی اس کی کوئی نظیر ظاہری صورت کی بھی نہ لا سکے۔

قل لئن اجتمعت الانس و الجن علیٰ ان یاتوا بمثل ھذا القرآن لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا۔ (القرآن الحکیم)

ترجمہ:۔ کہہ دیجئے اے پیغمبر کہ اگر جن وانس اس پر جمع ہو جائیں کہ وہ اس قرآن کا مثل لے آئیں گے تو وہ نہیں لا سکیں گے اگر چہ سب مل کر ایک دوسرے کی مدد پر بھی کھڑے ہو جائیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے سورج واپس ہوا

(۷۸) اگر حضرت یوشع ابن نون (حضرت موسیٰ) کے لیے آفتاب کی حرکت روک دی گئی کہ وہ کچھ دیر غروب ہونے سے رکا رہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ صاحب نبوی کے لیے غروب شدہ آفتاب کو لوٹا کر دن کو واپس کر دیا گیا۔

نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و راسہٗ فی حجر علی ولم یکن صلی العصر حتیٰ غربت الشمس فلما قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعالہٗ ردت علیہ الشمس حتیٰ صلیٰ ثم غابت ثانیہ.

(ابن مردویہ عن ابی ہریرہ و ابن مندہ و ابن شاہین والطبرانی عن اسماء بنت عمیس)

ترجمہ:۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے اور آپ کا سر مبارک حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی گود میں تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز عصر نہیں پڑھی تھی۔ یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا۔ اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نیند کے خیال سے نماز کے لیے نہ اٹھ سکے) جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جاگے اور یہ صورت حال ملاحظہ فرمائی) تو حضرت علی کے لیے دعا فرمائی۔ جس سے آفتاب لوٹا دیا گیا (دن نمایاں ہوا۔ یہاں تک کہ حضرت علی نے نماز پڑھی اور سورج دوبارہ غروب ہوا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اشارہ سے چاند دو ٹکڑے ہو گیا

(۷۹) اگر حضرت یوشع ابن لوق کے لیے سورج روک کر اس کی روانی اور حرکت کے دو ٹکڑے کر دیئے گئے تو حضورؐ کے اشارہ سے چاند کے دو ٹکڑے کر ڈالے گئے۔ **اقتربت الساعۃ وانشق القمر** (القرآن الحکیم)

ترجمہ:۔ قیامت قریب آ گئی اور چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بریت خود خدا نے کی

(۸۰) اگر حضرت داؤد علیہ السلام کو حق تعالےٰ نے ہوائے نفس کی پیروی سے روکا کہ **لا تتبع الھویٰ فیضلک عن سبیل اللہ.**

ترجمہ:۔(اے داؤد) ہوائے نفس کی پیروی مت کرنا کہ وہ تمہیں راہِ حق سے بھٹکا دے گی۔
توحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اِس ہوائے نفس کی پیروی کی نفی فرمائی اور خودہی بریت ظاہر کی۔

وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ (القرآن الحکیم)

ترجمہ:۔(محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ہوائے نفس سے نہیں بولتے۔وہ وحی ہوتی ہے جوان کی طرف کی جاتی ہے۔

محمدی انگوٹھی کی تاثیر

(۸۱)اگرانگشتری سلیمانی میں جنات کی تاثیر تھی کہ وہ کسی وقت گم ہوئی تو جنات پر قبضہ نہ رہا تو انگشتری محمدی میں تسخیر قلوب وارواح کی تاثیر تھی کہ جس دن وہ عہدِ عثمانی میں گم ہوئی۔اسی دن سے قلوب وارواح کی وحدت میں فرق آ گیا اور فتنہ اختلاف شروع ہو گیا۔

بئراریس؟ وما بئراریس؟ سوف تعلمون۔

ترجمہ:۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ( ) انتقال کے بعد جبکہ ان کا جنازہ رکھا ہوا تھا تو اچانک ان کے ہونٹوں میں حرکت ہوئی یہ کلمات نکلے۔اریس کا کنواں؟ کیا ہے وہ اریس کا کنواں؟ تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا۔صحابہ حیران تھے کہ ان جملوں کا کیا مطلب ہے؟ کسی کی کچھ سمجھ میں نہ آیا۔دورِ عثمانی میں ایک دن حضرت ذی النورین رضی اللہ عنہ اریس کے کنویں پر بیٹھے ہوئے تھے۔انگلی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طشتری تھی جسے آپ طبعی حرکت کے ساتھ ہلا رہے تھے کہ اچانک انگشتری طشتری میں سے نکل کر کنویں میں جا پڑی۔قلوب عثمانی اور تمام صحابہ کے قلوب میں اضطراب و بے چینی پیدا ہوئی کنویں میں آدمی اترے۔سارے کنویں کو کنگھال ڈالا۔مگر انگشتری نہ ملنا تھی نہ ملی۔آخر صبر کر کے سب بیٹھ رہے۔اسی دن فتنوں کا آغاز ہو گیا اور بندھے ہوئے قلوب میں انتشار کی کیفیات آنے لگیں جو بعد کے فتنہ تحزب واختلاف کا پیش خیمہ ثابت ہوئیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی پوری ہو گئی کہ اذا وضع السیف فی امتی لم یرفع عنھا الیٰ یوم القیٰمۃ (میری امت میں جب تلوار نکل آئے گی) پھر وہ قیامت تک میان میں نہ جائے گی) چنانچہ اس فتنہ کے سلسلہ میں سب سے پہلا مظلمہ اور ہولناک ظلم حضرت ذی النورین

رضی اللہ عنہ کی شہادت کی صورت میں نمایاں ہوا۔اب سب کی سمجھ میں آیا کہ بیر اریس کا کیا مطلب تھا۔ یہ درحقیقت اشارہ تھا کہ قلوب کی وحدت انگشتری محمدی کی برکت سے قائم تھی۔ اس کا بیر اریس میں گم ہونا تھا کہ قلوب کی وحدت اور امت کی یگانگت پارہ پارہ ہوگئی۔ جو آج تک واپس نہیں ہوئی۔ پس جنات کا مسخر ہو جانا آسان ہے۔ جو آج تک بھی ہوتا رہتا ہے۔لیکن انسانوں کے دلوں کی تالیف مشکل ہے جو گم ہوکر آج تک نہیں مل سکی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جانوروں کی بولی کا علم عطاء ہوا

(٨٢) اگر حضرت سلیمان علیہ السلام کو منطق الطیر کا علم دیا گیا جس سے وہ پرندوں کی بولیاں سمجھتے تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عام جانوروں کی بولیاں سمجھنے کا علم دیا گیا۔ جس سے آپ ان کی فریادیں سنتے اور فیصلے فرماتے تھے۔ اونٹ کی فریاد سنی اور فیصلہ فرمایا (بیہقی عن حماد بن مسلمہ) بکری کی فریاد سنی اور اسے تسلی دی (مصنف عبدالرزاق) ہرنی کی فریاد سنی اور حکم فرمایا (طبرانی عن ام سلمہ) چڑیا کی بات سنی اور معالجہ فرمایا (بیہقی وابونعیم عن ابن مسعود) سیاہ گدھے سے آپ نے کلام فرمایا اور اسکا مقصد سنا (ابن عساکر عن ابن منظور)

ترجمہ:۔ ان روایات کے تفصیلی واقعات یہ ہیں ایک اونٹ آیا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر گر پڑا اور رونے لگا اور کچھ بلبلاتا رہا تو آپ نے اس کے مالک کو بلا کر فرمایا کہ یہ شکایت کر رہا ہے کہ تو اسے ستاتا ہے۔ اور اس پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ لادتا ہے۔ خدا سے ڈر۔ اس نے اقرار کیا اور توبہ کی۔ ایک بکری کو قصاب ذبح کرنا چاہتا تھا۔ جو جائز ذبیحہ تھا۔ وہ اِس سے چھوٹ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھاگ آئی اور پیچھے پیچھے ہولی۔ آپؐ نے فرمایا کہ اے بکری! صبر کر حکم خداوندی پر۔ اور اے قصاب اسے نرمی سے ذبح کر۔ آپؐ جنگل میں تھے کہ اچانک یا رسول اللہؐ کی آواز آپؐ نے سنی۔ آپؐ نے دیکھا کوئی نظر نہ آیا ایک جانب دیکھا تو ایک ہرنی بندھی ہوئی دیکھی۔ جس نے کہا۔ یا رسول اللہؐ ذرا میرے قریب آئیے۔ آپؐ نے فرمایا۔ کیا بات ہے؟ اس نے کہا میرے دو بچے اس پہاڑی میں ہیں۔ ذرا مجھے کھول دیجئے کہ میں انہیں دودھ پلا دوں۔ اور میں ابھی لوٹ آؤں گی فرمایا تو ایسا کرے گی کہ لوٹ آئے؟ کہا اگر ایسا نہ کروں تو خدا مجھے عذاب

دے۔ آپؐ نے کھول دیا اور وہ حسبِ وعدہ دودھ پلا کر لوٹ آئی اور آپؐ نے اسے وہیں باندھ دیا۔ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ایک درخت پر چڑیا کے دو بچے گھونسلے میں دیکھے۔ ہم نے انہیں پکڑ لیا۔ تو ان کی ماں حضورؐ کے پاس آئی اور سامنے آ کر فریادی کی سی صورت اختیار کرتی تھی۔ آپؐ نے فرمایا کہ اس کے بچوں کو پکڑ کر کس نے اسے درد میں مبتلا کیا ہے؟ عرض کیا گیا ہم نے فرمایا جہاں سے یہ بچے پکڑے تھے وہیں چھوڑ آؤ۔ تو ہم نے چھوڑ دیئے۔

بھیڑیئے نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی گواہی دی

(۸۳) اگر حضرت سلیمان علیہ السلام بعض حیوانات کی بولیاں سمجھ جاتے تھے تو حضورؐ کی برکت سے جانور انسانی زبان میں کلام کرتے تھے۔ جسے ہر انسان سمجھتا تھا۔ بھیڑیئے نے آپ کی رسالت کی شہادت عربی زبان میں دی۔ (بیہقی عن ابن عمر)۔ گوہ نے فصیح عربی میں نبوت کی شہادت دی۔ (طبرانی و بیہقی عن)

ترجمہ:۔ بھیڑیئے نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی شہادت دی اور لوگوں کو اسلام لانیکی دعوت بھی دی۔ لوگ حیران تھے کہ بھیڑیا آدمیوں کی طرح بول رہا ہے۔ نیز ایک بھیڑیا بطور وفد کے خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور اپنے رزق کے بارے میں کہا۔ آپؐ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ یا تو ان بھڑیوں کے لیے اپنی بکریوں میں سے خود کوئی حصہ مقرر کر دو یا انہیں ان کے حال پر رہنے دو۔ صحابہؓ نے بات حضورؐ پر چھوڑ دی۔ آپؐ نے رئیس الوفد بھیڑیئے کو کچھ اشارہ فرمایا اور وہ سمجھ کر دوڑتا ہوا چلا گیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حیوانوں کو بات سمجھا دی

(۸۴) اگر حضرت سلیمانؑ پرندوں کی بات سمجھ لیتے تھے تو حضورؐ اپنی بات حیوانات کو سمجھا دیتے تھے۔ بھیڑیئے کو آپؐ نے بات سمجھا دی اور وہ راضی ہو کر چلا گیا۔ (طبرانی عن عمر)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہانوں کا اقتدار عطاء ہوا

(۸۵) اگر حضرت سلیمانؑ نے پرندوں کی بات سمجھ لیتے تھے تو حضورؐ کو پوری زمین کی

کنجیاں سپرد کر دی گئیں جس سے مشارق و مغارب پر آپ کا اقتدار نمایاں ہوا۔ اعطیت مفاتیح الارض (مسند احمد بن علی)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بغیر مانگے ملک عطاء ہوا

(۸۶) اگر حضرت سلیمانؑ نے ملک یہ کہہ کر مانگا کہ وہ میری ساتھ مخصوص رہے میرے بعد کسی کو نہ ملے۔ چنانچہ ان کی امت اور رعیت میں سے کسی کو نہیں ملا۔ رب ھب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی۔ تو حضورؐ کو مشارق و مغارب کا ملک بے مانگے بلکہ انکار کے باوجود دیا گیا جسے آپؐ نے اپنی امت کا ملک فرمایا جو آپ کے بعد امت کے ہاتھوں ترقی کرتا رہا۔ اور دنیا کے آخری دور میں امت ہی کے ہاتھوں پوری دنیا پر چھائے گا۔

ان اللہ روی فی الارض مشارقھا و مغاربھا و سیبلغ ملک امتی مازوی لی منھا . (بخاری)

ترجمہ:۔ اللہ نے زمین کا مشرق و مغرب مجھے دکھلایا اور میری امت کا ملک وہیں تک پہنچ کر رہے گا جہاں تک میری نگاہیں پہنچی ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے براق مسخر ہوا

(۸۷) اگر حضرت سلیمان علیہ السلام کے لیے ہوا مسخر ہوئی کہ اپنے قلمرو میں جہاں چاہیں اڑ کر پہنچ جائیں تو حضورؐ کے لیے براق مسخر ہوا کہ زمینوں سے آسمانوں اور آسمانوں سے جنتوں اور جنتوں سے مستوی تک پل بھر میں پہنچ جائیں۔

ترجمہ:۔ جیسا کہ معراج کی مشہور حدیث میں اس کی تفصیلات موجود ہیں جن میں براق کی ہیئت اور قد و قامت تک کی بھی تفصیلات فرمادی گئی ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وزیر آسمان میں بھی تھے

(۸۸) اگر سلاطین انبیاء کے وزراء زمین تک محدود تھے جو ان کے ملک کے بھی زمین تک محدود ہونے کی علامت ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دو وزیر زمین کے تھے ابوبکرؓ و عمرؓ اور دو وزیر آسمانوں کے تھے جبرئیل و میکائیل جو آپ کے ملک کے زمین و آسمان دونوں تک پھیلے ہوئے ہونے کی علامت ہے۔ ولی وزیر ای فی الارض وزیرای فی السماء اما وزیر ی فی

الارض فابوبکر و عمر. واما وزیر ای فی السماء فجبریل ومیکائیل۔ (الریاض النضرۃ)

ترجمہ:۔ میرے دو وزیر زمین میں ہیں اور دو آسمان میں زمین کے وزیر ابوبکرؓ وعمرؓ ہیں اور آسمان کے وزیر جبرئیل ومیکائیل ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو احیائے قلوب عطاء ہوا

(۸۹) اگر حضرت مسیح علیہ السلام کو احیاء موتی کا معجزہ دیا گیا۔ جس سے مردے زندہ ہو جاتے تھے تو آپ کو احیاء موتی کے ساتھ احیاء قلوب وارواح کا معجزہ بھی دیا گیا جس سے مردہ دل جی اٹھے اور صدیوں کی جاہل قومیں عالم وعارف بن گئیں۔

ولن یقبضه الله حتی یقیم به الملة العوجاء بان یقولوا لا اله الا الله ویفتح به اعیننا عمیاء واذا ناصماً وقلوبا غلفا (بخاری عن عمرو ابن العاص)

ترجمہ:۔ عمر بن عاص فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان تورات میں یہ فرمائی گئی ہے کہ حق تعالیٰ آپ کو اس وقت تک دنیا سے نہیں اٹھائے گا جب تک کہ آپ کے ذریعہ سے ٹیڑھی قوم (عرب) کو سیدھا نہ کر دے کہ وہ توحید پر نہ آ جائیں اور کھولے گا آپ کے ذریعہ ان کی اندھی آنکھیں اور بہرے کان اور اندھے دل۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے کھجور کے تنہ کو جان ملی

(۹۰) اگر حضرت روح اللہ کے ہاتھ پر قابلِ حیات پیکروں مثلاً پرندوں کی ہیئت نما انسانوں کی مردہ نعش میں جان ڈالی گئی تو حضورؐ کے ہاتھ پر نا قابلِ حیات کھجور کے سوکھے تنہ میں حیات آفرینی کی گئی۔ فصاحت النخله صیاح الصبی۔ (بخاری عن جابر) نیز آپ کے اعجاز سے دروازہ کے کواڑوں نے تسبیح پڑھی اور دست مبارک میں کنکریوں کی تسبیح کی آوازیں سنائی دیں۔ (خصائص کبریٰ)

ترجمہ:۔ جابر سے روایت ہے کہ کھجور کا ایک سوکھا تنا جس پر ٹیک لگا کر حضورؐ خطبہ ارشاد فرماتے تھے جب ممبر بن گیا اور آپؐ اِس پر خطبہ دینے کے لیے چڑھے تو وہ سوکھا ستون اس

طرح رونے چلانے لگا اور سکنے لگا جیسے بچے سکتے ہیں تو آپ نے شفقت و پیار سے اس پر ہاتھ رکھا تب وہ چپ ہوا۔ (خصائص ۲/۷۵)

کھجور کے تنہ میں انسانوں کی سی حیات آئی

(۹۱) اگر مسیح کے ہاتھ پر زندہ ہونے والے پرندوں میں پرندوں ہی کی سی حیات آئی اور وہ پرندوں ہی کی سی حرکات کرنے لگے تو آپؐ کے ہاتھ پر جی اٹھنے والے کھجور کے سوکھے تنے میں انسانوں بلکہ کامل انسانوں کی سی حیات آئی کہ وہ عازمانہ گریہ وبکا اور عشق الٰہی میں فنائیت کی باتیں کرتا ہوا اٹھا۔ وہاں حیوان کو حیوان ہی نمایاں کیا گیا اور یہاں سوکھی لکڑی کو کامل انسان بنا دیا گیا۔ (**كما فى الحديث السابق**)

ترجمہ:۔ جیسا کہ حدیث بالا میں گزرا۔

استن حنانہ از ہجر رسولؐ   نالہ ہامی زدچو ارباب عقول

امت محمدیہ کے لوگ کھانے پینے سے مستغنی ہوں گے

(۹۲) اگر حضرت مسیح علیہ السلام کو آسمانوں میں رکھ کر کھانے پینے سے مستغنی بنایا گیا تو حضرت خاتم الانبیاء کی امت کے لوگوں کو زمین پر رہتے ہوئے کھانے پینے سے مستغنی کر دیا گیا۔ یاجوج ماجوج کے خروج اور ان کے پوری زمین پر قابض ہو جانے کے وقت مسلمین ایک محدود طبقہ زمین میں پناہ گزیں ہوں تو ان کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا۔

قالوا فما طعام المومنين يومئذٍ؟ قال التسبيح و التكبير و التهليل
(مسند احمد عن عائشه)

وفى روايت اسماء بنت عميس نحووفيه يجزئهم ما يجزى اهل السماء من التسبيح و التقديس (خصائص كبرىٰ ۲/۲۱۵)

ترجمہ:۔ لوگوں نے عرض کیا کہ آج کے دن یعنی یاجوج ماجوج کے قبضہ عمومی کے زمانہ میں) مسلمانوں کے کھانے پینے کی صورت کیا ہوگی؟ فرمایا۔ تسبیح و تکبیر اور تہلیل یعنی ذکر اللہ ہی غذا ہو جائے گا۔ جس سے زندگی برقرار رہے گی اور اسماء بنت عمیس کی روایت میں ہے کہ مسلمانوں کے لیے کھانے پینے کی حد تک وہی چیز کفایت کرے گی جو آسمان والوں

(ملائکہ) کو کفایت کرتی ہے۔ یعنی تسبیح و تقدیس۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے محافظ خود اللہ تھے

(۹۳) اگر حضرت مسیح علیہ السلام کی حفاظت کے لئے روح القدس (جبریل) مقرر تھے تو حضور کی حفاظت خود حق تعالیٰ فرماتے تھے۔ **واللہ یعصمک من الناس** (القرآن الحکیم)

ہو کیوں جبریل دربانِ محمدؐ خدا خود ہے نگہبانِ محمدؐ

(حضرت شیخ الہندؒ)

ترجمہ:۔ اور اللہ بچاؤ فرمائے گا تمہارا (اے محمدؐ) لوگوں (کے شر) سے۔

امت محمدیہ مجتہد بنائی گئی

(۹۴) اگر اور انبیاء کی امتیں پابند رسول و جزئیات اور بندھی جُری رسموں کے اتباع میں مقلد جامد بنائی گئیں کہ نہ ان کے یہاں ہمہ گیر اصول تھے کہ ان سے ہنگامی احکام کا استخراج کریں اور نہ انہیں تفقہ کے ساتھ ہمہ گیر دین دیا گیا تھا کہ قیامت تک دنیا کا شرعی نظام اس سے قائم ہو جائے تو امت محمدی مفکر، فقیہ اور مجتہد امت بنائی گئی تا کہ اصول وکلیات سے حسب حوادث و واقعات احکام کا استخراج کر کے قیامت تک کا نظم اسی شریعت سے قائم کرے جس سے اس کے فتاویٰ اور کتب فتاویٰ کی تعداد ہزاروں اور لاکھوں تک پہنچی۔

وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس مانزل الیھم ولعلھم یتفکرون

(القرآن الحکیم)

فلولا نفر من کل فرقة منھم طائفة لیتفقھو فی الدین.

ترجمہ:۔ اور ہم نے آپ کی طرف اے پیغمبر ذکر (قرآن) اتارا تا کہ آپ کھول کھول کر لوگوں کے لیے وہ چیزیں بیان کر دیں جو ان کی طرف اتاری گئیں اور تا کہ لوگ بھی (ان بین المراد امور میں) تفکر اور تدبر کریں اور فرمایا کیوں ایسا نہیں ہوتا) (یعنی ضرور ہونا چاہیے) کہ ہر جماعت اور ہر طبقہ میں سے کچھ کچھ لوگ نکلیں اور دین میں تفقہ اور سمجھ پیدا کریں۔

امت محمدیہ کے راسخین فی العلم مفروض الاطاعۃ ہیں

(۹۵) اسی لیے اگر انبیاء سابقین مفروض الطاعۃ تھے تو اللہ و رسول کے بعد اِس امت

کے راسخین فی العلم علماء ہی مفروض الاطاعۃ بنائے گئے۔ یایھا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعو الرسول و اولی الامر منکم (القرآن الحکیم)

امت محمدیہ کے علماء کو انبیاء بنی اسرائیل کا لقب ملا

(۹۶) اگر علماء بنی اسرائیل کو احبار و رہبان کا لقب دیا گیا ہوائے۔ اتخذ وا احبارھم ورھبانھم ارباباً من دون اللہ تو اس امت کے راسخین فی العلم کو کانبیا بنی اسرائیل کا لقب دیا گیا۔ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل (ترجمہ:۔ میری امت کے علماء مثل بنی اسرائیل کے ہیں (نورانیت اور آثار کی نوعیت میں) یہ حدیث گو ضعیف ہے مگر فضائل اعمال میں قبول کی گئی ہے۔ چنانچہ امام رازیؒ نے اس سے دو جگہ استشہاد کیا ہے۔) اور انہیں انبیاء کی طرح دعوتِ عام اور تبلیغ عمومی کی طرح دعوتِ عام اور تبلیغ عمومی کا منصب دیا گیا۔ اسی لیے ایک حدیث میں علماء امت کے انوار کو انوارِ انبیاء سے تشبیہ دی گئی۔ ونورھم یوم القیٰمۃ مثل نور الانبیاء۔ (بیہقی عن وہب ابن منبہ) نیز امت کے کتنے ہی اعمال کو اعمال انبیاء سے تشبیہ دی گئی کہ وہ اعمال یا انبیاء کو دیئے گئے یا اس امت کو عطاء ہوئے دوسرے امتوں کو نہیں ملے۔ یعنی خصوصیات انبیاء سے صرف یہ امت سرفراز ہوئی۔

> وامتہ امۃ مرحومہ اعطیتھم من النوافل مثل اعطیت الانبیاء وافترضت علیھم الفرائض التی افترضت علی الانبیاء. والرسول حتی یاتونی یوم القیٰمۃ ونورھم مثل نور الانبیاء وذٰلک انی افترضت علیھم ان یتطھروا فی کل صلوۃ کما افترضت علی الانبیاء و امرتھم بالغسل من الجنابۃ کما امرت الانبیاء وامرتھم بالحج کما امرت الانبیاء وامرتھم بالجھاد کما امرت الرسل. (بیھقی عن وھب ابن منبہ)

ترجمہ:۔ یہ امت امت مرحومہ ہے میں نے اسے نوافل دیں جیسے انبیاء کو دیں ان کے فرائض وہ رکھے جو انبیاء و رسل کے رکھے حتیٰ کہ جب وہ قیامت کے دن آئیں گے تو ان کی نورانیت انبیاء کی نورانیت جیسی ہوگی (جیسے اعضاء وضو چمکتے ہوئے ہونگے) کیونکہ میں نے ان پر پاکیزگی ہر نماز کے لیے وہی فرض کی ہے جو انبیاء پر فرض ہے چنانچہ ارشاد نبوی ہے کہ (ھذا وضوئی و وضوء الانبیا من قبل جس سے تین تین بار اعضاء وضو کا دھونا امت کے لیے

سنت قرار دیا گیا جو اصل میں انبیاء کا وضو ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ انبیاء کے اعضاء وضو بھی اس طرح چمکتے ہوں گے مگر یہ وضو اور امتوں کو نہیں دیا گیا۔ بجز امتِ مرحومہ کے تو اسی کا نور مشابہ ہو گیا انبیاء کے نور کے)اور میں نے امت کو امر کیا ہے غسلِ جنابت کا جیسا کہ انبیاء کو دیا تھا اور امت کو امر کیا حج کا جیسا کہ انبیاء کو کیا تھا۔ چنانچہ کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے حج نہ کیا ہو اور امر کیا امت کو جہاد کا جیسا کہ رسولوں کو امر کیا۔ حدیث **علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل** کا بعض علماء نے انکار کیا ہے۔ لیکن اس انکار کا مطلب زیادہ سے زیادہ ان الفاظ کا انکار ہو سکتا ہے۔ لیکن حدیث کے معنی یعنی علماء امت بعد امت کی تشبیہ انبیاء سے بلحاظ مضمون ثابت شدہ ہے۔ اس لیے حدیث اگر لفظاً ثابت نہ ہو تو بھی معناً ثابت ہے۔ اسی لیے علماء نے جگہ جگہ اس حدیث سے اِستدلال کیا ہے جیسے امام رازیؒ نے آیت کریمہ **یایھا الناس قد جاء تکم موعظة من ربکم** کے تحت میں مراتب بیان کرتے ہوئے اِس حدیث سے استدلال کیا ہے۔ پھر ایسے ہی آیت کریمہ **قالت لھم رسلھم ان نحن الابشر مثلکم** کے نیچے مراتب وکمال ونقصان بیان کرتے ہوئے اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔

امت محمدیہ کی توبہ دل سے ہے

(۹۷) اگر امم سابقہ (جیسے یہود) میں توبہ قتل سے ہوتی تھی۔ **یقوم انکم ظلمتم انفسکم باتخاذکم العجل فتوبوا الیٰ بارئکم فاقتلوا انفسکم**۔ (القرآن الحکیم)

تو اس امت کی توبہ قلبی ندامت رکھی گئی۔ **الندم توبة**.

ترجمہ:۔ اے قوم بنی اسرائیل! تم نے گئوسالہ کو اپنا معبود بنا کر اپنے اوپر ظلم کیا ہے تو اپنے پیدا کرنے والے کے آگے توبہ کر۔

ترجمہ:۔ ندامت ہی توبہ ہے جب بندہ دل میں پشیمان ہو گیا اور آئندہ اس بدی سے باز رہنے کا عزم باندھ لیا تو توبہ ہو گئی نہ قتل نفس کی ضرورت رہی نہ ترک مال کی۔

امت محمدیہ کو دونوں قبلے عطاء ہوئے

(۹۸) اگر امت موسیٰ وعیسیٰ کا صرف ایک قبلہ (بیت المقدس) تھا۔ اور اگر اہل عرب کا صرف ایک قصبہ (کعبہ معظّمہ) تھا تو امت محمدیہ کو یکے بعد دیگرے یہ دونوں قبلے عطاء کئے

گئے جس سے یہ امت جامع امم ثابت ہوئی۔

قد نریٰ تقلب وجھک فی السماء فلنولینک قبلۃ ترضٰھا. (القرآن الحکیم)

امت محمدیہ کا کفارہ استغفار سے ہوتا ہے

(۹۹) اگر اور امتوں کی سیئات کا کفارہ دنیا یا آخرت کی رسوائی بغیر نہ ہوتا تھا کہ وہ سیئہ در و دیوار پر مع صورت کفارہ لکھ دی جاتی تھی تو اِس امت کے معاصی کا کفارہ توبہ استغفار اور ستاری و مسامحت کے ساتھ نمازوں سے ہو جاتا ہے۔ ارشاد نبوی ہے۔

کانت بنو اسرائیل اذا اصاب احدھم الخطیئۃ وجدھا مکتوبا علی بابہ و کفارتھا فان کفرھا کانت لہ خزی فی الدنیا وان یکفرھا کانت لہ خزی فی الاخرۃ و قد اعطاکم اللہ خیرا من ذالک قال تعالیٰ ومن یعمل سوءً او یظلم نفسہ ثم یستغفر اللہ یجد اللہ غفورا رحیما و الصلوات الخمس والجمعۃ الی الجمعۃ کفارات لما بینھن . (ابن جریر عن ابی العالیہ)

ترجمہ:۔ بنی اسرائیل جب گناہ کرتے تو ان کے دروازوں پر وہ گناہ اور اس کا کفارہ لکھ کر انہیں رسوا کر دیا جاتا تھا اگر کفارہ ادا کرتے تو دنیا کی اور نہ کرتے تو آخرت کی رسوائی ہوتی لیکن تمہیں اے امت محمدیہ اس سے بہتر صورت دی گئی اللہ نے فرمایا کہ جو کوئی بری حرکت کرے اور اپنے نفس پر ظلم کرے اور پھر اللہ سے مغفرت چاہے تو اللہ کو غفور رحیم پائے گا (عام رسوائی اور فضیحتی نہ ہوگی) اور پھر پانچ نمازیں اور جمعہ دوسرے جمعہ تک درمیانی گناہوں کا کفارہ ہوں گے۔

امتِ محمدیہ کے کمال اِطاعت کا ثبوت دیا

(۱۰۰) اگر امت موسیٰ نے دعوتِ جہاد کے جواب میں اپنے پیغمبر کو یہ کہہ کر صاف جواب دے دیا کہ اے موسیٰ تو اور تیرا پروردگار لڑ لو۔ ہم تو یہیں بیٹھے ہوئے ہیں تو امت محمدیؐ نے کمال اطاعت کا ثبوت پیش کرتے ہوئے نہ صرف ارض حجاز بلکہ شرق و غرب میں دینِ محمدیؐ کے علم کو سربلند کیا اور **اعظم درجۃ عند اللہ** کا بلند مرتبہ حاصل کیا۔

امتِ محمدیہ اورانبیاء کی شہادت دے گی

(۱۰۱) اگراورانبیاء کی امتیں محشر میں اپنی شہادت میں اپنے انبیاء کوپیش کریں گی توانبیاء اپنی شہادت میں اس امت کواور یہ امت اپنی شہادت میں حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کوپیش کرے گی۔

یجاء بنوح یوم القیٰمة فیقال له هل بلغت؟ فیقول نعم یارب فتسال امته هل بلغکم؟ فیقولون ما جاء نا من نذیر فیقول من شهودک؟ فیقول محمدٌ وامته فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم فیجاء بکم فتشهدون انه قد بلغ ثم قرا رسول الله صلی الله علیه وسلم وکذالک جعلنٰکم امة وسطا لتکونوا شهداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شهیدا. (بخاری عن ابی سعید)

ترجمہ:۔قیامت کے دن نوحؑ لائے جائیں گے اور پوچھا جائے گا کہ تم نے اپنی امت کو تبلیغ کی؟ کہیں گے کی ہے اے میرے رب تو ان کی امت سے پوچھا جائیگا کہ کیا نوحؑ نے تمہیں تبلیغ کی؟ وہ کہیں گے ہمارے پاس تو کوئی ڈرانے والا آیا نہیں۔نوحؑ سے پوچھا جائے گا کہ تمہارا گواہ کون ہے؟ عرض کریں گے محمدؐ اوران کی امت۔تو حضورؐ نے فرمایا کہ اس وقت تم (اے امت والو) بلائے جاؤ گے اور تم گواہی دو گے کہ نوحؑ نے تبلیغ کی۔پھر حضورؐ نے یہ آیت پڑھی اور ہم نے تمہیں اے امت محمدیہؐ! درمیانی اور معتدل امت بنایا ہے تا کہ تم اقوام عالم پر گواہ بنو اور رسول کریم تم پر گواہ ہوں۔

امت محمدی اول بھی ہے آخر بھی

(۱۰۲) اگراورانبیاء کی امتیں نہ اول ہوں نہ آخر بلکہ بیچ میں محدود ہوگی تو امت اول بھی ہوگی اور آخر بھی۔**جعل امتی هم الاخرون وهم الاولون.** (ابونعیم عن انس)

آخر میں دنیا میں اوراول قیامت میں حساب وکتاب میں بھی اول اورداخلہ جنت میں بھی اول۔

نحن الآخرون من اهل الدنیا والاولون یوم القیٰمة المقضی لهم قبل الخلائق. (ابن ماجه ابن هریرة وحذیفه)

ترجمہ:۔میری ہی امت آخر بھی رکھی ہے اوراول بھی۔دوسری حدیث ہے ہم آخر ہیں دنیا میں اوراول ہیں آخرت میں کہ سب خلائق سے پہلے ہمارا فیصلہ سنایا جاوے گا۔

امت محمدی کو اولین و آخرین پر فضیلت دی گئی

(۱۰۳) اگر موسوی امت کو اپنے دور کے جہانوں پر فضیلت دی گئی وانی فضلتکم علی العلمین تو امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو علی الاطلاق اولین و آخرین پر فضیلت دے کر افضل الامم فرمایا گیا۔

کنتم خیر امة اخرجت للناس. (القرآن الحکیم)

و حدیث جعلت امتی خیر الامم. (مسند بزار عن ابو ہریرة)

وحدیث وفی الزبور یا دائود انیٰ فضلت محمدا و امته علی الامم کلهم. (خصائص کبریٰ ۱/۱۴)

یا رب تو کریمی و رسولؐ تو کریم   صد شکر کہ ہستیم میان دو کریم

ترجمہ:۔ تم بہترین امت ہو جو انسانوں کے لیے کھڑی کی گئی ہے اور حدیث ہے میری امت بہترین امم بنائی گئی ہے اور حدیث ہے زبور میں کہ حق تعالےٰ نے فرمایا۔ اے داؤد! میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو علی الاطلاق فضیلت دی اور اس کی امت کو تمام امتوں پر فضیلت دی ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عالم فتح کر ڈالا

(۱۰۴) اگر صحابہ موسویؑ باوجود معیت موسیٰؑ کے بیت قدس یعنی خود اپنے قبلہ کو اپنے ہی وطن (یعنی فلسطین کو بھی فتح کرنے سے جی چھوڑ بیٹھے اور صاف کہدیا۔ اذهب انت وربک فقاتلا انا ههنا قاعدون ۔ تو صحابہ محمدیؐ نے اپنے پیغمبر کی اطاعت کرتے ہوئے اپنے وطن (حجاز) کے ساتھ عالم کو فتح کر ڈالا۔ انا فتحنا لک فتحاً مبینا. کا ظہور ہوا اور لیستخلفنهم فی الارض کا وعدہ خداوندی پورا کر دیا گیا۔ (القرآن الحکیم)

ترجمہ:۔ موسیٰ علیہ السلام! تو اور تیرا پروردگار لڑلو ہم تو یہیں بیٹھے ہوئے ہیں (ہم سے یہ قتال و جہاد کی مصیبت نہیں سہی جاتی) اس امت کے بارے میں ہے کہ ہم نے تمہیں اے نبی! فتح مبین دی۔ (مکہ فتح ہوگیا) اور آیت میں ہے کہ اللہ نے وعدہ کیا ہے کہ وہ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمین کی خلافت و سلطنت ضرور بخشے گا۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پہلے مکہ فتح ہوا۔ پھر خیبر اور بحرین فتح ہوا۔ پھر پورا جزیرہ عرب کا اکثر حصہ فتح ہوا۔

پھر یمن کا پورا ملک فتح ہوا۔ پھر ہجوس کے مجوس سے خرید لیا گیا۔ اطراف شام و روم و مصر و اسکندریہ و حبشہ پر اثرات قائم ہوئے کہ بادشاہ روم (قیصر) بادشاہ حبش (نجاشی) شاہ مصر و اسکندریہ مقوش شاہان عمان وغیرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں بھیج کر اپنی فرمانبرداری اور نیازمندی کا ثبوت دیا۔ پھر صدیق اکبرؓ خلیفہ رسول اللہؐ نے جزیرہ عرب پورا کا پورا لے لیا۔ فارس پر فوج کشی کی۔ شام کے اہم علاقے بصریٰ وغیرہ فتح ہوئے۔ پھر فاروق اعظمؓ کے زمانہ میں پورا شام پورا مصر، فارس و ایران اور پورا روم اور قسطنطنیہ فتح ہوا۔ پھر عہدِ عثمانی میں اندلس، قبرص، بلاد قیران وسبتہ اقصائے چین و عراق و خراسان، اہواز اور ترکستان کا ایک بڑا علاقہ فتح ہوا اور پھر امت کے ہاتھ پر ہندو، سندھ، یورپ و ایشیاء کے بڑے بڑے ممالک فتح ہوئے۔ جن پر اسلام کا پرچم لہرانے لگا اور بالآخر زمانہ آخر میں پوری دنیا پر بیک وقت اسلام کا جھنڈا لہرانے لگا۔ وعدہ امت کو دیا گیا جو پورا ہو کر رہے گا جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے۔

جنت میں امتِ محمدیہ کی اسی صفیں ہوں گی

(۱۰۵) اگر جنت میں ساری امتیں چالیس صفوں میں ہوں گی۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تنہا امت اسی (۸۰) صفیں پائے گی۔

اهل الجنة عشرون ومائة صف ثمانون منها من هذا الامة واربعون من سائر الامم. (ترمذی ودارمی بیہقی بریدۃ)

امتِ محمدیہ کے صدقات سے غرباء مستفید ہوتے ہیں

(۱۰۶) اگر اور امتوں کے صدقات اور انبیاء کے خمس نذر آتش کئے جانے سے قبول ہوتے تھے جس سے امتیں مستفید نہیں ہو سکتی تھیں تو امتِ محمدیؐ کے صدقات وخمس خود امت کے غرباء پر خرچ کرنے سے قبول ہوتے ہیں جس سے پوری امت مستفید ہوتی ہے۔

وكانت الانبياء يعزلون الخمس فتجيء النار وتاكله وامرت انا ان اقسم بين فقراء امتي. (بخاری فی تاریخه عن ابن عباس)

ترجمہ:۔ اگر اور انبیاء علیہم السلام اپنا خمس کا حق چھوڑ دیتے تھے تو آگ آتی تھی اور اسے

جلاڈالتی تھی (یہی اس کی قبولیت کی علامت تھی۔ بفوائے قرآن حکیم حتی یاتینا بقربان تاکله النار) اور مجھے امر کیا گیا ہے کہ میں اس خمس کو تقسیم کردوں اپنی امت کے فقراء میں۔

(خصائص کبریٰ ۲/۱۸۷)

امت محمدیہ کے لئے الہام ہے

(۱۰۷) اگر اور انبیاء پر وحی آتی تھی جس سے اصلی تشریع کا تعلق تھا تو اِس امت کے ربانیوں پر الہام اترا جس سے اجتہادی شریعتیں کھلیں۔

واذا جاء هم امر من الامن اوالخوف اذا عوبه ولو ردوه الی الرسول والی اولی الامر منهم لعلمه الذین یستنبطونهٗ منهم.

ترجمہ:۔اور جب ان کے پاس کوئی بات امن کی یا خوف کی آتی ہے تو اسے پھیلا دیتے حالانکہ اگر وہ اسے رسول یا اپنے میں سے اولو الامر کی طرف لوٹا دیتے ہیں اسے ان میں سے استنباط کرنے والے جان لیتے (جو اس میں سے نئی چیزیں مستنبط کر کے نکال لیتے۔)

امتِ محمدیہ عامہ گمراہی سے محفوظ ہے

(۱۰۸) اگر اور انبیاء کی امتیں ضلالتِ عامہ سے نہ بچ سکیں تو امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گمراہی عامہ سے ہمیشہ کے لئے مطمئن کر دیا گیا۔

لاتجمع امتی علی الضلالة۔

ترجمہ:۔میری امت (ساری کی ساری مل کر کبھی بھی) گمراہی پر جمع نہیں ہوسکتی۔

امتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اجماع حجت ہے

(۱۰۹) اگر اور انبیاء کی امتوں کا مل کر کسی چیز کا جمع ہو جانا عنداللہ حجت شرعیہ نہیں تھا کہ وہ گمراہی عامہ سے محفوظ نہ تھیں تو امتِ محمدیہ کا اجماع حجتِ شرعیہ قرار دیا گیا کہ وہ عام گمراہی سے محفوظ کی گئی ہے۔

وما راٰه المومنون حسنًا فهو عند الله حسن و حدیث انتم شهداء الله فی الارض ولتکونوا شهداء علی الناس.

ترجمہ:۔جسے مسلمان اچھا سمجھ لیں وہ عنداللہ بھی اچھا ہے اور حدیث تم اللہ کے سرکاری

گواہ ہو زمین میں۔ اور آیتِ کریمہ ہم نے تمہیں اے امت محمدیہؐ درمیانی درجہ کی امت بنایا ہے (تمہیں بھی اس کا دھیان چاہیے) اور حدیث تم اللہ کے سرکاری گواہ ہو زمین پر) اور آیت کریمہ ہم نے تمہیں درمیانی امت بنایا ہے تاکہ تم گواہ بنو دنیا کے انسانوں پر۔

امتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عذابِ عام نہ ہوگا

(۱۱۰) اگر اور انبیاء کی امتیں گمراہی عامہ کی وجہ سے معذب ہو ہو کر ختم ہوتی رہیں تو امتِ محمدیہؐ کو عذابِ عام اور استیصال عام سے دائمی طور پر بچا لیا گیا۔

وما كان الله ليعذبهم وانت فيهم وما كان الله معذبهم وهم يستغفرون (القرآن الحکیم)

امتِ محمدیہ کو دس گنا اعلیٰ مقام ملیں گے

(۱۱۱) اگر اور انبیاء کی امتوں کو جنت میں نفس مقامات سے نوازا جائے گا تو امتِ محمدیہ کو ہر مقام کا دہگنہ درجہ دیا جائے گا تا آنکہ اس امت کے ادنیٰ سے ادنیٰ جنتی کا ملک بہ نص حدیث دس دنیا کی برابر ہوگا۔ فما ظنک باعلاهم؟

ترجمہ:۔ جیسا کہ آیت کریمہ من جاء بالحسنة فله عشر امثالها اس پر شاہد ہے۔

امتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صلحاء بھی شفاعت کریں گے

(۱۱۲) اگر امم سابقہ کی شفاعت صرف ان کے انبیاء ہی کریں گے تو اس امت کی شفاعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اِس امت کے صلحاء بھی کریں گے اور ان کی شفاعت سے جماعتیں کی جماعتیں نجات پا کر داخل ہوں گی۔

ان من امتى من يشفع للفئام ومنهم من يشفع للقبيلة ومنهم من يشفع للعصبة ومنهم من يشفع للرجل حتىٰ يدخلوا الجنه. (ترمذی عن ابی سعید)

ترجمہ:۔ میری امت میں ایسے بھی ہوں گے جو کئی کئی شفاعتیں کریں گے اور ایک خاندان بھر کی، بعض خاندان کے ایک حصہ کی اور بعض ایک شخص کی، تا آنکہ یہ لوگ اس کی شفاعت سے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

امتِ محمد یہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اللہ کے نام سے ہے

(۱۱۴) اگر اور انبیاء کی امتوں کے نام ان کے وطنوں اور قبیلوں یا انبیاء کے ناموں سے رکھے گئے، جیسے عیسائی، یہودی، ہندو وغیرہ تو امت محمد یہؐ کے دو نام اللہ نے اپنے ناموں سے رکھے۔ مسلم اور مومن، **یا یھود تسم اللہ باسمین وسمی اللہ بھما امتی ھو السلام وسمیٰ بھا امتی المسلمین وھو المومن وسمیٰ بھا امتی المومنین** (مصنف ابن ابی شیبہ عن مکحول)

ترجمہ:۔ اے یہودی! اللہ نے اپنے دو نام رکھے۔ اور پھر ان دونوں ناموں سے نام میری آیت کا رکھا۔ اللہ تعالےٰ سلام ہے تو اس نام پر اس نے میری امت کو مسلمین کہا اور وہ مومن ہے تو اپنے اس نام پر اس نے میری امت کو مؤمنین فرمایا۔

تمام امتیازات کی بنیاد ختم نبوت ہے

یہ سارے امتیازی فضائل وکمالات جو جماعت انبیاء میں آپ کو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت غلامی سے امتوں میں اس امت کو دیئے گئے تو اس کی بناء ہی یہ ہے کہ اور انبیاء نبی ہیں اور خاتم الانبیاء ہیں اور امتیں امم واقوام ہیں اور یہ امت خاتم الامم اور خاتم الاقوام ہے اور انبیاء کی کتب آسمانی کتب ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی کتاب خاتم الکتب ہے اور ادیان ادیان ہیں اور یہ دین خاتم الادیان ہے اور شرائع شریعتیں ہیں اور یہ شریعت خاتم الشرائع ہے۔ یعنی آپؐ کی خاتمیت کا اثر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سارے ہی کمالات وآثار میں رچا ہوا ہے۔ پس یہ امتیازی خصوصیات محض نبوت کے اوصاف نہیں بلکہ ختم نبوت کی خصوصیات ہیں۔ اِس لیے جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء میں ختم نبوت کے مقام سے ممتاز اور افضل ہیں۔ ایسے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ خاتمیت کی ممتاز سیرت تمام انبیاء کی سیرتوں سے ممتاز اور افضل ہے چنانچہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ختم نبوت اور خاتمیت کو اپنی خصوصیات میں شمار فرمایا ہے۔ حدیث ابو ہریرہؓ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں اپنی چھ امتیازی خصوصیات جوامع کلم اور غیر معمولی رعب وغیرہ ارشاد فرمائی۔ وہیں

ان میں سے ایک خصوصیت یہ بھی فرمائی کہ:۔

وختم بی النبیون. (بخاری و مسلم)۔ مجھ سے نبی ختم کر دیئے گئے۔

ختم نبوت کا منکر تمام کمالات نبوی کا منکر ہے

اس کا قدرتی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ حضورؐ کی یہ خصوصیات اور ممتاز سیرت ختم نبوت کے تسلیم کئے بغیر زیر تسلیم نہیں آ سکتی۔ ان خصوصی فضائل کو وہی مان سکے گا جو ختم نبوت کو مان رہا ہو ورنہ ختم نبوت کا منکر در حقیقت ان تمام فضائل و کمالات اور خصوصیات نبوی کا منکر ہے۔ گو زبان سے وہ حضورؐ کی افضلیت کا دعویٰ کرتا رہے۔ مگر یہ دعویٰ ختم نبوت کے انکار کے ساتھ زمانہ سازی اور حیلہ بازی ہوگا۔ بہر حال حضورؐ کے کمالات کے دائرہ میں ہر کمال کا یہ انتہائی نقطہ آپ کی خاتمیت کا اثر ہے نہ محض نبوت کا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء بھی ہیں اور جامع کمالاتِ انبیاء بھی

اس سے یہ اصولی بات کھل کر سامنے آ جاتی ہے کہ شے کی انتہا میں اس کی ابتداء لپٹی ہوتی ہے اور کمال کے ہر انتہائی نقطہ میں اس کے تمام ابتدائی مراتب مندرج ہوتے ہیں۔ سورج کی روشنی سارے عالم میں درجہ بدرجہ پھیلی ہوئی ہے جس کے مختلف اور متفاوت مراتب ہیں۔ لیکن اس کے انتہائی مرتبہ نور میں اس کے ابتدائی نور کے تمام مراتب کا جمع رہنا قدرتی ہے۔ مثلاً اس کے نور کا ادنیٰ درجہ ضیاء اور چاندنا ہے جو بند مکانوں میں بھی پہنچا ہوا ہوتا ہے۔ اس سے اوپر کا مرتبہ دھوپ ہے جو کھلے میدانوں اور صحنوں میں پھیلی ہوئی ہوتی ہے جس سے میدان روشن کہلاتے ہیں۔ اس سے اوپر کا مرتبہ شعاعوں کا ہے جس کا باریک تاروں کی طرح فضائے آسمانی میں جال پھیلا ہوا ہوتا ہے اور فضا ان سے روشن رہتی ہے۔ اس سے بھی اوپر کا مرتبہ اصل نور کا ہے جو آفتاب کی ٹکیہ کے چوگرد اس سے لپٹا ہوا اور اس سے چمٹا ہوا ہوتا ہے جس سے آفتاب کا ماحول منور ہوتا ہے اور اس سے اوپر ذات آفتاب ہے جو بذات خود روشن ہے لیکن یہ ترتیب خود اس کی دلیل ہے کہ آفتاب سے نور صادر ہوا، نور سے شعاع برآمد ہوئی، شعاع سے دھوپ نکلی اور دھوپ سے چاندنا نکلا گویا ہر اعلیٰ مرتبہ کا

اثرادنیٰ مرتبہ ہے جو اعلےٰ سے صادر ہو رہا ہے۔ اس لیے بآسانی یہ دعویٰ کیا جا سکتا ہے کہ ضیاء وروشنی دھوپ میں تھی جب ہی تو اس سے برآمد ہوئی دھوپ شعاعوں میں تھی جب ہی تو اس سے نکلی۔ شعاعیں نور میں تھیں جب ہی اس سے صادر ہوا۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ روشنی کے یہ سارے مراتب آفتاب کی ذات میں جمع تھے جب ہی تو واسطہ بلا واسطہ اس سے صادر ہو ہوکر عالم کے طبقات کو منور کرتے رہے۔ پس آفتاب خاتم الانوار ہونے کی وجہ سے جامع الانوار ثابت ہوا۔ اگر نور کے سارے مراتب اس پر پہنچ کر ختم نہ ہوتے تو اس میں یہ سب کے سب مراتب جمع بھی نہ ہوتے تو قدرتی طور پر خاتمیت کے لیے جامعیت لازم نکلی۔

ٹھیک اسی طرح حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم جب کہ خاتم الکمالات ہیں جن پر نبوت کے تمام علمی وعملی اور اخلاقی واحوالی مراتب ختم ہو جاتے ہیں تو آپ ہی ان سارے کمالات کے جامع بھی ثابت ہوتے ہیں اور نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ نبوت کا ہر کمال جس جس رنگ میں جہاں جہاں اور جس جس پاک شخصیت میں موجود تھا وہ آپ ہی سے نکلا اور آخرکار آپ ہی پر آکر منتہی ہوا تو یقیناً وہ آپ ہی میں جمع بھی تھا۔ اس لیے وہ تمام امتیازی کمالات علم واخلاق اور کمالات احوال ومقامات جو مذکورہ بالا دفعات میں پیش کئے گئے ہیں اور جو آپ کے لیے وجہ امتیاز وفضیلت ہیں جب کہ آپ ہی پر پہنچ کر ختم ہوئے تو وہ بلاشبہ آپ ہی میں جمع شدہ بھی تھے ورنہ آپ پر پہنچ کر ختم نہ ہوتے اور جب آپ کی ذات بابرکات جامع الکمالات بلکہ منبع کمالات ثابت ہوئی اور آپ کے سارے کمالات انتہائی ہوکر جامع مراتب کمالات ثابت ہوئے۔

مصحفے گشت جامع آیات　　　ہستیش غایت ہمہ غایات

تو یقیناً آپ کی شریعت جامع الشرائع آپ کا دین جامع الادیان، آپکا لایا ہوا علم جمع علوم اولین وآخرین، آپ کا خلق عظیم یعنی جامع اخلاق سابقین ولاحقین اور آپ کی لائی ہوئی کتاب جامع کتب سابقین ہے جو آپ کی خاتمیت کی واضح دلیل ہے۔ اس لیے آپ کی خاتمیت کی شان سے آپ کی جامعیت ثابت ہوگئی۔

مُصَدّقیّت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاءؑ اور اُن کی شریعتوں کے مُصدِق ہیں

اب اس جامع سے آپ کی افضلیت کا ایک اور مقام نمایاں ہوتا ہے۔ اور وہ شان مصدّ قیت ہے کہ آپ سابقین کی ساری شریعتوں اوران کی لائی ہوئی ساری کتابوں کے تصدیق کنندہ ثابت ہوتے ہیں جس کا دعویٰ قرآنِ حکیم نے فرمایا ہے:۔

ثم جاء کم رسول مصدق لما معکم.

ترجمہ:۔ پھر تمہارے پاس (اے پیغمبران الٰہی) وہ عظیم رسول (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) آ جائیں تو تمہارے ساتھ کی ہر چیز (سماوی کتب نبوت، معجزات تعلیمات وغیرہ) کے تصدیق کنندہ ہوں (تو تم ان پر) ایمان لانا اوران کی نصرت کرنا۔

اورفرمایا:۔ **بل جاء بالحق و صدق المرسلین.**

ترجمہ:۔ بلکہ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) آئے اور رسولوں کی تصدیق کرتے ہوئے۔

مُصدِّقیت کی توجیہ

وجہ ظاہر ہے کہ جب آپ کی شریعت میں تمام پچھلی شریعتیں جمع ہیں اورآپ کی لائی ہوئی کتاب (قرآن) میں تمام پچھلی کتب سماویہ مندرج ہیں تو ان کی تصدیق خود اپنی تصدیق ہے۔ جس کی بنا سورج کی مثال سے کھل چکی ہے کہ جیسے ہر انتہا میں اس کے ابتدائی مراتب جمع ہو جاتے ہیں۔ ویسے ہی وہ سارے ابتدائی مراتب نکلتے بھی اس انتہائی مرتبہ

سے ہیں۔ اِس لیے سابق شریعتیں درحقیقت اس انتہائی شریعت کے ابتدائی مراتب ہونے کے سبب اسی میں سے نکلی ہوئی مانی جاویں گی ورنہ یہ شریعت انتہائی اور وہ ابتدائی نہ رہیں گی جومشاہدہ اور عقل ونقل کے خلاف ہے۔ وہ اپنی جگہ مسلم شدہ ہے پس اس جامع شریعت کی تصدیق کے بعد ممکن ہی نہیں کہ ابتدائی شریعتوں کی تصدیق نہ کی جائے بلکہ خود اس مصدقہ شریعت میں جمع شدہ ہیں۔ ورنہ خود اس شریعت کی تصدیق بھی باقی نہ رہے گی۔ اس لیے جب یہ آخری اور جامع شریعت آپ کے اندر سے ہوکر نکلی تو سابقہ شریعتیں بھی بالواسطہ آپ ہی کے اندر سے ہوکر آئی ہوئی تسلیم کی جاویں گی۔ وانہٗ لفی زبر الاولین اور یہ قرآن پچھلوں کی کتابوں میں بھی (لپٹا ہوا) موجود تھا) اس لیے اس شریعت کی تصدیق کے لیے پچھلی شریعتوں کی تصدیق ایسی ہی ہوگی جیسے اپنے اجزا واعضاء کی تصدیق اور ظاہر ہے کہ اپنے اعضاء واجزا اور بالفاظ دیگر خود اپنی تکذیب کون کرسکتا ہے؟ ورنہ یہ معاذ اللہ خود اپنی شریعت کی تکذیب ہوجائے گی۔ جب کہ یہ ساری شریعتیں اسی آخری شریعت کے مبادی اور مقدمات اور ابتدائی مراتب تھے تو کل کی تصدیق کے اس کے تمام صحیح اجزاء کی تصدیق ضروری ہے ورنہ وہ کل کی ہی تصدیق نہ رہے گی۔ اس لیے سارے پچھلے ادیان کے حق میں آپ کے مصدق ہونے کی شان نمایاں تر ہوجاتی ہے۔

اسلام تمام شریعتوں کے اقرار کا نام ہے

اور واضح ہوجاتا ہے کہ ''اسلام'' اقرار شرائع کا نام ہے، انکار شرائع کا نہیں۔ تصدیق مذاہب کا نام ہے۔ تکذیب مذاہب کا نہیں۔ توقیر ادیان کا نام ہے۔ تحقیر ادیان کا نہیں۔ تعظیم مقتدایان مذاہب کا نام ہے۔ توہین مقتدایان کا نام نہیں۔ اس کا قدرتی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اسلام کا ماننا درحقیقت ساری شریعتوں کا ماننا اور اس کا انکار ساری شریعتوں کا انکار ہے اور اسلام آجانے کے بعد اس سے منکر درحقیقت کسی بھی دین وشریعت کے مقر تسلیم نہیں کئے جاسکتے۔

تمام غیر مسلموں کے مسلمان ہونے کی آرزو

اِس بناء پر اگر ہم دنیا کے سارے مسلم اور غیر مسلم افراد سے یہ امید رکھیں کہ وہ حضرت

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی اس جامع و خاتم سیرت کے مقامات کو سامنے رکھ کر اس آخری دین کو پوری طرح سے اپنائیں اور اس کی قدر و عظمت کرنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھیں تو یہ بے جا آرزو نہ ہوگی مسلمانوں سے تو اس لیے کہ حق تعالیٰ نے انہیں اسلام دے کر دین ہی نہیں دیا بلکہ سرچشمہ ادیان دے دیا اور ایک جامع شریعت دے کر دنیا کی ساری شریعتیں ان کے حوالہ کر دیں۔ جب کہ وہ سب کی سب شاخ در شاخ ہو کر اسی آخری شریعت سے نکل رہی ہیں جس سے مسلمان بیک وقت گویا سارے ادیان و شریعت پر عمل کرنے کے قابل اور اس جامع عمل سے اپنے لیے جامعیت کا مقام حاصل کرنے کے قابل بنے ہوئے ہیں اور اس طرح وہ ایک دین نہیں بلکہ تمام ادیان عالم پر مرتب ہونے والے سارے ہی اجر و ثواب اور درجات و مقامات کے مستحق ٹھہر جاتے ہیں۔

اسلام اقرار و معرفت کا دین ہے

اندریں صورت اگر ہم یوں کہیں تو خلافِ حقیقت نہ ہوگا۔ اگر وہ صحیح معنی میں عیسائی، موسائی، ابراہیمی اور نوحی بھی ہیں کہ آج انہی کے دم سے سچی نوحیت، ابراہیمت، موسائیت اور عیسائیت دنیا میں زندہ ہے جب کہ بلا استثناء ان سب کے ماننے اور ان کی لائی ہوئی شرائع کو سچا تسلیم کرنے کی روح انہوں نے ہی دنیا میں پھونک رکھی ہے بلکہ اپنی جامع شریعت کے ضمن میں ان سب شریعتوں پر عمل پیرا بھی ہیں۔ ورنہ آج ابراہیمؑ کے ماننے والے براہمہ اپنے کو اس وقت تک براہمہ نہیں سمجھتے جب تک کہ وہ حضرت موسیٰ و عیسیٰ و محمد علیہم السلام کی تکذیب و توہین نہ کر لیں۔ اسی طرح آج کی عیسائیت کو ماننے والے بزعم خود اپنی عیسائیت کو اس وقت تک برقرار نہیں رکھ سکتے۔ جب تک کہ وہ محمدیت کی تکذیب نہ کر لیں۔ گویا ان کے مذاہب کی بنیاد ہی تکذیب پر ہے تصدیق پر نہیں۔ انکار پر ہے اقرار پر نہیں۔ توہین پر ہے توقیر پر نہیں۔ جہالت پر ہے معرفت پر نہیں۔ حالانکہ مذہب نام اقرار کا ہے۔ انکار کا نہیں۔ ایمان نام معرفت کا ہے جہالت کا نہیں، دین نام محبت کا ہے عداوت کا نہیں، پس تسلیم و اقرار، تعظیم و توقیر، علم و معرفت اور ایمان و دین کا کارخانہ سنبھلا ہوا ہے تو صرف اسلام ہی سے سنبھلا ہوا ہے۔

غلبہ اسلام

اور اسی کی تسلیم عام اور تصدیق عام کی بدولت تمام مذاہب کی اصلیت اور توقیر محفوظ ہے۔ ورنہ اقوام دنیا نے مل کر تعصّبات کی راہوں سے اس کارخانہ کو درہم برہم کرنے میں کوئی کسر اٹھا کر نہیں رکھی۔ بنا بریں اسلام کے ماننے والے تو اس لیے اسلام کی قدر پہچانیں اور اسے دستور زندگی بنائیں کہ اللہ نے انہیں تعصّبات کی دلدل سے دور رکھ کر دنیا کی تمام قوموں، امتوں اور ان کے تمام مذاہب اور شریعتوں کا رکھوالا اور محافظ بنایا اور ان میں سے غل وغش کو الگ دکھا کر اصلیت کا راز داں تجویز کیا۔ دوسرے انکار اقرار و تسلیم صرف ان ہی کی شریعت تک محدود نہیں بلکہ شاخ در شاخ بنا کر دنیا کی تمام شریعتوں تک پھیلا دیا جس سے اگر ایک طرف ان کے دین کی وسعت و عمومیت اور جامعیت نمایاں کی جو خود دین والوں کی جامعیت اور وسعت کی دلیل ہے تو دوسری طرف اسلامی دین کا غلبہ بھی تمام ادیان پر پورا کر دیا۔

جس کی قرآن نے **لیظھرہٗ علی الدین کلہ** (تاکہ اسلامی دین کو اللہ تمام دینوں پر غالب فرمائے) خبر دی تھی۔

کیونکہ غلبہ دین کی اس سے زیادہ نمایاں اور واضح دلیل اور کیا ہو سکتی ہے کہ دین اسلام تمام ادیان کا مصدق بن کر ان میں روح کی طرح دوڑا ہوا انہیں تھامے ہوئے ہے، ان کا قیوم اور سنبھالنے والا ہے۔ اور اسی کے دم سے ان کی تصدیق و توثیق باقی ہے ورنہ اقوام عالم تو مذاہب کی تردید و تکذیب کر کے انہیں لاشئے محض بنا چکی تھیں۔ **وقالت الیھود لیست النصاریٰ علی شیء. وقالت النصاریٰ لیست الیھود علی شئی** (یہود نے کہا کہ نصاریٰ لاشئے محض ہیں اور نصاریٰ نے کہا کہ یہود لاشئی محض ہیں) اور اس طرح ہر قوم اپنے سوا دوسرے مذاہب کو تردید و تکذیب سے دفن کر چکی تھی۔ مصدق عام اور قیوم عمومی بن کر تو اسلام ہی آیا جس نے ہر مذہب کی اصلیت نمایاں کر کے اس کی تصدیق کی اور اسے باقی رکھا جس سے مذاہب سابقہ اپنا دورہ پورا کر دینے کے بعد بھی دلوں اور ایمانوں میں محفوظ رہے اور کون نہیں جانتا کہ کسی چیز کا سنبھالنے اور تھامنے والا ہی اس چیز پر غالب ہوتا ہے، جسے وہ تھام رہا ہے۔ ورنہ بلا غلبہ کے تھامتا کیسے؟ اور تھمی شئے تھامنے والے کے سامنے مغلوب اور ضعیف ہوتی

ہے۔ ورنہ اسے تھامنے والے کے سہارے کی ضرورت کیوں پڑتی؟ پس جب کہ ادیان سابقہ کی اصلیت اسلام کے سہارے تھمی ہوئی ہے تو ادیان سابقہ اس کے محتاج ثابت ہوئے اور وہ ان کے لحاظ سے غنی رہا۔ اور ظاہر ہے کہ محتاج غنی پر غالب نہیں ہوتا۔ بلکہ غنی محتاج پر غالب ہوتا ہے۔ اس لیے اسلام کا غلبہ اِس قومیت کے سلسلہ سے تمام ادیان پر نمایاں ہوجاتا ہے۔

هو الذی ارسل رسولهٗ بالهدیٰ و دین الحق لیظهرهٗ علی الدین کله.

ترجمہ:۔ اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تاکہ اس اسلامی دین کو تمام دینوں پر غالب فرمائے۔

پس اسلام کا غلبہ جہاں حجت و برہان سے اس نے دکھلایا۔ جہاں تیغ و سنان سے اس نے دکھلایا جو باہر کی چیزیں ہیں وہیں خود دین کی ذات سے ہی دکھلایا اور وہ اس کی عمومیت، قومیت اور مصدقیت عام ہے جس سے اس نے روح بن کر ادیان کو سنبھال رکھا ہے جس سے اس دین کا بین الاقوامی دین ہونا بھی واضح ہوجاتا ہے۔

اسلام مسلم وغیر مسلم سب کے لئے نعمت ہے

بہرحال اسلام والے تو اس لیے اسلام کی قدر کرتے ہیں کہ وہ کامل، جامع مصدق عالمگیر دین اور روح ادیان عالم ہے جو انہیں پشتینی طور پر ہاتھ لگ گیا ہے۔

اور غیر مسلم اس لیے اس کی طرف بڑھیں اور اس کی قدر پہچانیں کہ آج کی ہمہ گیر دنیا میں اول تو جزوی اور مقامی ادیان چل نہیں سکتے۔ جیسا کہ مشاہدہ میں آرہا ہے کہ ہر ایک مذہب کو یا منظر عام سے ہٹ کر چھپنے کے لیے پہاڑوں اور غاروں کی پناہ لینی پڑتی ہے اور یا باہر آکر زمانہ کے تقاضوں کے مطابق اپنے اندر ترمیمیں کرنی پڑ رہی ہیں اور وہ بھی اسلام ہی سے لے کر تاکہ دنیا میں اس کے گاہک باقی رہیں۔ مگر ان میں سے کوئی چیز بھی ان ادیان کے محدود اور مقامی اور محض قومی ہونے کو نہیں چھپا سکتی۔ ان کے پیوندوں سے خود ہی پتہ چل جاتا ہے کہ لباس کو نمائش کی حد تک صحیح دکھلانے اور جاذبِ نظر بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اسی لیے ان قومیتوں کی حد بندیوں کے مذاہب سے دلوں کی توجہ ہٹتی جارہی ہے جیسا کہ مشاہدہ میں آرہا ہے۔ اندریں صورت تقاضائے دانش و بینش اور مقتضائے فطرت صرف یہ ہے کہ اجزاء سے

ہٹ کر کل اور مجموعہ کو اپنایا جائے جس کے ضمن میں یہ جزوی دین اپنی اصلیت کی حد تک خود بخود آ جائیں اور ظاہر ہے کہ جب اصلیت کی حد تک اسلام نے تمام شرائع اور ادیان کو اپنے ضمن میں لے رکھا ہے تو اسلام قبول کرنے والے ان ادیان سے بھی محروم نہیں رہ سکتے۔

تمام ادیان کا بقاء اسلام سے ہے

بلکہ اگر وہ اپنے ادیان کی حفاظت چاہتے ہیں تو اب بھی انہیں اسلام ہی کا دامن سنبھالنا چاہیے۔ کیونکہ اسلام ہی نے ان ادیان کو تابحد اصلیت اپنے ضمن میں سنبھال رکھا ہے۔ اگر وہ اپنے ادیان کی موجودہ صورتوں پر جمے رہتے ہیں تو اول تو وہ بے سند ہیں، ان کی کوئی حجت سامنے نہیں، اسلام ان کی سند تھا۔ تو اسے انہوں نے اختیار نہیں کیا۔ اسلام سے ہٹ کر دوسرے مذاہب میں دین کی سند و استناد کا کوئی سسٹم ہی نہیں جس سے ان کی اصلیت کا پتہ نشان لگ سکے اور ظاہر ہے کہ بے سند بات بحث نہیں ہوسکتی اور اگر کسی حد تک کوئی اپنی سلائی فطرت سے اصلیت کا کوئی سراغ نکال بھی لے تو زیادہ سے زیادہ وہ ایک جزئی، قومی اور مقامی دین کا پیرو رہا جو آج کے بین الاقوامی، بین الاوطانی اور عمومیت وکلیت کے دور میں چل نہیں سکتا۔ اسی لیے ارباب ادیان ایسے دینوں میں ترمیمات کے مسودے لا رہے ہیں اور آئے دن اِس قسم کی خبروں سے اخبارات کے کالم بھرے رہتے ہیں۔ البتہ اگر وہ اسلام سنبھال لیں تو اس پر چلنا درحقیقت تمام ادیان پر چلنا ہے اور ہر دین کی جتنی واقعی اصلیت ہے اسے تھامے رہنا ہے اِس لیے نفس دین کا تھامنا ضروری ہو تب اور اپنے اپنے ادیان کا تھامنا ضروری ہو۔ تب بہر دو صورت اسلام ہی کا تھامنا عقلاً اور نقلاً ضروری نکلتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی ہر چیز خاتم ہے

بہر حال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے سے آپ کی لائی ہر چیز شریعت۔ کتاب۔ قوم۔ امت۔ اصول قواعد اور احکام وغیرہ ساری چیزیں خاتم ٹھہرتی ہیں۔ اسی لیے جس طرح آپ کو خاتم النبیین فرمایا گیا اسی طرح آپ کے دین کو خاتم الادیان بتایا گیا۔ ارشاد ربانی ہے۔

الیوم اکملت لکم دینکم.

ترجمہ:۔آج کے دن میں نے تمہارے لیے دین کو کامل کر دیا۔
اور ظاہر ہے کہ اکمال اور تکمیلِ دین کے بعد نئے دین کا سوال پیدا نہیں ہوسکتا اِس لیے یہ کامل دین ہی خاتم الادیان ہوگا کہ کوئی تکمیل طلب ایسے ہی آپ کی امت کو خاتم الامم کہا گیا جس کے بعد کوئی امت نہیں۔حدیث قتادہؓ میں ہے۔

نحن اخرها و خيرها. (درمنثور)

ترجمہ:۔ہم (امتوں میں) سب سے آخر ہیں اور سب سے بہتر ہیں۔

حدیث ابی امامہ میں ہے:۔

يايها الناس لا نبى بعدى ولا امة بعد كم . (مسند احمد)

ترجمہ:۔اے لوگو! میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں۔
(یعنی میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو۔یہی وہ خاتمیت ہے)
آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مسجد کے بارہ فرمایا جو حدیث عبداللہ بن ابراہیم میں ہے کہ

فانى آخر الانبياء مسجدى آخر المساجد۔ (مسلم)

ترجمہ:۔ میں آخر الانبیاء ہوں اور میری مسجد آخر المساجد ہے (وہی آپ کی خاتمیت مسجد میں آئی)

حدیث عائشہؓ میں یہ دعویٰ خاتمیت کے الفاظ کے ساتھ ہے۔

انا خاتم الانبياء و مسجدى خاتم مساجد الانبياء. (کنزالعمال)

ترجمہ:۔میں خاتم الانبیاء ہوں اور میری مسجد مساجد الانبیاء میں خاتم المساجد ہے۔
اور جب کہ آپ کی آوردہ کتاب (قرآن) ناسخ الادیان اور ناسخ الکتب ہے تو یہی معنی اِس کے خاتم الکتب ہونے کے ہیں۔کیونکہ ناسخ ہمیشہ آخر میں اور ختم پر آتا ہے اور اسی لیے آپ کو دعوت عامہ دی گئی کہ دنیا کی ساری اقوام کو آپ اللہ کی طرف بلائیں۔کیونکہ اس دین کے بعد کوئی اور دین کسی خاص قوم یا دنیا کی کسی بھی قوم کے پاس آنے والا نہیں۔جس کی دعوت آنے والی ہوتو اسی ایک دین کی دعوت عام ہوگئی کہ وہ خاتم ادیان اور آخر ادیان ہے۔
خلاصہ یہ ہے کہ یہ ساری خاتمیتیں درحقیقت آپ کی ختم نبوت کے آثار ہیں۔

خاتمیت سے جامعیت نکلی تو یہ تمام چیزیں جامع بن گئیں اور جامعیت سے آپ کی مصدقیت کی شان پیدا ہوئی جو ان سب چیزوں میں آتی چلی گئی۔ قرآن کو مصدق لما معکم کہا گیا امت کو بھی مصدق انبیاء بنایا گیا کہ سب اگلے پچھلے پیغمبروں پر ایمان لاؤ۔ دین بھی مصدق ادیان ہوا۔

سیرۃ نبوی کے جامع نقاط

یہی وہ سیرت نبوی ہے کہ جامع اور انتہائی نقاط ہیں۔ جن سے یہ سیرت مبارک تمام سیر انبیاء پر حاوی و غالب اور خاتم السیر ثابت ہوئی۔ اسی لیے آپ کی سیرت کا بیان محض کمال کا بیان نہیں بلکہ امتیازی کمالات اور ان کے بھی انتہائی نقاط کا بیان ہے جو اسی وقت ممکن ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کو مانا جائے کہ یہ امتیازات اور امتیازی کمالات مطلق نبوت کے آثار نہیں بلکہ ختم نبوت کے آثار ہیں۔ کیونکہ ختم نبوت خود ہی نفس نبوت سے ممتاز اور افضل ہے کہ سرچشمہ نبوات ہیں۔ اس لیے اس کے امتیاز آثار بھی مطلق آثار نبوت سے فائق اور افضل ہونے ناگزیر تھے۔ پس سیرتِ خاتمیت کے چند نمونے ہیں جو اس مختصر سی فہرست میں پیش کئے گئے ہیں۔

ان میں اولاً چند دفعات میں خاتم النبیینؐ کے دین کا تفوق و امتیاز دوسرے ادیان پر دکھلایا گیا ہے۔

پھر چند نمبروں میں طبقہ انبیاء کے کمالات و کرامات اور معجزات پر خاتم النبیینؐ کے کمالات و کرامات اور معجزات کی فوقیت دکھلائی گئی ہے۔

پھر چند نمبروں میں خصوصی طور پر نام بنام حضرات انبیاء علیہم السلام کے خصوصی احوال و آثار اور مقامات پر حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال و آثار اور مقامات کی عظمت واضح کی گئی ہے۔

پھر چند شماروں میں اور انبیاء کی امتوں پر امت خاتم کی عظمت و برگزیدگی واضح کی گئی ہے۔ جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر جہتی عظمت و فوقیت کاملیت و جامعیت، اولیت و آخریت روز روشن کی طرح کھل کر سامنے آجاتی ہے جو آپ کی خاتمیت کے آثار و لوازم ہیں۔

مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت

اِس سے اندازہ ہوتا ہے کہ حق تعالیٰ شانہ کو آپ کی خاتمیت کے اثبات میں کس درجہ اہتمام ہے کہ ختم نبوت کا دعوٰے قرآن کریم میں کر کے سینکڑوں سے متجاوز احادیث میں ختم نبوت کے دلائل و آثار اور شواہد و نظائر شمار کرائے گئے ہیں جن میں سے چند کا انتخاب ان مختصر اوراق میں پیش کیا گیا۔ بس ختم نبوت سے متعلق پہلی قسم کی آیات و روایات پر مشتمل کتابیں دعوٰے ختم نبوت کی کتابیں لکھی جائیں گی اور یہ رسالہ جس میں آثار و لوازم ختم نبوت کے نمونے اور خصوصیات ختم نبوت کے شواہد و نظائر پیش کئے گئے ہیں۔ دلائل ختم نبوت کی کتاب کہی جائے گی۔ جس سے صاف روشن ہو جاتا ہے کہ ختم نبوت کا مسئلہ اسلام میں سب سے زیادہ اہم، سب سے زیادہ بنیادی اور اساسی مسئلہ ہے۔ جس پر اسلامی شریعت کی خصوصیت کی بنیاد قائم ہے اگر اس مسئلہ کو تسلیم نہ کیا جائے یا اس میں کوئی رخنہ ڈال دیا جائے تو اسلامی خصوصیات کی ساری عمارت آپڑے گی اور مسلم کے ہاتھ میں کوئی خصوصی خرمہرہ باقی نہ رہے گا۔ جس سے وہ اسلام کو دنیا کی ساری اقوام کے سامنے پیش کرنے کا حق دار بنا تھا۔

نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بغیر قابل تسلیم ہی نہیں بن سکتیں کہ ختم نبوت کو تسلیم کیا جائے کہ اس پر خصوصیات نبوی کی عمارت بھی کھڑی ہوئی ہے۔ پس اس مسئلہ کا منکر درحقیقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کا منکر اور اِس مسئلہ کو مٹا دینے کا ساعی، حضور اکرمؐ کی امتیازی فضائل کو مٹا دینے کی سعی میں لگا ہوا ہے۔

ختم نبوت کا منکر پورے اسلام کا منکر ہے

اِس لیے جو طبقات بھی ختم نبوت کے منکر ہیں۔ خواہ صراحتاً اس کے منکر ہوں یا تاویل کے راستہ سے، دین کے اس بدیہی اور ضروری مسئلہ کے انکار پر آئیں۔ ان کا اسلام کا شریعت اسلام اور پیغمبرؐ اسلام سے کوئی تعلق نہیں مانا جاسکتا اور نہ وہ اسلامی برادری میں شامل سمجھے جاسکتے ہیں جس طرح سے توحید کا منکر قولی ہو یا مصرح، اسلام سے خارج اور اس سے بے واسطہ ہے اسی طرح سے ختم رسالتؐ کا منکر خواہ انکار سے ہو یا تاویل سے اسلام سے خارج مانا جاوے گا۔ کیونکہ وہ صرف کسی ایک مسئلہ کا منکر نہیں بلکہ اسلام کے سارے

امتیازات، سارے ممتاز فضائل، ساری ہی خصوصیات اور صدہا دینی روایات کا منکر ہے جن کا قدر مشترک تو ازن کی حد سے نیچے نہیں رہتا۔

یہ مقالہ

بہر حال ختم نبوت کے درخشاں آثار اور حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے خصوصی شمائل وفضائل یا بالفاظ دیگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت کے ہزاروں وجوہ دلائل میں سے یہ چند نمونے ہیں جنہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیینؐ ہونے کی تفسیر اور تشریح کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ یہ مختصر مقالہ سیرت خاتم النبیینؐ نہیں بلکہ سیرت خاتمیت کی چند موٹی موٹی سرخیوں کی ایک مختصر سے فہرست ہے جس کے نیچے اس بلند پایہ سیرت کی امتیازی حقائق و تفصیلات پیش کی جاسکتی ہیں۔ اگر ان روایات کی روشنی میں سیرت خاتمیت کی ان تفصیلات اور ان کے مالہ وماعلیہ کو کھولا جائے۔ تو بلاشبہ محدثانہ اور متکلمانہ رنگ کی ایک نادر سیرت مرتب ہو سکتی ہے۔ جو تاریخی رنگ کی تو نہ ہوگی اور تاریخ محض سیرت ہے بھی نہیں۔ بلکہ پیغمبرانہ مقامات اور خاتمانہ امتیازات کی حامل محدثانہ رنگ کی سیرت ہوگی جو اپنے رنگ کی ممتاز سیرت کہلائی جائے گی۔ میں نے اس مختصر مضمون میں اس وقت صرف عنوانات سیرت کی نشاندہی کا فرض انجام دیا ہے۔ شاید کسی وقت ان تفصیلات کے پیش کرنے کی توفیق میسر ہو جائے جو ابھی تک ذہن کی امانت بنی ہوئی ہیں۔ جن سے حضرات انبیاء علیہم السلام کے متفاوت درجات ومراتب اور خاتمیت کے انتہائی درجات ومراتب کا فرق اور تفاضل باہمی بھی کھل کر سامنے آ سکتا ہے۔ جس کی طرف **تلک الرسل فضلنا بعضهم علٰی بعض** . میں اشارہ فرمایا گیا ہے۔

عقیدہ ختم نبوت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت حاصل ہو اور پھر اس پر خدا کی وحی نازل ہو کہیں کسی جگہ پر اس کا ذکر تک نہیں۔ نہ اشارۃً نہ کنایۃً۔ حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر کسی فرد بشر کو نبوت عطا کرنا مقصود ہوتا تو پہلے انبیاء کی بہ نسبت اس کا ذکر زیادہ لازمی تھا۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں صرف ان کتابوں، الہاموں اور وحیوں کی اطلاع دی ہے اور ہم سے صرف ان ہی انبیاء کو ماننے کا تقاضہ کیا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ اور بعد میں کسی نبی کا ذکر نہیں فرمایا۔

۱۔ لیلۃ المعراج میں تمام انبیاء کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا کرنا۔

۲۔ یوم آخرت میں سب انبیاء علیہم السلام کا آپؐ کے جھنڈا تلے جمع ہونا۔

۳۔ حضرت آدمؑ سے لیکر حضرت عیسیٰؑ تک تمام انبیاء کا اپنے اپنے ادوار میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خبر دینا۔

۴۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اب تک زندہ رکھا گیا۔ وہ تشریف لا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت اور آپ کے دین کی مدد فرمائیں گے وغیرہ

عالم دنیا میں ختم نبوت کا تذکرہ

۱۔ اللہ رب العزت نے عالم دنیا میں سب سے پہلے سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا۔ حضور پاک کی حدیث ہے۔

''انی عنداللہ مکتوب خاتم النبین و ان آدم لمنجدل فی طینتہ''۔

تحقیق کہ میں اللہ کے نزدیک (لوح محفوظ میں) خاتم النبین اس وقت لکھا ہوا تھا جبکہ آدم علیہ السلام ابھی مٹی میں تھے۔ (مشکوٰۃ ص ۵۳۱۔ مسند احمد ص ۱۲۷ ج ۴، کنز حدیث نمبر ۳۱۹۶۰)

''بین کتفی آدم مکتوب محمد رسول اللہ خاتم النبیین''

آدم علیہ السلام کے دونوں کندھوں کے درمیان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم

النبیین لکھا ہوا تھا۔ (خصائص الکبری ص ۹ ج ۱ بحوالہ ابن عساکر)

حضرت ابو ہریرہؓ راوی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدم علیہ السلام ہند میں نازل ہوئے (توبوجہ تنہائی) ان کو وحشت ہوئی تو جبرئیل نازل ہوئے اور اذان پڑھی اللہ اکبر دوبار' اشھدان لاالہ الااللہ دوبار' اشھد ان محمد رسول اللہ دوبار' حضرت آدم علیہ السلام نے جبرائیل سے پوچھا کہ محمد کون ہیں؟ جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ انبیاء کرام کی جماعت میں سے آپ کے آخری بیٹے ہیں۔ (ابن عساکر و کنز ص ۴۵۵ ج ۱۱ حدیث نمبر ۳۲۱۳۹)

عالم آخرت میں ختم نبوت کا تذکرہ

حضرت ابو ہریرہؓ سے ایک طویل روایت میں ذکر کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے قیامت کے روز شفاعت کے لئے عرض کریں گے تو وہ کہیں گے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ۔ لوگ میرے پاس آئیں گے اور کہیں گے۔ اے اللہ کے رسول محمد خاتم النبیین۔ (بخاری ص ۶۸۵ ج ۲ مسلم ص ۱۱۱ ج ۱)

ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت عیسیٰؑ فرمائیں گے کہ آج محمد خاتم النبیین تشریف فرما ہیں ان کے ہوتے ہوئے کون شفاعت میں پہل کرسکتا ہے۔ بہرکیف معلوم ہوا کہ عالم آخرت میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا تذکرہ ہوگا۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حجتہ الوداع کے خطبہ میں فرمایا اے لوگو! نہ میرے بعد کوئی نبی ہوگا اور نہ تمہارے بعد کوئی امت۔ خبردار اپنے رب کی عبادت کرتے رہو۔ اور پانچ نمازیں پڑھتے رہو اور رمضان کے روز رکھتے رہو اور اپنے مالوں کی خوش دلی سے زکوٰۃ دیتے رہو اور اپنے خلفاء کی اطاعت کرتے رہو تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ (منتخب کنز العمال برحاشیہ مسند احمد ص ۳۹۱ ج ۲)

درود شریف اور ختم نبوت کا تذکرہ

"عن علیؓ فی صیغ الصلوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین و امام المرسلین"

الحدیث . رواہ عیاض فی الشفاء

حضرت علیؓ سے درود شریف کے صیغے جو روایت کئے گئے ہیں ان میں **اللھم صل علی محمد خاتم النبیین و امام المرسلین** بھی آیا ہے۔ قاضی عیاض نے اپنی کتاب شفا میں اس کو نقل کیا ہے۔

کلمہ شہادت کی طرح عقیدہ ختم نبوت بھی ایمان کا جزو ہے

حضرت زید بن حارثؓ اپنے ایمان لانے کا ایک طویل اور دلچسپ واقعہ بیان فرماتے ہیں۔ آخر میں فرماتے ہیں کہ جب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر مسلمان ہوگیا تو میرا قبیلہ مجھے تلاش کرتا ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا اور مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دیکھ کر کہا کہ اے زید اٹھو اور ہمارے ساتھ چلو۔ میں نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدلہ میں ساری دنیا کو کچھ نہیں سمجھتا اور نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی اور کا ارادہ رکھتا ہوں۔ پھر انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب کر کے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ کو اس لڑکے کے بدلہ میں بہت سے اموال دینے کے لئے تیار ہیں جو آپؐ چاہیں طلب فرمائیں ہم ادا کر دیں گے (مگر اس لڑکے کو ہمارے ساتھ بھیج دیجئے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "**اسئلکم ان تشھدوا ان لاالہ الااللہ وانی خاتم الانبیاء ورسلہ وارسلہ معکم**" میں تم سے صرف ایک چیز مانگتا ہوں وہ یہ ہے کہ شہادت دو اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں انبیاء و رسل کا ختم کرنے والا ہوں۔ (اس اقرار و ایمان کے بدلہ میں) زید کو تمہارے ساتھ کر دونگا۔ (مستدرک حاکم ص۲۱۴ ج۳)

مسلمانوں کی مساجد اور ختم نبوت

رحمت دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے قبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت عیسائی لوگ ہیں۔ جن کی عبادت گاہوں گرجا گھروں میں صبح و شام تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔ گرجا گھر بناتے ہیں اور جب عبادت کے لئے مسیحی وہاں نہیں آتے تو گرجا گھر سے پلازہ، حمام، سبزی کی دکان، شراب خانہ، جوا گھر، ناچ ڈانس غرض اس (گرجا گھر، چرچ) کو کسی بھی مصرف میں لے آئیں ان کی شریعت ان کو اس امر سے منع نہیں کرتی۔ بخلاف اہل اسلام کے کہ اگر وہ کہیں مسجد

بنادیں تو قیامت کی صبح تک اس مسجد کی جگہ کو کسی اور مصرف میں نہیں لا سکتے۔کبھی آپ نے سوچا کہ یہ کیوں ہے؟ پہلے انبیاء علیہم السلام کی شریعت محدود وقت کے لئے تھی۔اس لئے ان کی عبادت گاہیں بھی محدود وقت کے لئے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت قیامت تک کے لئے ہے اس لئے جہاں کہیں آپ کی امت کا کوئی فرد مسجد بنائے گا وہ اس جگہ کو کسی اور مصرف میں نہیں لاسکتا۔اس اعتبار سے دیکھا جائے تو پوری دنیا کی ہر مسجد ختم نبوت کی دلیل ہے۔

حفاظ کرام اور ختم نبوت

پہلی آسمانی کتابوں میں سے کوئی کتاب جوں کی توں محفوظ نہیں۔ان کتب میں سے کسی ایک کا بھی حافظ دنیا میں موجود نہیں۔جبکہ قرآن مجید جیسے نازل ہوا تھا ویسا ہی قرن اول سے اس وقت تک محفوظ اور موجود ہے اور قیامت تک محفوظ رہے گا۔دنیا کا کوئی ملک ایسا نہیں جہاں قرآن مجید کے حافظ و قاری نہ ہوں اسلامی اور غیر اسلامی ممالک میں ایک ایک شہر میں ہزاروں حفاظ کا موجود ہونا کسی پر مخفی نہیں۔آپ نے توجہ فرمائی کہ یہ کیوں ہے؟ اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ تمام سابقہ کتب اور وحی محدود وقت کے لئے تھیں۔اس لئے قدرت نے ان کے محفوظ کرنے کا کوئی اہتمام نہیں فرمایا۔

لاکھوں حفاظ اس کے متن کی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں پیدا فرمائے۔اور قیامت تک یوں حفاظت قرآن کا سلسلہ چلتا رہے گا۔اس اعتبار سے دیکھا جائے تو مسجد نبوی کے اصحاب صفہ سے لیکر دنیا بھر کا ہر مدرسہ اور ہر حافظ ختم نبوت کی دلیل ہے۔

خاتم النبیین کی قرآنی تفسیر

اب سب سے پہلے دیکھیں کہ قرآن مجید کی رو سے اس کا کیا ترجمہ وتفسیر کیا جانا چاہئے۔چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ لفظ ''ختم'' کا مادہ قرآن مجید میں سات مقامات پر استعمال ہوا ہے۔

۱-ختم اللہ علیٰ قلوبھم۔(بقرۃ ۷)۔ مہر کردی اللہ نے ان کے دلوں پر

۲- ختم علیٰ قلوبکم . (انعام ۴۶)۔اور مہر کردی تمہارے دلوں پر۔

۳-ختم علیٰ سمعہ وقلبہ۔ (الجاثیہ ۲۳)۔ مہر کردی اس کے کان پر اور دل پر

۴-الیوم نختم علیٰ افواھھم (یٰسین ۶۵)۔ آج ہم مہر لگادیں گے ان کے منہ پر
۵-فان یشا اللہ یختم علی قلبک (الشوریٰ ۲۴)۔ سواگر اللہ چاہے مہر کردے تیرے دل پر
۶-رحیق مختوم (مطففین ۲۵)۔ مہر لگی ہوئی
۷-ختامه مسک ' (مطففین ۲۶)۔ جس کی مہر جمتی ہے مشک پر۔

ان ساتوں مقامات کے اول وآخر سیاق وسباق کو دیکھ لیں ختم کے مادہ کا لفظ جہاں کہیں استعمال ہوا ہے ان تمام مقامات پر قدر مشترک یہ ہے کہ کسی چیز کو ایسے طور پر بند کرنا۔ اس کی ایسی بندش کرنی کہ باہر سے کوئی چیز اس میں داخل نہ ہو سکے۔ اور اندر سے کوئی سی چیز باہر نہ نکالی جا سکے۔ وہاں پر ختم کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

خاتم النبیین کی نبوی تفسیر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خاتم النبیین کی تفسیر ''لا نبی بعدی'' کے ساتھ وضاحت سے فرمادی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی معروف حدیث شریف جس کا آخری جملہ ہے۔ ''انا خاتم النبیین لا نبی بعدی'' اس کا حوالہ اور اس کی وضاحت آگے آ رہی ہے سردست یہاں فریق مخالف کے سامنے اس کے گرو مرزا قادیانی کے ایک حوالہ پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ مرزا لکھتا ہے۔

''قال اللہ عزوجل ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خام النبیین' الاتعلم ان الرب الرحیم المتفضل سمی نبیناً صلی اللہ علیه وسلم خاتم الانبیاء بغیر استثناء ' وفسره نبینا فی قوله لانبی بعدی ببیان واضح للطالبین. (حمامۃ البشریٰ خ ص ۲۰۰ ج ۷)

دیکھئے کس طرح مرزا قادیانی صراحت اور وضاحت کر رہا ہے کہ خاتم النبیین کی تفسیر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح بیان کے ساتھ لانبی بعدی سے کر دی ہے لیکن حیرت ہے کہ قادیانی گروہ نہ اپنے گرو گھنٹال مرزا کا ترجمہ مانتا ہے اور نہ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ترجمہ و تفسیر کو ماننے کے لئے آمادہ ہے۔ فیا للعجب!

صحاح العربیة للجوهری

اور خاتم اور خاتَم ''ت'' کے زیر اور زبر دونوں سے اور ایسے ہی اختیام اور خاتام سب

کے معنی ایک ہیں۔ اور جمع خواتیم آتی ہے اور خاتمہ کے معنی آخر کے ہیں۔

منتہی الادب میں خاتم کے متعلق لکھا ہے "خاتم کصاحب المهر و انگشتری" و آخر ہر چیزے و پایاں آں و آخر قوم و خاتم بالفتح مثلہ و محمد خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم و علیہم اجمعین"

صراح میں لکھا ہے "خاتمة الشی ء آخره و محمد خاتم الانبیاء بالفتح صلوات الله علیه و علیهم اجمعین"۔

خاتمہ شے کے معنی آخر شے کے ہیں اور اسی معنی میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔

قادیانیوں سے ایک سوال

ایک دفعہ مناظرہ میں فقیر نے ایک قادیانی سے سوال کیا کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے نبوت مل سکتی ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے نجات بھی مل سکتی ہے یا نہیں؟ قادیانی نے کہا ہو سکتی ہے تو میں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے نجات ہو سکتی ہے تو پھر مرزا کو ماننے کی کیا ضرورت ہے؟ وہ چکرا گیا اور کہنے لگا نہیں ہو سکتی، تو میں نے کہا مرزا اگر حضور کی اتباع کرے تو نبوت اسے مل جائے۔ اور امت محمدیہ اگر حضور کی اتباع کرے تو نجات بھی نہ ہو! فبهت الذی کفر۔

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ مجھے اور قیامت کو ان دو انگلیوں کی طرح بھیجا گیا ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں، میرے بعد بس قیامت ہے۔ جیسا کہ انگشت شہادت درمیانی انگلی کے متصل واقع ہے، دونوں کے درمیان کوئی انگلی نہیں۔ اسی طرح میرے اور قیامت کے درمیان کوئی نبی نہیں۔

اجماع کی حقیقت اور اس کی عظمت

خدا تعالیٰ کے ہزاروں درود اس ذات مقدس پر جس کے طفیل میں ہم جیسے سراپا گناہ اور سراسر خطا و قصور، بھی خیر الامم، امت وسطی، امت مرحومہ، شہداء خلق کے القاب گرامی کے ساتھ پکارے جاتے ہیں۔

کہ دارد زیر گردوں میر ساماں نے کہ من دارم

''وہ بے شمار خداوندی انعام واکرام جو ہمارے آقاء نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت ہم پر مبذول ہوئے ہیں' اجماع امت بھی ان میں سے ایک امتیازی فضیلت ہے جس کی حقیقت یہ ہے کہ اس امت کے علماء مجتہدین اگر کسی مسئلہ میں ایک حکم پر اتفاق کرلیں تو یہ حکم بھی ایسا ہی واجب الاتباع اور واجب التعمیل ہوتا ہے جیسے قرآن وحدیث کے شرعی احکام۔

اسی بات کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں فرمایا ہے کہ ''لن تجتمع امتی علی الضلالة''یعنی میری امت کا مجموعہ کبھی گمراہی پر متفق نہیں ہوسکتا۔

اسی لئے اصول کی کتابوں میں اس کے حجت ہونے اور اس کے شرائط ولوازم پر مفصل بحث کی جاتی ہےاوراحکام شرعیہ کی حجتوں میں قرآن وحدیث کے بعد تیسرے نمبر پر اجماع کو رکھا جاتا ہے۔

صحابہ کرامؓ کا سب سے پہلا اجماع

اسلامی تاریخ میں یہ بات درجہ تواتر کو پہنچ چکی ہے کہ مسیلمہ کذاب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں دعویٰ نبوت کیا اور ایک بڑی جماعت اس کی پیرو ہوگئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سب سے پہلی مہم جہاد جو صدیق اکبرؓ نے اپنی خلافت میں کی وہ اسی کی جماعت پر تھا۔ جمہور صحابہ کرامؓ نے اس کو محض دعوائے نبوت کی وجہ سے اور اس کی جماعت کو اس کی تصدیق کی وجہ سے کافر سمجھا اور باجماع صحابہؓ وتابعینؒ ان کے ساتھ وہی معاملہ کیا گیا جو کفار کے ساتھ کیا جاتا ہے۔اور یہی اسلام میں سب سے پہلا اجماع تھا۔ حالانکہ مسیلمہ کذاب بھی مرزا قادیانی کی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور قرآن کا منکر نہ تھا بلکہ بعینہ مرزا قادیانی کی طرح آپ کی نبوت پر ایمان لانے کے ساتھ اپنی نبوت کا مدعی تھا۔ یہاں تک کہ اس کی اذان میں برابر ''اشہد ان محمدا رسول اللہ'' پکارا جاتا تھا اور وہ خود بھی بوقت اذان اس کی شہادت دیتا تھا۔ تاریخ طبری ص۲۴۴ ج۳ میں ہے۔

وہ (مسیلمہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اذان میں یہ گواہی دیتا تھا کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور اس کا موذن عبداللہ بن نواحہ اور اقامت کہنے والا حجیر بن عمیر تھا اور جب حجیر شہادت پر پہنچتا تو مسیلمہ بآواز بلند کہتا کہ حجیر نے صاف بات کہی اور پھر اس کی تصدیق کرتا تھا۔ الغرض نبوت وقرآن پر ایمان' نماز روزہ سب ہی کچھ تھا۔ مگر ختم نبوت کے بدیہی

مسئلہ کے انکار اور دعویٰ نبوت کی وجہ سے باجماع صحابہ کرام کافر سمجھا گیا اور حضرت صدیق اکبرؓ نے صحابہ کرامؓ مہاجرین' انصار' اور تابعینؒ کا ایک عظیم الشان لشکر حضرت خالد بن ولید کی امارت میں مسیلمہ کے ساتھ جہاد کے لئے یمامہ کی طرف روانہ کیا۔

تمام صحابہ میں سے کسی ایک نے بھی اس کا انکار نہ کیا اور کسی نے نہ کہا کہ یہ لوگ اہل قبلہ ہیں' کلمہ گو ہیں' نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ ادا کرتے ہیں ان کو کیسے کافر سمجھ لیا جائے حضرت فاروق اعظم کا ابتداء خلاف کرنا جو روایات میں منقول ہے وہ بھی اس واقعہ میں نہیں تھا بلکہ مانعین زکوٰۃ پر جہاد کرنے کے معاملہ میں تھا۔

نیز مسک الختام فی ختم نبوۃ سید الانام' کے ص ۱۰ پر حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ نے صراحت فرمائی ہے کہ ''امت محمدیہ میں سب سے پہلا اجماع جو ہوا وہ اسی مسئلہ پر ہوا کہ مدعی نبوت قتل کیا جائے'' (احتساب قادیانیت ج ۲ مجموعہ رسائل مولانا ادریس کاندھلوی ص ۱۰)

مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں ''اور سب سے پہلا اجماع جو اس امت میں منعقد ہوا وہ مسیلمہ کذاب کے قتل پر اجماع تھا۔ جس کا سبب صرف اس کا دعویٰ نبوت تھا۔ اس کی دیگر گھناؤنی حرکات کا علم صحابہ کرام کو اس کے قتل کے بعد ہوا تھا۔ جیسا کہ ابن خلدون نے نقل کیا ہے۔ (خاتم النبیین مترجم ص ۱۹۷)

اجماع امت کے مزید حوالہ جات

۱- ملا علی قاری شرح فقہ اکبر میں لکھتے ہیں۔

"دعوی النبوة بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم کفر بالاجماع"

(شرح فقه اکبر ص ۲۰۲)

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاجماع کفر ہے۔

۲- حجتہ الاسلام امام غزالی ''الاقتصاد'' میں فرماتے ہیں۔

بیشک امت نے بالاجماع اس لفظ (خاتم النبیین) سے یہ سمجھا ہے کہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ رسول۔ اور اس پر اجتماع ہے کہ اس لفظ میں کوئی

تاویل وتخصیص نہیں۔ پس اس کا منکر یقیناً اجماع امت کا منکر ہے۔ (الاقتصاد فی الاعتقاد ص۱۲۳)

۴۔ حضرت قاضی عیاضؒ نے اپنی شہرہ آفاق کتاب ''شفاء'' میں خلیفہ عبدالملک بن مروان کے عہد خلافت کا واقعہ نقل کیا ہے کہ ان کے زمانہ میں حارث نامی ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا تو خلیفہ نے وقت کے علماء (جو صحابہ کرام اور تابعینؒ تھے) کے فتویٰ سے اسے قتل کر دیا۔ اور سولی پر چڑھایا۔ قاضی عیاض صاحبؒ اس واقعہ کو نقل کر کے لکھتے ہیں۔

''وفعل ذالک غیرواحد من الخلفاء والملوک باشباههم واجمع علماء وقتهم علی صواب فعلهم والمخالف فی ذالک من کفر هم کافر'' (شفاء ص۲۵۷، ۲۵۸ ج۲)

اور بہت سے خلفا' سلاطین نے ان جیسے مدعیان نبوت کے ساتھ یہی معاملہ کیا ہے اور اس زمانہ کے علماء نے ان سے اس فعل کے درست ہونے پر اجماع کیا ہے اور جو شخص ایسے مدعیان نبوت کی تکفیر میں خلاف کرے وہ خود کافر ہے۔

۵۔ اور علامہ سید محمود آلوسیؒ مفتی بغداد اپنی تفسیر روح المعانی ص ۳۹ ج ۲۲ میں اسی اجماع کو الفاظ ذیل میں نقل فرماتے ہیں۔

''ویکون صلی اللہ علیه وسلم خاتم النبیین مما نطقت به الکتاب وصدعت به السنة واجمعت علیه الامة فیکفر مدعی خلافه ویقتل ان اصر''۔

۶۔ اور اسی مضمون کو علامہ ابن حجر مکی نے اپنے فتاویٰ میں اس طرح بیان فرمایا ہے۔

''ومن اعتقد وحیاً بعد محمد صلی اللہ علیه وسلم کفر باجماع المسلمین

'' اور جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی وحی کا معتقد ہو وہ باجماع المسلمین کافر ہے۔

۷۔ کتاب الفصل فی الملل والنحل میں ہے۔

''صح الاجماع علیٰ ان کل من جحد شیاً صح عندنا بالاجماع ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اتیٰ به فقد کفر''۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی چیز کے اجماعی طور پر ثابت ہو جانے سے اس کا انکار کرنے والا بھی بالاجماع کافر ہے۔

خلاصہ بحث

۱-مسئلہ ختم نبوت قرآن مجید کے ننانوے آیات و بینات سے ثابت ہے۔
۲-مسئلہ ختم نبوت دوسودس احادیث مبارکہ سے ثابت ہے۔
۳-مسئلہ ختم نبوت تواتر سے ثابت ہے۔
۴-مسئلہ ختم نبوت اجماع امت سے ثابت ہے
۵-مسئلہ ختم نبوت پر امت کا سب سے پہلا اجماع منعقد ہوا۔
۶-مسئلہ ختم نبوت کے لئے بارہ سو صحابہ کرام نے جام شہادت نوش فرمایا' جس میں سات سو حافظ وقاری اور بدری صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین تھے۔
۷-مسئلہ ختم نبوت کی وجہ سے اللہ رب العزت نے امت کو اجماع کی نعمت سے نوازا۔
۸-مسئلہ ختم نبوت کی وجہ سے رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ وحی قرآن مجید کی حفاظت کا اللہ نے وعدہ فرمایا۔
۹-ختم نبوت کے تحفظ کی پہلی جنگ کے بعد قرآن مجید کو جمع کرنے کا صدیق اکبرؓ کے زمانہ میں امت نے اہتمام کیا۔
۱۰-ختم نبوت کے منکر یعنی جھوٹے مدعی نبوت سے اس کے دعوی نبوت کی دلیل طلب کرنے والا بھی کافر ہے۔ نیز یہ کہ جھوٹے مدعی نبوت اور اس کے پیروکاروں کی شرعی سزا قتل ہے۔
۱۱-دنیا میں کہیں کسی آسمانی کتاب کے حافظ موجود نہیں جب کہ قرآن مجید کے حافظ و قاری ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں ہیں یہ اس لئے کہ پہلی کتب عارضی اور محدود دور کے لئے تھیں۔ قرآن مجید قیامت تک کے لئے ہے اس اعتبار سے تو اصحاب صفہؓ سے لیکر اس وقت تک دنیا کے ہر خطہ میں حافظ قاری ختم نبوت کی دلیل ہیں۔
۱۲-مسیحی قوم اپنی عبادت گاہوں کو فروخت کر کے دوسرے مقاصد' دکان و مکان' کے لئے استعمال کرتی ہیں۔ جہاں مسجد بن جائے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ کو دوسرے مقصد کے لئے استعمال نہیں کر سکتی۔ پہلے انبیاء کی شریعت محدود وقت کے لئے تھیں ان کی عبادت گاہیں بھی محدود وقت کے لئے تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت قیامت تک

کیلئے ہے تو مساجد بھی قیامت تک کے لئے ہیں۔اس اعتبار سے دیکھئے تو مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکر کائنات کے ہر خطہ کی ہر مسجد ختم نبوت کی دلیل نظر آتی ہے۔

ان تمام امور پر نظر کریں تو گویا پورا دین ختم نبوت کے گرد گھومتا نظر آتا ہے۔

لہٰذا اب ہمیشہ بحث اس پر ہونی چاہئے کہ آخری نبی کون ہے؟ آیا حضور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں یا مرزا غلام احمد قادیانی ہے؟

امکان کی بحث

اکثر اوقات مرزائی امکان نبوت کی بحث چھیڑ دیتے ہیں۔ یہاں امکان کی بحث نہیں ہے وقوع کی بحث ہے اگر وہ امکان کی بحث چھیڑیں تو تریاق القلوب کی درجہ ذیل عبارت پیش کریں۔

”مثلاً ایک شخص جو قوم کا چوہڑہ یعنی بھنگی ہے اور ایک گاؤں کے شریف مسلمانوں کی تیس چالیس سال سے یہ خدمت کرتا ہے کہ دو وقت ان کے گھروں کی گندی نالیوں کو صاف کرنے آتا ہے اور ان کے پائخانوں کی نجاست اٹھاتا ہے اور ایک دو دفعہ چوری میں بھی پکڑا گیا اور چند دفعہ زنا میں بھی گرفتار ہو کر اس کی رسوائی ہو چکی ہے اور چند سال جیل خانہ میں قید بھی رہ چکا ہے اور چند دفعہ ایسے برے کاموں پر گاؤں کے نمبرداروں نے اس کو جوتے بھی مارے ہیں اور اس کی ماں اور دادیاں اور نانیاں ہمیشہ سے ایسے ہی نجس کام میں مشغول رہی ہے اور سب مردار کھاتے اور گوہ اٹھاتے ہیں۔اب خداتعالیٰ کی قدرت پر خیال کر کے ممکن تو ہے کہ وہ اپنے کاموں سے تائب ہو کر مسلمان ہو جائے اور پھر یہ بھی ممکن ہے کہ خداتعالیٰ کا ایسا فضل اس پر ہو کہ وہ رسول اور نبی بھی بن جائے اور اس گاؤں کے شریف لوگوں کی طرف دعوت کا پیغام لیکر آوے اور کہے کہ جو شخص تم میں سے میری اطاعت نہیں کرے گا خدا اسے جہنم میں ڈالے گا۔لیکن باوجود اس امکان کے جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے کبھی خدا نے ایسا نہیں کیا۔ (تریاق القلوب خ ص ۲۸۰ ج ۱۵)

مرزا نے اپنا تعارف بایں الفاظ کرایا ہے۔ملاحظہ ہو

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(براہین احمدیہ پنجم خ ص ۱۲۷ ج ۲۱)

اب اگر وہ بنی آدم میں سے تھا جیسا کہ ہمارا اس کے بارے میں ابھی تک خیال ہے تو پھر اس نے اپنی آدمیت کا انکار کر کے سفید جھوٹ بولا ہے اور جھوٹا آدمی نبی نہیں ہو سکتا۔

ان کی نام نہاد تواضع کا نمونہ ملاحظہ فرمائیے۔ جو مرزائیوں کی تاویل کا منہ چڑا رہے ہیں۔ دیکھئے۔

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو   اس سے بہتر غلام احمد ہے

(دافع البلاء خ ص ۲۴۰ ج ۱۸)

روضہء آدم کے جو تھا نامکمل اب تلک' میرے آنے سے ہوا کامل بجملہ برگ و بار

(براہین پنجم خ ص ۱۴۴ ج ۲۱)

کربلائے ست سیر ہر آنم   صد حسین است درگر یبانم

آدم نیز احمد مختار   در برم جامہ ہمہ ابرار

آنچہ داداست ہر نبی راجام   داد آں جام را مرا بتمام

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے   من بعرفاں نہ کمترم ز کسے

(نزول المسیح خ ص ۴۷۷ ج ۱۸)

خود ہی سوچئے۔ کیا کوئی ہوش مند انسان ایسے متکبر اور گھمنڈی کو منکسر المزاج کہہ سکتا ہے۔ اب قادیانی بتائیں کہ کیا یہ منکسر المزاجی تھی؟

۲۔ کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں اگر یہ عاجزی ہے تو تمام مرزائی اجتماعی طور پر مرزا قادیانی کی سنت پر عمل کر کے عاجزی کریں اور اعلان کریں کہ وہ آدم زاد نہیں۔

۳۔ ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار' تو انسان کی جائے نفرت دو مقام ہیں۔ مرزائی وضاحت کریں کہ وہ کون سی جگہ تھا۔ (**لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم**)

۱۔ مرزا نے حج نہیں کیا۔   ۲۔ مرزا نے ہجرت نہیں کی۔

۳۔ مرزا نے جہاد بالسیف نہیں کیا بلکہ الٹا اس کو حرام کہا۔

۴۔ مرزا نے کبھی پیٹ پر پتھر نہیں باندھے۔

۵- ہندوستان کے قحبہ خانوں میں زنا ہوتا رہا مگر غلام احمد نے کسی زانیہ یا زانی کو سنگسار نہیں کرایا بلکہ اس کے اور اس کے خاندان کے اس فعل قبیح میں ملوث ہونے کے پختہ ثبوت خود قادیانیوں نے ہی جمع کئے ہیں۔

۶- ہندوستان میں چوریاں ہوا کرتی تھیں مگر مرزا جی نے کسی چور کے ہاتھ نہیں کٹوائے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا اصل نام جو اس کے ماں باپ نے رکھا تو وہ غلام احمد تھا۔ مرزا بھی ساری زندگی یہی لکھتا رہا' بکتا رہا۔ اس کا نام احمد نہیں تھا۔ تو غلام احمد' اسمہ احمد کا مصداق کیسے ہو گیا؟

ایک دفعہ ایک قادیانی نے حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے سامنے یہ بات کہہ دی آپ نے فی البدیہہ فرمایا غلام احمد سے مراد' احمد ہے تو عطاء اللہ سے مراد صرف اللہ ہو سکتا ہے۔ غلام احمد کو احمد مانتے ہو تو پھر عطاء اللہ کو اللہ ماننا پڑے گا۔ اگر اللہ مانو گے! تو میرا پہلا حکم یہ ہے کہ غلام احمد جھوٹا ہے۔ اسے میں نے نبی نہیں بنایا۔ پس شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کے حاضر جوابی سے قادیانی یہ جا وہ جا!

ہماری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بانی رکن اور دوسرے امیر' خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ تھے۔ جماعت قادیانی کے مشہور مناظر قاضی نذیر احمد سے آپ کی گفتگو ہوئی۔ جب قاضی نذیر قادیانی لاجواب ہو گیا کوئی جواب نہ بن پڑا تو خفت مٹانے اور اپنے ہمراہیوں کو مرعوب کرنے کی غرض سے قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ سے یہی کہا کہ آپ بھی دعا کریں میں بھی دعا کرتا ہوں۔ جو سچا ہوگا اس کی دعا قبول ہو جائے گی۔ اتفاق سے قاضی ایک آنکھ سے عاری تھے۔ ہمارے حضرت قاضی احسان احمدؒ نے فوراً ہاتھ اٹھائے اور فرمایا یا اللہ اگر مسلمان سچے ہیں اور مرزائی جھوٹے ہیں تو اس قاضی نذیر قادیانی کی آنکھ ٹھیک نہ ہو۔ منہ پر ہاتھ پھیر کر قاضی نذیر قادیانی کو کہا کہ اب آپ دعا کریں کہ اگر آپ سچے ہیں تو آپ کی آنکھ ٹھیک ہو جائے۔ اس پر قاضی نذیر کھسیانی بلی کھمبا نوچے کا عملی مصداق بن کر رہ گیا۔

سپریم کورٹ کے قابل صداحترام جج صاحبان کو ملت اسلامیہ کا خراج عقیدت

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم گنبد خضراء میں آپ سے کتنے خوش ہوں گے۔ مجاہد اعظم ختم نبوت سیدنا صدیق اکبرؓ کتنے شاداں وفرحاں ہوں گے۔ جنگ یمامہ کے شہدائے ختم نبوت اور دیگر زمانوں کے شہدائے ختم نبوت کی ارواح کتنی پر مسرت ہوں گی۔ حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ، حضرت پیر جماعت علی شاہ حضرت سید انور شاہ کشمیری حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری، مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کتنے خوش وخرم ہوں گے۔ آپ نے ارتداد کے جن کو پابہ زنجیر کر دیا نبوت کاذبہ کے دجل وفریب کو ہتھکڑی لگادی۔ شعائر اسلامی کے سامنے دیوار چین قائم کر دی۔ ملک عزیز پاکستان کو ایک بہت بڑے خونی بحران سے بچالیا۔ قادیانی مذہبی بہروپیوں کی وردی اتر وادی اور کفر واسلام کے درمیان ایک حد فاصل قائم کر دی"۔

عقیدۂ ختم نبوت اسلام کی اساس ہے۔ یہی وہ بنیادی پتھر ہے جس پر دین اسلام کی عمارت کھڑی ہے۔ یہی وہ عقیدہ ہے جو جسد اسلام کی روح ہے۔ اس عقیدہ کی اہمیت ونزاکت کی وجہ ہے کہ مسلمان ہر عہد میں تحفظ ختم نبوت کے لئے بڑے حساس اور چوکس رہے ہیں۔ تاریخ اسلام شاہد ہے کہ جب بھی کسی کمینہ خصلت نے تاج وتخت ختم نبوت پر ڈاکہ زنی کی ناپاک جسارت کی غیور مسلمانوں کی تلواریں اللہ کا انتقام بن کر اس کی طرف لپکیں اور اسے جہنم واصل کر دیا۔ مسلمانوں کی تاریخ ختم نبوت کے محافظوں کی قربانیوں سے بھری پڑی ہے۔ وقت نے جب بھی انہیں پکارا وہ لبیک لبیک کی صدائیں دیتے آئے اور اپنی جانیں نچھاور کر دیں۔ تاریخ کے اوراق پر شہدائے ختم نبوت کے خون کی چمک رشک خورشید وقمر ہے۔

(تحریر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

اسلام حق تعالیٰ شانہ کا آخری پیغام آسمانی ہے جو انسانیت کی فلاح وسعادت کے لئے نبی آخر الزمان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اور جو تواتر اور تسلسل کے ساتھ منتقل ہوتا ہوا ہم تک پہنچا۔ پس جو خوش بخت اسلام کی ایک ایک بات کو دل وجان سے مانتے ہیں وہ ''مسلمان'' ہیں اور جو لوگ ان متواترات میں سے کسی ایک کا انکار کرتے ہیں یا ان کے متواتر مفہوم کا انکار کرتے ہیں وہ ''غیر مسلم'' کہلاتے ہیں۔ مثلاً قرآن کریم کو اول سے آخر تک لفظاً ومعنیً ماننا اسلام کی شرط ہے اور اس کے ایک لفظ یا متواتر مفہوم کا انکار کفر ہے۔

قادیانی فرقہ جو باجماع امت خارج از اسلام ہے اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ اس نے اسلام کے بے شمار متواترات میں غلط تاویلیں کرکے ان کے مفہوم کو بدل ڈالا ہے ان میں دو عقیدے زیادہ مشہور ہیں ایک ختم نبوت' دوسرے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول یہ دونوں دین اسلام کے ایسے قطعی اور متواتر عقیدے ہیں کہ گذشتہ صدیوں کے تمام اکابر ان کو تواتر و تسلسل کے ساتھ نقل کرتے چلے آئے ہیں۔

ان دونوں عقیدوں پر بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں مگر ہمارے مخدوم حضرت مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہ نے ان دونوں مسائل پر ایسے عام فہم انداز میں قلم اٹھایا ہے کہ متوسط ذہن کے آدمی کو بھی ان کے سمجھنے میں کوئی الجھن نہیں رہ جاتی وہ اس رسالہ کو شائع کرتے ہوئے انصاف پسند قادیانیوں کو بھی دعوت دیتے ہیں کہ وہ اپنی غلطی کی اصلاح کریں اور اس نور سے روشنی حاصل کرنے کی کوشش کریں وللہ الحمد اولاً آخراً۔

محمد یوسف عفا اللہ عنہ

الحمد للہ وحدہ' والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ'

مرزا غلام احمد قادیانی کی جانچ

ختم نبوت ہمارے ایمان کا جز ہے لیکن میں تھوڑی دیر کے لئے اس سے صرف نظر کر کے کہتا ہوں کہ اگر بالفرض نبوت ختم نہ ہوئی ہوتی اور انبیاء علیہم السلام کی آمد کا سلسلہ جاری ہوتا تب بھی مرزا غلام احمد جیسے کسی شخص کے نبی ہونے کا کوئی امکان نہیں تھا۔ میں اس وقت آپ حضرات کے سامنے ۴ اصولی باتیں پیش کرتا ہوں ان کی روشنی میں ہر شخص مرزا صاحب کو بڑی آسانی سے جانچ سکتا ہے اور میرے نزدیک قادیانیت پر غور کرنے کا یہی صحیح اور سیدھا اور آسان ترین راستہ ہے جو چار اصولی باتیں میں اس وقت آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں وہ دو اور دو چار کی طرح بالکل بدیہی اصول ہیں۔

چار اصولی باتیں

پہلی بات

(۱) میری پہلی اصولی بات جس سے کوئی بھی انکار نہیں کرسکتا یہ ہے کہ ہر سچے نبی کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے سے پہلے سب نبیوں کا احترام کرے اور دوسرے لوگوں کو بھی ان کے ادب واحترام کی تعلیم دے کیونکہ ہر پیغمبر اللہ کا نائب اور اس کا نمائندہ ہوتا ہے کسی پیغمبر کی اہانت اور ہتک کرنا کسی ادنیٰ درجہ کے مومن کا بھی کام نہیں لیکن مرزا غلام احمد کو ہم دیکھتے ہیں کہ اس نے اللہ کے سچے اور جلیل القدر نبی سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں بڑی غیر شریفانہ باتیں کہی اور لکھی ہیں چونکہ یہ مجلس بحث ومناظرہ کی مجلس نہیں ہے اور میں آپ حضرات کو قادیانیت کے متعلق غور کرنے کا صرف طریقہ اور راستہ بتانا چاہتا ہوں اس لئے مرزا صاحب کی صرف ایک عبارت بطور نمونہ پیش کرتا ہوں۔ وہ اپنی کتاب ''دافع البلاء'' کے ص۵ آخری صفحہ پر لکھتے ہیں۔

''مسیح کی راستبازی اپنے زمانہ کے دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی' بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے' کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا

کہ کسی فاحشہ عورت نے آ کر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام حصور رکھا مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔"

اس عبارت میں مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرت مسیح بن مریم علیہ السلام پر چند تہمتیں رکھی ہیں اول یہ کہ وہ شراب پیتے تھے دوم یہ کہ وہ فاحشہ اور بدکار عورتوں سے ان کی ناپاک کمائی سے حاصل کیا ہوا عطر اپنے سر پر ملواتے تھے اور ان کے ہاتھوں اور سر کے بالوں سے اپنے بدن کو چھوواتے تھے۔ تیسرے یہ کہ بے تعلق جوان عورتیں ان کی خدمت کرتی تھیں۔

یہ ناپاک تہمتیں حضرۃ مسیح علیہ السلام جیسے پاک پیغمبر پر رکھنے کے بعد یہ شخص یہ بھی کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق حصور کا لفظ انہی قصوں کی وجہ سے نہیں فرمایا۔

یہ گندی باتیں جو اس شخص نے یہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کہی ہیں مجھے معلوم نہیں کہ آپ لوگوں کا احساس ان کے متعلق کیا ہے میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ نبی کا مقام تو بہت بلند ہے کسی شریف اور نیک آدمی کے متعلق بھی ایسی باتیں کرنا یقیناً اس کی سخت توہین ہے اور جس شخص میں ایمان کا کوئی ذرہ ہو وہ اللہ کے کسی پیغمبر کے متعلق ایسی گندی اور بے حیائی کی باتیں زبان سے نہیں نکال سکتا۔

قادیانی تاویل

میں خود ہی آپ کو یہ بھی بتلا دوں کہ مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق جو ایسی غیر شریفانہ باتیں اپنی کتابوں میں لکھی ہیں قادیانی حضرات ان کے متعلق عام طور سے یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ یہ سب عیسائی پادریوں کے مقابلہ میں الزامی طور پر لکھا گیا ہے لیکن یہ محض دھوکہ اور بناوٹ ہے۔ خصوصاً میں نے اس وقت جو عبارت پڑھ کر سنائی ہے وہ دافع البلاء کی ہے اور دافع البلاء کے مخاطب زیادہ تر علماء اسلام ہیں جس کا جی چاہے

پوری کتاب پڑھ کر دیکھ لے اس کے علاوہ جو گندی اور فحش باتیں اس نے اس عبارت میں سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب کی ہیں وہ تو ان کے نزدیک (معاذ اللہ) ایسے سچے اور واقعی قصے ہیں کہ اللہ نے انہی کی وجہ سے قرآن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حصور کے خطاب سے محروم رکھا اور وہ قرآن میں حضرت عیسیٰ کا نام حصور نہ رکھنے کو ان گندی تہمتوں کے ثبوت کے طور پر پیش کر رہے ہیں۔ پس اس کو پادریوں کے مقابلہ کا صرف الزامی جواب کیسے کہا جا سکتا ہے۔

بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ دافع البلاء کی اس عبارت سے یہ بات بھی واضح طور پر معلوم ہو گئی کہ اس شخص نے یعنی مرزا غلام احمد قادیانی نے اگر کسی کتاب میں عیسائیوں کے مقابلہ میں بھی ایسی باتیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق کہی ہیں تو وہ صرف ''الزامی'' نہیں ہیں بلکہ یہ ان کے اپنے خیالات اور دعوے ہیں۔ میں مثال کے طور پر کہتا ہوں کہ اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق قریب قریب یہی گندی باتیں اس سے بھی زیادہ نامہذب اور گندے الفاظ میں ''ضمیمہ انجام آتھم'' میں لکھی ہیں۔ اگرچہ اس قسم کی چیزوں کا پڑھنا اور سننا ہر مسلمان کے لئے تکلیف دہ ہے لیکن چونکہ آپ کو اس کی ضرورت ہے اس لئے میں اس کو بھی پڑھے دیتا ہوں۔ مرزا قادیانی لکھتا ہے۔

آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ مگر شاید یہ بھی خدائی کے لئے ایک شرط ہوگی۔ آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا دے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔

ضمیمہ انجام آتھم ص ۷

اس عبارت میں بھی مرزا غلام احمد قادیانی نے وہی باتیں کہی ہیں ''جو دافع البلاء'' سے میں ابھی آپ کو سنا چکا ہوں بلکہ یہاں ان کا طرز بیان اور زیادہ غیر شریفانہ اور سوقیانہ ہے

اور سچی بات یہ ہے کہ کتاب کو زمین پر پٹک دینے کو جی چاہتا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ ضمیمہ انجام آتہم کی اس عبارت کے خاص مخاطب بعض عیسائی پادری ہیں لیکن دافع البلاء کی عبارت پڑھنے کے بعد ضمیمہ انجام آتہم کی اس عبارت کے متعلق بھی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ صرف الزامی باتیں ہیں جو عیسائیوں کے ''یسوع'' کے حق میں کہی گئی ہیں۔ کیونکہ دافع البلاء سے معلوم ہو چکا کہ واقعہ میں وہ عیسیٰ علیہ السلام کو ایسا ہی سمجھتے ہیں۔ بلکہ قرآن پاک کو اور خدا کو بھی اپنی گواہی میں لاتے ہیں۔ اسی لئے میں نے اس سلسلہ میں آپ حضرات کے سامنے دافع البلاء کی عبارت پیش کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ انجام آتہم کے ضمیمہ کی یہ عبارت تو میں نے صرف اس لئے پڑھ دی کہ اس میں وہی بات زیادہ گندے طریقہ پر کہی گئی ہے اور دافع البلاء کی عبارت نے اس کی تصدیق کر دی ہے کہ یہ صرف الزامی باتیں نہیں ہیں بلکہ عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق مرزا غلام احمد قادیانی کے یہ دعوے ہیں۔

بہر حال یہ آپ نے سمجھ لیا ہوگا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے ان عبارتوں میں سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں کیسی گندی اور اہانت آمیز باتیں کہی ہیں۔ پس ایسا شخص نبی کیا معنی صاحب ایمان بھی نہیں ہو سکتا ہے بلکہ شرافت و تہذیب کے عام معیار کے مطابق اس کو ایک شریف اور مہذب انسان بھی نہیں کہا جا سکتا۔

(اس موقع پر حاضرین مجلس میں سے کسی صاحب نے پوچھا کہ آپ بتلا سکتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ایسی باتیں کیوں لکھیں؟)

میں نے کہا۔ میرے نزدیک اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ مرزا صاحب کا ایک اہم دعویٰ یہ ہے کہ وہ مسیح موعود ہیں یعنی حدیثوں میں آخر زمانہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد کی جو خبریں دی گئی ہیں وہ ہی ان کے مصداق ہیں اور اپنی شان میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے بہت بڑھے ہوئے ہیں اور بعض خاص مشابہتوں اور مناسبتوں کی وجہ سے حدیثوں میں مجازاً ان ہی کو عیسیٰ اور مسیح کہا گیا ہے لیکن اس کے لئے یہ ضروری تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں ان کی سیرت اور ان کا کردار گھٹیا نہ ہو بلکہ بلند اور بڑھیا ہو۔ تو میرا خیال ہے کہ وہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان کو اس لئے گرانا چاہتے ہیں کہ اپنے

بے وقوف معتقدوں کو یہ باور کرا سکیں کہ سیرت اور کردار کے لحاظ سے مسیح ناصری کے مقابلہ میں میں بلند ہوں[1] بہر حال میں یہی سمجھتا ہوں۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی جانچ کے لئے جو ۴ اصولی باتیں میں آپ حضرات کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ ان میں سے پہلی تو یہی تھی جو میں پیش کر چکا اور آپ سن چکے اب آگے سنیے۔

دوسری بات

دوسری اصولی بات یہ ہے کہ اللہ کے سچے پیغمبر کے لئے یہ ناممکن ہے کہ وہ اپنے دعوے کی سچائی اور اپنی بڑائی ثابت کرنے کے لئے بھولے سے بھی کبھی جھوٹ بولے مگر مرزا غلام احمد قادیانی اس معاملے میں بڑے بیباک ہیں اور بہت بے تکلفی اور دیدہ دلیری سے صاف صریح جھوٹ بول جاتے ہیں اگر آپ چاہیں تو اس کی بہت سی مثالیں ہیں ان کی کتابوں سے پیش کر سکتا ہوں، لیکن چونکہ میرا مطمح نظر اس وقت صرف اتنا ہی ہے کہ مرزا قادیانی کی جانچ اور قادیانیت پر غور کرنے کا ایک صحیح اور اصولی طریقہ آپ حضرات کو بتلا دوں، اس لئے میں اس سلسلہ میں بھی مرزا قادیانی کی غلط بیانی کی صرف موٹی سی مثال آپ کے سامنے پیش کر دینا کافی سمجھتا ہوں۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے صریح جھوٹ کی ایک مثال

''مولوی غلام دستگیر قصوری نے اپنی کتاب میں اور مولوی اسماعیل علی گڑھ والے نے میری نسبت قطعی حکم لگایا کہ اگر وہ کاذب ہے تو ہم سے پہلے مرے گا اور ضرور ہم سے پہلے مرے گا' کیونکہ کاذب ہے۔ مگر جب ان تالیفات کو دنیا میں شائع کر چکے تو پھر بہت جلد آپ ہی مر گئے''۔ (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۱۱)

اس عبارت میں مرزا قادیانی نے مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری مرحوم اور مولانا اسمٰعیل علی گڑھی مرحوم کے متعلق جو یہ بات لکھی ہے کہ ''انہوں نے اپنی کتابوں میں یہ قطعی حکم لگایا تھا کہ وہ (یعنی مرزا غلام احمد) اگر کاذب ہے تو وہ ہم سے پہلے مرے گا اور ضرور ہم سے

---

[1] مرزا قادیانی کا مشہور شعر بھی ہے ابن مریم کے ذکر کو چھوڑ دو اس سے بہتر غلام احمد ہے (دافع البلاء ص ۲)

پہلے مرے گا کیونکہ وہ کاذب ہے اور یہ کہ اپنی جن تالیفات میں انہوں نے یہ بات لکھی تھی وہ شائع بھی ہو چکی ہیں۔ یہ سب مرزا صاحب کا تراشا ہوا جھوٹ ہے۔ ان دونوں مرحوم بزرگوں کی ایسی کوئی کتاب روئے زمین پر موجود نہیں ہے اور کبھی شائع نہیں ہوئی۔ جس میں انہوں نے یہ بات لکھی ہو آپ میں سے جس کا جی چاہے اس کی تحقیق کر لے' مرزا قادیانی کی زندگی میں بھی ان سے یہ مطالبہ کیا گیا اور پھر ان کے ماننے والوں کو ہمیشہ اس کے لئے چیلنج کیا گیا کہ ان دونوں بزرگوں کی وہ شائع شدہ کتابیں دکھاؤ جن میں یہ مضمون موجود ہو لیکن آج تک کوئی نہیں دکھلا سکا اور نہ قیامت تک کوئی دکھلا سکتا ہے کیونکہ جیسا کہ میں نے آپ کو بتلایا یہ مرزا قادیانی کا خالص جھوٹ اور افترا ہے۔

اور ان کی کذب بیانی کی یہی ایک مثال نہیں ہے بلکہ واقعہ یہ ہے کہ جو شخص مرزا قادیانی کی کتابوں کو تحقیق و تنقیدی نگاہ سے دیکھے گا وہ ان میں اس کی بیسوں' پچاسوں مثالیں پائے گا کہ وہ اپنی بڑائی اور سچائی ثابت کرنے کے لئے بالکل بے اصل اور بے بنیاد اور خلاف واقعہ باتیں بڑی دیدہ دلیری سے لکھ جاتا ہے۔ ایسا شخص پیغمبر تو کیا معنی ایک دیانتدار مصنف بھی نہیں سمجھا جا سکتا۔ میں اللہ تعالیٰ کا ایک نہایت حقیر اور گنہگار بندہ ہوں۔ قریب ۲۱' ۲۲ سال سے تحریر و تصنیف کا کام کرتا ہوں اور اندازہ یہ ہے کہ مستقل تصانیف کی شکل میں اور الفرقان میں میرے قلم کے لکھے ہوئے ۵'۶ ہزار صفحات ضرور شائع ہو چکے ہوں گے میں کہہ سکتا ہوں کہ میں بھی اس معاملے میں مرزا غلام احمد قادیانی سے کہیں زیادہ دیانتدار ہوں اور میرا کوئی مخالف میرے لکھے ہوئے ان ۵'۶ ہزار صفحات میں اس قسم کی غلط بیانی کی ایک مثال بھی نہیں نکال سکتا۔

بہرحال مرزا قادیانی کی یہ کمزوری بھی ایسی ہے جس کے ہوتے ہوئے ان کو کسی بڑے درجہ کا انسان نہیں سمجھا سکتا۔

تیسری بات

تیسری اصولی بات مرزا قادیانی کی جانچ کے لئے جو آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے بعض اہم پیشین گوئیاں ایسی کیں جن کو خود اپنے جھوٹے یا سچے ہونے کا خاص نشان اور معیار قرار دیا اور بڑے دعوؤں سے کہا کہ اگر یہ پوری

نہ ہوں تو میں جھوٹا ہوں اور ایسا ہوں اور ویسا ہوں۔ کمالات ص ۲۸۸ اور اللہ تعالیٰ نے اس کی اس قسم کی زیادہ تر پیشین گوئیوں کو غلط ثابت کر کے اس کا جھوٹا اور مفتری ہونا ظاہر کر دیا یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے ورنہ بہت سی پیشین گوئیاں رمالوں، جفاروں کی اور علم نجوم سے واقفیت رکھنے والے پنڈتوں کی پوری ہو جاتی ہیں اس لئے اگر بالفرض مرزا قادیانی کی یہ پیشین گوئیاں سو فیصدی بالکل ٹھیک ٹھیک پوری ہو جاتیں تب بھی ہم ان کو اس قسم کا استدراج سمجھتے جیسا کہ حدیثوں میں دجال کے متعلق آتا ہے کہ وہ خدائی کا دعویٰ کرے گا اور بارش برسا کے اور مردہ کو زندہ کر کے دکھائے گا اور اس کے باوجود دجال ہوگا۔ بہرحال ہمارا یہ ایمان ہے کہ قرآن مجید میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبین ہونے کا اعلان ہو جانے کے بعد جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے خواہ اس کے ہاتھ پہ کیسے ہی کرشمے ظاہر ہوں اور خواہ اس کی پیشین گوئیاں سو فیصدی پوری ہوں پھر بھی وہ ہرگز سچا نبی نہیں بلکہ کذاب و دجال ہے اس لئے اگر بالفرض مرزا قادیانی کی یہ پیشین گوئیاں پوری بھی ہو جاتیں جب بھی ہمارے ایمان اور عقیدہ پر الحمدللہ کوئی اثر نہ پڑتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے اس کی معرکہ کی پیشین گوئیوں کو غلط کر کے اپنے بہت سے کمزور بندوں کو اس آزمائش سے بچالیا۔

میں اس سلسلہ میں ان کی صرف دو پیشین گوئیوں کو اس وقت آپ حضرات کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔

پہلی پیشین گوئی ڈپٹی عبداللہ آتھم عیسائی کی موت سے متعلق ہے۔ مرزا قادیانی نے اس کی میعاد ۵ جون ۱۸۹۳ء سے پندرہ مہینہ تک (یعنی ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء تک) مقرر کی تھی پھر اس نے اپنی کتاب ''شہادۃ القرآن'' کے صفحہ ۸۰ پر اپنی صداقت کے نشان اور معیار کے طور پر اپنی اس پیشین گوئی کو پھر دہرایا کہ آتھم ضرور بالضرور اس مدت کے اندر یعنی ۵ ستمبر ۹۴ء تک مر جائے گا (اور چونکہ آتھم کی عمر ۷۰ برس کے قریب تھی اس لئے اس کا مر جانا کچھ مستبعد بھی نہ تھا) لیکن اللہ تعالیٰ نے مرزا قادیانی کو جھوٹا ثابت کرنا تھا اس لئے بوڑھا عبداللہ آتھم اس مدت میں بھی نہیں مرا۔ بلکہ اس میعاد سے تقریباً دو سال گزرنے کے بعد ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو مرا۔ خود مرزا صاحب نے انجام آتھم میں اس کی موت کی یہ تاریخ لکھی ہے۔ (انجام آتھم ص ۱۲)

مجھے یہ معلوم ہے کہ مرزا قادیانی نے اوران کی امت کے مناظروں نے اس پیشین گوئی کے بارے میں کیا کیا فضول اور مہمل تاویلیں کی ہیں لیکن میرا خیال ہے کہ ہر صحیح الفطرت آدمی کو قادیانیوں کی اس قسم کی باتوں سے ان کی ہٹ دھرمی کا اور حق پرستی سے دوری کا اور زیادہ یقین ہوتا ہے' سیدھی بات ہے کوئی منطق فلسفہ کا مسئلہ نہیں ہے اور کوئی پہیلی اور چیستاں نہیں ہے جس کا سمجھنا اور بوجھنا مشکل ہو۔ مرزا قادیانی نے پیشین گوئی کی تھی کہ آتھم ۵ جون ۱۸۹۳ء سے پندرہ مہینہ تک یعنی ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء تک ضرور مر جائے گا اور اس کو اپنے صادق یا کاذب ہونے کا معیار قرار دیا تھا۔ اب اگر آتھم ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء کی شام تک بھی مرجاتا تو مرزا قادیانی اپنے اس بیان کی رو سے سچا ہوتا لیکن جب وہ اس مدت میں نہیں مرا بلکہ قریباً دو سال بعد اور جیتا رہا تو اس کی اس دو سالہ زندگی کا ہر سانس اور ہر لمحہ مرزا غلام احمد قادیانی کے اقرار کے مطابق اس کے کاذب اور جھوٹے ہونے کا ثبوت ہے اور اس میں تاویلیں کرنا خواہ مخواہ ایک کھلے ہوئے جھوٹ کو سچ بنانے کی کوشش کرنا ہے۔ بہر حال غور کرنے والوں اور سمجھنے کا ارادہ رکھنے والوں کے لئے بات بالکل صاف سیدھی اور مختصر سی ہے۔

محمدی بیگم کا قصہ

دوسری پیشین گوئی جو میں آپ حضرات کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں وہ محمدی بیگم کے نکاح سے متعلق اس کی سب سے زیادہ مشہور اور معرکہ کی پیشین گوئی ہے جس کو اس نے اپنی کتابوں میں اپنی صداقت کا خاص آسمانی نشان اور معیار قرار دیا تھا۔ میں پہلے اس کا مختصر واقعہ بیان کر دوں۔

مرزا قادیانی کا ایک قرابتدار مرزا احمد بیگ ہوشیار پور کے رہنے والا تھا محمدی بیگم ان کی لڑکی تھی مرزا قادیانی کے دل میں اس سے نکاح کرنے کی خواہش پیدا ہوئی۔ چنانچہ مرزا قادیانی نے نکاح کا پیام دیا لیکن احمد بیگ راضی نہ ہوا اور انکار کر دیا مرزا قادیانی نے احمد بیگ کو متاثر اور مرعوب کرنے کے لئے بڑے زور سے دو باتوں کا اعلان کیا ایک یہ کہ محمدی بیگم کا میرے نکاح میں آنا مجھے خدا کی وحی اور الہام سے معلوم ہو چکا ہے اور میں نے خدا کے حکم سے یہ پیام دیا ہے اور خدا نے مجھے بتایا ہے کہ یہ نکاح ضرور ہوگا۔ اور دوسری بات یہ کہ اس

کے گھر والے اگر انکار کریں گے تو طرح طرح کی آفتوں اور مصیبتوں میں مبتلا ہوں گے اور خود محمدی بیگم پر بھی مصیبتیں آئیں گی۔ مرزا قادیانی نے ان باتوں کو اپنے خطوط اور اپنی کتابوں اور اشتہاروں میں ایسے زور سے لکھا کہ احمد بیگ اگر کچا آدمی ہوتا تو ڈر کے نکاح کر ہی دیتا لیکن اس نے کوئی اثر نہ لیا اور وہ برابر انکار کرتا رہا اور مرزا قادیانی طرح طرح سے کوششیں اور ہر قسم کی تدبیریں استعمال کرتا رہا جن کی تفصیل بہت لمبی ہے اور بڑی عبرتناک اور شرمناک ہے اور مجھے اس قسم کی باتوں سے اب طبعی انقباض ہوتا ہے اس لئے میں ان سب واہیات قصوں کو چھوڑتا ہوں اور صرف اصل معاملہ ہی آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔

مرزا قادیانی کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ معاملہ ایک مدت تک اسی طرح چلتا رہا کہ مرزا قادیانی محمدی بیگم کے والد احمد بیگ کو رام کرنے کی کوششیں اور تدبیریں کرتے رہے اس کو خطوط لکھتے رہے اور الہاموں کے حوالہ سے اس کو دھمکیاں بھی دیتے رہے مگر وہ انکار پر جما رہا یہاں تک کہ پٹی ضلع لاہور کے رہنے والے ایک شخص سلطان محمد سے محمدی بیگم کی شادی کی بات چیت ہونے لگی جب مرزا قادیانی کو اس کی اطلاع ہوئی تو اس نے اس میں رکاوٹ ڈالنے کی عجیب عجیب تدبیریں اور بڑی بڑی کوششیں کیں جب یہ تمام کوششیں بھی ناکام رہیں تو مرزا قادیانی نے حسب عادت خدا کے الہام کے حوالہ سے پیشین گوئی شائع کی کہ اگر سلطان محمد سے محمدی بیگم کا نکاح ہوا تو سلطان محمد روز نکاح سے اڑھائی سال کے اندر اور محمدی بیگم کا باپ احمد بیگ تین سال کے اندر مر جائیں گے اور لڑکی بیوہ ہو کر پھر میرے نکاح میں ضرور آئے گی۔ اللہ کی شان کہ محمدی بیگم کا نکاح سلطان محمد سے ہو گیا لیکن مرزا قادیانی اس کے بعد بھی برابر اسی زور وشور سے یہ پیشین گوئی کرتے رہے کہ سلطان محمد مرے گا اور محمدی بیگم ضرور بالضرور میرے نکاح میں آئے گی یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر مبرم ہے کوئی اسے بدل نہیں سکتا اور اگر یہ میری بات غلط ہو جائے یعنی اگر محمدی بیگم میرے نکاح میں نہ آئے اور اسی طرح سلطان محمد اگر مقررہ میعاد تک نہ مرے تو میں جھوٹا اور ایسا اور ویسا۔

یہ تو میں نے آپ کو اصل قصہ بہت مختصر طور سے اپنی زبان میں سنا دیا۔ اب آپ مرزا

قادیانی کے اس سلسلہ کے دعووٴں اور اس کی پیشین گوئیوں کی دو ایک عبارتیں بھی سن لیجئے اور عبارتیں بھی وہ جن کو مرزا قادیانی نے خدا کے الہام کی حیثیت سے لکھا ہے۔

یہ میرے ہاتھ میں مرزا قادیانی کی کتاب انجام آتھم ہے جو اس وقت کی لکھی ہوئی ہے جبکہ سلطان محمد کے ساتھ محمدی بیگم کے نکاح کو چار پانچ سال ہو چکے ہیں اس میں مرزا قادیانی نے اپنے کچھ وہ الہامات لکھے ہیں جو عربی زبان میں ہیں اور خود ہی ساتھ ساتھ اردو میں ترجمہ بھی لکھ دیا ہے ان میں چند سطروں کا ایک الہام ہے جس کا تعلق محمدی بیگم سے ہے جس میں مرزا قادیانی کے بیان کے مطابق ان کے خدا نے اس کو بتلایا ہے اور بڑے زوردار الفاظ میں یقین اور اطمینان دلایا ہے کہ محمدی بیگم پھر ضرور تمہارے نکاح میں آئے گی بلکہ ہم نے اس کا نکاح تم سے کر دیا۔ اب کوئی طاقت اس کو روک نہیں سکتی۔ الہام کے الفاظ یہ ہیں۔

فسیکفیکھم اللہ و یردھاالیک. امرمن لدنا انا کنا فاعلین زوجنکھا الحق من ربک فلا تکونن من الممترین. لاتبدیل لکلمات اللہ ان ربک فعال لما برید انا رادوھا الیک"

اب خود مرزا قادیانی کا لکھا ہوا اس الہام کا ترجمہ سنئیے۔

"سوخدا ان کے لئے تجھے کفایت کرے گا اور اس عورت کو تیری طرف واپس لائے گا یہ امر ہماری طرف سے ہے اور ہم ہی کرنے والے ہیں بعد واپسی کے ہم نے نکاح کر دیا۔ تیرے رب کی طرف سے سچ ہے پس تو شک کرنے والوں سے مت ہو خدا کے کلمے بدلا نہیں کرتے تیرا رب جس بات کو چاہتا ہے وہ بالضرور اس کو کر دیتا ہے کوئی نہیں جو اس کو روک سکے ہم اس کو واپس لانے والے ہیں۔" (انجام آتھم ص ۶۰، ۶۱)

گویا مرزا قادیانی اپنے اس الہام کو شائع کر کے دنیا کو بتلا رہے ہیں کہ اگرچہ محمدی بیگم کا نکاح سلطان محمد سے ہو گیا اور میرے مخالف اس پر خوشیاں منا رہے ہیں لیکن میرا خدا اپنی وحی کے ذریعہ مجھے بتلا رہا ہے کہ وہ میرے ان مخالفوں سے میری طرف سے انتقام لینے کے لئے اور ان کو شکست دینے کے لئے کافی ہے اور اس کا اٹل فیصلہ ہے کہ وہ اس عورت کو یعنی محمدی بیگم کو پھر میری طرف واپس کرے گا یعنی سلطان محمد میری زندگی میں مرے گا اور

محمدی بیگم بیوہ ہو کر پھر میرے نکاح میں آئے گی اور میرے اللہ نے مجھے اطلاع دی ہے کہ اس کا یہ نکاح ہم نے تم سے کر دیا۔ (زوجنا کھا) اور یہ خدائی فیصلہ اور خدائی اطلاع ہے جس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں' اللہ کے فیصلے اٹل ہوتے ہیں ان میں ہرگز کوئی تبدیلی نہیں ہوتی اس کو کوئی روک نہیں سکتا' اللہ ضرور محمدی بیگم کو میری طرف واپس کرے گا اور آخر کار وہ میرے نکاح میں ضرور بالضرور آئے گی۔

الغرض یہ ہے مرزا قادیانی کا الہام اور ان کی پیشین گوئی محمدی بیگم کے نکاح میں آنے کے متعلق۔

پھر آپ کو سن کر اور زیادہ تعجب ہوگا کہ اس شخص نے اپنے اس واہیات معاملہ میں ایک جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی لپیٹ لیا اسی انجام آتھم کے ضمیمہ کے ص ۵۳ کے حاشیہ میں محمدی بیگم کے نکاح کی اسی پیشین گوئی کے متعلق دیدہ دلیری سے لکھا ہے کہ:۔

''اس پیشگوئی کی تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پہلے سے ایک پیشگوئی فرمائی ہے کہ یتزوج ویولدلہ یعنی وہ مسیح موعود بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ تزوج سے مراد وہ خاص تزوج ہے جو بطور نشان ہوگا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز کی پیشگوئی موجود ہے۔ گویا اس جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سیہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہوں گی۔''

حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر مرزا قادیانی کا محض افترا اور بہتان ہے۔ حدیث شریف کے الفاظ ''یتزوج ویولدلہ'' کا اصل مقصد تو یہ تھا کہ حضرت مسیح سیدنا عیسیٰ علیہ السلام (جنہوں نے اپنی پہلی زندگی میں نکاح نہیں کیا تھا اور تجرد کی زندگی گزاری تھی) وہ جب آخر زمانہ میں دوبارہ آئیں گے تو حضور کی سنت کے اتباع میں نکاح بھی کریں گے اور اس سے اولاد بھی ہوگی۔ لیکن مرزا قادیانی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر افترا کیا اور آپ کے اس ارشاد کو محمدی بیگم کے ساتھ اپنے نکاح کی پیشین گوئی بنالیا۔

لیکن اللہ تعالیٰ نے مرزا قادیانی کی اس پیشین گوئی کو غلط ثابت کر کے ساری دنیا کو

اس حقیقت کا گواہ بنا دیا کہ اس شخص نے خدا پر اور اس کے رسولؐ پر یہ سب افترا کیا تھا۔ اسی سلسلہ میں ضمیمہ انجام آتھم کے اسی ص ۵۳ کی ایک عبارت اور بھی سن لیجئے۔ مرزا قادیانی کے جن مخالفین نے محمدی بیگم کا نکاح مرزا قادیانی سے نہ ہونے اور سلطان محمدؐ سے ہو جانے اور پھر پیشین گوئی کی مدت یعنی اڑھائی سال میں سلطان محمد کے نہ مرنے پر فاتحانہ خوشیاں منائیں ان کے متعلق مرزا قادیانی لکھتے ہیں:۔

''سوچاہئے تھا کہ ہمارے نادان مخالف انجام کے منتظر رہتے اور پہلے ہی سے اپنی بدگوہری ظاہر نہ کرتے' بھلا جس وقت یہ سب باتیں پوری ہو جائیں گی تو کیا اس دن یہ احمق مخالف جیتے ہی رہیں گے اور کیا اس دن یہ تمام لڑنے والے سچائی کی تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے نہیں ہو جائیں گے۔ ان بیوقوفوں کو کوئی بھاگنے کی جگہ نہیں رہے گی اور نہایت صفائی سے ناک کٹ جائے گی اور ذلت کے سیاہ داغ ان کے منحوس چہروں کو بندروں اور سؤروں کی طرح کردیں گے''۔ (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵۳)

پھر چند سطور کے بعد اسی سلسلہ بیان میں لکھتے ہیں:۔

''یاد رکھو کہ اس پیشین گوئی کی دوسری جز (یعنی سلطان محمد کا مرزا صاحب کے سامنے مرنا اور محمدی بیگم کا بیوہ ہو کر مرزا صاحب کے نکاح میں آنا۔م) پوری نہ ہوئی تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہروں گا۔ اے احمقو! یہ انسان کا افتراء نہیں یہ کسی خبیث مفتری کا کاروبار نہیں۔ یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کا سچا وعدہ ہے' وہی خدا جس کی باتیں نہیں ٹلتیں' وہی رب ذوالجلال جس کے ارادوں کو کوئی نہیں روک سکتا''۔ (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵۴)

یہ عبارتیں مرزا قادیانی کی صرف ایک کتاب انجام آتھم اور اس کے ضمیمہ کی ہیں۔ جو ۱۸۹۶ء کے آخر کی تصنیف ہے اس کے بعد مرزا قادیانی قریباً ۱۱' ۱۲ برس زندہ رہا اور مئی ۱۹۰۸ء میں انتقال کر گیا اور ان پیشین گوئیوں کا یہ حشر ہوا کہ نہ سلطان محمد اس کے سامنے مرا اور نہ محمدی بیگم اس کے نکاح میں آئی۔ اب اگر اللہ تعالیٰ نے آپ حضرات کو کچھ بھی سمجھ دی ہے تو خود ہی فیصلہ کر سکتے ہیں کہ مرزا قادیانی کے یہ سارے اعلانات اور ان کی یہ پیشین گوئیاں کتنے روشن طریقہ پر غلط ہوئیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کا جھوٹا اور مفتری ہونا کتنی صفائی سے ثابت کر دیا۔

میں نے بیان کیا تھا کہ اس سلسلہ میں مرزا قادیانی کی ایک پیشین گوئی تاریخ کے تعین کے ساتھ یہ تھی کہ سلطان محمد یوم نکاح سے ڈھائی سال تک ضرور مر جائے گا۔ چنانچہ اسی پیشین گوئی کی بنیاد پر مرزا قادیانی نے اپنی کتاب شہادت القرآن میں ۲۱ ستمبر ۱۸۹۳ء کو لکھا ہے کہ ''آج کی تاریخ سے قریباً گیارہ مہینے باقی رہ گئے ہیں'' (ص ۸۰) اس حساب سے سلطان محمد کو ۲۱ اگست ۱۸۹۴ء تک مر جانا چاہیے تھا لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اس پیشین گوئی کو جھوٹا ثابت کر دیا اور سلطان محمد کو اس تاریخ تک بھی موت نہیں آئی تو مرزا قادیانی نے بڑی دیدہ دلیری اور بے باکی سے کہنا شروع کر دیا کہ اس کی موت فلاں وجہ سے کچھ ٹل گئی ہے لیکن بہرحال میرے سامنے ضرور مرے گا یہ اللہ کی تقدیر مبرم ہے یعنی اللہ کی یہ اٹل اور قطعی تقدیر ہے اور اب اس میں کوئی تبدیلی ہونے والی نہیں ہے۔ چنانچہ سلطان محمد کی موت کی میعاد گزر جانے کے بعد انجام آتھم صفحہ ۳۱ پر مرزا قادیانی نے لکھا ہے:۔

''میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیشگوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے اس کی انتظار کرو اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوگی اور میری موت آ جائے گی۔''

اور اسی کے متعلق انجام آتھم کے عربی حصہ میں لکھا۔

والقدر قدر مبرم من عندالرب العظیم و سیاتی وقتہ بفضل اللہ الکریم فوالذی بعث لنا محمد المصطفیٰ وجعلہ خیرالرسل و خیرالوریٰ ان ھذا حق فسوف تریٰ وانی اجعل ھذالنبأ معیاراً لصدقی و کذبی و ماقلت الا بعد ماانبئت من ربی''. (انجام آتھم ص ۲۲۳)

اس کا مطلب یہ ہے کہ سلطان محمد کی موت اللہ تعالیٰ کی تقدیر مبرم ہے (یعنی اٹل اور قطعی تقدیر ہے) اور اللہ کے فضل سے عنقریب اس کا وقت آیا چاہتا ہے۔ پس قسم ہے اس خدا کی جس نے حضرت محمد کو ہمارے لئے مبعوث فرمایا اور اس کو خیرالرسل اور بہترین مخلوقات بنایا کہ یہ پیشین گوئی بالکل حق ہے اور تم عنقریب اس کو آنکھوں سے دیکھ لو گے اور میں اس پیشین گوئی کو اپنے جھوٹے اور سچے ہونے کا معیار قرار دیتا ہوں۔ اور یہ بات میں جب کہہ رہا ہوں کہ میرے پروردگار کی طرف سے مجھے اس کی خبر دی گئی ہے۔

اس کے مامور نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے کسی نبی اور کسی مامور کو اس طرح ذلیل نہیں کر سکتا جس طرح کہ مرزا قادیانی ان دو پیشین گوئیوں میں ذلیل ہوا ہے۔

میرا خیال ہے کہ نبوت تو بڑی چیز ہے اگر کوئی بھی غیرت مند آدمی اتنا ذلیل ہوا ہوتا تو کسی کو منہ دکھانے کے لائق بھی اپنے کو نہ سمجھتا مگر اللہ کی شان ہے کہ ان سب باتوں کے باوجود مرزا صاحب کے دعوے بھی برابر جاری رہے اور ان کو نبی ماننے والے بھی ملتے رہے اور اب تک مل رہے ہیں لیکن اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں ہمارے اس ملک میں ایک قوم کی قوم موجود ہے جو جانوروں کو پوجتی ہے' دریاؤں کو پوجتی ہے' پتھروں کو پوجتی ہے اور صرف بے پڑھے اور گنوار ہی نہیں بلکہ ان چیزوں کی پرستش کرنے والوں میں اچھے اچھے گریجویٹ اور علم و عقل والے بھی ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ "**من یضلل اللہ فلاھادی لہ**".

چوتھی بات

مرزا کی جانچ کے سلسلہ میں اب چوتھی اصولی بات مجھے یہ کہنی ہے کہ اللہ کے کسی پیغمبر سے ناممکن ہے کہ وہ اپنے وقت کی کسی ایسی طاقت وحکومت کی خوشامد و چاپلوسی اور اس کے ساتھ اپنی مخلصانہ وفاداری اور محبت کا اظہار کرے جو کفر اور بے دینی کا ستون ہو اور جس کے عروج اور غلبہ سے کفر اور بے دینی کو عروج ہوتا ہو اور دنیا میں خدا فراموشی اور آخرت سے بے فکری اور مادہ پرستی اور نفس پرستی بڑھتی ہو۔

مجھے معلوم نہیں کہ آپ لوگ انگریزی حکومت کو اور اس کی تاریخ کو کچھ جانتے ہیں یا نہیں اور اس حقیقت سے آپ واقف ہیں یا نہیں کہ گذشتہ چند صدیوں میں یورپین اقوام اور خاص کر انگریزوں کے دور اقتدار میں دین کو اور خدا پرستی کو کتنا زبردست نقصان پہنچا ہے اور مادہ پرستی اور نفس پرستی کو دنیا میں کتنا بڑھایا ہے اور پھیلایا ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ دنیا میں کافر حکومتیں پہلے بھی ہوئی ہیں لیکن غالباً کبھی کسی حکومت کے اثر واقتدار نے لوگوں کو خدا سے اتنا بے تعلق اور دین وآخرت کی طرف سے اتنا بے فکر نہیں کیا ہوگا جتنا کہ اس زمانے میں یورپ کی حکومتوں کے اثرات نے لوگوں کو خدا اور آخرت فراموش بنا دیا ہے اور خصوصاً انگریزوں نے دنیا بھر کے مسلمانوں کو جو دینی اور سیاسی

نقصان پہنچایا ہے اور جس جس طرح ان کو تباہ و برباد کیا ہے اس کا تو حساب بھی نہیں لگایا جا سکتا جو ممالک پہلے مسلمانوں کے ہاتھ میں تھے ان میں سے ایک ایک کو سامنے رکھ کر سوچئے کہ کس قوم اور کس حکومت کی مکاری اور غداری نے مسلمانوں کو ان ملکوں سے بے دخل کیا اور اپنا غلام بنالیا۔ قریب قریب سب جگہ انگریزوں ہی کا ہاتھ نظر آئے گا۔

الغرض اس حقیقت میں کسی کو شبہ کرنے کی گنجائش نہیں ہے کہ اس زمانے میں دین و ایمان اور روحانیت اور خدا پرستی کو سب سے زیادہ نقصان یورپین قوموں کے سیاسی غلبہ نے پہنچایا ہے اور دنیا بھر کے مسلمانوں کو سب سے زیادہ دینی اور سیاسی نقصان خاص کر انگریزوں نے پہنچایا ہے اور یہ حکومتیں اس وقت کی فرعونی اور نمرودی حکومتیں ہیں اس لئے ہمارا ایمان ہے کہ اگر بالفرض نبوت ختم نہ ہوئی ہوتی اور نبیوں کی آمد کا سلسلہ جاری ہوتا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی پیغمبر اس زمانے میں آتا تو وہ ان یورپین حکومتوں کی اور خاص کر انگریزی حکومت کی تعریف نہ کرتا ہرگز ان کو خدا کی نعمت اور رحمت نہ بتاتا بلکہ اس دور کی سب سے بڑی لعنت ان ہی حکومتوں کو قرار دیتا لیکن مرزا کو ہم دیکھتے ہیں کہ ان کا رویہ اس معاملہ میں بالکل دنیادار اور حکومت پرست لوگوں کا سا' بلکہ نہایت ذلیل اور گھٹیا قسم کے حکومت پرستوں کا سا ہے اور انہوں نے اپنی کتابوں میں جا بجا انگریزی حکومت کے ساتھ اپنی وفاداری اور وابستگی اور خیرخواہی اور ''دعا گوئی'' کا ایسا گھٹیا اور گھناؤنا مظاہرہ کیا ہے کہ میں نے تو کبھی کسی ذلیل سے ذلیل ''حکومت پرست'' کی بھی کوئی ایسی تحریر نہیں دیکھی۔ میں اس وقت ان کی اس سلسلہ کی بھی صرف ایک ہی عبارت آپ کو سناتا ہوں۔ میرے ہاتھ میں ان کی کتاب ''شہادۃ القرآن ہے اسی کے ساتھ ان کا ایک مضمون چھپا ہوا ہے جس کا عنوان ہے ''گورنمنٹ کی توجہ کے لائق'' اس میں پہلے تو مرزا نے یہ لکھا ہے کہ گورنمنٹ کے (یعنی انگریزی سرکار کے) احسانات ہمارے خاندان پر ہمارے والد مرزا غلام مرتضٰی صاحب کے وقت سے برابر ہوتے رہے ہیں اور اس لئے اس گورنمنٹ کی شکرگزاری میرے رگ و ریشہ میں سمائی ہوئی ہے۔ پھر ہندوستان پر قابض انگریز گورنمنٹ کے ساتھ اپنے والد اور اپنے

بڑے بھائی مرزا غلام قادر کی وفاداری اور خیر خواہی کا ذکر بڑے فخر کے ساتھ کیا ہے اور بتایا ہے کہ انہوں نے ۵۷ء میں انگریز گورنمنٹ کی کیسی کیسی مدد کی اور اس کے واسطے کیسی کیسی جانی ومالی انہوں نے قربانیاں دیں اور اس کے صلہ میں گورنمنٹ نے کیسے کیسے احسانات کئے اور کیا کیا صلے دیئے یہ سب پوری تفصیل سے بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ

ہم اپنی معزز گورنمنٹ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم اس گورنمنٹ کے اسی طرح مخلص اور خیر خواہ ہیں جس طرح کہ ہمارے بزرگ تھے ہمارے ہاتھ میں بجز دعا کے اور کیا ہے سو ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اس گورنمنٹ کو ہر ایک شر سے محفوظ رکھے اور اس کے دشمن کو ذلت کے ساتھ پسپا کرے خدا تعالیٰ نے ہم پر محسن گورنمنٹ کا شکر ایسا ہی فرض کیا ہے جیسا کہ اس کا شکر کرنا۔ سو اگر ہم اس محسن گورنمنٹ کا شکر ادا نہ کریں یا کوئی شر اپنے ارادہ میں رکھیں تو ہم نے خدا تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہ کیا کیونکہ خدا تعالیٰ کا شکر اور کسی محسن گورنمنٹ کا شکر جس کو خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو بطور نعمت کے عطا کرے در حقیقت یہ دونوں ایک ہی چیز ہیں اور ایک دوسری سے وابستہ ہیں اور ایک کے چھوڑنے سے دوسری کا چھوڑنا لازم آجاتا ہے۔ بعض احمق اور نادان سوال کرتے ہیں کہ اس گورنمنٹ سے جہاد کرنا درست ہے یا نہیں۔ سو یاد رہے کہ یہ سوال ان کا نہایت حماقت کا ہے۔ کیونکہ جس کے احسانات کا شکر کرنا عین فرض اور واجب ہے اس سے جہاد کیسا میں سچ سچ کہتا ہوں کہ محسن کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے۔ سو میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کریں دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو۔ سو وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے۔" (شہادۃ القرآن)

یہ مرزا کی عبارت ہے۔ بس یہ ان کا دین و مذہب ہے اور یہ ان کی پیغمبری ہے آپ لوگوں کے احساسات کا حال مجھے معلوم نہیں لیکن میں تو صاف کہتا ہوں کہ اس عبارت کے پڑھنے کے بعد میں مرزا قادیانی کو نہایت ذلیل ذہنیت کا ایک سرکار پرست آدمی سمجھتا ہوں اور اس قسم کی ان کی یہ ایک ہی عبارت نہیں ہے انگریزی سرکار کی خوشامد میں اس شخص نے بیسیوں جگہ اس سے بھی زیادہ ذلیل قسم کی باتیں لکھی ہیں۔ معلوم نہیں ان کو نبی ماننے والوں نے نبوت کو کیا سمجھا ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ اگر ایسا شخص نبی ہو سکتا ہے تو شاید ہر بھلا آدمی

پھر خدا ہوسکتا ہے۔ **لاحول ولاقوۃ الا باللہ.**

خیر! چونکہ اس وقت کی میری گفتگو کا مقصد مرزا قادیانی کی جانچ اور قادیانیت پر غور کرنے کا بس ایک صحیح طریقہ اور راستہ بتانا ہے اس لئے نمونے کے طور پر گورنمنٹ برطانیہ کی وفاداری کے سلسلہ میں ان کی صرف یہی عبارت پیش کردینا کافی سمجھتا ہوں۔

خلاصہ بحث

اب میں آپ حضرات سے کہتا ہوں کہ میری چاروں اصولی باتیں آپ نے سن لیں اور غالباً سمجھ بھی لی ہوں گی کیونکہ ان میں کوئی باریک علمی بات نہیں ہے۔ سیدھی سیدھی موٹی باتیں ہیں اور الحمدللہ دو اور دو چار کی طرح یقینی اور پکی ہیں۔ آخر کون اس سے انکار کرسکتا ہے کہ۔

۱۔ کسی نبی سے ہرگز یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ اپنے سے پہلے کسی پیغمبر کی اہانت اور تنقیص کرے اور اخلاقی گندگیوں کو اس کی طرف منسوب کرے۔

۲۔ اور کون اس میں شک کرسکتا ہے کہ کسی نبی سے ہرگز یہ بھی ممکن نہیں ہے کہ وہ اپنی سچائی ثابت کرنے کے لئے صاف صاف غلط بیانی کرے اور جھوٹ بولے۔

۳۔ اسی طرح ہرگز یہ ممکن نہیں ہے کہ اللہ کے حکم سے اور اللہ کی وحی سے کوئی سچا نبی تعین تاریخ کے ساتھ کوئی پیشین گوئی کرے اور اس کو اپنے صدق و کذب کا نشان اور معیار قرار دے اور اللہ اسی پیشین گوئی کے خلاف ظاہر کرکے اس کا جھوٹا اور مفتری ہونا دنیا پر ثابت کردے۔

۴۔ اسی طرح کوئی اس حقیقت سے انکار نہیں کرسکتا کہ نبی و رسول جو اللہ کا نائب اور نمائندہ ہوتا ہے وہ ذلیل قسم کے سرکار پرستوں اور کاسہ لیسوں اور دنیا کے کتوں کی طرح گورنمنٹ برطانیہ جیسی کسی حکومت کی ایسی ذلیل خوشامد ہرگز نہیں کرسکتا جس کا نمونہ ابھی آپ نے دیکھا' نبوت تو بہت بلند مقام ہے میرے نزدیک تو یہ کسی شریف آدمی کا بھی کام نہیں ہے۔ اگر کسی شریف آدمی کی طرف یہ باتیں منسوب کی جائیں تو وہ اس کو اپنی سخت توہین اور گالی سمجھے گا۔

بہرحال یہ چاروہ سیدھی اور سچی اصولی باتیں ہیں جن سے انکار اور اختلاف کرنے کی کسی کے لئے قطعاً گنجائش نہیں ہے اور آپ نے دیکھ لیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی ان چاورں چیزوں میں بری طرح ملوث اور آلودہ ہیں اس لئے اگر بالفرض نبوت ختم نہ بھی ہوئی ہوتی اور انبیاء کی آمد کا سلسلہ جاری ہوتا تب بھی مرزا غلام احمد قادیانی کے نبی ہونے کا کوئی امکان نہ تھا۔

مسئلہ نزول مسیح اور قادیانیوں کی چال

جیسا کہ ہر واقف اور باخبر کو معلوم ہے مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان اصل اختلافی مسئلہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور سے لے کر اس وقت تک امت مسلمہ کا یہ عقیدہ اور ایمان رہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ورسالت کا سلسلہ ختم ہوگیا۔ آپؐ اللہ کے آخری نبیؐ اور رسولؐ ہیں لہذا آپ کے بعد جو شخص بھی نبوت کا دعویٰ کرے اور اسی طرح جو کوئی اس کو نبی مانے وہ دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد ہے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت سے لے کر اب تک کی ساری اسلامی حکومتوں کا عمل بھی اسی کے مطابق رہا ہے۔ الغرض یہ امت کا اجماعی عقیدہ اور اسلامی حکومتوں کا مسلسل دستور العمل رہا ہے اور چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور اپنے کو اسی طرح کا اور اسی معنیٰ میں نبی ورسول بتایا ہے جس طرح کے اور جس معنیٰ میں اگلے پیغمبر نبی ورسول تھے اور اپنے نہ ماننے والوں کو اسی طرح کا کافر قرار دیا ہے جس طرح اگلے پیغمبروں کے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر کافر قرار دیئے گئے ہیں اس لئے مسلمان مرزا صاحب کو اور ان کے ماننے والوں کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔

پھر مسلمانوں میں سے جن لوگوں نے مرزا قادیانی کی کتابوں کا گہرا اور وسیع مطالعہ کیا ہے ان کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ اگر بالفرض نبوت کا سلسلہ ختم نہ ہوا ہوتا تب بھی مرزا قادیانی ہرگز اس لائق نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ ان کو نبی ورسول بنا کر بھیجتا۔ خود اس کی کتابیں شاہد ہیں کہ وہ سیرت وکیرکٹر کے لحاظ سے ایک گھٹیا درجہ کا آدمی تھا خالص دینی اور مذہبی بحثوں میں بھی بڑی جرأت اور بیباکی سے جھوٹ بولتا تھا۔ اسی طرح جھوٹی پیشین گوئیوں کے بارہ میں بڑا بیباک تھا اس نے اپنی بعض پیشین گوئیوں کو اپنے صدق وکذب کا معیار قرار دیا لیکن اللہ تعالیٰ نے ان پیشین گوئیوں کو بھی غلط ثابت کر کے ان کا کاذب اور مفتری ہونا ساری دنیا پر ظاہر کر دیا۔ ان پیشین گوئیوں میں سے خاص کر اپنی ایک رشتہ دار لڑکی محمدی بیگم کے ساتھ نکاح کی پیشین گوئی

اوراس کا دوسری جگہ نکاح ہوجانے پر اس کے شوہر سلطان محمد کی معینہ مدت کے اندر موت کی پیشین گوئی اللہ تعالیٰ نے غلط ثابت کر کے مرزا قادیانی کو اس قدر رسوا اور ذلیل کیا کہ دنیا کی تاریخ میں الہام اور دینی و مذہبی پیشوائی کا کوئی مدعی اتنا ذلیل و رسوا نہ ہوا ہوگا۔

بہر حال ایک طرف مسلمانوں کا یہ موقف اور نقطۂ نظر ہے اور اس کے بالمقابل دوسری طرف قادیانیوں کا یہ موقف ہے کہ وہ مرزا قادیانی کو نبی و رسول اور مسیح موعود اور صاحب وحی والہام مانتے ہیں اور اس کے ان دعوؤں کی تصدیق کر کے اس کی اطاعت اور پیروی کرنا نجات کی شرط بتلاتے ہیں اور دنیا بھر کے ان مسلمانوں کو جو اس کو نہیں مانتے کافر قرار دیتے ہیں ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو اور ان کے جنازہ کی نماز پڑھنے کو بھی ناجائز کہتے ہیں۔

یہ ہے بنیادی اختلاف قادیانیوں اور مسلمانوں میں۔ جس کے سمجھنے کے لئے اور اس نتیجہ پر پہنچنے کے لئے کہ اس اختلاف میں کون فریق حق پر ہے اور کون باطل پر ہے نہ بڑے علم کی ضرورت ہے نہ بہت تیز عقل اور غیر معمولی ذہانت کی۔

قادیانیوں کی چال

لیکن قادیانیوں کی یہ پرانی چال اور ترکیب ہے کہ وہ اس اصل اور بنیادی اور عام فہم اختلاف سے عوام کی توجہ ہٹانے کے لئے اور خود اس سے کترانے کے لئے حیات مسیح اور نزول مسیح کی بحث چھیڑتے ہیں۔ اس چال سے ایک خاص فائدہ وہ یہ بھی اٹھانا چاہتے ہیں کہ بیچارے عوام جو قرآن وحدیث کا براہ راست علم نہیں رکھتے اس مسئلہ سے متعلق فریقین کی باتیں سن کر یا تحریریں پڑھ کر یہ اثر لے لیں کہ مسلمانوں اور قادیانیوں میں ایسا علمی قسم کا اختلاف ہے کہ دونوں طرف سے آیتیں اور حدیثیں پیش کی جاتی ہیں اور دینی کتابوں کے حوالے دیئے جاتے ہیں۔ ایک فریق ان آیتوں' حدیثوں اور کتابوں کی عبارتوں سے ایک مطلب نکالتا ہے اور دوسرا فریق دوسرا مطلب نکالتا ہے۔ اگر بیچارے عوام یہ اثر لے لیں تو ظاہر ہے کہ قادیانیوں کا مقصد حاصل ہوگیا اور اپنی اصل حقیقت کو عوام سے چھپانے میں وہ کامیاب ہوگئے۔ اس کے علاوہ حیات مسیح اور نزول مسیح کی اس بحث کو قادیانی اس صورت حال کی وجہ سے بھی اپنے

لئے مفید سمجھتے ہیں کہ پوری دنیا میں مغربی اقوام کے سیاسی اور مادی تفوق کی وجہ سے اور خاص کر ہمارے اس برصغیر میں انیسویں اور بیسویں صدی میں انگریزوں کی حکومت اور ان کے قائم کئے ہوئے نظام تعلیم کی وجہ سے (جس کا سلسلہ ہندوستان و پاکستان دونوں میں اب تک جاری ہے) قریباً ایک صدی سے یہ ذہنیت فروغ پاتی رہی ہے کہ جو بات ہماری عقل سے کچھ بھی بالاتر ہو اور اپنی ناقص عقل میں نہ آئے اس کا انکار کر دیا جائے اسی چیز نے ''دانشوری'' اور ''دانش مندی'' کا دعویٰ کرنے والے لاکھوں بدبختوں کو یورپ میں اور یورپ سے باہر بھی یہاں تک پہنچا دیا کہ انہوں نے خدا کا انکار کر دیا کیونکہ خدا ان کی موٹی عقلوں میں نہیں آسکا اسی طرح مسلمان کہلانے والوں میں یہ اچھی خاصی تعداد میں وہ مغربیت زدہ ہیں جو ملائکہ جنات اور معجزات وغیرہ کا اسی لئے انکار یا ان کی ملحدانہ تاویلیں کرتے ہیں کہ ان کی ماؤف اور مسخ شدہ عقلیں ان کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔ ظاہر ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کا آسمان پر اٹھالیا جانا اور ان کی حیات اور آخری زمانہ میں ان کے نزول کا مسئلہ بھی اسی قسم کا ہے۔ بہرحال قادیانی حضرات اس مسئلہ کو اس وجہ سے بھی چھیڑتے ہیں کہ اس میں ان کو اس مغربیت زدہ طبقہ کے اپنے جال میں پھنس جانے کی خاص امید ہوتی ہے جو خدا و رسول اور قرآن و حدیث سے ہدایت حاصل کرنے کے بجائے یورپ کے ملحد عقل پرستوں سے ''روشنی'' حاصل کرنے کا عادی ہو چکا ہے اور اسی کو ''روشن خیالی'' اور ''دانشوری'' سمجھتا ہے۔

الغرض چونکہ قادیانیوں نے اس مسئلہ کو اپنی پناہ گاہ اور ان مغربیت زدہ ''دانشوروں'' کا شکار کرنے کے لئے اپنا جال بنالیا ہے اس لئے اس وقت ہم اسی طبقہ کے ذہن کو سامنے رکھ کر اس مسئلہ سے متعلق چند اصولی باتیں حوالہ قلم کرتے ہیں۔ امید ہے کہ جن کے قلوب پر گمراہی کی مہر نہیں لگ گئی ہے ان کی تشفی اور اطمینان کے لئے انشاء اللہ یہی چند باتیں کافی ہوں گی اس کے بعد ہم قرآن و حدیث کی روشنی میں اس مسئلہ پر گفتگو کریں گے۔

☆ سب سے پہلی اور اہم بات جس کا اس مسئلہ پر غور کرتے وقت پیش نظر رکھنا ضروری ہے یہ ہے کہ اس بحث و اختلاف کا تعلق اس ذات سے ہے جس کا وجود ہی نرالا اور عام سنت اللہ اور قانون فطرت سے بالکل الگ ہے۔ یعنی حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام۔

☆ قرآن مجید کا بیان ہے (اور انجیل کا بیان بھی یہی ہے اور اسی کے مطابق ساری دنیا کے مسلمانوں اور عیسائیوں کا متفقہ عقیدہ ہے) کہ وہ اس طرح پیدا نہیں ہوئے جس طرح ہماری اس دنیا میں انسان ایک مرد اور عورت کے باہم تعلق اور مباشرت کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں۔

اور جس طرح تمام اولوالعزم پیغمبر اور ان کے خاتم و سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی پیدا ہوئے تھے۔

☆ بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی خاص قدرت اور اس کے حکم سے نفخۂ جبرئیل کے توسط سے اپنی ماں حضرت مریم صدیقہ کے بطن سے بغیر کسی مرد کے لمس کے معجزانہ طور پر پیدا کیے گئے۔

قرآن مجید نے سورۂ آل عمران کی آیات نمبر ۳۵، ۳۶ میں اور سورۂ مریم کی آیات نمبر ۱۹ تا ۲۳ میں ان کی معجزانہ پیدائش کا حال تفصیل سے بیان فرمایا ہے (اور قادیانیوں کو بھی اس سے انکار نہیں ہے)۔

☆ ایسی ہی دوسری ایک عجیب بات قرآن مجید نے ان کے بارہ میں یہ بیان فرمائی ہے کہ جب وہ اللہ کی قدرت اور اس کے حکم سے (بغیر کسی مرد کے ملاپ کے) معجزانہ طور پر کنواری مریم کے بطن سے پیدا ہوئے اور وہ ان کو اپنی گود میں لئے بستی میں آئیں اور قوم اور بستی کے لوگوں نے ان کے خلاف برے خیالات کا اظہار کیا اور ان پر بہتان لگایا تو اسی نومولود بچہ (عیسیٰ بن مریم) نے اللہ کے حکم سے اس وقت کلام کیا اور اپنے بارہ میں اور اپنی والدہ حضرت مریم کی پاکبازی کے بارے میں بیان دیا۔ (مریم آیت نمبر ۲۷ تا ۳۰)

☆ پھر قرآن مجید ہی میں بیان فرمایا گیا ہے کہ اللہ کے حکم سے ان کے ہاتھوں پر انتہائی محیر العقول یہ معجزے ظاہر ہوئے کہ مٹی کے گوندے سے وہ پرندے کی سی شکل بناتے اور پھر اس پر پھونک مار دیتے تو وہ زندہ پرندے کی طرح فضا میں اڑ جاتا اور مادرزاد اندھوں اور کوڑھیوں پر ہاتھ پھیر دیتے یا دم کر دیتے تو وہ فوراً اچھے بھلے چنگے ہو جاتے، اندھوں کی آنکھیں روشن ہو جاتیں اور کوڑھیوں کے جسم پر کوڑھ کا کوئی اثر اور داغ دھبہ نہ رہتا اور ان سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ مردوں کو زندہ کر کے دکھا دیتے۔ ان کے ان محیر العقول معجزوں کا بیان بھی قرآن مجید (سورۂ آل عمران اور مائدہ) میں تفصیل اور وضاحت سے کیا گیا ہے، اور قرآن پاک کا مطالعہ کرنے

والا ہر شخص جانتا ہے کہ اس میں کسی اور پیغمبر کے ایسے معجزے ذکر نہیں کئے گئے۔

الغرض قرآن مجید اس کا شاہد اور انسانی تاریخ بھی اس کی گواہ ہے کہ انسانوں کی دنیا میں حضرت عیسیٰؑ کی شخصیت بالکل نرالی اور ان کا وجود ہی اللہ تعالیٰ کی قدرت کا معجزہ تھا۔ پس جب اسی شخصیت اور اسی ہستی کے بارہ میں اللہ کی کتاب قرآن مجید اور اس کے نبی ورسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ بتلائیں کہ ان کے دشمن یہودیوں نے ان کو قتل کرنے اور سولی دلانے کا جو شیطانی منصوبہ بنایا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی خاص قدرت سے ناکام کر دیا اور ان کو صحیح سالم آسمان پر اٹھالیا۔ (**وماقتلوه يقيناً بل رفعه الله اليه**) اور وہ قیامت سے پہلے اللہ کے حکم سے پھر نازل ہوں گے اور یہیں وفات پائیں گے اور ان کی وفات سے پہلے اس وقت کے عام اہل کتاب ان پر ایمان لے آئیں گے اور اللہ تعالیٰ ان سے دین محمدی کی خدمت لے گا اور ان کا نازل ہونا قیامت کی ایک خاص علامت اور نشان ہوگا (**"وانه لعلم للساعة فلا تمترن بها"** (زخرف ٦١)

وان من اهل الكتاب الا ليؤمنن به قبل موته". (النساء آیۃ نمبر ۱۵۹) تو جو اہل ایمان قرآن پاک کے بیان کے مطابق (عام سنۃ اللہ اور قانون فطرت کے خلاف) ان کی معجزانہ پیدائش پر اور اسی طرح ان کے دوسرے محیر العقول معجزوں پر ایمان لا چکے ہیں ان کو اس کے ماننے اور اس پر ایمان لانے میں کیا تردد ہوسکتا ہے؟

الغرض اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شخصیت اور ان کے وجود کی بالکل نرالی معجزانہ نوعیت کو پیش نظر رکھا جائے تو حیات مسیح اور نزول مسیح سے متعلق وہ وساوس وشبہات پیدا ہی نہ ہوسکیں گے جو شیطان یا قادیانی صاحبان کی طرف سے دلوں میں ڈالنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

(۲) اسی طرح کی ایک دوسری یہ بات بھی اس مسئلہ پر غور کرتے وقت پیش نظر رہنی چاہئے کہ عیسیٰ علیہ السلام کا نزول (جس کی اطلاع قرآن مجید میں بالاجمال متواتر حدیثوں میں تفصیل اور وضاحت کے ساتھ دی گئی ہے) اس وقت ہوگا جبکہ قیامت بالکل قریب ہوگی اور اس کی قریب ترین علامتوں کا ظہور شروع ہو چکا ہوگا۔ گویا قیامت کی صبح صادق ہو چکی ہوگی اور نظام عالم میں تبدیلی کا عمل شروع ہو چکا ہوگا اور لگاتار وہ حوادث اور خوارق رونما ہوں گے

جن کا آج تصور بھی نہیں کیا جاسکتا (انہیں میں سے دجال کا ظہور اور عیسیٰ کا نزول بھی ہوگا)

پس عیسیٰ علیہ السلام کے نزول یا دجال کے ظہور کا اس بناء پر انکار کرنا کہ ان کی جو نوعیت اور تفصیل حدیثوں میں بیان کی گئی ہے وہ ہماری کوتاہ عقل میں نہیں آتی بالکل ایسا ہی ہے جیسا کہ قیامت اور جنت و دوزخ کا اس بناء پر انکار کردیا جائے کہ ان کی جو تفصیلات خود قرآن مجید میں بیان فرمائی گئی ہیں ہماری عقلیں ان کو ہضم نہیں کرسکتیں۔

جو لوگ اس طرح کی باتیں کرتے ہیں ان کی اصل بیماری یہ ہے کہ وہ خدا کی معرفت سے محروم اور اس کی قدرت کی وسعت سے نا آشنا ہیں اور اپنے نہایت محدود تجربہ اور مشاہدہ اور اپنی ناقص اور خام عقلوں کو انہوں نے خدا کی وحی اور انبیاء علیہم السلام کی اطلاعات سے زیادہ قابل اعتماد سمجھا ہے اور ان کے نزدیک اس کا نام ''دانشوری'' ہے۔ یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسے کہ کوئی برخود غلط دیہاتی جو اپنے کو ''عقل کل'' بھی سمجھتا ہو آج کل کی کسی محیر العقول ایجاد یا کسی غیر معمولی انکشاف کا اس لئے انکار کرے کہ وہ اس کو سمجھ نہیں سکتا۔ یہ رویہ صرف ایمان ہی کے منافی نہیں ہے بلکہ عقل سلیم کے بھی خلاف ہے۔

(۳) اسی مسئلہ حیات مسیح و نزول مسیح کے سلسلے میں قادیانی صاحبان جو شبہات اور سوالات' خاص کر جدید تعلیم یافتہ نوجوانوں کے دلوں میں پیدا کرتے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کو دو ہزار برس کے قریب ہو چکے ہیں یہ کیسے ممکن ہے کہ کوئی آدمی اتنی مدت تک زندہ رہے اور اگر وہ زندہ ہیں اور آسمان پر ہیں تو وہاں ان کے کھانے پینے اور پیشاب پاخانہ کا کیا نظام اور انتظام ہے؟

اگرچہ یہ شبہ اور سوال نہایت ہی جاہلانہ اور عامیانہ ہے اور جس شخص کا خدا کی قدرت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت پر ایمان ہو اور اس کو معلوم ہو کہ قرآن مجید نے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰ کے آسمان پر اٹھائے جانے اور آخر زمانہ میں پھر نازل ہونے کی خبر دی ہے اس کے دل میں یہ سوال پیدا ہی نہ ہونا چاہئے لیکن چونکہ اس طرح کے وسوسے اور خیالات قادیانیوں کے شکار کے خاص آلات ہیں اور دین و مذہب سے ناواقف نوجوانوں کا وہ انہی کے ذریعہ شکار کرتے ہیں۔ اس لئے اختصار کے

ساتھ اس بارہ میں بھی کچھ عرض کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ سمجھنا کہ کوئی آدمی سو دو سو برس سے زیادہ زندہ نہیں رہتا اور نہیں رہ سکتا۔ ایک بچگانہ اور جاہلانہ خیال ہے جس کی کوئی دلیل اور بنیاد نہیں۔ اس کے برخلاف قرآن مجید میں صاف صریح الفاظ میں حضرت نوح علیہ السلام کے متعلق بیان فرمایا گیا ہے کہ وہ ایک ہزار سال کے قریب اس دنیا میں رہے۔ (فلبث فیھم الف سنة الاخمسین عاماً عنکبوت) تو جس اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کو لگ بھگ ایک ہزار سال تک اسی دنیا میں اور اسی عالم آب و گل میں زندہ رکھا بلا شبہ اس میں یہ بھی قدرت ہے کہ وہ چاہے تو کسی بندہ کو دو چار ہزار برس یا اس سے بھی زیادہ مدت تک زندہ رکھے۔ عقل و حکمت کی کوئی دلیل اس کے خلاف پیش نہیں کی جا سکتی۔

اور پھر عیسیٰ علیہ السلام کو تو اللہ تعالیٰ نے ہماری اس دنیا میں بھی نہیں رکھا جس میں یہاں کے قدرتی قوانین چل رہے ہیں (جو یہاں کے مناسب ہیں) بلکہ ان کو آسمان پر اٹھا لیا گیا اور وہاں کا نظام حیات یقیناً یہ نہیں ہے جو ہماری اس دنیا کا ہے۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ نے اپنی کتاب "الجواب الصحیح لمن بدل دین المسیح" میں ایک جگہ گویا اسی سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ "حضرت مسیح سیدنا عیسیٰ علیہ السلام جب آسمان پر ہیں اور زندہ ہیں تو وہاں ان کے کھانے پینے اور پیشاب پاخانے کا کیا انتظام ہے؟" تحریر فرمایا ہے کہ:۔

فلیست حالہ کحالة اھل الارض فی الاکل والشرب واللباس والنوم والغائط والبول و نحو ذالک (الجواب الصحیح ص ۲۸۰ ج ۲)

(وہاں آسمان پر) کھانے پینے اور بول و براز وغیرہ کی ضروریات و حاجات کے معاملہ میں ان کا حال زمین والوں کا سا نہیں ہے۔ (وہاں وہ ان چیزوں سے بے نیاز ہیں)

بلکہ اللہ تعالیٰ میں قدرت ہے کہ وہ اگر چاہے تو ہماری اسی دنیا میں کسی بندہ کو اس حال میں کر دے کہ وہ سینکڑوں برس تک کھانے پینے سے بے نیاز رہے۔ قرآن مجید میں اصحاب کہف کا واقعہ بیان فرمایا گیا ہے جو قرآن مجید کے بیان کے مطابق تین سو برس سے زیادہ بغیر کچھ کھائے پئے غار میں رہے۔ (ولبثوا فی کھفھم ثلث مائة سنین وازدادوا تسعاً الکھف)

اور شیخ عبدالوہاب شعرانی نے ''الیواقیت والجواہر'' میں اسی سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر کیا کھاتے پیتے ہیں اور اگر وہاں کچھ نہیں کھاتے پیتے تو اتنی مدت تک بغیر کھائے پیئے کیونکر زندہ رہ سکتے ہیں؟''۔

تحریر فرمایا ہے جس کا ماحصل یہ ہے کہ:۔

''کھانا پینا دراصل ان لوگوں کے لئے ضروری ہے جو اس دنیا میں رہتے بستے ہیں کیونکہ یہاں کی آب وہوا کے اثر سے بدن کے اجزاء برابر تحلیل ہوتے رہتے ہیں اور غذا سے اس کا بدل فراہم ہوتا ہے ہماری اس دنیا اور ہماری اس زمین اور یہاں کی عام مخلوق کے لئے قدرت خداوندی نے یہی قانون رکھا ہے لیکن جس کو اللہ تعالیٰ اس زمین سے آسمان پر اٹھا لے تو اس کو اللہ تعالیٰ کھانے پینے سے اسی طرح بے نیاز کر دیتا ہے جس طرح فرشتے بے نیاز ہیں اور وہاں اللہ کی حمد و تسبیح ہی ان کی ''غذا'' ہو جاتی ہے (جس سے ان کی زندگی اور قوت برابر قائم رہتی ہے)''

اس موقع پر شیخ عبدالوہاب شعرانی نے ''خلیفۃ الخراذ'' نامی ایک بزرگ کا (جو بلاد مشرق کے شہر ابہر کے رہنے والے تھے) واقعہ بھی شیخ ابوالطاہر کے حوالے سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ ہم نے ان کو خود دیکھا ہے۔

مکث لایطعم طعاماً منذ ثلٰث و عشرین سنة و کان یعبداللہ لیلاً و نهاراً من غیر ضعف

وہ ۲۳ سال مسلسل اس حالت میں رہے کہ کھانا بالکل نہیں کھاتے تھے دن رات عبادت میں مصروف رہتے تھے اور ان پر کمزوری کا کوئی اثر نہیں تھا۔ (گویا عبادت ہی ان کے لئے غذا کا کام کرتی تھی یہ بطور کرامت کے ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا خاص معاملہ تھا)

اس کے بعد شیخ لکھتے ہیں:۔

فلا یبعدان یکون قوت عیسیٰ علیه السلام التسبیح والتهلیل

(الیواقیت والجواہر ص ۱۴۶ ج ۲)

تو یہ بات کچھ بھی مستبعد نہیں ہے کہ آسمان پر عیسیٰ علیہ السلام کی غذا تسبیح وتہلیل ہو۔

ہم نے یہاں شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ اور شیخ عبدالوہاب شعرانی کی عبارتوں کا حوالہ اس

لئے دینا مناسب سمجھا کہ خود مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے متبعین ان دونوں بزرگوں کی علمی عظمت کا اعتراف کرتے ہیں۔ اور دونوں بزرگوں نے جو کچھ فرمایا ہے اس میں کسی ایسے شخص کو کوئی شک وشبہ نہیں ہوسکتا جس کو اللہ نے وہ عقل سلیم عطا فرمائی ہو جو اس کا خاص عطیہ ہے۔

اس مختصر مضمون کو مسئلہ نزول مسیح وحیات مسیح کی ایک تمہید سمجھنا چاہئے قرآن وحدیث سے اس مسئلہ کے بارہ میں جو ہدایت ملی ہے اور جس کی روشنی میں عہد نبوی سے لے کر اس وقت تک امت محمدیہ کا اجماع رہا ہے اس سے واقفیت کے لئے آئندہ صفحات کا مطالعہ فرمایا جائے۔

مسئلہ نزول مسیحؑ وحیات مسیحؑ قرآن وحدیث کی روشنی میں

مسلمانوں کے عقیدہ نزول مسیح اور حیات مسیح کی بنیاد دو چیزوں پر ہے ایک قرآن مجید کی بعض آیات اور دوسرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ کثیر التعداد احادیث جو مجموعی اور معنوی حیثیت سے یقیناً حد تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں۔

اس تواتر کا مطلب یہ ہے کہ حدیث کی پچاسوں کتابوں میں مختلف سندوں اور مختلف عنوانات سے اتنے صحابہ کرامؓ سے نزول مسیح کی یہ حدیثیں روایت کی گئی ہیں جن کے متعلق (ان کی صحابیت سے قطع نظر کر کے بھی) ازروئے عقل وعادت یہ شبہ نہیں کیا جاسکتا کہ انہوں نے باہم کوئی سازش کر کے حضورؐ پر یہ بہتان باندھا ہوگا یا حضورؐ کی بات سمجھنے میں ان سب سے غلطی ہوئی ہوگی۔ پھر اسی طرح ان صحابہ کرامؓ سے روایت کرنے والوں اور پھر ان سے روایت کرنے والوں کی تعداد ہر طبقہ اور ہر دور میں اتنی بڑھتی چلی گئی کہ خالص عقلی اور عادی طور پر ان کے متعلق بھی اس قسم کا کوئی شک شبہ نہیں کیا جاسکتا۔

یہ بات کہ اس قسم کے تواتر سے کسی چیز کا یقینی اور قطعی علم حاصل ہوجاتا ہے اور اس میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں رہتی۔ آپ اس مثال سے اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں کہ آپ نے مثلاً لندن نہیں دیکھا پیرس نہیں دیکھا نیویارک اور ماسکو نہیں دیکھا۔ بغداد اور قاہرہ بھی نہیں دیکھا لیکن آپ کو قطعاً اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ سب شہر دنیا میں موجود ہیں۔ آپ غور کریں اور سوچیں کہ یہ یقین آپ کو کس وجہ سے اور کس دلیل سے حاصل ہوا؟ صرف اس وجہ سے کہ آپ نے ان شہروں کا مختلف لوگوں سے اتنا تذکرہ سنا ہے اور کتابوں اور اخباروں کا ذکر اس

قدر پڑھا ہے کہ جس کے بعد آپ کے لئے کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں رہی۔ بس اسی کا نام تواتر ہے اور خاص علمی اصطلاح میں اس قسم کے تواتر کو ''تواتر قدر مشترک'' کہتے ہیں۔

تواتر کا ثبوت

بہر حال نزول مسیح کا مسئلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کے تواتر سے ثابت ہے۔ حدیث کی قریباً سب ہی کتابوں میں اس مسئلہ سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو حدیثیں روایتیں کی گئی ہیں ان کو سامنے رکھنے کے بعد ہر سلیم العقل کو بالکل قطعی اور یقینی علم اس بات کا حاصل ہو جاتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ اس دنیا میں آنے کی اطلاع اپنی امت کو ضرور دی تھی۔ حضرت استاذ مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری قدس سرہ نے اب سے قریباً پچاس سال پہلے اس مسئلے کے متعلق احادیث وروایات کو حدیث کی متفرق کتابوں سے چھانٹ کر اپنے ایک رسالہ ''**التصریح بما تواتر فی نزول المسیح**'' میں جمع کر دیا تھا۔ اس میں ستر سے اوپر مرفوع حدیثیں ہیں جن میں سے قریباً ۴۰ وہ ہیں جو سند کے لحاظ سے محدثین کے نزدیک صحیح یا حسن درجہ کی ہیں۔ حالانکہ تواتر اور حصول یقین کے لئے اس سے بہت کم تعداد کافی ہوتی ہیں۔ بہر حال اس مسئلہ سے متعلق حدیثیں بلاشبہ حد تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں اور ماہرین حدیث وروایت نے اس تواتر کی تصریح بھی کی ہے صحیح بخاری کے شارح اور مشہور مفسر قرآن حافظ ابن کثیر اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:۔

وقدتواترت الاحادیث عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه اخبر بنزول عیسیٰ علیه السلام قبل یوم القیٰمة (تفسیر ابن کثیر ص۱۳۲ ج۴)

احادیث متواترہ سے یہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کی خبر امت کو دی تھی۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا اقرار واعتراف

یہاں ناظرین کو یہ بتا دینا بھی مناسب اور مفید ہوگا کہ خود مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی اس کا اقرار واعتراف کیا ہے کہ نزول مسیح سے متعلق حدیثیں متواتر ہیں اور ان کو تواتر

اول درجہ کا ہے۔"ازالۂ اوہام" ص ۳۳

"مسیح بن مریم کے آنے کی پیشین گوئی ایک اول درجہ کی پیشین گوئی ہے جس کو سب نے بالاتفاق قبول کر لیا ہے اور جس قدر صحاح میں پیشین گوئیاں لکھی گئی ہیں کوئی پیشین گوئی اس کے ہم پلہ اور ہم وزن ثابت نہیں ہوئی۔ تواتر کا اول درجہ اس کو حاصل ہے"۔

یہاں اس حقیقت کا علم بھی ناظرین کے لئے موجب بصیرت ہوگا کہ مرزا قادیانی کا مسیحیت کے دعوے کے بعد بھی طویل مدت تک (دس بارہ سال تک) سب مسلمانوں کی طرح یہی عقیدہ تھا کہ حضرت مسیح عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں اور جیسا کہ حدیثوں میں بتلایا گیا ہے وہ آخر زمانہ میں نازل ہوں گے اور یہ کہ الہامات میں مجھے جو "مسیح" کہا گیا ہے اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ میں "مثیل مسیح" ہوں۔ "براہین احمدیہ" جو اس کی ابتدائی دور کی تصنیفوں میں سے ہے اس کے ایک حاشیہ میں مرزا قادیانی نے لکھا ہے۔

"اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق و اقطار میں پھیل جائے گا"۔ (براہین ص ۴۹۸، ۴۹۹)

اور مرزا قادیانی کے فرزند اور خلیفہ مرزا محمود نے "حقیقۃ النبوۃ" میں لکھا ہے کہ:۔

"حضرت مسیح موعود باوجود مسیح کا خطاب پانے کے دس سال تک یہی خیال کرتے رہے کہ مسیح آسمان پر زندہ ہے حالانکہ آپ کو اللہ تعالیٰ مسیح بنا چکا تھا جیسا کہ براہین کے الہامات سے ثابت ہے"۔ (حقیقۃ النبوۃ ص ۱۴۲)

مرزا صاحب اور مرزا محمود کی ان عبارتوں سے دو باتیں صاف طور پر معلوم ہو گئیں ایک یہ کہ نزول مسیح سے متعلق احادیث حد تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں اور ان کا تواتر اول درجہ کا ہے اور دوسرے یہ کہ مرزا صاحب نے بھی ان حدیثوں سے یہی سمجھا تھا کہ حضرت مسیح بن مریم (جو اسرائیلی سلسلہ کے آخری پیغمبر تھے جن کا ذکر قرآن مجید میں بار بار کیا گیا ہے وہی) آخر زمانہ میں آسمان سے نازل ہوں گے۔ اور انہی حدیثوں کی بناء پر ان کو اس عقیدہ پر ایسا یقین اور اطمینان تھا کہ (بقول ان کے) جب ان کے خدا نے الہام میں ان کو "مسیح" قرار دیا تو انہوں نے اس کا مطلب صرف یہ سمجھا کہ میں مثیل مسیح ہوں اور اس کے بعد بھی دس سال تک یہی سمجھتے رہے اور

اسی عقیدے پر قائم رہے جوانہوں نے حدیثوں سے سمجھا تھا اور جو پوری امت نے سمجھا اور جو سب مسلمانوں کا عقیدہ تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آخر زمانہ میں آسمان سے نازل ہوں گے۔

پھر مدت کے بعد (۱۸۹۱ء میں) مرزا قادیانی نے دعویٰ کیا کہ میں ہی وہ ''مسیح بن مریم'' اور ''عیسیٰ بن مریم'' ہوں جن کے نازل ہونے کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کثیر التعداد حدیثوں میں امت کو خبر دی تھی۔

جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے عقل وفہم سے بالکل محروم نہیں کیا ہے وہ سوچیں کہ مرزا قادیانی کا یہ دعویٰ کتنا مہمل اور معقولیت سے کس قدر دور ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارشادات میں جہاں جہاں مثلاً حضرت ابراہیمؑ' اسماعیلؑ' اسحاقؑ' موسیٰؑ' ہارون اوران کے علاوہ جن پیغمبروں کا نام کے ساتھ ذکر کیا وہاں تو وہی پیغمبر مراد ہوں۔ جن کا ان ناموں سے قرآن پاک میں ذکر کیا گیا ہے اور جو ان ناموں سے معروف ہیں لیکن نزول مسیح سے متعلق پچاسوں حدیثوں میں جہاں جہاں آپؐ نے ''مسیح بن مریم'' اور ''عیسیٰ بن مریم'' کا ذکر کیا ہے اور آخر زمانہ میں ان کے نزول کی خبر دی ہے اس سے آپ کی مراد وہ مسیح اور عیسیٰ نہ ہوں جن کا ذکر اس نام سے قرآن مجید میں کیا گیا ہے اور جو اس نام سے معروف ہیں بلکہ ان سب حدیثوں میں مسیح بن مریم اور عیسیٰ بن مریم سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی جیسا ان کا کوئی مثیل ہو۔ **لاحول ولا قوة الا بالله.** کیا اس سے زیادہ مہمل اور خلاف عقل کوئی بات کہی یا سوچی جاسکتی ہے؟ لیکن حیرت ہے کہ قادیانیوں میں مولوی محمد علی لاہوری اور خواجہ کمال الدین جیسے ''دانشوروں'' اور تعلیم یافتوں نے بھی اس کو قبول کرلیا اور نہ صرف قبول کرلیا بلکہ زور وشور سے اس کی وکالت شروع کردی۔ بلاشبہ حق فرمایا اللہ تعالیٰ نے ''**لم يجعل الله له نوراً فما لهٗ من نور**''......اور......**ومن يضلل الله فماله من هاد**''

ہم نے عرض کیا تھا کہ عقیدۂ حیات مسیح ونزول مسیح کی بنیاد بعض آیات پر ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان کثیر التعداد احادیث پر جو حد تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں اور جن کو مجموعی طور پر سامنے رکھنے کے بعد اس بات کا قطعی اور یقینی علم حاصل ہوجاتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر زمانہ میں حضرت عیسیٰؑ کے نزول کی خبر دی تھی احادیث کے بارے میں جو کچھ ہم نے یہاں عرض کیا امید ہے کہ انشاءاللہ وہ ناظرین کے لئے کافی ہوگا۔

نزول مسیحؑ وحیات مسیحؑ کا ثبوت قرآن مجید سے

قرآن مجید کے بارہ میں بھی ہم پہلے اسی طرح کی ایک اصولی بات عرض کرتے ہیں۔ ہر پڑھا لکھا آدمی اس بات سے واقف ہوگا کہ نزول قرآن کے وقت بھی عام عیسائیوں کا یہ عقیدہ تھا اور اب بھی یہی عقیدہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اٹھا لئے گئے اور وہ زندہ ہیں اور آخر زمانہ میں اس دنیا میں پھر نازل ہوں گے اور مروجہ انجیلوں میں یہی لکھا ہے۔

پس اگر یہ عقیدہ ایسا ہی گمراہانہ اور مشرکانہ ہوتا جیسا کہ مرزا قادیانی اور ان کے امتی کہتے ہیں تو لازم تھا کہ قرآن مجید میں (جس کا خاص موضوع ہر قسم کے شرک کو ڈھانا ہے) اس عقیدہ کی بھی ایسی ہی صراحت اور وضاحت کے ساتھ تردید اور نفی کی جاتی جس طرح عیسائیوں کے دوسرے گمراہانہ اور مشرکانہ عقائد (مثلاً حضرت مسیح کی الوہیت ابنیت اور عقیدۂ تثلیث وغیرہ) کی کی گئی ہے تاکہ قرآن پر ایمان لانے والی امت اس عقیدہ سے بھی اسی طرح محفوظ ہو جاتی جس طرح حضرت مسیح کی الوہیت اور ابنیت کے مشرکانہ عقائد سے محفوظ ہوگئی لیکن ظاہر ہے کہ قرآن مجید میں کہیں بھی اس عقیدہ کی ایسی تردید اور نفی نہیں فرمائی گئی جس کی سب سے بڑی اور عام فہم دلیل یہ ہے کہ نزول قرآن کے زمانے سے لے کر اس وقت تک جمہور امت کا یہی عقیدہ رہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اٹھا لئے گئے ہیں اور آخر زمانہ میں وہ پھر نازل ہوں گے ہر دور کے مصنفین، مفسرین اور محدثین، متکلمین اپنی کتابوں میں سب یہی عقیدہ لکھتے رہے۔ حتیٰ کہ ہر صدی کے مجددین بھی (جن کا خاص کام ہی یہ ہوتا ہے کہ امت کے اعمال اور عقائد میں داخل ہو جانے والی غلطیوں اور گمراہیوں کی اصلاح کریں اور حق و باطل کے درمیان لکیر کھینچیں) وہ سب بھی اپنے اپنے دور میں اسی عقیدہ کا اظہار کرتے رہے اور انتہا یہ ہے کہ خود مرزا غلام احمد الہام اور مجددیت کا دعویٰ کرنے کے بعد اور اپنے ''خدا'' کی طرف سے مسیحیت کے منصب پر فائز ہونے کے دس بارہ برس بعد تک بھی اسی عقیدہ پر قائم رہے اور اسی کو اسلامی اور قرآنی عقیدہ سمجھتے رہے۔ کیا ہوش وحواس رکھتے ہوئے کوئی بھی آدمی یہ کہہ سکتا ہے یا اس کو باور کرسکتا ہے کہ

وجہ سے کسی معمولی غلطی میں نہیں بلکہ ''شرک عظیم'' میں مبتلا رہے۔ کیا اسلام اور قرآن مجید کی یہی وہ خدمت ہے جس کا دعویٰ مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کی امت کے دیگر مناظرین کرتے ہیں؟

اس کے بعد میں عرض کرتا ہوں کہ اگر بالفرض قرآن مجید میں کوئی آیت بھی ایسی نہ ہو جس سے عقیدۂ حیات مسیح اور نزول مسیح کی تائید ہوتی ہو تو صرف یہ بات کہ قرآن مجید نے عیسائیوں کے دوسرے گمراہانہ اور مشرکانہ عقیدوں (حضرت مسیح کی الوہیت اور ابنیت وغیرہ) کی طرح اس کی تردید اور نفی نہیں کی (حالانکہ یہ بھی ان عیسائیوں کا خاص عقیدہ تھا) اس بات کی روشن دلیل ہے کہ عیسائیوں کا یہ عقیدہ اللہ کے نزدیک غلط اور گمراہانہ نہیں تھا بلکہ ان کے بعض دوسرے عقیدوں کی طرح صحیح عقیدہ تھا۔ کیونکہ ایسے موقعہ پر تردید اور نفی نہ کرنا ایک طرح کی تصدیق اور توثیق ہوتی ہے عقل و منطق اور قانون کا بھی یہ مسلمہ مسئلہ ہے کہ ''السکوت فی معرض البیان بیان'' لیکن بات صرف اتنی ہی نہیں ہے بلکہ واقعہ یہ ہے کہ قرآن مجید نے ان کے عقیدے کے اس جزو کی اسی طرح تصدیق و توثیق کی ہے جس طرح ان کے اس عقیدے کی کہ حضرت مسیحؑ بن باپ کے کنواری مریم کے بطن سے پیدا ہوئے اور انہوں نے احیاء موتیٰ وغیرہ کے معجزے دکھلائے۔ ہاں حضرت مسیح کے آسمان پر اٹھائے جانے ہی کے سلسلے میں عیسائیوں کے اس عقیدے کی قرآن پاک نے صراحت سے اور پورے زور سے تردید کی ہے کہ وہ صلیب پر چڑھائے گئے اور اس طرح اللہ تعالیٰ اور قرآن مجید نے ان کی عظیم ترین گمراہی ''کفارہ'' کے اس عقیدے کو جڑ سے اکھاڑ دیا جس پر عیسائیوں کی ساری بداعمالیوں کی بنیاد ہے اب ناظرین اس کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔

جو شخص قرآن مجید سے بالکل جاہل نہیں ہے وہ اتنی بات ضرور جانتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے بارہ میں عیسائیوں اور یہودیوں میں شدید اعتقادی اختلافات تھے دونوں سخت افراط و تفریط میں مبتلا تھے جس کی کچھ تفصیل یہ ہے۔

مسیح کے بارہ میں یہودیوں اور عیسائیوں کا اختلاف اور قرآن کا ناطق فیصلہ

یہود کہتے ہیں کہ (معاذ اللہ) وہ مریم کی ناجائز اولاد تھے (وہ بدبخت حضرت مریم صدیقہ پر زنا کی تہمت لگاتے تھے) نیز کہتے تھے کہ وہ (یعنی مسیح بن مریم) نبوت ورسالت کے جھوٹے مدعی تھے اور کذاب ومفتری تھے اور عاوم کو پھانسنے کے لئے معجزوں کے نام سے جو "تماشے اور کرتب" انہوں نے دکھائے وہ ان کی جادوگری اور شعبدہ بازی کے کرشمے تھے اور ایسے آدمی کے لئے تورات اور اسرائیلی شریعت کا حکم یہ ہے کہ اس کو سولی پر لٹکا کے ختم کر دیا جائے اور اس کی یہ موت لعنتی موت ہوگی تو ہم نے تورات کے حکم کے مطابق ان کو سولی پر چڑھا کے ختم کر دیا اور وہ (معاذ اللہ) لعنتی موت مر گئے۔

اس کے بالمقابل عیسائی ان کو مقدس ترین ہستی اور "ابن اللہ" اور "ثالث ثلاثہ" (یعنی خدا کا بیٹا اور خدائی کے تین شریکوں میں سے ایک) اور خود خدا کا روپ تک کہتے تھے وہ ان کے معجزات پر بھی عقیدہ رکھتے تھے جن کا ذکر انجیلوں میں اور ان کی روایات میں تھا۔ ان کا یہ بھی عقیدہ تھا کہ حضرت مسیح سولی کے واقعہ کے بعد آسمان پر اٹھا لئے گئے۔ یعنی عیسائی یہ بات تسلیم کرتے اور مانتے تھے کہ یہودیوں نے حضرت مسیح کو سولی دلا کر قتل کرا دیا یعنی مروا ڈالا (اور اسی پر ان کے نہایت گمراہانہ عقیدہ کفارہ کی بنیاد ہے) لیکن اس کے ساتھ وہ یہ بھی عقیدہ رکھتے تھے کہ بعد میں اللہ تعالیٰ نے مسیح کو زندہ کر کے آسمان پر اٹھا لیا اور وہ آئندہ زمانہ میں پھر اس دنیا میں آئیں گے (یہاں یہ بات خاص طور سے قابل لحاظ ہے کہ کوئی فریق اور کوئی طبقہ اس کا قائل اور مدعی نہیں تھا کہ عیسیٰؑ کا طبعی موت سے انتقال ہوا)

عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں یہودیوں اور عیسائیوں دونوں فریقوں کا مذکورہ بالا عقیدہ اور موقف ان کی تاریخ اور موجودہ انجیلوں میں مذکور ہے اور اس کے زیادہ تر اجزاء قرآن مجید میں بھی بیان فرمائے گئے ہیں۔ پس اس حالت میں کہ اگلے اہل کتاب کے ان دونوں گروہوں

یہودیوں اور عیسائیوں میں حضرت مسیح کے بارے میں اتنے شدید اعتقادی اختلافات تھے اور وہ دونوں افراط و تفریط اور کفر و شرک کی گمراہیوں میں مبتلا تھے۔ ضروری تھا کہ "قرآن مجید" جو اللہ تعالیٰ کی آخری "کتاب ہدایت" ہے ان اختلافات کے بارہ میں واضح فیصلہ دے دونوں فریقوں کی گمراہیوں کو رد کر کے اصل حقیقت بتلائے اور حق کو حق اور باطل کو باطل قرار دے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی تنزیل کا مقصد بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:۔

وما انزلنا علیک الکتاب الالتبین لهم الذی اختلفوا فیه وهدیً ورحمةً لقوم یؤمنون (سورۂ نحل آیت ۶۴)

اور اے پیغمبر ہم نے تم پر یہ کتاب (قرآن) خاص اس واسطے نازل کی ہے کہ جن باتوں میں ان لوگوں کے درمیان اختلاف ہے تم اس کو صاف صاف بیان کر دو اور ماننے والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہو۔

چنانچہ قرآن مجید نے حضرت مسیحؑ سے متعلق یہودیوں اور عیسائیوں کے ان اختلافات کے بارہ میں واضح فیصلہ دیا اور ہر فریق کی گمراہیوں کو رد کر کے جو حق اور صحیح تھا اس کا اعلان فرما دیا۔

عیسائیوں کے عقیدہ الوہیت مسیح اسی طرح ابنیت مسیح اور تثلیث کے نظریہ کی قرآن پاک نے شدت کے ساتھ تردید کی اور اس کو خالص کفر قرار دیا۔ (مائدہ نمبر ۷۲،۷۳)

اور سورۂ مریم کے آخر میں فرمایا کہ "کسی کو خدا کا بیٹا اور اس کی اولاد قرار دینے کی بات اتنی خبیث و شدید ہے کہ اس کی وجہ سے آسمان پھٹ پڑیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ لرز کر زمین بوس ہو جائیں"۔ (آیت ۸۸،۸۹،۹۰)

اور سورۂ زخرف میں فرمایا کہ "مسیح کی حیثیت اس کے سوا کچھ نہیں کہ وہ ہمارے ایک بندہ ہیں جن کو ہم نے خاص انعامات سے نوازا" (آیت ۵۹)

الغرض قرآن مجید نے بیسیوں مقامات پر یہ اعلان فرمایا کہ عیسائیوں کا مسیحؑ کی الوہیت و ابنیت اور تثلیث کا عقیدہ سخت گمراہی اور رب ذوالجلال کی شان پاک میں شدید گستاخی اور صریح کفر ہے۔ مسیح بس اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور عیسائیوں کا یہ کہنا کہ خود مسیح نے ہم کو یہ تعلیم دی تھی اس پاک اور معصوم پیغمبر پر افترا ہے اور وہ قیامت میں خدا کو گواہ

بنا کراس سے اپنی برأت ظاہر کردیں گے (سورۂ مائدہ)

اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق یہودیوں کی گمراہی کو بھی قرآن پاک نے رد فرمایا۔ صراحت کے ساتھ اعلان فرمایا کہ عیسیٰ بن مریم اللہ کے سچے اور برگزیدہ رسول اور مقرب بندے ہیں وہ ''کلمۃ اللہ'' ہیں یعنی اللہ نے ان کو اپنی خاص قدرت اور حکم سے معجزانہ طور پر کنواری مریم کے بطن سے پیدا کیا۔ بغیر اس کے کہ کسی مرد نے ان کو چھوا ہو اور مریم اللہ کی برگزیدہ بندی اور صدیقہ تھیں۔ یہودی ان کے بارہ میں جو کہتے ہیں وہ اس پاک بندی پر ان کا ''بہتان عظیم'' ہے اور اس کی وجہ سے وہ خدا کی لعنت اور عذاب کے مستحق ہیں۔ (آل عمران' نساء' مائدہ اور مریم میں یہ سب مضامین بیان کیے گئے ہیں)

مسیح مقتول و مصلوب نہیں ہوئے' بلکہ اٹھا لئے گئے

حضرت مسیح علیہ السلام سے متعلق یہودیوں کی گمراہیوں کے رد ہی کے سلسلے میں قرآن مجید نے ایک بات یہ بھی فرمائی کہ یہودیوں کا یہ عقیدہ اور دعویٰ بھی غلط اور موجب لعنت و عذاب ہے کہ ہم نے مسیح کو سولی دلا کر مار ڈالا۔ (**وقولهم انا قتلنا المسيح عيسى ابن مريم**) آگے فرمایا۔ اصل واقعہ یہ ہے۔

''**وماقتلوه وما صلبوه ولكن شبه لهم**'' (یعنی مسیح کو نہ انہوں نے قتل کیا نہ سولی پر چڑھایا بلکہ قدرت کی طرف سے ان کے لئے شبہ کی ایک صورت پیدا کردی گئی جس کی وجہ سے وہ ایسا خیال کرنے لگے۔ پھر فرمایا:۔

ان الذين اختلفوا فيه لفي شک منه مالهم به من علم الا اتباع الظن وما قتلوه يقيناً بل رفعه' الله اليه و كان الله عزيزاً حكيماً. (النساء آیۃ ۱۵۷' ۱۵۸)

''حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ (یہودی اور عیسائی) مسیح کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں (کہ وہ مصلوب و مقتول ہو کر ختم ہو گئے یا پھر زندہ کر کے آسمان پر اٹھا لئے گئے) ان کے پاس اس واقعہ کے بارے میں صحیح علم نہیں ہے' صرف بے اصل اٹکلیں اور بے بنیاد قیاس آرائیاں ہیں جن پر وہ چلتے ہیں صحیح اور یقینی بات یہ ہے کہ انہوں نے ان کو قتل کیا ہی

نہیں بلکہ اللہ نے ان کو اپنی طرف اٹھالیا اور اللہ پوری طاقت اور حکمت والا ہے (جس نے اپنی کامل قدرت اور حکمت سے یہ سب کچھ کیا)''

بالکل واضح اور کھلی ہوئی بات ہے کہ ان آیتوں میں قرآن مجید نے حضرت مسیحؑ کے مقتول و مصلوب ہونے کی (یعنی صلیب پر چڑھائے جانے اور مار ڈالے جانے کی) تو پوری وضاحت سے نفی کر دی (بلکہ ایک دوسری آیت ''واذ کففت بنی اسرایل عنک (مائدہ آیۃ ۱۱۰) میں یہ بھی بتلا دیا کہ اللہ نے ان کو ایسا بچایا کہ ان کے دشمن یہودی ان کو ہاتھ بھی نہیں لگا سکے) تو ان آیتوں نے یہودیوں کے اس ''لعنتی'' دعوے اور عقیدے کی واضح تردید کر دی کہ ہم نے مسیح کو صلیب پر چڑھا کے ختم کر دیا اور مار ڈالا اور اس کے ساتھ عیسائیوں کے نہایت خطرناک اور دین کو برباد کر دینے والے عقیدہ کفارہ کو بھی جڑ بنیاد سے اکھاڑ دیا (کیونکہ اس کی بنیاد اسی عقیدے پر ہے کہ حضرت مسیحؑ صلیب پر چڑھائے گئے اور ''قتل'' و ''صلب'' کی اس نفی کے ساتھ قرآن مجید نے عیسیٰ علیہ السلام کے لئے رفع (اٹھائے جانے) کا اثبات کیا اور ''بل'' کا کلمہ درمیان میں لا کر فرمایا ''بل رفعه الله الیه'' یعنی ان پر ''قتل'' کا فعل قطعاً واقع نہیں ہوا بلکہ اللہ نے ان کو اپنی طرف اٹھالیا آیت کے اس آخری لفظ سے صاف معلوم ہوا کہ عیسائیوں کے عقیدہ کا یہ جز صحیح ہے کہ مسیحؑ اوپر اٹھالئے گئے۔

''رفع'' کی قادیانی تاویل

قادیانیوں کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ اس آیت میں ''رفعہ اللہ الیہ'' کا مطلب یہ ہے کہ اللہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درجے بلند کر دئے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس سے ''روحانی رفع'' مراد ہے۔ لیکن جس شخص کو ذرا بھی عربیت سے واقفیت ہو وہ سمجھ سکتا ہے کہ اس آیت میں رفع کے معنی ایسے ہونے چاہئیں جو قتل کی ضد ہوں یعنی مقتول ہونے کے ساتھ جمع نہ ہو سکیں اور ظاہر ہے کہ کسی نبی کے رفع روحانی و رفع درجات میں اور دشمنوں کے ہاتھ سے ان کے مقتول ہونے میں قطعاً کوئی منافات اور تضاد نہیں ہے بلکہ راہ خدا میں مظلومانہ قتل کئے جانے سے تو درجے اور زیادہ بلند ہو جاتے ہیں۔ اسی لئے کہنے والے نے کہا۔

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں

قرآن مجید میں متعدد جگہ انبیاء علیہم السلام کے ناحق مقتول ہونے کا ذکر ہے (وقتلهم الانبیاء بغیر حق". یقتلون النبیین بغیر الحق" وغیرہ وغیرہ) ظاہر ہے کہ اللہ کے یہ سب پیغمبر جو ظالموں کے ہاتھ سے شہید ہوئے اور اس شہادت کی وجہ سے ان کے درجے بلند ہی ہوئے۔ الغرض "رفع روحانی" اور "رفع درجات" ہرگز مقتول ہونے کے منافی نہیں ہے۔ ہاں جسم کے ساتھ صحیح وسالم اٹھالیا جانا بے شک مقتول ہونے کے منافی ہے۔ اس لئے "بل رفعه الله الیه" کا مطلب یہی صحیح ہوگا کہ مسیحؑ کو ان کے دشمن قتل نہیں کر سکے بلکہ اللہ تعالیٰ نے صحیح وسلامت ان کو اپنی طرف اٹھالیا۔ اور اپنی طرف اٹھانے کا مطلب یہی ہوگا کہ آسمان پر اٹھالیا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اگرچہ ہماری طرح کسی مکان کا مکین نہیں ہے لیکن قرآن مجید کے بیان کے مطابق آسمان کو اس سے ایک خاص مکانی نسبت ضرور ہے۔ فرمایا گیا ہے:۔

ء امنتم من فی السمآء ان یخسف بکم الارض فاذاهی تمور".

ام امنتم من فی السمآء ان یرسل علیکم حاصباً"

اور کئی جگہ فرمایا گیا ہے:۔ ثم استوىٰ علی العرش"

یہ آیتیں اس کی صریح دلیل ہیں کہ آسمان کو اللہ تعالیٰ کی ذات پاک سے ایک خاص مکانی نسبت ہے اور اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو "مومنہ" فرمایا جس سے پوچھا گیا تھا کہ "خدا کہاں ہے؟" تو اس نے جواب دیا تھا "فی السماء" (یعنی وہ آسمان میں ہے)۔ (صحیح مسلم ص ۲۱۴ ج ۱)

اس سلسلہ میں ایک دوسری قطعی فیصلہ کن بات یہ ہے کہ جیسا کہ اوپر تفصیل سے بتلایا گیا عیسائی عام طور سے مسیح علیہ السلام کے اٹھالئے جانے کا عقیدہ رکھتے تھے اور آج بھی انجیلوں میں صراحتاً یہ عقیدہ موجود ہے پھر بعض مقامات پر آسمان پر اٹھائے جانے کے الفاظ ہیں اور بعض جگہ صرف اوپر اٹھائے جانے کا ذکر ہے اور انجیل کے عربی ترجموں میں ان موقعوں پر رفع ہی کا لفظ ہے اب اگر یہ مانا جائے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے مصلوب ہونے کے عقیدہ کی طرح ان کے اٹھالئے جانے کا عقیدہ بھی غلط اور مشرکانہ تھا تو قرآن مجید پر سخت الزام آئے گا کہ اس نے اس موقع پر اس عقیدہ کی نہ صرف یہ کہ تردید نہیں کی بلکہ یہ غضب کیا

کہ "بل رفعه الله اليه" اور دوسری جگہ "رافعک الی" فرما کر عیسائیوں کے اس عقیدہ پر گویا مہر تصدیق ثبت کر دی اور انتہا یہ کہ اس نے لفظ بھی وہی رفع کا بولا جو خود عیسائی اپنے اس عقیدہ کے اظہار کے لئے بولتے تھے اور جو انجیلوں میں اب تک بھی موجود ہے اور اس کا قدرتی نتیجہ یہ ہوا کہ آج تک جمہور امت نے بھی قرآن پاک کے ان الفاظ سے یہی سمجھا کہ حضرت عیسیٰؑ اوپر اٹھا لئے گئے پھر تو (معاذ اللہ) قرآن مجید نے خود ہی لوگوں کو گمراہ کیا اور ساری امت کو ایک "شرک عظیم" میں جھونک دیا۔

الغرض ہر معمولی سی سمجھ رکھنے والا بھی اس بات کو سمجھ سکتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک عیسیٰ علیہ السلام کے قتل وصلب کے عقیدہ کی طرح ان کے اوپر اٹھا لئے جانے کا عقیدہ بھی غلط اور گمراہانہ ہوتا تو پھر جس طرح "ماقتلوه وما صلبوه" فرما کر اور پھر "وما قتلوه يقيناً" کو مکرر لا کر عقیدۂ قتل وصلب کی پوری شدت اور صراحت سے تردید کی گئی ہے اسی طرح "عقیدۂ رفع" کی بھی واضح تردید اس موقع پر کی جاتی لیکن ہوا یہ کہ بجائے نفی اور تردید کے صاف صاف "بل رفعه الله اليه" اور دوسری جگہ "ورافعک الی" فرما کر قرآن مجید نے عیسیٰ علیہ السلام کا "رفع" (یعنی اٹھا لیا جانا) بیان کیا۔ الغرض عیسائی عقیدے اور انجیلوں کی تصریحات کو سامنے رکھنے کے بعد اس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں رہتی کہ قرآن مجید نے ان کے عقیدۂ کے اس جز کی (یعنی مسیح علیہ السلام کے اٹھا لئے جانے کی) تردید نہیں کی بلکہ اس کی واضح تصدیق کی ہے جس طرح عیسائیوں کے اس عقیدہ کی تصدیق کی ہے کہ حضرت مسیحؑ بن باپ کے کنواری مریم کے بطن سے اللہ کے حکم سے پیدا ہوئے اور وہ "كلمة الله" اور جس طرح قرآن مجید نے حضرت مسیح کے احیاء موتیٰ وغیرہ ان معجزات کی تصدیق کی ہے جو انجیل میں بیان کئے گئے ہیں اور عیسائی جن کا دعویٰ کرتے اور عقیدہ رکھتے تھے۔

اگر کسی کے دل میں بیماری اور کجی نہ ہو اور قرآن مجید پر ایمان ہو تو ہماری اس گفتگو کے بعد اس کو اس میں شک وشبہ باقی نہیں رہے گا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح کو اپنی خاص قدرت سے معجزانہ طور پر بن باپ کے پیدا کیا تھا اسی طرح ان کے دشمن یہودیوں کی گرفت سے اور قتل وصلب سے بالکل محفوظ رکھ کر معجزانہ طور پر ان کو صحیح سلامت زندہ آسمان پر اٹھا لیا۔

حضرت مسیح کی حیات اور نزول کا قرآن مجید سے واضح ترین ثبوت

پھر اس کے بعد والی آیت میں ایک خاص انداز میں ان کی حیات اور آخری زمانہ میں ان کے نزول اور پھر اس دنیا میں ان کے وفات پانے کی اطلاع دی گئی ہے۔ ارشاد فرمایا گیا ہے۔

وان من اهل الكتاب الاليومنن به قبل موته و يوم القيمة يكون عليهم شهيدا

اور سب ہی اہل کتاب عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے ان پر ضرور بالضرور ایمان لے آئیں گے اور قیامت کے دن وہ ان کے بارہ میں شہادت دیں گے۔

سیاق وسباق کی روشنی میں آیت کا مطلب

جیسا کہ ناظرین کو معلوم ہو چکا ہے اوپر کی آیتوں میں یہودیوں کے اس باطل فرعونی دعوے کی کہ ہم نے مسیحؑ بن مریمؑ کو مار ڈالا اور سولی پر چڑھا دیا اور وہ (معاذ اللہ) لعنتی موت مر گیا۔ (**انا قتلنا المسيح عيسى بن مريم**) یہ فرما کر تردید کی گئی تھی کہ ان کا یہ دعویٰ قطعاً غلط اور باطل ہے وہ مسیح بن مریم کو قتل نہیں کر سکے نہ سولی پر چڑھا سکے بلکہ وہ اس بارہ میں شبہ اور دھوکے میں پڑ گئے (مسیحؑ کے دھوکے میں انہوں نے ایک دوسرے غدار اسرائیلی کو سولی پر لٹکا دیا جو ان کا ہم شکل بنا دیا گیا تھا) اور مسیح بن مریم کو اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص تدبیر اور قدرت سے صحیح سالم آسمان پر اٹھا لیا۔ ان کے دشمن یہودی ان کو ہاتھ بھی نہیں لگا سکے۔ (**وماقتلوه وما صلبوه ولكن شبه لهم ......وما قتلوه يقيناً بل رفعه الله اليه و كان الله عزيزاً حكيماً**) اور جیسا کہ پہلے بھی اشارہ کیا جا چکا ہے اسی بیان سے عیسائیوں کے انتہائی گمراہانہ عقیدہ کفارہ کی بھی تردید کر دی گئی تھی۔

اس کے بعد متصلاً یہ آیت "**و ان من اهل الكتاب الاليؤمنن به قبل موته و يوم القيمة يكون عليهم شهيداً** اس بحث اور مضمون کا آخری جز اور گویا "مقطع کا بند" ہے۔ اس کا حاصل یہ ہے کہ مسیح بن مریم کے مقتول و مصلوب نہ ہونے اور صحیح سالم آسمان پر اٹھا لئے جانے کی بات جو آج وحی اور قرآن کے ذریعہ بیان کی جا رہی ہے اس کی یہود و

نصاریٰ کو بھی اس وقت مشاہدہ سے تصدیق ہو جائے گی جب مسیح بن مریم اس دنیا میں پھر بھیجے جائیں گے اور یہیں آنے کے بعد وفات پائیں گے اور جو اہل کتاب اس وقت زندہ اور باقی ہوں گے وہ حضرت مسیح کی وفات سے کچھ پہلے ان کی حیات ہی میں ان پر ایمان لے آئیں گے۔ یعنی یہودی جو ہمیشہ ان کے منکر اور دشمن رہے اور معاذ اللہ ان کو ولد الزنا تک کہتے رہے وہ اپنے اس خبیث کفر سے توبہ کر کے ان پر ایمان لے آئیں گے اور ان کو اللہ کا سچا نبی و رسول اور برگزیدہ بندہ مان لیں گے۔ اسی طرح نصاریٰ بھی جنہوں نے ان کو خدا اور خدا کا بیٹا اور ثالث ثلاثہ بنایا تھا وہ بھی اپنے اس مشرکانہ عقیدہ سے توبہ کر کے ان کو اللہ کا مقرب بندہ اور نبی و رسول مان لیں گے اور یہ دونوں گروہ اس دین محمدی کے حلقہ بگوش ہو جائیں گے جس کے اس وقت حضرت مسیح بن مریم داعی و منادی اور علمبردار ہوں گے۔

آگے فرمایا گیا ہے: **ویوم القیمٰة یکون علیھم شھیدا** یعنی پھر قیامت کے دن حضرت مسیح ان ایمان لانے والے اہل کتاب کے بارہ میں اللہ کے حضور میں شہادت دیں گے (جس طرح سارے نبی و رسول اپنی اپنی امتوں کے بارے میں شہادت دیں گے)

الغرض یہ آیت حضرت مسیح بن مریم کے مقتول و مصلوب نہ ہونے اور صحیح سالم آسمان پر اٹھائے جانے سے متعلق اس مضمون کا تتمہ اور تکملہ ہے اور گویا اس پر آخری مہر ہے جو اوپر کی آیتوں میں بیان فرمایا گیا ہے اور سیاق و سباق یعنی سلسلہ کلام اور اسلوب بیان اور نحوی قواعد کے لحاظ سے اس آیت کی یہی تفسیر صحیح ہے جس کی بنیاد اس پر ہے کہ آیت میں ''بہ'' اور ''موتہ'' کی ضمیریں مسیحؑ بن مریم کی طرف راجع ہیں جن کا اوپر کی آیتوں میں بار بار ذکر آیا ہے۔ امام تفسیر ابن جریر طبری اور حافظ عماد الدین ابن کثیر نے اپنی تفسیروں میں (جو تفسیر کے پورے کتب خانہ میں امتیاز رکھتی ہیں) اس پر تفصیلی کلام کیا ہے اور اسی تفسیر کو روایت اور درایت سیاق و سباق اور عربیت کے لحاظ سے صحیح اور راجح قرار دیا ہے۔

آیت کی تفسیر صحابہ کرام اور ائمہ تفسیر کے ارشادات سے

حضرات صحابۂ کرام سے بھی آیت کی یہی تفسیر صحیح سندوں کے ساتھ منقول ہے حضرت

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے آیت کی یہ تفسیر صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور حدیث کی دوسری کتابوں میں روایت کی گئی ہے ان کی روایت کا حاصل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھا کے ارشاد فرمایا کہ "اس پاک ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے یقیناً یہ ہونے والا ہے کہ عیسیٰ بن مریم اللہ کے حکم سے حاکم عادل کی حیثیت سے (قیامت سے پہلے) نازل ہوں گے اور وہ یہ عظیم کارنامے انجام دیں گے اور اس زمانہ میں بڑی خیر و برکت ہوگی۔ حضرت ابوہریرہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کر کے فرماتے تھے کہ **اقرأ وا ان شئتم. 'وان من اهل الكتاب الاليؤمنن به قبل موته الآية"** یعنی اگر تم حضرت مسیحؑ کے نازل ہونے کا بیان قرآن میں پڑھنا چاہو تو یہ آیت پڑھو"۔ **و ان من اهل الكتاب الاليؤمنن به قبل موته)"** جیسا کہ عرض کیا گیا۔ حضرت ابوہریرہ کی اس حدیث کو امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ دونوں نے روایت کیا ہے۔ ب ا۔۴۹۰ م ا۔۸۷۔ اور محدثین کی اصطلاح میں یہ "متفق علیہ" حدیث ہے' اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت ابوہریرہ نے اس آیت کا مطلب وہی سمجھا اور بیان کیا ہے جو ہم نے اوپر لکھا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ مطلب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی تلقین و تعلیم سے سمجھا ہوگا۔ ان کے علاوہ حبر امت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ' نے بھی آیت کا یہی مطلب سمجھا اور بیان کیا ہے جیسا کہ ابن جریر نے پوری سند کے ساتھ ان سے روایت کیا ہے اور حافظ ابن حجر نے فتح الباری شرح صحیح بخاری میں ابن جریر کی اس روایت کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔ ان کے الفاظ یہ ہیں۔

"وبهذا جزم ابن عباس فيما رواه ابن جرير من طريق سعيد جبير عنه' باسناد صحيح (فتح الباری ج ۱۳ ص ۲۸۱)

یعنی حضرت عبداللہ بن عباس نے بھی اس آیت کا مطلب قطعیت کے ساتھ وہی بیان کیا ہے جو حضرت ابوہریرہ کی مندرجہ بالا روایت سے معلوم ہوا۔ ابن جریر نے اس کو صحیح سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت کیا ہے۔

اور تابعین میں حضرت حسن بصریؒ اور بعض دیگر حضرات سے بھی آیت کی یہی تفسیر ابن جریر نے اپنی سندوں کے ساتھ روایت کی ہے۔

حاصل کلام اور اجماع امت کی آخری شہادت

ہم نے اس مسئلہ پر کلام شروع کرتے ہوئے کہا تھا کہ مسلمانوں کے عقیدۂ نزول مسیح اور حیات مسیح کی بنیاد دو چیزوں پر ہے۔ ایک قرآن مجید کی بعض آیات اور دوسرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ کثیر التعداد احادیث جو مجموعی اور معنوی حیثیت سے یقیناً حد تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں۔

گذشتہ صفحات میں جو کچھ عرض کیا گیا یقین ہے کہ اس کے مطالعہ کے بعد کسی طالب حق اور انصاف پسند کو اس میں شبہ نہیں رہ سکتا کہ احادیث متواترہ نے اور قرآن مجید کی آیات نے اس حقیقت کا انکشاف اور اعلان کیا ہے اور امت کو اس عقیدہ کی تعلیم دی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نہ قتل کئے گئے نہ صلیب پر چڑھائے گئے بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو صحیح سالم اٹھالیا اور وہ زندہ ہیں اور قیامت سے پہلے وہ نازل ہوں گے اور یہاں ان کے وفات پانے سے پہلے وہ سب اہل کتاب جو اس وقت موجود ہوں گے ان پر ایمان لے آئیں گے۔

یہاں ہم اس پر اتنا اضافہ اور کرتے ہیں کہ قرآن پاک اور احادیث متواترہ کے تعلیم کئے ہوئے اس عقیدہ پر امت کا اجماع بھی ہے اور اس کو ہر وہ شخص جانتا ہے جس کی حدیث، تفسیر، سیر و تاریخ اور عقائد و کلام اور دیگر دینی علوم و فنون کی کتابوں پر نظر ہے اور امت کے علماء و مصنفین نے اس کی تصریح بھی کی ہے۔

امام ابوالحسن اشعری کی کتاب الابانہ میں ہے۔

واجمعت الامة علیٰ ان الله عزوجل رفع عیسیٰ الی السماء

امت محمدیہ کا اس پر اجماع ہے کہ عیسےٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے آسمان کی طرف اٹھالیا۔

(کتاب الابانہ ص ۴۶ مطبوعہ دائرۃ المعارف حیدر آباد)

اور ابوحیان اندلسی نے اپنی تفسیر ''البحر المحیط'' میں ابن عطیہ سے نقل کیا ہے کہ:۔

واجمعت الامة علی ماتضمنه الحدیث المتواتر من ان عیسےٰ فی السماء حی و انه ینزل فی آخر الزمان (البحر المحیط ص ۴۷۳ ج ۲)

اور امت محمدیہ کا اس حقیقت اور عقیدہ پر اجماع ہے جو احادیث متواترہ سے ثابت ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان میں ہیں زندہ ہیں اور وہ آخری زمانہ میں نازل ہوں گے۔

اکابر امت پر قادیانیوں کی تہمت

ہمیں معلوم ہے کہ خود مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے اہل قلم متبعین نے امت کے متعدد اکابر کے بارہ میں (جن میں حضرت عبداللہ بن عباس، شیخ الاسلام ابن تیمیہ بھی شامل ہیں) یہ دعویٰ کیا ہے کہ یہ حضرات نزول مسیح اور حیات مسیح کے منکر اور قادیانیوں کی طرح وفات مسیح کے قائل ہیں۔ راقم سطور پورے یقین اور بصیرت کے ساتھ اعلان کرتا ہے کہ یہ دعوے اس بات کی دلیل ہیں کہ مرزا غلام احمد اور ان کے امتی جھوٹ بولنے میں کتنے جری اور بے باک ہیں۔ اس مسئلہ سے متعلق حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کے صاف صریح ارشادات ناظرین کرام پچھلے صفات میں پڑھ چکے ہیں یہی حال ان سب بزرگوں کا ہے جن پر قادیانی یہ تہمت لگاتے ہیں۔ جن علماء کرام نے اس مسئلہ پر تفصیل سے بحث کی ہے اور مستقل کتابیں لکھی ہیں انہوں نے ان بزرگوں میں سے (جن کا قادیانی اس سلسلے میں نام لیتے ہیں) ایک ایک کے متعلق ثابت کیا اور دکھایا ہے کہ ان کا عقیدہ وہی ہے جو جمہور امت کا ہے اور وہ سب نزول مسیح اور حیات مسیح کے قائل ہیں اور ان کے بارے میں قادیانیوں کا دعویٰ کذب وافتراء کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ اگر ہمارے ناظرین میں سے کسی صاحب کو یہ بحث تفصیل سے دیکھنی ہو تو صرف ایک کتاب ''ہدیۃ المہتدی'' (مصنفہ مولانا عبدالغنی صاحب پٹیالوی مرحوم) کا مطالعہ کافی ہوگا۔ (یہ کتاب ''اسلام اور قادیانیت ایک تقابلی جائزہ'' کے نام سے مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان نے حال ہی میں شائع کی ہے۔ اپنے موضوع پر بہترین کتاب ہے) بہرحال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے مبارک عہد سے لے کر اس وقت تک امت کے تمام اکابر ائمہ اور علماء محدثین، مفسرین، فقہاء، متکلمین اور صوفیائے ربانیین کا اس پر اجماع رہا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام قرآن وحدیث کے بیان کے مطابق نہ قتل کئے گئے نہ سولی پر چڑھائے گئے بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص قدرت سے معجزانہ طور پر صحیح سالم اٹھالیا اور وہ اللہ کے حکم سے معجزانہ طور پر زندہ ہیں اور قیامت سے پہلے اس دنیا میں پھر نازل کئے جائیں گے اور یہیں آ کر وفات پائیں گے اور قرآن وحدیث کی بیان کی ہوئی کسی حقیقت پر جب اس طرح کا اجماع ہو تو پھر کسی صاحب ایمان کے لئے اس میں شک وشبہ کی اور کسی تاویل کی گنجائش نہیں رہتی۔ بلکہ اس میں تاویل بھی بدترین گمراہی اور قرآن پاک کی زبان میں الحاد ہے۔

محمد منظور نعمانی..... محمد یوسف لدھیانوی

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

رسول مجتبٰے کہیے محمد مصطفٰے کہیے!
خدا کے بعد بس وہ ہیں پھر اسکے بعد کیا کہیے
شریعت کا ہے یہ اسرار ختم الانبیاء کہیے
محبت کا تقاضا ہے کہ محبوب خدا کہیے
جب ان کا ذکر ہو دنیا سراپا گوش ہو جائے
جب ان کا نام آئے مرحبا صل علٰی کہیے
محمد کی نبوت دائرہ ہے نور وحدت کا!
اسی کو ابتدا کہیے، اسی کو انتہا کہیے
مرے سرکار کے نقش قدم شمع ہدایت ہیں
یہ وہ منزل ہے جس کو مغفرت کا راستہ کہیے

تحریک ختم نبوۃ منزل بہ منزل

الحمدللّٰہ رب العٰلمین و الصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین و خاتم النبیین و رسولہ محمد خیر الوریٰ صاحب قاب قوسین او ادنیٰ و علیٰ صحبہ البررۃ التقی و النقی کلما ذکرہ الذاکرون و کلما غفل عن ذکرہ الغافلون اللھم صل علیہ واٰلہ وسائر النبیین و اٰل کل وسائر الصالحین نھایۃ ماینبغی ان یسئلہ السائلون. اما بعد.

متحدہ ہندوستان میں انگریز اپنے جور وستم اور استبدادی حربوں سے جب مسلمانوں کے قلوب کو مغلوب نہ کرسکا تو اس نے ایک کمیشن قائم کیا۔ جس نے پورے ہندوستان کا سروے کیا اور واپس جاکر برطانوی پارلیمنٹ میں رپورٹ پیش کی کہ مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد مٹانے کے لئے ضروری ہے کہ کسی ایسے شخص سے نبوت کا دعویٰ کرایا جائے جو جہاد کو حرام اور انگریز کی اطاعت کو مسلمانوں پر اولوالامر کی حیثیت سے فرض قرار دے۔

ان دنوں مرزا غلام احمد قادیانی سیالکوٹ ڈی سی آفس میں معمولی درجے کا کلرک تھا ، اردو، عربی اور فارسی اپنے گھر پر پڑھی تھی۔ مختاری کا امتحان دیا مگر ناکام ہوگیا۔ غرض یہ کہ اس کی تعلیم دینی و دنیاوی دونوں اعتبار سے ناقص تھی۔ چنانچہ اس مقصد کے لئے انگریزی ڈپٹی کمشنر کے توسط سے مسیحی مشن کے ایک اہم اور ذمہ دار شخص نے اس سے ڈی سی آفس میں ملاقات کی۔ گویا یہ انٹرویو تھا مسیحی مشن کا۔ یہ فرد انگلینڈ روانہ ہوگیا اور مرزا قادیانی ملازمت چھوڑ کر قادیان پہنچ گیا۔ باپ نے کہا کہ نوکری کی فکر کرو۔ جواب دیا کہ میں نوکر ہوگیا ہوں اور پھر بھیجنے والے کے پتے کے بغیر منی آرڈر ملنے شروع ہوگئے۔ مرزا قادیانی نے مذہبی اختلافات کو ہوا دی۔ بحث ومباحثہ، اور اشتہار بازی شروع کردی۔ یہ تمام تر تفصیل مرزائی کتب میں موجود ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس کام کے لئے برطانوی سامراج نے مرزا قادیانی کا انتخاب کیوں کیا؟ اس کا جواب بھی خود مرزائی لٹریچر میں موجود ہے کہ مرزا قادیانی کا خاندان جدی پشتی انگریز کا نمک خوار، خوشامدی اور مسلمانوں کا غدار تھا۔ مرزا قادیانی کے والد نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں برطانوی سامراج کو پچاس گھوڑے مع ساز و سامان مہیا کیے اور یوں مسلمانوں کے قتل عام سے اپنے ہاتھ رنگین کر کے انگریز سے انعام میں جائیداد حاصل کی۔ مرزا غلام احمد لکھتا ہے کہ:

''میرے والد صاحب کی وفات کے بعد میرا بڑا بھائی مرزا غلام قادر خدمت سرداز میں مصروف رہا۔'' (ستارہ قیصرہ ص۴)

اپنے بارے میں لکھتا ہے:

''میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریز کی تائید و حمایت میں گزرا اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھیں اور اشتہار شائع کیے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔'' (تریاق القلوب ص:۲۵)

غرض یہ کہ مرزا قادیانی کے گوشت پوست میں انگریز کی وفاداری اور مسلمانوں سے غداری رچی بسی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ اس مقصد کے لئے انگریز کی نظر انتخاب مرزا قادیانی پر پڑی چنانچہ اس کی خدمات حاصل کر لی گئیں۔

جن حضرات کی مرزائیت کے لٹریچر پر نظر ہے، وہ جانتے ہیں کہ مرزا قادیانی کی ہر بات میں تضاد ہے لیکن حرمت جہاد اور فرضیت اطاعت انگریز ایک ایسا مسئلہ ہے کہ اس میں مرزا قادیانی کی کبھی دو رائیں نہیں ہوئیں کیونکہ یہ اس کا بنیادی مقصد اور غرض و غایت تھی۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے اپنے آپ کو گورنمنٹ برطانیہ کا خود کاشتہ پودا قرار دیا۔ سر سید احمد خان مرحوم کی روایت جو ان کے مشہور مجلّہ تہذیب الاخلاق میں چھپ چکی ہے کہ خود سر سید احمد خان سے انگریز وائسرائے نے مرزا قادیانی کی امداد و معاونت کرنے کا کہا، بقول ان کے انہوں نے نہ صرف رد کر دیا بلکہ اس منصوبے کو بھی افشا کر دیا جس کے نتیجے میں انگریز وائسرائے ہند سر سید احمد خان سے ناراض ہو گئے۔

مرزا قادیانی کے دعوے پر نظر ڈالیے، اس نے بتدریج خادم اسلام، مبلغ اسلام، مجدد، مہدی، مثیل مسیح، ظلی نبی، مستقل نبی، انبیاء سے افضل، حتیٰ کہ خدائی تک کا دعویٰ کیا۔ یہ سب کچھ ایک طے شدہ منصوبہ گہری چال اور خطرناک سازش کے تحت کیا۔

قطب عالم حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکیؒ نے اپنے نور ایمانی اور بصیرت وجدانی سے آنجہانی مرزا قادیانی کے دعوے سے بہت پہلے پنجاب کے معروف روحانی بزرگ حضرت مولانا پیر مہر علی شاہؒ گولڑوی سے حجاز مقدس میں ارشاد فرمایا:

''پنجاب میں ایک فتنہ اٹھنے والا ہے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کے خلاف آپ سے کام لیں گے۔''

بیعت وخلافت سے سرفراز فرمایا اور اس فتنے کے خلاف کام کرنے کی تلقین فرمائی۔

ردقادیانیت کے سلسلے میں امت محمدیہ کے جن خوش نصیب وخوش بخت حضرات نے بڑی تندہی اور جانفشانی سے کام کیا، ان میں حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، حضرت مولانا پیر مہر علی شاہؒ، حضرت مولانا محمد علی مونگیریؒ، حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ، حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ، حضرت مولانا نذیر حسین دہلویؒ، حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ، حضرت مولانا محمد حسین بٹالویؒ، جناب مولانا قاضی محمد سلیمان منصور پوریؒ، حضرت مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوریؒ، حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ، حضرت مولانا بدر عالم میرٹھیؒ، حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ، حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ، پروفیسر محمد الیاس برنیؒ، علامہ محمد اقبالؒ، حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ، حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ، حضرت مولانا سید عطاءاللہ شاہ بخاریؒ، حضرت مولانا محمد داؤد غزنویؒ، حضرت مولانا ظفر علی خانؒ، حضرت مولانا مظہر علی اظہرؒ، حافظ کفایت حسینؒ، اور حضرت مولانا پیر جماعت علی شاہؒ جیسی نابغہ روزگار ہزاروں شخصیات ہیں۔

علمائے لدھیانہ نے مرزا قادیانی کی گستاخ وبے باک طبیعت کو اس کی ابتدائی تحریروں سے دیکھ کر اس کے خلاف کفر کا فتویٰ سب سے پہلے دے دیا تھا۔ ان حضرات کا خدشہ صحیح ثابت ہوا اور آگے چل کر پوری امت نے علمائے لدھیانہ کے فتوے کی تصدیق وتوثیق کردی۔

غرض یہ کہ پوری امت کی اجتماعی جدوجہد سے مرزائیت کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو روکنے کی کوشش کی گئی۔ یہی وجہ ہے کہ مرزا قادیانی نے بھی اپنی تصانیف میں مولانا رشید احمد

گنگوہیؒ، مولانا نذیر حسین دہلویؒ، مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ، مولانا پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ، مولانا سید علی الحائری، سمیت امت کے تمام طبقات کو اپنے سب وشتم کا نشانہ بنایا، کیونکہ یہی وہ حضرات تھے جنہوں نے تحریر وتقریر، مناظرے اور مباہلے کے میدان میں مرزا قادیانی اور اس کے حواریوں کو چاروں شانے چت کیا اور یوں اپنے فرض کی تکمیل کر کے پوری امت کی طرف سے شکریے کے مستحق قرار پائے۔

مقدمہ بہاولپور

تحصیل احمد پور شرقیہ ریاست بہاولپور میں ایک شخص مسمی عبدالرزاق مرزائی ہو کر مرتد ہو گیا۔ اسکی منکوحہ غلام عائشہ بنت مولوی الٰہی بخش نے سن بلوغ کو پہنچ کر ۲۴۔ جولائی ۱۹۲۶ء کو فسخ نکاح کا دعویٰ احمد پور شرقیہ کی مقامی عدالت میں دائر کر دیا جو ۱۹۳۱ء تک ابتدائی مراحل طے کر کے پھر ۱۹۳۲ء ڈسٹرکٹ جج بہاولپور کی عدالت میں بغرض شرعی تحقیق واپس ہوا۔ آخر کارے۔ فروری ۱۹۳۵ء کو فیصلہ بحق مدعیہ صادر ہوا۔ بہاولپور ایک اسلامی ریاست تھی۔ اس کے والی جناب نواب صادق محمد خامس عباسی مرحوم ایک سچے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ خواجہ غلام فرید بہاولپور کے معروف بزرگ، کے عقیدت مند تھے۔ خواجہ غلام فریدؒ کے تمام خلفاء کو مقدمے میں گہری دلچسپی تھی۔ اس وقت جامعہ عباسیہ بہاولپور کے شیخ الجامعہ مولانا غلام محمد گھوٹوی مرحوم تھے جو حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ کے ارادت مند تھے، لیکن اس مقدمے کی پیروی اور امت محمدیہ کی طرف سے نمائندگی کے لئے سب کی نگاہ انتخاب دیوبند کے فرزند شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ پر پڑی۔ مولانا غلام محمد صاحبؒ کی دعوت پر اپنے تمام تر پروگرام منسوخ کر کے مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ بہاولپور تشریف لائے تو فرمایا:

"جب یہاں سے بلاوا آیا تو میں ڈھابیل کے لئے پابہ رکاب تھا، مگر میں یہ سوچ کر یہاں چلا آیا کہ ہمارا نامہ اعمال تو سیاہ ہے ہی، شاید یہی بات مغفرت کا سبب بن جائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جانبدار بن کر بہاولپور آیا تھا، اگر ہم ختم نبوت کا کام نہ کریں تو گلی کا کتا بھی ہم سے اچھا ہے۔"

ان کے تشریف لانے سے پورے ہندوستان کی توجہ اس مقدمے کی طرف مبذول ہو گئی۔

بہاولپور میں علم کا موسم بہار شروع ہوگیا۔ اس سے مرزائیت کو بڑی پریشانی لاحق ہوئی۔ انہوں نے بھی ان حضرات علماء کی آہنی گرفت اور احتسابی شکنجے سے بچنے کے لئے ہزاروں جتن کیے۔

مولانا غلام محمد گھوٹویؒ، مولانا محمد حسین کولوتارڑویؒ، مولانا مفتی محمد شفیعؒ، مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوری، مولانا نجم الدینؒ، مولانا ابوالوفا شاہ بہاپوریؒ اور مولانا محمد انور شاہ کشمیری رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم وکثر اللہ سعیہم کے ایمان افروز اور کفر شکن بیانات ہوئے، مرزائیت بوکھلا اٹھی۔

ان دنوں مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ پر اللہ رب العزت کے جلال اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جمال کا خاص پرتو تھا۔ وہ جلال و جمال کا حسین امتزاج تھے۔ جمال میں آ کر قرآن وسنت کے دلائل دیتے تو عدالت کے درو دیوار جھوم اٹھتے اور جلال میں آ کر مرزائیت کو للکارتے تو کفر کے ایوانوں میں زلزلہ طاری ہو جاتا۔ مولانا ابوالوفا شاہ جہان پوریؒ نے اس مقدمے میں مختار مدعیہ کے طور پر کام کیا۔

ایک دن عدالت میں مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ نے جلال الدین شمس مرزائی کو للکار کر فرمایا:

”اگر چاہو تو میں عدالت میں یہیں کھڑے ہو کر دکھا سکتا ہوں کہ مرزا قادیانی جہنم میں جل رہا ہے۔“

مرزائی کانپ اٹھے، مسلمانوں کے چہروں پر بشاشت چھا گئی، اور اہل دل نے گواہی دی کہ عدالت میں انور شاہ کشمیریؒ نہیں بلکہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا وکیل اور نمائندہ بول رہا ہے۔

علمائے کرام کے بیانات مکمل ہوئے، نواب صاحب مرحوم پر گورنمنٹ برطانیہ کا دباؤ بڑھا۔ اس سلسلے میں مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھری مرحوم نے راقم الحروف سے بیان کیا کہ خضر حیات ٹوانہ کے والد نواب سر عمر حیات ٹوانہ لندن گئے ہوئے تھے نواب آف بہاولپور مرحوم بھی گرمیاں اکثر لندن میں گزارا کرتے تھے۔ وہ نواب مرحوم سر عمر حیات ٹوانہ سے لندن میں ملے اور مشورہ طلب کیا کہ انگریز گورنمنٹ کا مجھ پر دباؤ ہے کہ ریاست بہاولپور سے اس مقدمے کو ختم کرادیں، تو اب مجھے کیا کرنا چاہیے؟

سر عمر حیات ٹوانہ نے کہا کہ ہم انگریز کے وفادار ضرور ہیں مگر اپنا دین، ایمان اور عشق

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا تو ان سے سودا نہیں کیا، آپ ڈٹ جائیں اور ان سے کہیں کہ عدالت جو چاہے فیصلہ کرے، میں حق و انصاف کے سلسلے میں اس پر دباؤ نہیں ڈالنا چاہتا۔

چنانچہ مولانا محمد علی جالندھریؒ نے یہ واقعہ بیان کر کے ارشاد فرمایا:

''ان دونوں کی نجات کے لئے اتنی بات کافی ہے؟''

جناب محمد اکبر خان جج مرحوم کو ترغیب و تحریص کے دام تزویر میں پھنسانے کی مرزائیوں نے بہت کوشش کی، لیکن ان کی تمام تدابیر غلط ثابت ہوئیں۔ مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ اس فیصلے کے لئے اتنے بے تاب تھے کہ بیانات کی تکمیل کے بعد جب بہاولپور سے جانے لگے تو مولانا محمد صادق مرحوم سے فرمایا کہ اگر زندہ رہا تو فیصلہ خود سن لوں گا، اور اگر فوت ہو جاؤں تو میری قبر پر آ کر یہ فیصلہ سنا دیا جائے۔ چنانچہ مولانا محمد صادقؒ نے آپ کی وصیت کو پورا کیا۔ آپ نے اپنے آخری ایام علالت میں دارالعلوم دیوبند کے اساتذہ، طلبہ اور دیگر بہت سے علماء کے مجمع میں تقریر فرمائی تھی، جس میں نہایت دردمندی و دل سوزی سے فرمایا تھا:

''وہ تمام حضرات جن کو مجھ سے بلا واسطہ یا بالواسطہ تلمذ کا تعلق ہے اور جن پر میرا حق ہے، میں ان کو خصوصی وصیت اور تاکید کرتا ہوں کہ وہ عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت و پاسبانی اور فتنہ قادیانیت کے قلع قمع کو اپنا خصوصی وظیفہ بنائیں۔ جو لوگ یہ جانتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی شفاعت فرمائیں گے، ان کو لازم ہے کہ ختم نبوت کی پاسبانی کا کام کریں۔''

یہ مقدمہ حق و باطل کا عظیم معرکہ تھا۔ جب ۷۔ فروری ۱۹۳۵ء کو فیصلہ صادر ہوا تو مرزائیت کے صحیح خدوخال آشکارا ہو گئے۔ بلاشبہ پوری امت جناب محمد اکبر خان جج مرحوم کی مرہون منت ہے کہ انہوں نے کمال عدل و انصاف، محنت و عرق ریزی سے ایسا فیصلہ لکھا کہ اس کا ایک ایک حرف قادیانیت کے تابوت میں کیل کی طرح پیوست ہو گیا۔ یہ فیصلہ قادیانیت پر برق آسمان و بلائے ناگہانی ثابت ہوا۔ مرزائیوں نے اپنے نام نہاد خلیفہ مرزا بشیر کی سربراہی میں سر ظفر اللہ مرتد سمیت جمع ہو کر اس فیصلے کے خلاف اپیل کرنے کی سوچ بچار کی لیکن آخر کار اس نتیجے پر پہنچے کہ فیصلہ اتنی مضبوط اور ٹھوس بنیادوں پر صادر ہوا ہے کہ اپیل بھی ہمارے خلاف جائے گی۔

اللہ رب العزت کی قدرت کے قربان جائیں، کفر ہار گیا، اسلام جیت گیا۔ ایک دفعہ پھر جاء الحق وزھق الباطل کی عملی تفسیر اس فیصلہ کی شکل میں امت کے سامنے آ گئی اور مرزائی فبھت الذی کفر کا مصداق ہو گئے۔ اس تاریخ ساز فیصلے نے چار دانگ عالم میں تہلکہ مچا دیا۔ مرزائیوں کی ساکھ روز بروز گرنے لگی۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء

ہندوستان تقسیم ہوا۔ خداداد مملکت پاکستان معرض وجود میں آئی۔ بدنصیبی سے اسلامی مملکت پاکستان کا وزیر خارجہ چودھری سر ظفر اللہ خان قادیانی کو بنایا گیا۔ اس نے مرزائیت کے جنازے کو اپنی وزارت کے کندھوں پر لاد کر اندرون و بیرون ملک اسے متعارف کرانے کی کوشش تیز سے تیز تر کر دی۔ ان حالات میں حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، امیر کاروان احرار کی رگ حمیت اور حسینی خون نے جوش مارا، پوری امت کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا۔ مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ، مجاہد اسلام مولانا غلام غوث ہزارویؒ، آپ کا پیغام لے کر ملک عزیز کی نامور دینی شخصیت اور ممتاز عالم دین مولانا ابوالحسنات محمد احمد قادریؒ کے دروازے پر گئے اور اس تحریک کی قیادت کا فریضہ انہوں نے ادا کیا۔ مولانا احمد علی لاہوریؒ، مولانا مفتی محمد شفیعؒ، مولانا خواجہ قمر الدین سیالویؒ، مولانا پیر حضرت غلام محی الدین گولڑویؒ، مولانا عبدالحامد بدایونیؒ، مولانا پیر سر سینہ شریفؒ، مولانا سید محمد داؤد غزنویؒ، شیخ حسام الدین، مولانا صاحبزادہ سید فیض الحسنؒ، مولانا صاحبزادہ افتخار الحسنؒ اور مولانا اختر علی خانؒ، غرضیکہ کراچی سے لے کر ڈھاکہ تک کے تمام مسلمانوں نے اپنی مشترکہ آئینی جدوجہد کا آغاز کیا۔

بلاشبہ یہ برصغیر کی عظیم ترین تحریک تھی، جس میں دس ہزار مسلمانوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ ایک لاکھ مسلمانوں نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ دس لاکھ مسلمان اس تحریک سے متاثر ہوئے، ہر چند کہ اس تحریک کو مرزائی اور مرزائی نواز اوباشوں نے سنگینوں کی سختی سے دبانے کی کوشش کی مگر مسلمان نے اپنے جذبہ ایمانی سے ختم نبوت کے اس معرکے کو اس طرح سر کیا کہ مرزائیت کا کفر کھل کر سامنے آ گیا۔ تحریک کے ضمن میں انکوائری

کمیشن نے رپورٹ مرتب کرنا شروع کی، عدالتی کارروائی میں حصہ لینے کی غرض سے علماء اور وکلاء کی تیاری، مرزائیت کی کتب کے اصل حوالہ جات کو مرتب کرنا اتنا بڑا کٹھن مرحلہ تھا اور ادھر حکومت نے اتنا خوف و ہراس پھیلا رکھا تھا کہ تحریک کے رہنماؤں کو لاہور میں کوئی رہائش دینے کے لیے تیار نہ تھا۔ جناب حکیم عبدالمجید سیفی نقشبندی مجددیؒ خلیفہ مجاز خانقاہ سراجیہ نے اپنی عمارت واقع بیڈن روڈ لاہور کو رہنماؤں کے لئے وقف کر دیا۔ تمام تر مصلحتوں سے بالائے طاق ہو کر ختم نبوت کے عظیم مقصد کیلئے ان کے ایثار کا نتیجہ تھا کہ مولانا محمد حیاتؒ، مولانا عبدلرحیم اشعرؒ اور رہائی کے بعد مولانا محمد علی جالندھریؒ، مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ اور دوسرے رہنماؤں نے آپ کے مکان پر انکوائری کے دوران قیام کیا اور مکمل تیاری کی۔ ان ایام میں شیخ المشائخ قبلہ حضرت ثانی مولانا محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ بھی وہیں قیام پذیر رہے اور تمام کام کی نگرانی فرماتے رہے۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے بعد مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور ان کے گرامی قدر رفقاء مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، مولانا لال حسین اخترؒ، مولانا عبدالرحمٰن میانویؒ، مولانا محمد شریف بہاولپوری، مولانا تاج محمودؒ، مولانا محمد شریف جالندھریؒ اور سائیں محمد حیاتؒ کا یہ عظیم کارنامہ تھا کہ انہوں نے اس الیکشنی سیاست سے کنارہ کش ہو کر خالصتاً دینی و مذہبی بنیاد پر "مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان" کی بنیاد رکھی۔ اس سے قبل مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ، چودھری افضل حقؒ اور خود حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے گرامی قدر رفقاء نے مجلس احرار اسلام کے پلیٹ فارم سے قادیانیت کو جو چرکے لگائے، وہ تاریخ کا ایک حصہ ہیں۔

قادیان میں کانفرنس کر کے چور کا اس کے گھر تک تعاقب کیا۔ نیز مولانا ظفر علی خانؒ اور علامہ محمد اقبالؒ نے تحریر و تقریر کے ذریعے ردِ مرزائیت میں غیر فانی کردار ادا کیا۔ مجلس احرار اسلام کی کامیاب گرفت سے مرزائیت بوکھلا اٹھی۔ مجلس احرار اسلام پر مسجد شہید گنج کا ملبہ گرا کر اسے دفن کرنے کی کوشش کی گئی۔ حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی صدر مجلس احرار نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا:

"تحریک مسجد شہید گنج کے سلسلے میں پورے ملک سے دو اکابر اولیاء اللہ ایک حضرت

اقدس مولانا ابوسعد احمد خاں رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے حضرت اقدس شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ نے ہماری رہنمائی فرمائی اور تحریک سے کنارہ کش رہنے کی ہدایت فرمائی۔

حضرت اقدس ابوالسعد احمد خاں رحمۃ اللہ علیہ بانی خانقاہ سراجیہ نے یہ پیغام بھجوایا تھا:

''مجلس احرار تحریک مسجد شہید گنج سے علیحدہ رہے اور مرزائیت کی تردید کا کام رکنے نہ پائے، اسے جاری رکھا جائے، اس لئے کہ اگر اسلام باقی رہے گا تو مسجدیں باقی رہیں گی۔ اگر اسلام باقی نہ رہا تو مسجدوں کو کون باقی رہنے دے گا؟

مسجد شہید گنج کے ملبے کے نیچے مجلس احرار کو دفن کرنے والے انگریز اور قادیانی اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکے۔ اس لئے کہ انگریز کو ملک چھوڑنا پڑا، جب کہ مرزائیت کی تردید کے لئے مستقل ایک جماعت ''مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان'' کے نام سے تشکیل پا کر قادیانیت کو ناکوں چنے چبوا رہی ہے۔ ان حضرات نے سیاست سے علیحدگی کا محض اس لئے اعلان کیا کہ کسی کو یہ کہنے کا موقع نہ ملے کہ مرزائیت کی تردید اور ختم نبوت کی ترویج کے سلسلے میں ان کے کوئی سیاسی اغراض و مقاصد ہیں۔ چنانچہ ''مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان'' نے مرزائیت کے خلاف ایسا احتسابی شکنجہ تیار کیا کہ مرزائیت مناظرہ، مباہلہ، تحریر و تقریر اور عوامی جلسوں میں شکست کھا گئی۔ جگہ جگہ ختم نبوت کے دفاتر قائم ہونے لگے۔ مولانا لال حسین اختر نے برطانیہ سے آسٹریلیا تک قادیانیت کا تعاقب کیا۔ مرزائیت نے عوامی محاذ ترک کر کے حکومتی عہدوں اور سرکاری دفاتر میں اپنا اثر و رسوخ بڑھانے کی کوشش و کاوش کی اور وہ انقلاب کے ذریعے اقتدار کے خواب دیکھنے لگے۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء

۱۹۷۰ء کے الیکشن میں چند سیٹوں میں مرزائی منتخب ہو گئے۔ اقتدار کے نشے اور ایک سیاسی جماعت سے وابستگی نے دیوانہ کر دیا۔ وہ حالات کو اپنے لئے سازگار پا کر انقلاب کے ذریعے اقتدار پر قبضہ کی سکیمیں بنانے لگے۔ قادیانی جرنیلوں نے اپنی سرگرمیاں تیز کر دیں۔ اس نشے میں دھت ہو کر انہوں نے ۲۹۔ مئی ۱۹۷۴ء ربوہ (چناب نگر) ریلوے اسٹیشن پر چناب ایکسپریس کے ذریعے سفر کرنے والے ملتان نشتر میڈیکل کالج کے طلبہ پر

قاتلانہ حملہ کیا، جس کے نتیجے میں تحریک چلی۔

مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ ان دنوں ''مجلس ختم نبوت پاکستان'' کے امیر تھے۔ان کی دعوت پر اُمت کے تمام طبقات جمع ہوئے آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان تشکیل پائی۔جس کے سربراہ حضرت شیخ بنوریؒ قرار پائے۔امت محمدیہ کی خوش نصیبی کہ اس وقت قومی اسمبلی میں تمام اپوزیشن متحد تھی۔چنانچہ اپوزیشن پوری کی پوری مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان میں شریک ہوگئی۔

رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کا اعجاز ملاحظہ ہو کہ مذہبی و سیاسی جماعتوں نے متحد ہوکر ایک ہی نعرہ لگایا کہ مرزائیت کو غیر مسلم قرار دیا جائے۔

اس وقت قومی اسمبلی میں مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ، مولانا غلام غوث ہزارویؒ، مولانا شاہ احمد نورانی مدظلہ، مولانا عبدالحقؒ، جناب پروفیسر غفور احمد، مولانا عبدالمصطفیٰ ازہری، مولانا صدر الشہید، مولانا عبدالحکیم اوران کے رفقاء نے ختم نبوت کی وکالت کی۔متفقہ طور پر اپوزیشن کی طرف سے مولانا شاہ احمد نورانی مدظلہ نے مرزائیوں کے خلاف قرارداد پیش کی اور پیپلز پارٹی برسراقتدار طبقہ (حکومت) کی طرف سے دوسری قرارداد جناب عبدالحفیظ پیرزادہ نے پیش کی، جو ان دنوں وزیر قانون تھے۔قومی اسمبلی میں مرزائیت پر بحث شروع ہوگئی۔پورے ملک میں مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ، مولانا عبیداللہ انورؒ، نوابزادہ نصراللہ خان، آغا شورش کاشمیریؒ، علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ، مولانا عبدالقادر روپڑیؒ، مفتی زین العابدین، مولانا تاج محمودؒ، مولانا محمد شریف جالندھری، مولانا عبدالستار خان نیازیؒ، مولانا صاحبزادہ فضل رسول حیدر، مولانا صاحبزادہ فضل رسول حیدر، مولانا صاحبزادہ افتخار الحسنؒ، سید مظفر علی شمسیؒ مولانا علی غضنفر کراورویؒ، مولانا عبدالکریمؒ، پیر شریف، حضرت مولانا محمد شاہ امروٹی اور مولانا عبدالواحدؒ غرضیکہ چاروں صوبوں کے تمام مکاتب فکر نے تحریک کے الاؤ کو ایندھن مہیا کیا۔

اخبارات ورسائل نے تحریک کی آواز کو ملک گیر بنانے میں بھرپور کردار ادا کیا۔تمام سیاسی ومذہبی جماعتوں کا دباؤ بڑھتا گیا۔ادھر قومی اسمبلی میں قادیانی ولاہوری گروپوں کے سربراہوں نے اپنا اپنا موقف پیش کیا۔ان کا جواب اور امت مسلمہ کا موقف مولانا سید محمد

یوسف بنوریؒ کی قیادت میں فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ، مولانا محمد تقی عثمانی، مولانا محمد شریف جالندھریؒ، مولانا عبدالرحیم اشعر، مولانا تاج محمودؒ، مولانا سمیع الحق اور قبلہ مولانا سید انور حسین نفیس رقم نے مرتب کیا۔

اسے قومی اسمبلی میں پیش کرنے کے لئے چودھری ظہور الٰہی کی تجویز اور دیگر تمام حضرات کی تائید پر قرعہ فال حضرت مولانا مفتی محمودؒ کے نام نکلا۔ جس وقت انہوں نے یہ محضر نامہ پڑھا، قادیانیت کی حقیقت کھل کر اسمبلی کے ارکان کے سامنے آ گئی۔ مرزائیت پر اوس پڑ گئی۔

نوے دن کی شب و روز مسلسل محنت و کاوش کے بعد جناب ذوالفقار علی بھٹو کے عہد اقتدار میں متفقہ طور پر ۷۔ستمبر ۱۹۷۴ء کو نیشنل اسمبلی آف پاکستان نے عبدالحفیظ پیرزادہ کی پیش کردہ قرارداد کو منظور کیا اور مرزائی آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار پائے۔ **الحمد لله رب العالمين حمداً كثيراً طيباً مباركاً فيه كما يحب ربنا ويرضىٰ۔**

تحریک ختم نبوت ۱۹۸۴ء

۱۷۔ فروری ۱۹۸۳ء کو محمد اسلم قریشی مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ کو مبینہ طور پر مرزائی سربراہ مرزا طاہر کے حکم پر مرزائیوں نے اغوا کیا۔ جس کے رد عمل میں پھر تحریک منظم ہوئی۔ شیخ الاسلام مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کی رحلت کے بعد سے اس وقت تک ''مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان'' کی امارت کا بوجھ میرے ناتواں کندھوں پر ہے۔ اس لئے آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کی امارت بھی فقیر کے حصے میں آئی۔ اللہ رب العزت کا لاکھ لاکھ فضل ہے جس نے جناب محمد مصطفٰے، احمد مجتبٰے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت و ناموس کے تحفظ کے سلسلے میں امت محمدیہ کے تمام طبقات کو اتفاق و اتحاد نصیب کر کے ایک لڑی میں پرو دیا اور یوں ۲۶۔ اپریل ۱۹۸۴ء کو امتناع قادیانیت آرڈیننس صدر مملکت جناب جنرل محمد ضیاء الحق صاحب کے ہاتھوں جاری ہوا۔ قادیانیت کے خلاف آئینی طور پر جتنا ہونا چاہیے تھا اتنا نہیں ہوا۔ لیکن جتنا ہوا اتنا آج تک کبھی نہیں ہوا تھا۔

آج اللہ رب العزت کا فضل و کرم ہے کہ ''مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان'' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بن چکی ہے اور چار دانگ عالم میں رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

عزت وناموس کے پھریرے کو بلند کرنیکی سعادتوں سے بہرہ ور ہو رہی ہے۔ دنیا کے تمام براعظموں میں ختم نبوت کا کام وسیع سے وسیع تر ہو رہا ہے۔

ایک بدیہی حقیقت

لیکن یہ ایک بدیہی حقیقت ہے کہ ان تمام تر کامیابیوں و کامرانیوں میں ''مقدمہ بہاولپور'' کا بہت بڑا حصہ ہے۔ ختم نبوت کے محاذ پر مضبوط بنیاد اور قانونی و اخلاقی بالادستی قادیانیت کے خلاف اسی مقدمہ نے مہیا کی ہے، فیصلہ مقدمہ بہاولپور کئی بار شائع ہوا۔ علمائے کرام کے عدالتی بیانات بھی متعدد بار شائع ہوئے، لیکن ضرورت اس امر کی تھی کہ اس مقدمہ کی تمام تر کارروائی حضرات علمائے کرام کی شہادتیں، بیانات، دلائل اور حقائق مرزائی وکیلوں کے جواب میں بطور جواب الجواب بیانات، جو عدالت کے ریکارڈ پر تھے اور جرح و بحث کی تمام تر تفصیلات سامنے آئیں تاکہ علوم و حقائق کے بے بہا سمندر سے دنیائے اسلام فیضیاب ہو۔ یہ سب کچھ عدالت کے ریکارڈ میں مخفی خزانے کی طرح پوشیدہ تھا، حالانکہ فیصلہ مقدمہ بہاولپور کی ابتدائی اشاعت کے وقت ہی مولانا محمد صادقؒ نے اپنی اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ تمام تر کارروائی کو شائع کیا جائے گا۔ لیکن کل امر مرھون باوقاتھا۔ یہ کام آج تک پورے طور پر نہ ہوسکا تھا۔ اللہ رب العزت نے غیب سے اہتمام فرمایا۔ اسلامی درد اور جذبہ رکھنے والے حضرات کو اللہ رب العزت نے اس کام کی طرف متوجہ کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے اسلامک فاؤنڈیشن کی بنیاد رکھی۔ ساٹھ برس کی طویل مدت گزرنے کے بعد روداد مقدمہ حاصل کرنا اور اہل علم حضرات کے لئے مرتب کر کے پیش کرنا کوئی معمولی کام نہ تھا۔ قدرت الٰہی نے دستگیری فرمائی۔ ان حضرات نے محنت کی۔ کاروان اپنی منزل کی طرف بڑھتا رہا۔ منزل قریب ہوتی رہی۔ مقدمے کی تمام کارروائی حاصل ہوگئی۔ اس کی ترتیب کا کام شروع ہوگیا۔ اسلامک فاؤنڈیشن کے نمائندوں نے اس بارے میں طویل ترین تکلیف دہ سفر برداشت کر کے ملتان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر مرکزیہ میں اصل مرزائی کتب سے حوالہ جات کو بار بار پڑھا، فوٹوسٹیٹ حاصل کیے، شب و روز محنت و عرق ریزی کے بعد اسے کتابت کے لیے دیا گیا تاآنکہ اس وقت دو ہزار سے زائد صفحات پر مشتمل یہ مجموعہ تیار ہو

کر منصۂ شہود پر آ گیا ہے۔ اسلامک فاؤنڈیشن کے حضرات کی روشن دماغی اور اپنے مشن سے اخلاق کی بدولت ملک عزیز کے نامور عالم دین شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد مالک کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان حضرات کی سرپرستی فرمائی۔ ان جیسے متبحر عالم حق کی سرپرستی ہی اس تاریخی دستاویز کی صحت و توثیق کے لئے سند کا درجہ رکھتی ہے۔

اس تاریخی دفینے اور علم و معرفت کے عظیم خزینے کو مرتب کر کے پیش کرنا بلاشبہ اسلامک فاؤنڈیشن کا ایک تاریخی، گرانقدر کارنامہ ہے جس پر پوری امت کو ان کا شکر گزار ہونا چاہیے کہ انہوں نے پوری امت کی طرف سے فرض کفایہ ادا کر دیا ہے۔

قادیانیت جس طرح آج پوری دنیا میں رسوائی کا شکار ہے، اس کی بنیاد ہی اسی مقدمے نے مہیا کی تھی اور اب قادیانیت کا اختتام بھی اسی مقدمے کی اشاعت سے ہی ہوگا۔

آخری گزارش

ختم نبوت سے وحدت امت کا راز وابستہ ہے۔ فتنہ انکار ختم نبوت ملی وحدت کو پارہ پارہ کرنیکی ناپاک استعماری سازش تھی۔ آج کے تمام طبقات و مکاتب فکر مل کر ہی باہمی اتحاد و اعتماد سے اس فتنہ کو ختم کر سکتے ہیں۔

اللہ رب العزت کا فضل و کرم ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنے اکابر کی اس سنت کو زندہ رکھنے کی حکمت عملی کو اپنایا ہوا ہے کہ مسئلہ ختم نبوت کسی ایک فرقے کا مسئلہ نہیں ہے، بلکہ پوری امت کا مشترکہ مسئلہ ہے۔ اس میں کوشش و کاوش اور اجتماعی طور پر بڑھ چڑھ کر حصہ لینا تمام مسلمانوں کے لئے انتہائی ضروری ہے اور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کا باعث ہے۔

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ، مولانا محمد علی مونگیریؒ، مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ، مولانا انور شاہ کشمیریؒ، مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ، حضرت اقدس مولانا ابوالسعد احمد خانؒ، بانی خانقاہ سراجیہ، حضرت مولانا محمد عبداللہؒ خانقاہ سراجیہ، مولانا تاج محمود امروٹیؒ، مولانا غلام محمد دین پوریؒ، مولانا رسول خان صاحبؒ، حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ، حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ، حضرت پیر جماعت علی شاہ شہیدؒ، پیر آف پگاڑہ شریف، حضرت حافظ پیر جماعت علی شاہ، حضرت پیر جماعت علی شاہ لاثانی رحمۃ اللہ

تعالیٰ علیہم اجمعین تکوینی طور پر اس محاذ کے انچارج تھے۔

مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ نے اپنے شاگردوں کی ایک جماعت مرزائیت کے تعاقب کے لئے تشکیل دی تھی، جس میں حضرت مولانا بدر عالمؒ ، حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی، حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ ، حضرت مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوریؒ، مولانا محمد علی جالندھریؒ اور حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ جیسے حضرات شامل تھے جو قادیانیت سے تحریری وتقریری مقابلے کرتے تھے۔ اللہ رب العزت سب پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین

اللہ رب العزت کا فضل واحسان ہے کہ ۱۹۷۴ء میں مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید مولانا محمد یوسف بنوریؒ نے قیادت وسیادت کا فریضہ سرانجام دیا۔ جب کہ مولانا مفتی محمد شفیع مرحوم کے صاحبزادے مولانا محمد تقی عثمانی آپ کے ساتھ تھے۔ آج مولانا محمد انور شاہ کشمیری ہی کے شاگرد مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ کے صاحبزادے مولانا محمد مالک کاندھلوی کی سرپرستی میں یہ عظیم معرکہ سر کیا گیا ہے۔

کروڑوں رحمتیں ہوں ان تمام مقدس حضرات پر جن کی شب ورز کی اخلاص بھری محنت رنگ لائی۔ آج قادیانی پوری دنیا میں روسیاہ ہو رہے ہیں۔ مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ کا ایک کشف ہے کہ:

”ایک وقت آئے گا کہ پوری دنیا میں مرزائیت نام کی کوئی چیز تلاش کرنے کے باوجود نہیں ملے گی۔“

وہ وقت قریب آن پہنچا ہے کہ مرزائیت کا فتنہ دنیا سے نیست ونابود ہونے والا ہے۔ اسلامیان عالم ہمت کریں۔ آگے بڑھیں، منزل قریب تر ہے۔ رحمت حق انتظار کر رہی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کا مژدہ جاں فزا ملنے والا ہے۔ اللہ رب العزت ہماری ان حقیر محنتوں کو اخلاص کی دولت سے مالا مال فرما کر اپنی رضا کا سبب بنائے۔ آمین ثم آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمدلله رب العالمين والصلوٰة والسلام على رسوله النبى الكريم و على آله و صحبه و اتباعه اجمعين برحمتک يا ارحم الراحمين. آمين. آمين. آمين۔

نوٹ: ذیل کا مضمون حافظ نذیر احمد صاحب نقشبندی گوجرانوالہ کا مرتب کردہ شامل اشاعت ہے جو یہ ہے۔)

مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا قیام

قیام پاکستان کے ساتھ ہی حضرت امیر شریعتؒ نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے نام سے قادیانیت کے احتساب کا عمل تیز کر دیا تھا۔

۱۹۵۲ء میں کوئٹہ کے اجلاس میں قادیانیوں کے نام نہاد خلیفہ مرزا محمود نے اعلان کیا کہ ہم ۱۹۵۲ء میں تمام بلوچستان کو احمدی صوبہ بنا دیں گے۔ یہ اعلان حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے والہانہ عقیدت رکھنے والے علمائے کرام پر صاعقہ بن کر گرا۔ اب اس بات کی ضرورت تھی کہ اس فتنے کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک مستقل جماعت ہو جبکہ اس فتنے کی سرپرستی امریکہ، فرانس، برطانیہ، اسرائیل اور روس وغیرہ تمام غیر مسلم کر رہے تھے۔ ان حالات میں بطل حریت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے قدم اٹھایا۔ علماء کو اکٹھا کیا اور مجلس تحفظ ختم نبوت کا باضابطہ قیام فرمایا۔ جس کا مقصد عقیدہ ختم نبوت کی ترویج اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی اور مسلمانوں کو اس فتنے کے جال سے بچانا تھا جو کہ قادیانی تعلیم یافتہ نوجوان کو نوکری اور چھوکری کے لالچ میں ورغلا کر دین وایمان سے خالی کر رہے تھے۔ اس جماعت کی بے سروسامانی اور جماعت کے رہنماؤں کے توکل علی اللہ کی انتہاء دیکھئے کہ قادیانیت جس کی سرپرستی بیک وقت کئی سلطنتیں کر رہی تھیں، مجلس کے لیے دفتر کرائے پر لیا گیا اور کام شروع کر دیا گیا۔ پورے پاکستان میں قادیانیوں کا تعاقب کیا گیا۔ عوام الناس کو اس فتنے کے عقائد وعزائم سے آگاہ کیا گیا۔ ملک گیر تحریکیں چلائی گئیں۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء سے فارغ ہوتے ہی مجلس تحفظ ختم نبوت کا دستور مرتب کیا گیا اور باضابطہ انتخاب کرایا گیا چنانچہ:

۱:...... ۱۶۔ ربیع الثانی ۱۳۷۴ھ بمطابق ۱۳۔ دسمبر ۱۹۵۴ء کو حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ امیر اول مقرر ہوئے۔

۲:...... ۱۲۔ شوال المکرّم ۱۳۸۲ھ بمطابق ۹۔ مارچ ۱۹۶۳ء کو حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ امیر دوم مقرر ہوئے۔

۳:...... ۹۔ شعبان ۱۳۸۶ھ بمطابق ۲۳۔ نومبر ۱۹۶۶ء کو حضرت مولانا محمد علی

جالندھریؒ امیر سوم مقرر ہوئے۔

۴:.....۲۴۔صفر ۱۳۹۱ھ بمطابق ۱۲۔اپریل ۱۹۷۱ء کو حضرت مولانا لال حسین اخترؒ امیر چہارم مقرر ہوئے۔

۵:.....۲۹۔ربیع الثانی ۱۳۹۲ھ بمطابق ۱۱۔جون ۱۹۷۳ء کو حضرت مولانا محمد حیاتؒ امیر پنجم مقرر ہوئے۔

۶:.....۵۔ربیع الاول ۱۳۹۴ھ بمطابق ۹۔اپریل ۱۹۷۴ء کو سید محمد یوسف بنوریؒ امیر ششم مقرر ہوئے۔

۷:.....۵۔ربیع الاول ۱۳۹۴ھ بمطابق ۹۔اپریل ۱۹۷۴ء کو قبلہ حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ العالی نائب امیر اول مقرر ہوئے۔

۸:.....۳۔ذیقعدہ ۱۳۹۷ھ بمطابق ۱۷۔اکتوبر ۱۹۷۷ء کو قبلہ حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ العالی امیر ہفتم مقرر ہوئے۔

یہ تمام حضرات اپنے اپنے دور امارت میں بھرپور جدوجہد کرتے رہے جس کے نتیجے میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ اور (حضرت قبلہ مولانا ابوالخلیل) خان محمد صاحب مدظلہم العالی کے دور میں عظیم الشان کامیابیاں عطا فرمائیں۔

۱:.....۱۹۷۴ء میں ختم نبوت تحریک چلائی گئی جس کے نتیجے میں پاکستان کی منتخب اسمبلی نے مسلمانوں کا دیرینہ مطالبہ تسلیم کر کے قادیانیوں کے کفریہ عقائد کی بناء پر انہیں ۷۔ستمبر ۱۹۷۴ء کو غیر مسلم قرار دیا۔

۲:.....قومی اسمبلی پاکستان کے ۷۔ستمبر ۱۹۷۴ء کے تاریخ ساز فیصلے کے بعد عالم اسلام نے حکومت پاکستان کو مبارکباد کے تار دیئے اور اکثر اسلامی ممالک نے یکے بعد دیگرے قادیانیوں کے غیر مسلم ہونے کے فیصلے پر پاکستان کا ساتھ دیا اور اپنے اپنے ممالک میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا۔

۳:.....جنوری ۱۹۷۵ء میں چناب نگر (ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا گیا جو کہ پاکستان کے بننے سے لے کر اس وقت تک قادیانیوں کی ریاست تھی اور کوئی مسلمان وہاں نہیں جا سکتا تھا۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ جنوری ۱۹۷۵ء کا پہلا جمعہ ''مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان'' کے مبلغ نے دفتر ٹاؤن کمیٹی کے باہر لان میں پڑھایا۔

۴:......حکومت نے مسلم کالونی چناب نگر کے لئے کافی رقبہ مختص کیا جس میں مساجد، ڈاکخانہ اور سکولز کے لئے پلاٹ تھے، مجلس کو ۹ کنال اراضی برائے تعمیر جامع مسجد و مدرسہ عربیہ الاٹ کر کے قبضہ دے دیا۔ ریلوے اسٹیشن پر مجلس نے عظیم الشان مسجد محمدیہ تعمیر کی اور ۹ کنال اراضی پر بھی مسلم کالونی میں مدرسہ اور مسجد تعمیر کی جو الحمدللہ چناب نگر (ربوہ) میں اہل اسلام کی سب سے بڑی مسجد ہے۔ دومنزلہ مدرسہ کی عمارت ہے۔ سینکڑوں مسافر بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ بچیوں کے لئے علیحدہ تعلیم کا انتظام ہے۔ یہ مدرسہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے ملحق ہے۔ مسلم کالونی چناب نگر میں دار المبلغین کا شعبہ قائم ہے۔ ہر سال ۵ سے ۲۸ شعبان تک سینکڑوں طلباء کو رد قادیانیت کا کورس کرایا جاتا ہے۔ ہزاروں علماء وطلباء اس سے فیضیاب ہو چکے ہیں۔

۵:......اسی سال جداگانہ انتخاب کا طریقہ رائج ہوا۔ مجلس کی مساعی سے قادیانیوں کے ہر دو فریق لاہوری اور قادیانی کے لیے علیحدہ اقلیت کے ووٹ فارم طبع ہوئے اور مسلمانوں کے ووٹ فارم پر ترمیم ۱۹۷۴ء کے الفاظ کا حلف نامہ دیا گیا۔

اس کے بعد قبلہ حضرت مولانا ابوالخلیل خان محمد صاحب مدظلہ العالی کے دور میں اللہ تعالیٰ نے مزید بے شمار کامیابیاں عطا فرمائیں۔

۶:......چناب نگر (ربوہ) میں پہلی ختم نبوت کانفرنس ۲۔۷ ستمبر ۱۹۸۲ء کو مسلم کالونی (ربوہ) میں منعقد ہوئی۔ جس میں دیوبندی، بریلوی، شیعہ اور اہلحدیث سمیت تمام دینی جماعتوں کے سربراہ اور نمائندگی کے سربراہ اور نمائندگان سندھ، سرحد، بلوچستان اور پنجاب کے نامور خطیب و سجادہ نشین اور مشائخ کرام، اکابرین ملت، جج، وکلاء، دانشور، صحافی اور سعودی عرب کے مشائخ و نمائندگان وفاقی کونسل کے اراکین حکومت پاکستان کے نمائندگان شریک ہوئے۔ چناب نگر (ربوہ) کی تاریخ میں یہ پہلی مثالی کانفرنس ہوئی۔ اتحاد امت مسلمہ کا زبردست مظاہرہ ہوا۔ الحمدللہ ۱۹۸۲ء سے لے کر آج تک ہر سال نہایت شان و شوکت کے ساتھ بدستور اکتوبر میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس یہاں منعقد ہو رہی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہوتی رہے گی۔

۷:......قیام پاکستان ۱۹۴۷ء سے لے کر ۱۹۸۳ء تک ہر سال چناب نگر (ربوہ) میں مرزائیوں کا سالانہ اجتماع ہوتا تھا، اس پر پابندی لگ گئی، اور وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیا گیا۔

۸:......مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتویں امیر قبلہ حضرت مولانا ابوالخلیل خان محمد صاحب

مدظلہ کی زیر قیادت ۱۹۸۴ء میں تیسری بار تحریک ختم نبوت چلی۔ بالآخر صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق نے ۲۶۔ اپریل ۱۹۸۴ء کو ایک آرڈیننس جاری کیا جس کے ذریعے قادیانیوں کو مسلمان کہلانے، اذان دینے، اپنی عبادت گاہوں کو مسجد کہنے اور اسلامی شعائر کے استعمال سے روک دیا گیا۔ نیز ان کی تبلیغی وارتدادی سرگرمیوں پر پابندی لگادی گئی۔

۹:...... یکم مئی ۱۹۸۴ء کو ختم نبوت کے سب سے بڑے مجرم اور قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر نے پاکستان سے مجرمانہ اور بزدلانہ طور پر فرار ہوکر لندن میں اپنے اصلی آقاؤں انگریزان برطانیہ کے پاس پناہ لی اور وہاں اپنی شیطنت کا سلسلہ شروع کیا۔

۱۰:...... قادیانیت کے تعاقب میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے تین وفد یکے بعد دیگرے ۱۹۸۵ء میں لندن گئے۔ جن میں تحفظ ختم نبوت کے امیر قبلہ حضرت مولانا ابوالخلیل خان محمد صاحب مدظلہ العالی، مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ، مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ، نائب امیر مجلس تحفظ ختم نبوت، مولانا صاحبزادہ حافظ محمد عابدؒ، مولانا منظور احمد الحسینیؒ، عبدالرحمٰن یعقوب باوا، اور مولانا اللہ وسایا ناظم مجلس تحفظ ختم نبوت شامل تھے۔ ہر سہ وفود نے لندن سے گلاسگو تک پورے انگلستان کا دورہ کیا۔ ہر مقام پر عظیم الشان اجتماع ہوئے۔ اس طرح انگلستان کے لاکھوں مسلمانوں تک عقیدہ ختم نبوت کا پیغام پہنچایا گیا اور فتنہ قادیانیت کے مکروہ عزائم سے آگاہ کیا گیا۔

۱۱:...... ۸۶، ۱۹۸۵ء میں حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ، حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر، الحاج عبدالرحمٰن یعقوب باوا، حضرت مولانا اللہ وسایا، حضرت مولانا منظور احمد الحسینی، ان حضرات نے فتنہ قادیانیت کے سلسلے میں برطانیہ، موریشس، ڈنمارک، سویڈن، ناروے، کینیڈا، اسپین، فرانس اور جنوبی افریقہ، سعودی عرب، عرب امارات خاص طور پر ابوظہبی اور قطر کا تبلیغی دورہ کیا۔

حضرت قبلہ مولانا خان محمد صاحب مدظلہ العالی امیر مرکزیہ اور حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ نائب امیر بھی وفد کی معاونت کے لئے بعض ممالک میں تشریف لے گئے۔ ہر ملک میں عام اجتماعات سے خطاب ہوئے، تعلیمی لیکچرز ہوئے اور مساجد میں حلقہ ہائے درس قائم کئے گئے اور خصوصی مجالس منعقد ہوئیں، جن میں سوالات وجوابات کا سلسلہ ہوتا رہا۔ ان مجالس کی خصوصیت یہ تھی کہ قادیانی بھی کثیر تعداد میں شریک ہوئے اور سوالات و جوابات کا سلسلہ ہوتا رہا، چنانچہ بہت سے متذبذب لوگ پختہ مسلمان ہوگئے اور کچھ قادیان مطمئن ہوکر مسلمان ہوگئے۔ الحمدللہ

اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے کوئی بھی ایسا براعظم نہیں جہاں مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام تحفظ عقیدہ ختم نبوت کا کام نہ ہورہا ہو۔ یورپ، ایشیاء، جنوبی امریکہ، شمالی امریکہ، آسٹریلیا، افریقہ گویا چہار دانگ عالم میں رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت وناموس کے تحفظ کا شرف مجلس تحفظ ختم نبوت کو حاصل ہے اوراسی لیے اس کا نام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت رکھ لیا گیا ہے۔

ناموس رسالت کا تحفظ اور عقیدہ ختم نبوت کی پاسبانی نہایت ہی عظیم الشان اور مبارک کام ہے۔ نبوت ورسالت کی ابتداء سیدنا آدم علیہ السلام سے ہوئی اوراس کی تکمیل وخاتمیت تاجدار ختم نبوت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم کی ذات گرامی پر ہوئی۔ سیدنا آدم علیہ السلام سب سے پہلے نبی اور ہمارے پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے آخری نبی ورسول ہیں۔ آپ کے بعد اب قیامت تک کسی کو منصب نبوت ورسالت عطا نہیں کیا جائے گا۔ ختم نبوت کا عقیدہ اُمت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم کا چودہ سو سالہ متفقہ عقیدہ ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم کے مبارک زمانہ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی توحید کو پھیلانے، شرک وکفر کو مٹانے اوراسلام کی تبلیغ کے لئے جتنی لڑائیاں اور جنگیں ہوئیں، ان سب میں شہید ہونے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد تقریباً ۲۵۹ کے لگ بھگ ہے۔ جب کہ زمانہ خلافت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، میں جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب اوراس کے ہم خیال منکرین ختم نبوت کی سرکوبی اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جو جنگ لڑی گئی صرف اس ایک جنگ میں مرتبہ شہادت سے سرفراز ہونے والے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد ۱۲۰۰ سے زیادہ تھی۔ جن میں ۷۰۰ شہداء حفاظ وقراءِ قرآن کریم تھے۔ اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ صحابہ کرام کو پورے اسلام کے دفاع کے لئے اتنی قربانی نہیں دینی پڑی جتنی صرف عقیدہ ختم نبوت کے لئے دینی پڑی۔

وہ لوگ حق تعالیٰ شانہ کا شکرادا کریں جن کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس مبارک کام پر لگایا۔ وہ قرآن کی بشارت **یحبھم و یحبونہ** اللہ سبحانہ و تعالیٰ ان سے محبت فرماتے ہیں، اوروہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے محبت رکھتے ہیں کے مصداق ہیں۔ اوروہ دنیا میں بھی آنحضرت ختمی مرتبت صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصی عنایات والطاف کا مورد ہیں اور آخرت میں بھی انشاءاللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت اور حق تعالیٰ شانہ کی رحمت ورضوان کی دولت سے مالا مال ہوں گے۔ کیونکہ ان کے سرکردہ اور مقتدا حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں۔حق تعالیٰ شانہ ان سب کو پوری امت کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائیں۔دنیا وآخرت میں ان کو اپنے الطاف کریمانہ سے نوازیں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم کی شفاعت وعنایات انہیں نصیب فرمائیں۔آمین!بحرمة نبی الکریم علیہ وعلیٰ آلہ التسلیم۔

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

آپ آئینہ جلوۂ کبریا
عکس نور خدا آپ کی ذات ہے
آپ ہادی بھی ہیں آپ برہان بھی
آپ قاری بھی ہیں آپ قرآن بھی
کوئی عالم ہو انسانیت کے لئے
رہبر و رہنما آپ کی ذات ہے
آپ شاہد بھی ہیں آپ مشہود بھی
آپ حامد بھی ہیں آپ محمود بھی
حرف آخر ہے جو حشر تک کیلئے
خاتم الانبیاء آپ کی ذات ہے
تاج سر پر سجا کس کے لولاک کا
کس کو مژدہ ملا سیر افلاک کا
کون محرم ہوا سدرہ پاک کا
شاہد منتہیٰ آپ کی ذات ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فیصلہ مقدمہ بہاولپور

تقریب

بہاولپور شمالی پنجاب کی ریاستوں میں سے سب سے بڑی اسلامی ریاست ہے۔ جس کو معدلت گستر تاجدار عباسی نواب حاجی سر صادق محمد خان صاحب بالقابہ ادام اللہ اقبالہ وملکہ کی قلمرو ہونے کا فخر حاصل ہے۔ یہ بصیرت افروز فیصلہ اس سرزمین معدلت آئین کے ایک روشن ضمیر دقیق النظر فاضل جج کی کامل دو سال کی تحقیق شرعی کا صحیح نتیجہ ہے۔

جب مسل مقدمہ ہذا عدالت عالیہ دربار معلے سے بایں حکم عدالت ڈسٹرکٹ جج صاحب میں واپس ہوئی کہ مستند مشاہیر علماء ہند کی شہادت لے کر بروئے احکام شرح شریف فیصلہ کیا جاوے تو صاحب ممدوح نے علامۃ العصر حضرت شیخ الجامع صاحب وحضرت مولانا محمد حسین صاحب کولوتارڑ مبلغ اسلام کی شہادت لینے کے بعد فریقین کو اپنے اپنے مسلک کے مستند اور مشاہیر علماء کو بغرض شہادت پیش کرنے کا حکم دیا۔

مدعیہ کی طرف سے شہادت کے لئے شیخ الاسلام حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب (رحمۃ اللہ علیہ)، حضرت مولانا سید محمد مرتضیٰ حسن صاحب چاند پوری، حضرت مولانا محمد نجم الدین صاحب پروفیسر اورینٹل کالج لاہور و مولانا محمد شفیع صاحب مفتی دارالعلوم دیوبند پیش ہوئے۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تشریف آوری نے تمام ہندوستان کی توجہ کے لئے جذب مقناطیسی کا کام کیا۔ اسلامی ہند میں اس مقدمہ کو غیر فانی

شہرت حاصل ہوگئی۔ حضرات علماء کرام نے اپنی اپنی شہادتوں میں علم وعرفان کے دریا بہائے اور فرقہ ضالہ مرزائیہ کا کفر وارتداد روز روشن کی طرح ظاہر کر دیا اور فریق مخالف کی جرح کے نہایت مسکت جواب دیئے۔ خصوصاً حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی شہادت میں ایمان، کفر، نفاق، زندقہ، ارتداد، ختم نبوت، اجماع، تواتر، متواترات کے اقسام وحی، کشف، الہام کی تعریفات اور ایسے اصول وقواعد بیان فرمائے جن کے مطالعہ سے ہر ایک انسان علیٰ وجہ البصیرت بطلانِ مرزائیت کا یقین کامل حاصل کر سکتا ہے۔

پھر فریق ثانی کی شہادت شروع ہوئی مقدمہ کی پیروکاری اور شہادت پر جرح کرنے اور قادیانی دجل وتزویر کو آشکارا کرنے کے لئے شہرۂ آفاق مناظر حضرت مولانا ابوالوفاء صاحب نعمانی، شاہجہان پوری تشریف لائے۔ مولانا موصوف مختار مدعیہ ہو کر تقریباً ڈیڑھ سال مقدمہ کی پیروکاری فرماتے رہے۔ فریق ثانی کی شہادت پر ایسی باطل شکن جرح فرمائی جس نے مرزائیت کی بنیادوں کو کھوکھلا اور مرزائی دجل وفریب کے تمام پردوں کو پارہ پارہ کر کے فرقہ مرزائیہ ضالہ کا ارتداد آشکار عالم کر دیا۔ فریقین کی شہادت کے ختم ہونے کے بعد مولانا موصوف نے مقدمہ پر بحث پیش کی اور فریق ثانی کی تحریری بحث کا تحریری جواب الجواب نہایت مفصل اور جامع پیش کیا کامل دوسال کی تحقیق وتنقیح کے بعد عالی جناب ڈسٹرکٹ جج صاحب بہادر نے اس تاریخی مقدمہ کا بصیرت افروز فیصلہ ۷۔ فروری ۱۹۳۵ء کو بحق مدعیہ سنایا۔ یہ فیصلہ اپنی جامعیت اور قوت استدلال کے لحاظ سے یقیناً بے نظیر وبے بدیل ہے۔

نقل تجویز اخیر باجلاس عالی جناب منشی محمد اکبر خان صاحب (بی۔اے، ایل۔ایل۔بی)

ڈسٹرکٹ جج ضلع بہاولنگر ریاست بہاولپور

مسماۃ غلام عائشہ بنت مولوی الٰہی بخش ذات ملانہ عمر 18/19 سال سکنہ احمد پور شرقیہ بمختاری الٰہی بخش ولد محمود ذات ملانہ ساکن احمد پور شرقیہ معلم مدرسہ عربیہ

(**بنام**) عبدالرزاق ولد مولوی جان محمد ذات باجہ عمر ۲۳ سال ساکن موضع مہند تحصیل احمد پور شرقیہ، حال مقیم میلسی شہر گنج ریڈر سب ڈویژن انہار میلسی ضلع ملتان (دعویٰ

دلانے ڈگری استقرار یہ مشعر تنسیخ نکاح فریقین بوجہ ارتداد وشوہرم مدعا علیہ

واقعات مختصراً یہ ہیں۔ کہ مولوی الٰہی بخش والد مدعیہ اور مولوی عبدالرزاق مدعا علیہ باہمی رشتہ دار ہیں اور ابتداءً یہ دونوں علاقہ ڈیرہ غازی خان میں رہتے تھے۔ عبدالرزاق کی ہمشیرہ مولوی الٰہی بخش سے بیاہی ہوئی تھی۔ اور مولوی الٰہی بخش نے اپنی لڑکی مسماۃ غلام عائشہ مدعیہ کا نکاح اس کے ایام نابالغی میں عبدالرزاق مدعا علیہ سے کر دیا تھا۔

اس نے اپنے سابقہ اعتقادات سے انحراف کر کے مرزائی مذہب اختیار کر لیا اور وہاں اپنے قادیانی۔ مرزائی ہونے کا اعلان بھی کرتا رہا۔ اس کے بعد اس نے مولوی الٰہی بخش سے مدعیہ کے رخصتانہ کے متعلق استدعا کی۔ تو اس نے یہ جواب دیا کہ جب تک وہ مرزائی مذہب ترک نہ کرے گا مدعیہ کا بازو اس کے حوالہ نہیں کیا جائے گا۔

مدعیہ کے اس رخصتانہ کے سوال پر والد مدعیہ اور مدعا علیہ کے درمیان کشیدگی پیدا ہوگئی۔ اور والد مدعیہ نے مدعیہ کی طرف سے بحیثیت اس کے مختار کے ۲۴۔ جولائی ۱۹۲۶ء کو مدعا علیہ کے خلاف یہ دعویٰ بدیں بیان دائر کیا کہ مدعیہ اب تک نابالغ رہی ہے۔ اب عرصہ دو سال سے بالغ ہوئی ہے۔ مدعا علیہ ناکح مدعیہ نے مذہب اہل سنت والجماعت ترک کر کے قادیانی' مرزائی مذہب اختیار کر لیا ہے اور اس وجہ سے وہ مرتد ہو گیا ہے۔ اس کے مرتد ہو جانے کے باعث مدعیہ اب اس کی منکوحہ نہیں رہی۔ کیونکہ وہ شرعاً کافر ہو گیا ہے اور بموجب احکام شرع شریف بوجہ ارتداد مدعا علیہ مدعیہ مستحق انفراق زوجیت ہے۔ اس لئے ڈگری تنسیخ نکاح بحق مدعیہ صادر کی جاوے اور یہ قرار دیا جائے۔ کہ مدعیہ بوجہ مرزائی ہو جانے مدعا علیہ کے اس کی منکوحہ جائز نہیں رہی اور نکاح بوجہ ارتداد مدعا علیہ قائم نہیں رہا۔

مدعا علیہ نے اس کے جواب میں یہ کہا ہے کہ اس نے کوئی مذہب تبدیل نہیں کیا اور نہ ہی وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے بلکہ وہ بدستور مسلمان اور احکام شرعی کا پورا پابند ہے۔ احمدی کوئی علیحدہ مذہب نہیں' نہ وہ مرزائی ہے نہ قادیانی نکاح ہر صورت میں جائز اور قابل تکمیل ہے۔ عقائد احمدیہ کی وجہ سے جو صلاحیت مذہبی کی طرف رجوع دلاتے ہیں وہ مرتد نہیں ہو جاتا۔ عدالت عالیہ چیف کورٹ بہاولپور' مدارس اور دیگر ہائی کورٹوں سے یہ امر

فیصلہ پا چکا ہے کہ جماعت احمدیہ کے مسلمان اصلاح یافتہ فرقہ میں سے ہے۔ مرتد یا کافر نہیں ہیں۔ دعویٰ ناجائز اور قابل اخراج ہے۔

یہ دعویٰ ابتداءً منصفی احمد پور شرقیہ میں دائر ہوا تھا۔ منصف صاحب احمد پور شرقیہ نے فریقین کے مختصر سے بیانات قلمبند کرنے کے بعد ۲۴۔ نومبر ۱۹۲۶ء کو حسب ذیل امور تنقیح طلب قرار دیئے۔

ا- کیا مدعا علیہ مذہب قادیانی یا مرزائیت اختیار کر چکا ہے اور اس لئے ارتداد لازم آتا ہے۔

مدعا علیہ نے ۵۔ دسمبر ۱۹۲۶ء کو یہ بیان کیا کہ یہ درست ہے کہ وہ مرزا غلام احمد صاحب کو مسیح موعود تسلیم کرتا ہے۔ اور ساتھ ہی انہیں نبی بھی مانتا ہے۔ اس معنے میں کہ مرزا صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کے تابعدار ہیں۔ اور آپ کی شریعت کے پیرو ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کی وجہ سے آپ نبوت کے درجہ پر فائز ہوئے اور اس وقت تک اس کا یہی اعتقاد ہے۔ گویا وہ سلسلہ احمدیت میں منسلک ہو چکا ہے۔ اس لئے وہ یہ بھی مانتا ہے کہ ان پر بمثل دیگر انبیاء علیہم السلام کے نزول ملائکہ و جبرئیل علیہ السلام ہوتا تھا۔

مولوی غلام محمد صاحب شیخ الجامعۂ جامع عباسیہ بہاولپور کے بیان سے واضح ہوتا ہے کہ اگر کسی شخص کا قادیانی عقائد کے مطابق یہ ایمان ہو کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی اور نبی آیا ہے اور اس پر وحی نازل ہوئی ہے تو ایسا شخص چونکہ ختم نبوۃ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا منکر ہے اور ختم نبوۃ اسلام کے ضروریات میں سے ہے لہٰذا وہ کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

ہر تاریخ سماعت پر لوگ جوق در جوق کمرہ عدالت میں آنے لگے۔ چنانچہ عوام کی اس دلچسپی اور مذہبی جوش کو مدنظر رکھتے ہوئے حفظ امن قائم رکھنے کی خاطر پولیس کی امداد کی ضرورت محسوس کی گئی۔ اور عدالت ہذا کی تحریک پر صاحب بہادر کمشنر پولیس کی طرف سے ہر تاریخ پیشی پر پولیس کا خواطر خواہ انتظام کیا جاتا رہا۔

اب مدعیہ کی طرف سے یہ کہا جاتا ہے کہ مسلمانوں کا یہ عقیدہ اور ایمان ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور ان کے بعد اور کوئی نیا نبی نہیں ہوسکتا۔ ہاں البتہ

آخری زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو آسمان پر زندہ ہیں۔ آسمان سے نزول فرماویں گے۔اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر چل کر لوگوں کوراہ ہدایت دکھلائیں گے۔اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر چلنے کی وجہ سے اُمتی نبی کہلائیں گے۔

اب انیسویں صدی کے آخیر میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے جو مدعا علیہ کے پیشوا ہیں۔ ان روایات کی جو نزول عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق مسلمانوں میں مشہور چلی آتی تھیں۔ یہ تعبیر کی ہے۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام جو مسیح ناصری تھے فوت ہو چکے ہیں۔

مرزا صاحب کے اعتقادات شرعاً درست نہیں ہیں' بلکہ کفر کی حد تک پہنچتے ہیں۔اس لئے ان کو نبی تسلیم کرنیوالا اوران کی تعلیم پر چلنے والا بھی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد ہو جاتا ہے اور کسی سُنی عورت کا نکاح جو قبل از ارتداد اس کے ساتھ ہوا ہو۔ شرعاً قائم نہیں رہتا اوراس اصول کے تحت مدعیہ کا نکاح مدعا علیہ کے قادیانی' مرزائی ہو جانے کی صورت میں اس کے ساتھ قائم نہیں رہا۔لہٰذا ڈگری انفراق زوجیت دی جاوے۔

مدعیہ کی طرف سے چھ گواہان ذیل مولوی غلام محمد صاحب شیخ الجامعہ عباسیہ بہاولپور مولوی محمد حسین صاحب سکنہ گوجرانوالہ' مولوی محمد شفیع صاحب مفتی دارالعلوم دیوبند۔ مولوی مرتضیٰ حسن صاحب چاند پوری' سید محمد انور شاہ صاحب کشمیری' مولوی نجم الدین صاحب پروفیسر اورینٹل کالج لاہور پیش ہوئے۔

مدعیہ کی طرف سے مذہب اسلام کے جو اہم اور بنیادی اصول بیان کیے گئے ہیں۔ وہ سید انور شاہ صاحب گواہ مدعیہ کے بیان میں مفصل درج ہیں۔ یہاں ان کا مختصراً اعادہ کیا جاتا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایمان کے معنےٰ یہ ہیں کہ کسی کے قول کو اس کے اعتماد پر باور کرلیا جاوے اور کہ غیب کی خبروں کو انبیاء کے اعتماد پر باور کر لینے کو ایمان کہتے ہیں اور حق ناشناسی۔ یا منکر ہو جانے یا مکر جانے کو کفر کہتے ہیں۔ ہمارے دین کا ثبوت دو طرح سے ہے یا تواتر سے یا خبر واحد سے تواتر اسے کہتے ہیں۔ کہ کوئی چیز نبی کریم سے ایسی ثابت ہوئی ہو اور ہم تک علی الاتصال پہنچی ہو۔ کہ اس میں خطا کا احتمال نہ ہو۔ یہ تواتر چار قسم کا ہے۔ تواتر اسنادی' تواتر طبقہ' تواتر قدر مشترک اور تواتر توارث۔

تواتر اسنادی اسے کہا جاتا ہے کہ جو صحابہ سے بسند صحیح مذکور ہو۔

تواتر طبقہ اسے کہتے ہیں کہ جب یہ معلوم نہ کہ کس نے کس سے لیا۔ بلکہ یہی معلوم ہو کہ پچھلی نسل نے اگلی سے سیکھا۔ جیسا کہ قرآن مجید کا تواتر۔

تواتر قدر مشترک یہ ہے کہ حدیثیں کئی ایک خبر واحد آئی ہوں۔ اس میں قدر مشترک متفق علیہ حصہ وہ حاصل ہوا جو تراتر کو پہنچ گیا۔ مثلاً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات' جو کچھ متواتر ہیں اور کچھ خبر احاد میں ان اخبار احاد میں اگر کوئی مضمون مشترک ملتا ہے۔ تو وہ قطعی ہو جاتا ہے اس کی مزید تشریح مولوی مرتضٰی حسن صاحب گواہ مدعیہ نے یہ کی ہے کہ بعض ایسی احادیث جو باعتبار لفظ اور سند کے متواتر نہیں ہیں وہ باعتبار معنے کے متواتر ہو جاتی ہیں۔ اگر ان معنوں کو اتنی سندوں سے اور اتنے راویوں نے بیان کیا ہو کہ جن کا جھوٹ پر جمع ہونا محال ہو۔

تواتر توارث اسے کہتے ہیں کہ نسل نے نسل سے لیا ہو۔ اور یہ تواتر اس طرح سے ہے کہ بیٹے نے باپ سے لیا اور باپ نے اپنے باپ سے۔ ان جملہ اقسام کے تواتر کا انکار کفر ہے۔ اگر متواترات کے انکار کو کفر نہ کہا جائے تو اسلام کی کوئی حقیقت نہیں رہتی۔ ان متواترات میں تاویل کرنا مطلب بگاڑنا' کفر صریح ہے اور متواترات کو تاویل سے پلٹنا بھی کفر ہے۔ کفر کبھی قولی ہوتا ہے اور کبھی فعلی' مثلاً کوئی شخص ساری عمر نماز پڑھتا رہے اور ۳۰ سال کے بعد ایک بت کے آگے سجدہ کر دے۔ تو یہ کفر فعلی ہے۔ کفر قولی یہ ہے کہ کوئی شخص یہ کہہ دے کہ خدا کے ساتھ صفتوں میں یا فعل میں کوئی شریک ہے۔ اسی طرح یہ کہنا بھی کفر قولی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (حضرت محمد مصطفٰے) صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی اور نیا پیغمبر آئے گا کیونکہ تواتر توارث کی ذیل میں ساری اُمت اس علم میں شریک رہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اور کوئی نبی نہیں آئے گا۔

اسی طرح کوئی شخص اگر اپنے مساوی سے کہہ دے کہ کلمہ بکا۔ تو وہ کوئی چیز نہیں۔ استاد اور باپ سے کہے۔ تو اسے عاق کہتے ہیں۔ پیغمبر کے ساتھ یہ معاملہ کرے۔ تو کفر صریح ہے۔

نبوت کے ختم ہونے کے بارے میں ہمارے پاس کوئی دو سو حدیثیں ہیں۔ قرآن مجید ہے اور اجماع بالفصل ہے اور ہر نسل اگلی نے پچھلی سے اس کو لیا ہے اور کوئی مسلمان جو

اسلام سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ اس عقیدہ سے غافل نہیں رہا۔ اس عقیدہ کی تحریف کرنا اور اس سے انحراف کرنا صریح کفر ہے۔ اسلام ہے شناخت مسلمانوں کی۔ اور مسلمانوں کے اشخاص شناخت ہیں۔ اسلام کی اگر اجماع کو درمیان میں سے اٹھا دیا جاوے تو دین ڈہ گیا۔

جو دین محمدی کا اقرار نہ کرے اسے کافر کہتے ہیں۔ جسے اندر سے اعتقاد نہ ہو' زبان سے کہتا ہو' اسے منافق کہتے ہیں' جو زبان سے اقرار کرتا ہو۔ لیکن دین کی حقیقت بدلتا ہو اسے زندیق کہتے ہیں اور وہ پہلی دو قسموں سے زیادہ شدید کافر ہے۔

ارتداد کے معنی یہ ہیں کہ دین اسلام سے ایک مسلمان کلمہ کفر کہہ کر اور ضروریات و متواترات دین میں سے کسی چیز کا انکار کر کے خارج ہو جائے گا اور ایمان یہ ہے کہ سرور عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جس چیز کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے لائے ہیں اور اس کا ثبوت بدیہات اسلام سے ہے اور ہر مسلمان خاص و عام اسے جانتے ہیں اس کو تصدیق کرنا۔

ضروریات دین وہ چیز ہیں کہ جن کو خواص و عوام پہنچانیں کہ یہ دین سے ہیں۔ جیسے اعتقاد توحید کا' رسالت کا' اور پانچ نمازوں کا اور مثل ان کے اور چیزیں۔

شریعت کے اگر کسی لفظ کو بحال رکھا جا کر اس کی حقیقت کو بدل دیا جاوے اور وہ معاملہ متواترات سے ہو تو وہ کفر صریح ہے۔ کفر و ایمان کی اس شرعی حقیقت کے بیان کرنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ایک مسلمان بعض قسم کے افعال یا اقوال کی وجہ سے کافر اور خارج از اسلام ہو جاتا ہے۔

ختم نبوۃ کا عقیدہ بایں معنےٰ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوۃ کے بعد کسی کو عہدہ نبوت نہ دیا جائے گا۔ بغیر کسی تاویل اور تخصیص کے ان اجماعی عقائد میں سے ہے۔ جو اسلام کے اصولی عقائد میں سے سمجھا گیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد سے لے کر آج تک نسلاً بعد نسل ہر مسلمان اس پر ایمان رکھتا ہے۔

اور یہ مسئلہ قرآن مجید کی بہت سے آیات سے اور احادیث متواتر المعنی سے اور قطعی اجماع امت سے روز روشن کی طرح ثابت ہے اور اس کا منکر قطعاً کافر مانا گیا ہے اور کوئی تاویل و تخصیص اس میں قبول نہیں کی گئی۔ اس میں اگر کوئی تاویل یا تخصیص نکالی جاوے، تو

وہ شخص ضروریات دین میں تاویل کرنے کی وجہ سے منکر ضروریات دین سمجھا جائے گا۔

یہ اصول ہیں جن کے تحت میں اور بھی ایسے بہت سے فروع موجود ہیں۔ جو مستقل موجبات کفر ہو سکتے ہیں۔

فریق ثانی کی طرف سے یہ کہا جاتا ہے کہ ایمان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر۔ اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر اور بعث بعد الموت پر اور تقدیر پر یقین رکھا جاوے۔ اور اسلام گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں اور نماز کا ادا کرنا اور زکوٰۃ کا دینا اور رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ شریف کا حج ادا کرنا اگر استطاعت ہو، اور جو شخص زبان سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے اور دل سے اس کے مطالب کی تصدیق کرے۔ تو ایسا شخص یقینی طور پر مومن ہے۔ اگرچہ وہ فرائض اور محرمات سے بے خبر ہو اور اسلام کے معنیٰ یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو فرائض اور محرمات بیان کئے ہیں کہ بعض اشیاء حلال اور بعض حرام ہیں۔ ان پر بلا کسی اعتراض کے اپنی رضامندی کا اظہار کیا جاوے اور جو شخص ان اعمال صالحہ کا پابند ہو کہ جو قرآن مجید میں ایک مومن کا طغرائے امتیاز قرار دیئے گئے ہیں تو وہ شخص مومن اور مسلمان ہے۔

دیکھنا یہ ہے کہ آیا ان باتوں پر فریق ثانی کا عقیدہ ان اصولوں کے تحت جو فریق مدعیہ کی طرف سے بیان کیے گئے ہیں ویسا ہی ہے جیسا کہ دیگر عام مسلمانوں کا، یا کہ اس سے مختلف کیونکہ مدعیہ کی طرف سے یہ کہا جاتا ہے کہ جو شخص عقائد اسلام ظاہر کرے اور قرآن و حدیث کے اتباع کا دعویٰ بھی کرے لیکن ان کی ایسی تاویل اور تحریف کر دے کہ جس سے ان کے حقائق بدل جائیں تو وہ مسلمان نہیں سمجھا جا سکتا۔

مدعیہ کی طرف سے دین اسلام کے ثبوت کے متعلق جو بنیادی اصول اور قواعد بیان کئے گئے ہیں۔ ان کا مدعا علیہ کی طرف سے کوئی اطمینان بخش جواب نہیں دیا گیا حالانکہ تواتر اور اجماع کے اصولوں کو خود ان کے پیشوا، مرزا غلام احمد صاحب نے بھی تسلیم کیا ہے۔

چنانچہ وہ اپنی کتاب ایام الصلح میں لکھتے ہیں کہ وہ امور جو اہلسنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں۔ ان سب کا ماننا فرض ہے۔ ایک دوسری کتاب انجام آتھم میں لکھتے

ہیں کہ جو شخص اس شریعت پر مقدار ایک ذرہ کے زیادتی کرے۔ یا اس میں سے کمی کرے یا کسی عقیدہ اجماعیہ کا انکار کرے۔ اس پر اللہ کی لعنت اور ملائکہ کی لعنت اور تمام آدمیوں کی لعنت۔ یہ میرا اعتقاد ہے اور کتاب ازالۃ الاوہام صفحہ ۲۳۰ پر لکھتے ہیں کہ تواتر کی جو بات ہے وہ غلط نہیں ٹھہرائی جاسکتی اور تواتر اگر غیر قوموں کا بھی ہو۔ تو وہ بھی قبول کیا جائے گا۔ مدعیہ کے گواہان کے بیان کردہ اصول اور قواعد کے مقابلہ میں مدعا علیہ کے گواہان نے جو کچھ بیان کیا ہے وہ یہ ہے کہ علماء اور ائمہ کی اندھی تقلید نہایت مذموم ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ پہلے علماء جو کچھ تفسیروں میں لکھ گئے ہیں۔ ہم آنکھ بند کر کے ان پر ایمان لے آویں۔

گواہ مذکور کے نزدیک قرآن مجید کے سوا اور کوئی چیز مسلم نہیں۔ سوائے اس کے کہ جو قرآن مجید سے تطابق رکھتی ہو اور جو قرآن شریف کو پڑھتا ہے وہ خود تطابق کر سکتا ہے اور میرے لئے قرآن شریف کی مطابقت دیکھنے کے لئے میرے واجب الاطاعت اماموں کی بیان فرمودہ مطابقت یا میری اپنی مطابقت مسلم ہے۔

اگر ان اصولوں کو جو فریق ثانی کی طرف سے بیان کیے گئے ہیں بروئے کار لایا جاوے تو دین نہ صرف دین کہلائے جانیکا ہی مستحق نہیں رہتا۔ بلکہ ایک مضحکہ انگیز بن جاتا ہے اور بجائے اس کے کہ اس میں کوئی یکسانیت پیدا کی جاسکے۔ ہر شخص انفرادی حیثیت سے اپنی منشاء کے مطابق اپنے لئے ایک علیحدہ دین بنا سکے گا۔

مذکورہ بالا تصریحات سے یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ مرزا صاحب کے دعوے سے قبل دین اسلام جن باتوں پر قائم تھا اب کوئی ان کی اصلیت اور بنا نہیں رہی اور اب بناء صرف مرزا صاحب اور ان کے خلفاء کے اقوال و عقائد پر ہی ہے کیونکہ فریق ثانی کے نزدیک اب ان اصحاب کے سوا نہ کسی پہلے صحابی کی، نہ امام کی، نہ بزرگ کی کوئی بات مقدم اور صحیح ہے بلکہ جو کچھ مرزا صاحب اور ان کے خلفاء نے کہا ہے اور لکھا ہے۔ وہی درست ہے اور ان کی کتابوں کے سوا اور کوئی کتاب حجت نہیں ہے۔ اس سے صاف طور پر یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کا دین اس دین اسلام سے مختلف ہے۔ جو مرزا صاحب کے دعوے سے قبل مسلمان سمجھتے آئے ہیں۔ اس لئے مدعیہ کی طرف سے بجا طور پر یہ کہا گیا ہے کہ مذہب کے

لحاظ سے ہر دو فریق میں قانون کا اختلاف ہے اور مدعا علیہ کی طرف سے بھی یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ ان کے درمیان اصولی اختلاف بھی ہے اور فروعی بھی، اور سید انور شاہ صاحب گواہ مدعیہ بیان کرتے ہیں کہ احمدی مذہب والے نے مہمات دین کے بہت سے اصولوں کو تبدیل کر دیا ہے۔ اور بہت سے اسماء کا مسمیٰ بدل دیا ہے۔ آگے ظاہر ہو جائے گا۔ کہ اس میں کہاں تک صداقت ہے۔

اب وہ عقائد بیان کئے جاتے ہیں کہ جن کی بناء فریق ثانی کی نسبت یہ کہا جاتا ہے کہ وہ مرتد اور کافر ہے۔ اس ضمن میں اہم وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ وہ مرزا غلام احمد صاحب کو نبی مانتا ہے۔

سید انور شاہ صاحب گواہ مدعیہ نے ان اصولوں کے تحت جو ان کے بیان کے حوالہ سے اوپر بیان کیے جا چکے ہیں۔ چھ وجوہات ایسی بیان کی ہیں، کہ جن کی بناء پر ان کے نزدیک مرزا صاحب باجماع اُمت کافر اور مرتد قرار دیئے جا سکتے ہیں اور جن کی وجہ سے ان کی رائے میں ہندوستان کے تمام اسلامی فرقے باوجود سخت اختلاف خیال اور اختلاف مشرب کے ان کے کفر وارتداد اور ان کے متبعین کے کفر وارتداد پر متفق ہیں۔ یہ وجوہات حسب ذیل ہیں۔

۱:...... ختم نبوت کا انکار اور اس کے اجماعی معنے کی تحریف اور جس مذہب میں سلسلہ نبوت منقطع ہو۔ اس کو لعنتی اور شیطان مذہب قرار دینا۔

۲:...... دعویٰ نبوۃ مطلقہ وتشریعیہ

۳:...... دعویٰ وحی اور اپنی وحی کو قرآن کے برابر قرار دینا۔

۴:...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین

۵:...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین

۶:...... ساری اُمت کو بجز اپنے متبعین کے کافر کہنا

تقریباً یہی وجوہات دیگر گواہان مدعیہ نے بھی بیان کی ہیں۔

(یہ نتیجہ بحوالہ کتاب انوار الخلافۃ مرتبہ مرزا محمود صاحب صفحہ ۹۳۔۹۴ اخذ کیا گیا ہے)

مرزا صاحب کی شریعت میں ایک نیا حکم اور یہ بھی ہے۔ جو تمام اسلام کے خلاف ہے کہ مرزا صاحب نے اپنے مریدوں سے چندہ کی تحریک فرما کر یہ حکم فرمایا ہے کہ جو کوئی چندہ تین ماہ

تک ادا نہ کرے گا وہ میری بیعت سے خارج ہے۔ اور بیعت سے خارج ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ اسلام سے خارج ہے اور کافر ہے۔ حالانکہ زکوۃ کے لئے بھی خدا نے یہ حکم نہیں دیا۔ کہ اگر تین ماہ تک کوئی زکوۃ نہ دے تو وہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔ یہ حوالہ مرزا صاحب کے ایک فرمان سے جو لوح ہدی میں جو قادیان سے دسمبر ۱۹۲۰ء میں شائع ہوئی دیا گیا ہے۔ اس فرمان کے چیدہ چیدہ الفاظ حسب ذیل ہیں۔

مجھے خدا نے بتلایا ہے کہ میری انہی سے پیوند ہے۔ یعنے وہی خدا کے دفتر میں مرید ہیں جو اعانت اور نصرت میں مشغول ہیں .... ہر ایک شخص جو مرید ہے اس کو چاہیے کہ وہ اپنے نفس پر کچھ ماہوار مقرر کر دے ...... جو شخص کچھ بھی مقرر نہیں کرتا .... وہ منافق ہے۔ اب اس کے بعد وہ اس سلسلہ میں نہیں رہ سکے گا .... اگر تین ماہ تک کسی کا جواب نہ آیا تو سلسلہ بیعت سے اس کا نام کاٹ دیا جائے گا۔

مرزا صاحب کے قول نمبر ۱۳ سے مولوی نجم الدین صاحب گواہ مدعیہ نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ مرزا صاحب اپنے پر جبرئیل علیہ السلام کے نزول کے، مدعی ہیں اور صرف دعوے پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ اپنی شان نبوت و رسالت کا سکہ جمانے کے لئے تمام خصوصیات نبوۃ و لوازمات رسالت کو نہایت جزم اور وثوق کے ساتھ اپنی ذات کے لئے ثابت کرنے میں کسر نہیں چھوڑی۔

مولوی نجم الدین صاحب گواہ مدعیہ کا یہ استدلال ہے کہ مرزا صاحب نے قرآن حکیم کی آیات اور احادیث نبویہ سے اپنی نبوت کے لئے جو دلائل پیش کیے ہیں وہ محض لاطائل اور بے معنی سعی ہے۔

ختم نبوت اور انقطاع وحی پر مولوی محمد حسین صاحب گواہ مدعیہ نے ایک اور دلیل پیش کی ہے کہ وہ یہ کہ قرآن شریف پر مجموعی طور پر نظر ڈالنے سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔

سید انور شاہ صاحب گواہ مدعیہ نے یہ استدلال کیا ہے کہ:

(الف) ...... اس قول سے یہ لازم آتا ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کوئی چیز نہیں رہتے اور آپ کا تشریف لانا بعینہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تشریف لانا ہے۔ گویا کہ ابراہیم

علیہ السلام کے یہ دور ہیں۔ گویا اصل ابراہیم علیہ السلام رہے اور آئینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے اور چونکہ ظل اور صاحب ظل میں مرزا صاحب کے نزدیک عینیت ہے اور اس وجہ سے وہ اپنے کو عین محمد کہتے ہیں۔ تو جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم بروز ابراہیم علیہ السلام ہوئے تو عین ابراہیم علیہ السلام ہوئے۔ اس سے صاف لازم آتا ہے کہ معاذ اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی وجود بالاستقلال نہیں اور نہ ان کی نبوت کوئی مستقل شے ہے۔

(ب)......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابراہیم علیہ السلام کے بروز ہوئے۔ اور خاتم النبیین آپ ہوئے۔ خاتم بروز اور ظل ہوتا ہے۔ صاحبِ ظل اور اصل نہیں ہوتا۔ اسی طرح مرزا صاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بروز ہوئے۔ تو خاتم النبیین مرزا صاحب ہوئے نہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔

(ج)......جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بروز ہوئے تو جملہ کمالات نبوت اگر مجتمع ہوں گے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام میں ہوں گے نہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں۔ یہ باطل اور بے معنی ہے۔

اس کے علاوہ یہ مضمون بھی فی نفسہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بروز ہوں اور ابراہیم علیہ السلام آنحضرت کے بروز ہوں۔ بے معنی اور فضول ہے۔ اسلام میں جنم کا عقیدہ کفر ہے اور یہ ہے حقیقت مرزا صاحب کے نزدیک مجازی اور ظلی اور بروزی کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کے سلسلہ میں مولوی نجم الدین صاحب گواہ مدعیہ نے حسب ذیل مزید واقعات بیان کیے ہیں۔

جن میں اللہ تعالیٰ نے سبحانہ وتعالیٰ نے نبی پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چند مراتب اور مقامات علیہ سے مشرف فرمایا ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے اوپر چسپاں کرے تو لامحالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی اور بے ادبی سمجھی جائے گی۔ چنانچہ آیات ذیل

آیت **سبحان الذی اسریٰ بعبدہ** ....الخ

جس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے شان معراج کا ذکر فرمایا گیا۔

دوسری آیت **ثم دنی فتدلیٰ** ....الخ

بیعت سے خارج ہے۔ اور بیعت سے خارج ہونے کا مطلب
ے خارج ہے اور کافر ہے۔ حالانکہ زکوٰۃ کے لئے بھی خدا نے یہ حکم نہیں
ین ماہ تک کوئی زکوٰۃ نہ دے تو وہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔ یہ حوالہ مرزا
کے ایک فرمان سے جو لوح ہدیٰ میں جو قادیان سے دسمبر ۱۹۲۰ء میں شائع ہوئی دیا
اس فرمان کے چیدہ چیدہ الفاظ حسب ذیل ہیں۔
ے خدا نے بتلایا ہے کہ میری انہی سے پیوند ہے۔ یعنے وہی خدا کے دفتر میں مرید
نت اور نصرت میں مشغول ہیں......... ہر ایک شخص جو مرید ہے اس کو چاہیے کہ
ں پر کچھ ماہوار مقرر کر دے...... جو شخص کچھ بھی مقرر نہیں کرتا.......... وہ منافق
اس کے بعد وہ اس سلسلہ میں نہیں رہ سکے گا.......... اگر تین ماہ تک کسی کا جواب
ملہ بیعت سے اس کا نام کاٹ دیا جائے گا۔
صاحب کے قول نمبر ۱۳ سے مولوی نجم الدین صاحب گواہ مدعیہ نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے
حب اپنے پر جبرئیل علیہ السلام کے نزول کے، مدعی ہیں اور صرف دعوے پر ہی اکتفا
اپنی شان نبوت و رسالت کا سکہ جمانے کے لئے تمام خصوصیات نبوۃ ولوازمات
یت جزم اور وثوق کے ساتھ اپنی ذات کے لئے ثابت کرنے میں کسر نہیں چھوڑی۔
ی نجم الدین صاحب گواہ مدعیہ کا یہ استدلال ہے کہ مرزا صاحب نے قرآن حکیم
ر احادیث نبویہ سے اپنی نبوت کے لئے جو دلائل پیش کیے ہیں وہ محض لاطائل
ی ہے۔
ت اور انقطاع وحی پر مولوی محمد حسین صاحب گواہ مدعیہ نے ایک اور دلیل پیش
یہ کہ قرآن شریف پر مجموعی طور پر نظر ڈالنے سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی
ت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔
رشاہ صاحب گواہ مدعیہ نے یہ استدلال کیا ہے کہ:
)......اس قول سے یہ لازم آتا ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کوئی چیز نہیں
کا تشریف لانا بعینہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تشریف لانا ہے۔ گویا کہ ابراہیم

جس میں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے جو قرب الٰہی جناب رب العزۃ سے حاصل ہوا تھا۔ یا بقول دیگر جبرائیل علیہ السلام سے ہوا ذکر ہوا ہے۔

وآیت انا فتحنالک فتحاً مبینا ....الخ

وآیت قل ان کنتم تحبون اللّٰہ .... الخ

وآیت انا اعطیناک الکوثر..................الخ

مرزا صاحب نے اپنے اوپر نازل ہونی بیان کی ہیں اور مقام محمود کو بھی اپنے حق میں تجویز کیا ہے اور ان اشعار میں جو آگے بیان کیے گئے ہیں۔ کسی نبی کی استثناء نہیں کی گئی۔ ہمارے نبی کریم بھی انبیاء کی جماعت میں داخل ہیں۔ لفظ انبیاء کسی خاص نبی کے ساتھ مختص نہیں۔ بلکہ تمام پر حاوی اور مشتمل ہے۔ دوسرے شعر کے مصرع ثانی میں اپنی افضلیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ حقیقت الوحی صفحہ ۸۹ پر لکھتے ہیں۔ آسمان سے کئی تخت اترے پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا۔ اس میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہے۔

مرزا صاحب کتاب تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۶۳ پر لکھتے ہیں کہ مثلاً کوئی شریر النفس ان تین ہزار معجزات کا کبھی ذکر نہ کرے جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہور میں آئے اور براہین احمدیہ میں لکھتے ہیں کہ ان چند سطروں میں جو پیشینگوئیاں ہیں وہ اس قدر نشانوں پر مشتمل ہیں جو دس لاکھ سے زائد ہوں گے۔ اور نشان بھی ایسے کھلے کھلے ہیں۔ جو اول درجہ پر خرق عادت ہیں۔ ان عبارات سے یہ نتیجہ نکالا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کو تین ہزار قرار دینا اور اپنے معجزات دس لاکھ کیونکہ معجزۃ خرق عادت ہوتا ہے۔ مرزا صاحب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی کسی بڑی فضیلت بیان کی۔ اس قسم کی توہین کو توہین لزومی کہا گیا ہے۔ جس سے مراد یہ ہے کہ عبارت اس لئے نہیں لائی گئی کہ تنقیص کرے مگر وہ عبارت صادق نہیں آتی جب تک تنقیص موجود نہ ہو مذکورہ بالا عبارات میں اس قسم کی تنقیص پائی جاتی ہے۔

اس ضمن میں مرزا صاحب کا ایک قول اربعین نمبر ۴ صفحہ ۶ سے نقل کیا گیا ہے جو بالفاظ ذیل ہے ہاں اگر یہی اعتراض ہو کہ اس جگہ وہ معجزات کہاں ہیں۔ تو میں صرف یہی جواب نہیں دوں گا کہ میں معجزات دکھلا سکتا ہوں۔ بلکہ خدا کے فضل و کرم سے میرا جواب یہ ہے کہ

ں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے جو قرب الٰہی جناب رب العزۃ سے
یا بقول دیگر جبرائیل علیہ السلام سے ہواذ کر ہوا ہے۔

نا فتحنالک فتحاً مبینا .... الخ

ل ان کنتم تحبون اللّٰہ .... الخ

اعطیناک الکوثر .... الخ

ب نے اپنے اوپر نازل ہونی بیان کی ہیں اور مقام محمود کو بھی اپنے حق میں
ن اشعار میں جو آگے بیان کیے گئے ہیں۔ کسی نبی کی استثناء نہیں کی گئی۔
ں انبیاء کی جماعت میں داخل ہیں۔ لفظ انبیاء کسی خاص نبی کے ساتھ مختص
حاوی اور مشتمل ہے۔ دوسرے شعر کے مصرع ثانی میں اپنی افضلیت کی
ہے۔ حقیقت الوحی صفحہ ۸۹ پر لکھتے ہیں۔ آسمان سے کئی تخت اترے پر
اوپر بچھایا گیا۔ اس میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہے۔
کتاب تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۶۳ پر لکھتے ہیں کہ مثلاً کوئی شریر النفس ان تین
نہ کرے جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہور میں آئے اور براہین
ن چند سطروں میں جو پیشینگوئیاں ہیں وہ اس قدر نشانوں پر مشتمل ہیں
ں گے۔ اور نشان بھی ایسے کھلے کھلے ہیں۔ جو اول درجہ پر خرق عادت
یہ نتیجہ نکالا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کو تین ہزار
دس لاکھ کیونکہ معجزۃ خرق عادت ہوتا ہے۔ مرزا صاحب نے رسول
ی بڑی فضیلت بیان کی۔ اس قسم کی توہین کو توہین لزومی کہا گیا ہے۔
رت اس لئے نہیں لائی گئی کہ تنقیص کرے مگر وہ عبارت صادق نہیں
نہ ہو مذکورہ بالا عبارات میں اس قسم کی تنقیص پائی جاتی ہے۔
احب کا ایک قول اربعین نمبر ۴ صفحہ ۶ سے نقل کیا گیا ہے جو بالفاظ
ض ہو کہ اس جگہ وہ معجزات کہاں ہیں۔ تو میں صرف یہی جواب
دکھلا سکتا ہوں۔ بلکہ خدا کے فضل و کرم سے میرا جواب یہ ہے کہ

اس نے میرا دعویٰ ثابت کرنے کے لئے اس قدر معجزات دکھلائے ہیں کہ بہت ہی کم نبی ایسے آئے ہیں جنہوں نے اس قدر معجزات دکھلائے ہوں۔ کتاب اعجاز احمدی صفحہ ۷۱ پر مرزا صاحب کا ایک شعر ہے جو الفاظ ذیل سے شروع ہوتا ہے۔ ''لہ خسف القمر المنیر وان لی'' جس کا یہ مطلب ہے کہ اس کے لئے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا۔ اور میرے لئے چاند اور سورج کا۔ اس میں شق القمر کے معجزہ کو چاند گرہن سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور شق القمر کا انکار ہے۔ زیادہ تر توہین لفظ لہ کے استعمال اور طرز خطاب سے اخذ کی جاتی ہے۔ جس سے صاف طور پر تقابل دکھا کر اپنی فضیلت دکھلائی گئی ہے۔

اس طرح خطبہ الہامیہ صفحہ (ت) سطر ۲۔ کے ایک مقولہ سے ظاہر کیا گیا ہے کہ اس میں آدم علیہ السلام کی توہین کی گئی ہے۔ اور اس میں جو یہ الفاظ درج ہیں کہ یہ وعدہ قرآن میں لکھا ہوا ہے کہ مسیح موعود شیطان کو شکست دے گا۔ یہ بالکل خلاف واقع جھوٹ ہے۔ قرآن شریف میں اس قسم کی کوئی آیت نہیں ہے۔

اشعار محولہ بیان مولوی نجم الدین صاحب گواہ مدعیہ حسب ذیل ہیں۔

آنکہ داداست ہر نبی را جام ۔۔۔ داد آں جام را مرا بتمام
انبیاءؑ اگرچہ بودہ اند بسے ۔۔۔ من بہ عرفاں نہ کمترم زکسے
کم نیم زاں ہمہ بروئے یقین ۔۔۔ ہر کہ گوید دروغ ہست و لعین

اور جو مضمون ان اشعار میں ادا کیا گیا ہے اس کے متعلق سید انور شاہ صاحب گواہ کی طرف سے یہ کہا گیا ہے کہ باہمی فضیلت کا باب انبیاء میں فرق مراتب کا ہے۔ اور جو پیغمبر افضل ہے وہ کسی قرینہ سے ظاہر ہو جائے گا۔ کہ وہ کسی دوسرے سے افضل ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو یہ پہنچایا ہے مگر اس احتیاط کے ساتھ کہ اس سے فوق متصور نہیں۔ اور ایسی فضیلت دینا ایک پیغمبر کو اگرچہ واقعی ہو۔ کہ جس میں دوسرے کی توہین لازم آتی ہو۔ کفر صریح ہے۔

چھٹی وجہ تکفیر میں مدعیہ کی طرف سے یہ کہا گیا ہے کہ مرزا صاحب ازالۃ الاوہام کے صفحہ ۲۳۰ پر لکھتے ہیں کہ تواتر کی جو بات ہے وہ غلط نہیں ٹھیرائی جاسکتی۔ اور تواتر اگر غیر قوموں کا ہو۔ تو وہ بھی قبول کیا جائے گا۔

پھر اس کے ساتھ اگلے صفحہ پر جو کچھ لکھتے ہیں اس سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ تشریف لانے کی پیشینگوئی ایسی متواتر پیشگوئیوں ہے۔ جو خیر القرون میں تمام ممالک اسلام میں پائی گئی تھی اور مسلمات میں سے سمجھی گئی اور یہ اول درجہ کی پیشگوئی ہے جس کو سب نے قبول کر لیا تھا اور جس قدر صحاح میں پیشگوئیاں لکھی گئی ہیں۔ کوئی اس کے ہم پہلو نہیں انجیل بھی اس کی مصدق ہے۔

چنانچہ مرزا صاحب ایک اور استفتاء ضمیمہ حقیقت الوحی صفحہ ۴۴ پر لکھتے ہیں کہ جو شخص بالقصد اس کا خلاف کرے اور یہ کہے کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں پس ان لوگوں میں سے ہے کہ جو قرآن کے کافر ہیں۔ ہاں جو لوگ مجھ سے پہلے گزر گئے وہ اپنے اللہ کے نزدیک معذور ہیں۔

دوسری کتاب دافع البلاء میں صفحہ ۱۵ پر لکھتے ہیں کہ ہم نے سنا ہے کہ وہ بھی دوسرے مولویوں کی طرح اپنے مشرکانہ عقیدہ کی حمایت میں کہ تا کہ کسی طرح حضرت مسیح ابن مریم کو موت سے بچالیں۔ اور دوبارہ اتار کر خاتم الانبیاء بنا دیں۔ بُری جانکاہی سے کوشش کر رہے ہیں۔ الفضل جلد ۳ نمبر ۳ مورخہ ۲۹۔ جون ۱۹۱۵ء صفحہ ۷ پر درج ہے۔ ''پس ان معنوں میں مسیح موعود جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانی کے ظہور کا ذریعہ ہے۔ اس کے احمد اور نبی اللہ ہونے سے انکار کرنا گویا آنحضرت کی بعثت ثانی اور آپ کے احمد اور نبی اللہ ہونے سے انکار کرنا ہے جو منکر کو دائرہ اسلام سے خارج اور پکا کافر بنا دینے والا ہے۔

اس ضمن میں مولوی نجم الدین صاحب گواہ مدعیہ نے ایک وجہ کفریہ بیان کی ہے کہ مرزا صاحب نے تمام مسلمانان عالم کو جو ان کی جماعت میں داخل نہیں خواہ وہ ان کو کافر کہیں یا نہ کہیں اور بقول خلیفہ ثانی ان کو دعوت پہنچے یا نہ۔ خارج از اسلام قرار دیا ہے۔ جو شخص تمام اُمت محمدیہ کو اسلام سے خارج کہتا ہے۔ وہ کسی طرح خود کفر کی زد سے بچ سکے گا۔

ان وجوہ تکفیر کے علاوہ مرزا صاحب کے حسب ذیل اعتقادات بھی عامۃ المسلمین کے اعتقادات کے خلاف بیان کیے گئے ہیں۔

مرزا صاحب یہ کہتے ہیں کہ قیامت کے معنی جو مسلمان اب تک سمجھتے تھے اس معنے پر قیامت نہیں ہونے کی، قرآن میں جو نفخ صور آیا ہے نہ اس سے یہ مراد ہے کہ واقعی کوئی نفخ

ا کے ساتھ اگلے صفحہ پر جو کچھ لکھتے ہیں اس سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ عیسیٰ علیہ
ارہ تشریف لانے کی پیشینگوئی ایسی متواتر پیشنگو ئیوں ہے۔ جو خیر القرون میں
لام میں پائی گئی تھی اور مسلمات میں سے سمجھی گئی اور یہ اول درجہ کی پیشنگوئی ہے
قبول کرلیا تھا اور جس قدر صحاح میں پیشگوئیاں لکھی گئی ہیں۔کوئی اس کے ہم
ں اس کی مصدق ہے۔

ا صاحب ایک اور استفتاء ضمیمہ حقیقت الوحی صفحہ ۴۴ پر لکھتے ہیں کہ جو شخص
ت کرے اور یہ کہے کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں پس ان لوگوں میں سے ہے کہ
ں۔ہاں جو لوگ مجھ سے پہلے گزر گئے وہ اپنے اللہ کے نزدیک معذور ہیں۔
ب دافع البلاء میں صفحہ ۱۵ پر لکھتے ہیں کہ ہم نے سنا ہے کہ وہ بھی دوسرے
پنے مشرکانہ عقیدہ کی حمایت میں کہ تا کہ کسی طرح حضرت مسیح ابن مریم کو
۔اور دوبارہ اتار کر خاتم الانبیاء بنادیں۔ بُری جانکاہی سے کوشش کر رہے
بر ۳ مورخہ ۲۹۔جون ۱۹۱۵ء صفحہ ۷ پر درج ہے۔ ''پس ان معنوں میں مسیح
لی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانی کے ظہور کا ذریعہ ہے۔اس کے احمد اور نبی
رنا گویا آنحضرت کی بعثت ثانی اور آپ کے احمد اور نبی اللہ ہونے سے
ئرہ اسلام سے خارج اور پکا کافر بنادینے والا ہے۔
لوی نجم الدین صاحب گواہ مدعیہ نے ایک وجہ کفریہ بیان کی ہے کہ
سلمانان عالم کو جو ان کی جماعت میں داخل نہیں خواہ وہ ان کو کافر کہیں
ثانی ان کو دعوت پہنچے یا نہ۔خارج از اسلام قرار دیا ہے۔جو شخص تمام
خارج کہتا ہے۔وہ کسی طرح خود کفر کی زد سے بچ سکے گا۔
علاوہ مرزا صاحب کے حسب، ذیل اعتقادات بھی عامۃ المسلمین
بیان کیے گئے ہیں۔

تے ہیں کہ قیامت کے معنی جو مسلمان اب تک سمجھتے تھے اس معنے پر
آن میں جو نفخ صور آیا ہے نہ اس سے یہ مراد ہے کہ واقعی کوئی نفخ

صور ہے اور نہ یہ مراد ہے کہ قیامت قائم ہوگی بلکہ اس سے مراد مرزا صاحب کا تشریف لانا ہے قیامت کے متعلق جتنی آیات قرآن مجید میں ہیں اور جتنی احادیث میں ہیں ان تمام امور کا انکار ہے صرف لفظوں کا انکار نہیں۔مگر جن معنوں سے قرآن اور حدیث قیامت کو بیان کرتے ہیں ان چیزوں کا انکار ہے۔مثلاً مرزا صاحب اپنی کتاب آئینہ کمالات کے صفحہ ۵۶۴۔۵۶۵ پر لکھتے ہیں کہ میں نے خواب میں اپنے آپ کو اللہ کا عین دیکھا۔اور یقین کیا کہ میں وہی ہوں۔اور خدائی والوہیت میرے رگ وریشہ میں گھس گئی اور میں نے اس حالت میں دیکھا کہ ہم نیا نظام بنانا چاہتے ہیں۔نئی زمین، نیا آسمان، پس پہلے میں نے آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا۔جس میں کوئی تفریق وترتیب نہ تھی پھر میں نے ان کو مرتب کیا اور میں اپنے دل سے جانتا تھا کہ میں ان کے پیدا کرنے پر قدرت رکھتا ہوں۔پھر میں نے سب سے قریبی آسمان کو پیدا کیا۔پھر میں نے کہا کہ انازینا السماء الدنیا بمصابیح ......الخ۔پھر میں نے کہا کہ ہم انسان کو کیچڑ میں سے پیدا کریں گے۔''

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مرزا صاحب نے اُلوہیت کا دعویٰ کیا اور اپنے آپ کو خالق جانا اور کوئی شخص جب خدائی دعوے کرے اور اپنے آپ کو خالق جانے تو وہ اسلام سے مرتد ہوجاتا ہے۔

البشریٰ نے جلد دوم صفحہ ۷۹ پر لکھتے ہیں کہ میں نماز بھی پڑھتا ہوں، روزے بھی رکھتا ہوں، جاگتا بھی ہوں اور سوتا بھی ہوں۔جس طرح میں ازلی ہوں اسی طرح تیرے لئے بھی میں نے ازلیت کے انوار کردیئے ہیں۔اور تو بھی ازلی ہے۔''

توضیح المرام کے صفحہ ۷۵ پر لکھتے ہیں کہ قیوم العالمین ایک ایسا وجود عظیم ہے کہ جس کے بیشمار ہاتھ اور بیشمار پیر ہیں اور ایک عضو اس کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج اور لا انتہا عرض وطول رکھتا ہے اور تیندوے کی طرح اس وجود عظیم کی تاریں بھی ہیں۔جو صفحہ ہستی کے تمام کناروں تک پھیل رہی ہیں اور کشش کا کام دے رہی ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ مرزا صاحب خداوند تعالیٰ کو تیندوے کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں۔
محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔کی طرح نئے معجزات نہ دکھلائے جائیں۔نئی زندگی انہی کو ملتی ہے جن کا خدا نیا ہو۔

اس سے مرزا صاحب نے خدا کو حادث بتلایا اور یہ عقائد وہ ہیں۔ جو مرزا صاحب نے اللہ تعالیٰ کے متعلق رکھے ہیں۔ اور ان سے یقیناً ایک مسلمان مرتد ہو جاتا ہے۔

اس تمام بحث سے جو اوپر بیان ہوئی۔ حسب ذیل نتائج برآمد کئے گئے ہیں۔

۱:...... مرزا صاحب نے دعوے نبوت شرعیہ تشریعیہ کیا۔ جو باتفاق اُمت اور باتفاق مرزا صاحب کفر ہے۔ مرزا صاحب نے اپنے کلام میں شریعت کی تشریح بھی کر دی ہے۔

۲:...... مرزا صاحب نے اقرار فرمایا کہ خاتم النبیین کے بعد مطلق نبوت منقطع ہے اور جو دعوے نبوت کرے وہ کافر ہے۔ مرزا صاحب نے دعویٰ نبوت کیا اس لئے کافر ہوئے۔

۳:...... مرزا صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ خاتم النبیین کے بعد کوئی نبی جدید یا قدیم نہیں آ سکتا۔ اور اس کو قرآن کا انکار کرنا بتلایا ہے لیکن پھر خود دعویٰ نبوت کیا۔

۴:...... مرزا صاحب نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ آپ کا خاتم الانبیاء ہونا۔ خاتم النبیین اور ''لا نبی بعدی'' سے ثابت ہے اور پھر اس کے بعد یہ کہا کہ جو ایسا کہے کہ آپ کے بعد نبوت نہیں آ سکتی وہ خود کافر ہے۔ اس لئے بھی مرزا صاحب کافر ہوئے۔

۵:...... مرزا صاحب نے جواز نبوت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کفر قرار دیا ہے۔ اب مرزا صاحب اس نبوت کو فرض قرار دیتے ہیں اور ایمان قرار دیتے ہیں۔ یہ اس سے بڑھ کر کفر ہے۔

۶:...... مرزا صاحب دروازہ نبوت کو کھول کر اپنے ہی تک محدود نہیں رکھتے، بلکہ یہ کہتے ہیں کہ قیامت تک کھلا رہے گا۔ اس وجہ سے بھی کافر ہوئے۔

۷:...... مرزا صاحب یہ نہیں کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی دوسرا نبی آئے گا۔ بلکہ یہ کہتے ہیں کہ ممکن ہے کہ ہزار بار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی خود بروز فرمائیں۔ گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے ہزاروں لوگ یا ہزاروں نبی اب واقع ہو سکتے ہیں۔ امکان ذاتی نہیں۔ بلکہ امکان وقوعی ہے۔ پھر مرزا صاحب نے یہ کہا کہ سرور عالم کی ایک بعثت پہلے تھی۔ ایک بعثت ثانیہ ہوئی۔ اس کا حاصل تناسخ ہے۔ جو تناسخ کا قائل ہے۔ وہ کافر ہے۔

سے مرزا صاحب نے خدا کو حادث بتلایا اور یہ عقائد وہ ہیں۔ جو مرزا صاحب
کے متعلق رکھے ہیں۔ اور ان سے یقیناً ایک مسلمان مرتد ہو جاتا ہے۔
ام بحث سے جو اوپر بیان ہوئی۔ حسب ذیل نتائج برآمد کئے گئے ہیں۔
مرزا صاحب نے دعوے نبوت شرعیہ تشریعیہ کیا۔ جو باتفاق اُمت اور باتفاق
کفر ہے۔ مرزا صاحب نے اپنے کلام میں شریعت کی تشریح بھی کر دی ہے۔
مرزا صاحب نے اقرار فرمایا کہ خاتم النبیین کے بعد مطلق نبوت منقطع ہے
وت کرے وہ کافر ہے۔ مرزا صاحب نے دعویٰ نبوت کیا اس لئے کافر ہوئے۔
مرزا صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ خاتم النبیین کے بعد کوئی نبی جدید یا قدیم نہیں
کو قرآن کا انکار کرنا بتلایا ہے لیکن پھر خود دعویٰ نبوت کیا۔
مرزا صاحب نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی
پ کا خاتم الانبیاء ہونا۔ خاتم النبیین اور ''لا نبی بعدی'' سے ثابت ہے اور پھر
ہا کہ جو ایسا کہے کہ آپ کے بعد نبوت نہیں آ سکتی وہ خود کافر ہے۔ اس لئے
ب کافر ہوئے۔

رزا صاحب نے جواز نبوت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کفر قرار دیا
صاحب اس نبوت کو فرض قرار دیتے ہیں اور ایمان قرار دیتے ہیں۔ یہ اس
ہے۔

زا صاحب دروازہ نبوت کو کھول کر اپنے ہی تک محدود نہیں رکھتے، بلکہ یہ
ت تک کھلا رہے گا۔ اس وجہ سے بھی کافر ہوئے۔
اصاحب یہ نہیں کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی دوسرا نبی آئے
کہ ممکن ہے کہ ہزار بار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی خود بروز فرمائیں۔ گویا
لیہ وسلم جیسے ہزاروں لوگ یا ہزاروں نبی اب واقع ہو سکتے ہیں۔ امکان ذاتی
وقوعی ہے۔ پھر مرزا صاحب نے یہ کہا کہ سرور عالم کی ایک بعثت پہلے تھی۔
۔ اس کا حاصل تناسخ ہے۔ جو تناسخ کا قائل ہے۔ وہ کافر ہے۔

۸:...... مرزا صاحب کہتے ہیں کہ میں عین محمد ہوں۔ اس میں سرور عالم کی توہین ہے۔ اگر واقعی عین ہیں تو کھلا ہوا کفر۔ اگر عین محمد نہیں ہیں تو ان کے بعد دوسرے نبی ہوئے۔ اور ختم النبوت کی مہر ٹوٹ گئی اور یہ وجہ کفر کی ہوئی۔

۹:...... مرزا صاحب نے دعویٰ وحی کیا اور ساتھ ہی دعویٰ وحی نبوت کیا جو کفر ہے۔

۱۰:...... مرزا صاحب نے اس وحی کو قرآن، تورات اور انجیل کے برابر کہا۔ اس بناء پر قرآن آخر الکتب باقی نہیں رہتا۔ یہ بھی وجہ کفر ہے۔

۱۱:...... مرزا صاحب نے اپنے اقرار سے اور تمام علماء نے اس کی تصریح کی کہ جو شخص کسی نبی کو گالی دے یا توہین کرے، وہ کافر ہے۔ مرزا صاحب نے عیسیٰ علیہ السلام کی کئی وجوہ سے توہین کی۔ ہر توہین موجب کفر ہے۔ علاوہ ازیں مرزا صاحب نے آدم علیہ السلام کی سرور عالم کی توہین کی۔ اس لئے بھی کافر ہوئے۔

۱۲:...... مرزا صاحب نے احکام شریعت کو بدلا لہٰذا اس وجہ سے بھی مرزا صاحب پر کفر لازم آتا ہے۔ مرزا صاحب نے فرمایا کہ کسی احمدی عورت کا غیر احمدی سے نکاح جائز نہیں نیز یہ کہ کسی غیر احمدی کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں۔ نیز فرمایا کہ پس یاد رکھو کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے۔ تمہارے پر حرام اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو بلکہ چاہیے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔ حاشیہ تحفہ گولڑویہ۔ صفحہ ۱۸ (۱۲) مرزا صاحب نے فرمایا ہے کہ جو مجھے نہ مانے وہ کافر ہے۔

۱۳: مرزا صاحب نے نفخ صور کا انکار کیا۔ مردوں کے قبروں سے اٹھنے سے انکار ہے جس طریق سے قیامت کی خبر قرآن اور حدیث میں آئی۔ ان سے بالکل انکار ہے۔ صرف ظاہری الفاظ ہی رکھے مگر معنے الٹ بیان کیے۔ یہ وجوہ بھی مرزا صاحب کی تکفیر کے ہیں لہٰذا ان وجوہ پر کسی مسلمان مرد و عورت کا کسی احمدی مرد و عورت سے نکاح جائز نہیں۔ اگر نکاح ہو گیا تو اور نکاح کے بعد کوئی اس مذہب میں داخل ہو جائے تو نکاح فوراً فسخ ہو جائے گا۔

اور اپنے اس ادعا کی تائید میں چند دیگر علماء کے فتاوے بھی پیش کئے گئے ہیں جو مثل کے ساتھ شامل ہیں اور سید انور شاہ صاحب گواہ نے مصر اور شام کے دو مطبوعہ فتوؤں کا حوالہ بھی اپنے

بیان میں دیا ہے۔ تحریر فتویٰ جو مثل پر لائے گئے ہیں۔ حسب ذیل مقامات کے علماء کے ہیں۔ مکہ معظمہ، ریاست رام پور، دارالافتاء، ریاست بھوپال، ہمایوں (سندھ) بریلی، ڈابھیل دہلی، سہارن پور، تھانہ بھون، ملتان، علماء کی فہرست میں شیخ عبداللہ صاحب رئیس القضاۃ مکہ معظمہ مفتی کفایۃ اللہ صاحب صدر جمعیۃ العلماء ہند اور مولوی اشرف علی صاحب کے اسماء بھی ہیں۔

مدعیہ کے گواہ سید انور شاہ صاحب نے بیان کیا ہے۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ یہ روش مرزا صاحب نے عمداً اختیار کی، تاکہ نتیجہ گڑبڑ رہے اور ان کو بوقت ضرورت مخلص اور مفر باقی رہے۔

علاوہ ازیں سید انور شاہ صاحب گواہ مدعیہ نے یہ بیان کیا ہے کہ صوفیا کے ہاں ایک باب ہے جس کو شطحیات کہتے ہیں۔ اس کا حاصل یہ ہے کہ ان پر حالات گزرتے ہیں اور ان حالات میں کوئی کلمات ان کے منہ سے نکل جاتے ہیں۔ جو ظاہری قواعد پر چسپاں نہیں ہوتے۔ اور بسا اوقات غلط راستہ لینے کا سبب ہو جاتے ہیں۔ صوفیاء کی تصریح ہے کہ ان پر کوئی عمل پیرا نہ ہو اور تصریح کرتے ہیں کہ جس پر یہ احوال نہ گزرے ہوں۔ وہ ہماری کتاب کا مطالعہ نہ کرے۔ مجملاً ہم بھی یہ سمجھتے ہیں کہ کوئی شخص جو کسی حال کا مالک ہوتا ہے۔ دوسرا خالی آدمی ضرور اس سے الجھ جائے گا۔ لیکن دین میں کسی زیادتی، کمی کے صوفیاء میں سے بھی کوئی قائل نہیں اور ایسے مدعی کو کافر بالاتفاق کہتے ہیں۔

گواہان مدعیہ نے انہیں کافر، مرتد، ضال اور خارج از اسلام قرار دیا ہے اور ضروریات دین کا منکر ٹھہرایا ہے۔

مرزا صاحب کے عقائد کے متعلق سید انوشاہ صاحب گواہ مدعیہ نے نہایت عمدہ جواب دیا ہے وہ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب چونکہ مادرزاد کافر نہ تھے اور ابتداءً ان کی تمام اسلامی عقائد پر نشوونما ہوئی۔ اس لئے انہی کے وہ پابند تھے۔ اور وہی کہے پھر تدریجاً ان سے الگ ہونا شروع ہوا۔ یہاں تک کہ آخری اقوال میں بہت سی ضروریات دین کے قطعاً مخالف ہو گئے۔

دوسرا یہ کہ انہوں نے باطل اور جھوٹ دعوؤں کو رواج دینے کے لئے یہ تدبیر اختیار کی کہ اسلامی عقائد کے الفاظ وہی قائم رکھے جو قرآن اور حدیث میں مذکور ہیں۔ اور عام وخاص مسلمانوں کی زبانوں پر جاری ہیں لیکن ان کے حقائق کو ایسا بدل دیا۔ جس سے بالکل

ہے۔تحریرفتویٰ جومثل پرلائے گئے ہیں۔حسب ذیل مقامات کے علماء کے ہیں۔
ست رام پور، دارالافتاء، ریاست بھوپال، ہمایوں (سندھ) بریلی، ڈابھیل دہلی،
نہ بھون، ملتان، علماء کی فہرست میں شیخ عبداللہ صاحب رئیس القضاۃ مکہ معظمہ مفتی
ب صدر جمعیۃ العلماء ہند اور مولوی اشرف علی صاحب کے اسماء بھی ہیں۔
ے گواہ سید انور شاہ صاحب نے بیان کیا ہے۔معلوم یہ ہوتا ہے کہ یہ روش مرزا
ا اختیار کی، تاکہ نتیجہ گڑبڑ رہے اور ان کو بوقت ضرورت مخلص اور مضر باقی رہے۔
یں سید انور شاہ صاحب گواہ مدعیہ نے یہ بیان کیا ہے کہ صوفیا کے ہاں ایک
طحیات کہتے ہیں۔اس کا حاصل یہ ہے کہ ان پر حالات گزرتے ہیں اور ان
کلمات ان کے منہ سے نکل جاتے ہیں۔ جو ظاہری قواعد پر چسپاں نہیں
وقات غلط راستہ لینے کا سبب ہو جاتے ہیں۔صوفیاء کی تصریح ہے کہ ان پر
و اور تصرتحسین کرتے ہیں کہ جس پر یہ احوال نہ گزرے ہوں۔ وہ ہماری
کرے۔ مجملاً ہم بھی یہ سمجھتے ہیں کہ کوئی شخص جو کسی حال کا مالک ہوتا ہے۔
ور اس سے الجھ جائے گا۔لیکن دین میں کسی زیادتی، کمی کے صوفیاء میں
یں اور ایسے مدعی کو کافر بالاتفاق کہتے ہیں۔
یہ نے انہیں کافر، مرتد، ضال اور خارج از اسلام قرار دیا ہے اور
کر ٹھہرایا ہے۔
کے عقائد کے متعلق سید انوشاہ صاحب گواہ مدعیہ نے نہایت عمدہ جواب
مرزا صاحب چونکہ مادرزاد کافر نہ تھے اور ابتداءً ان کی تمام اسلامی عقائد
لئے انہی کے وہ پابند تھے۔اور وہی کہے پھر تدریجاً ان سے الگ ہونا
کہ آخری اقوال میں بہت سی ضروریات دین کے قطعاً مخالف ہو گئے۔
ں نے باطل اور جھوٹ دعووں کو رواج دینے کے لئے یہ تدبیر اختیار
ے الفاظ وہی قائم رکھے جو قرآن اور حدیث میں مذکور ہیں۔اور عام
نوں پر جاری ہیں لیکن ان کے حقائق کو ایسا بدل دیا۔جس سے بالکل

ئد کا انکار ہو گیا۔اس لئے مرزا صاحب کی کتابوں سے ایسے اقوال پیش کرنا جن سے
ہوتا ہے کہ وہ بعض عقائد میں اہل سنت والجماعت کے ساتھ شریک ہیں۔ان کے
ل وافعال کفریہ کا کفارہ نہیں بن سکتے۔جب تک اس کی تصریح نہ ہو کہ ان عقائد کی مراد
وہی ہے جو جمہور اُمت نے سمجھی اور پھر اس کی تصریح نہ ہو کہ جو عقائد کفریہ انہوں نے
ر کیے تھے۔ان سے توبہ کر چکے ہیں۔اور جب تک توبہ کی تصریح نہ ہو۔چند عقائد اسلام
الفاظ کتابوں میں لکھ کر کفر سے نہیں بچ سکتے کیونکہ زندیق اس کو کہا جاتا ہے کہ جو عقائد
م ظاہر کرے اور قرآن وحدیث کے اتباع کا دعویٰ کرے لیکن ان کی ایسی تاویل اور
ف کر دے جن سے اس کے حقائق بدل جائیں۔

یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ مرزا صاحب اپنی آخیر عمر تک دعویٰ نبوت پر قائم رہے اور
پنے) کفریہ عقائد سے کوئی توبہ نہیں کی۔علاوہ ازیں اگر یہ ثابت بھی نہ ہو تو کلمات کفریہ
عقائد کفریہ کہنے اور لکھنے کے بعد اس وقت تک ان کو مسلمان نہیں کہہ سکتے۔جب تک
کی طرف سے ان عقائد سے توبہ کرنے کا اعلان نہ پایا جاوے اور یہ اعلان ان کی کسی
ب یا تحریر سے ثابت نہیں پایا گیا۔

مدعیہ کی طرف سے نبی کی کوئی تعریف بیان نہیں کی گئی۔صرف یہ کہا گیا ہے کہ نبوت
عہدہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے برگزیدہ بندوں کو عطا کیا جاتا رہا ہے۔اور
اور رسول میں یہ فرق بیان کیا گیا ہے کہ ہر رسول نبی ہوتا ہے اور نبی کے لئے یہ لازمی نہیں
وہ رسول بھی ہو۔فریق ثانی نے بحوالہ نبراس نمبر ۸۹ بیان کیا ہے کہ رسول ایک انسان
جسے اللہ تعالیٰ احکام شریعت کی تبلیغ کے لئے بھیجتا ہے بخلاف نبی کے کہ وہ عام تھے۔
اب لائے یا نہ لائے۔رسول کے لئے کتاب کا لانا شرط ہے۔اسی طرح رسول کی ایک
تعریف یہ بھی کی گئی ہے کہ رسول وہ ہوتا ہے کہ جو صاحبِ کتاب ہو۔یا شریعت سابقہ
ے بعض احکام کو منسوخ کرے۔

انبیاء کرام مامور من اللہ ہوتے ہیں اور ان کا سلسلہ اس دنیا میں خاص مشیت باری
عالیٰ کے ماتحت چلتا ہے وہ نہ اپنے ماحول سے متاثر اور نہ احوال وظروف کی پیداوار ہوتے

ہیں۔ بلکہ ان کا انتخاب مملکت زیادی سے ہوتا ہے اور ان کا سرچشمہ علوم وہدایت علم باری
سے ہوتا ہے۔ جس میں کسی سہو وخطا کی گنجائش نہیں۔ ان کا سینہ علم لدنی سے معمور اور
قلب تجلیات نور ازلی سے منور ہوتا ہے۔

دنیاوی سیاست وتفکر صفت ہے جو اکتساباً حاصل ہوتی ہے اور مشق ومہارت سے
ملکہ بڑھتا ہے لیکن نبوت ایک موہبت ربانی اور عطائے یزدانی ہے جس میں کسب ومشق
کچھ دخل نہیں۔ قوم وامت کی ترقی ان کے بھی پیش نظر ہوتی ہے لیکن سب سے مقدم اخلا
انسانی کی اصلاح مقصود ہوتی ہے۔ اس کا پیغام زمان ومکان کی قیود سے بالا ہوتا ہے۔ ا
وہ تمام انسانوں کو راستہ دکھلانیوالا اور ان کا مطاع ہوتا ہے۔

مدعیہ کی طرف سے بحوالہ آیات قرآنی واحادیث یہ کہا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے بعد اور کوئی نیا نبی نہیں ہوسکتا اور اگر کوئی مسلمان کسی اور شخص کو نبی مانے تو دائر
اسلام میں داخل نہیں رہ سکتا۔ مدعا علیہ کی طرف سے کتب فقہ سے جن عبارات کا حوالہ دیا جا
کر علماء کے طرز افتاء پر اعتراض کیا گیا ہے ان کے متعلق ایک تو خود مدعا علیہ کے اپنے
گواہان کا بیان ہے کہ فی زمانہ ان پر علماء کا عمل نہیں دوسرا مدعیہ کی طرف سے ان حوالہ
جات کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ وہ کلمات کفر ہیں۔ نہ کہ فتاویٰ تکفیر۔ کلمہ کفر اور چیز ہے اور
فتویٰ کفر اور چیز کسی شخص پر ان کلمات کی بناء پر محض ان الفاظ کے استعمال سے ہی فتوے نہیں
لگا دیا جائے گا بلکہ فتویٰ ان اصولوں کے تحت لگایا جائیگا۔ جو اس غرض کے لئے مجوز ہیں۔

عدالت ہذا کی رائے میں مدعیہ کا یہ جواب وزن رکھتا ہے۔

مدعا علیہ کی طرف سے کتب تقاسیر کے حوالوں پر جو اعتراض کیا گیا ہے اس کے متعلق
صرف یہ لکھ دینا کافی ہے کہ ان حوالوں کو نہ یہاں درج کیا گیا ہے اور نہ ہی اس فیصلہ کا
انحصار ان حوالوں پر رکھا گیا ہے اور سند کے اعتبار سے صرف قرآن مجید اور احادیث کو ہی
معیار تصفیہ قرار دیا گیا ہے اور یہ عمل اس لئے اختیار کرنا پڑا ہے۔ کہ فریقین کی طرف سے
اپنے اپنے ادعا کی تائید میں بیشمار کتابیں جن کی تعداد سینکڑوں تک پہنچتی ہے پیش کی گئی
ہیں۔ مدعا علیہ نے مدعیہ کی پیش کردہ کتب میں سے کسی کو بھی اپنے اوپر حجت تسلیم نہیں کیا۔

۔ بلکہ ان کا انتخاب مملکت زیادی سے ہوتا ہے اوران کا سرچشمہ علوم وہدایت علم باری تعالیٰ
ہوتا ہے۔ جس میں کسی سہو وخطا کی گنجائش نہیں۔ ان کا سینہ علم لدنی سے معمور اوران
تجلیات نور ازلی سے منور ہوتا ہے۔

دنیاوی سیاست وتفکر صفت ہے جو اکتساباً حاصل ہوتی ہے اور مشق ومہارت سے
ھتا ہے لیکن نبوت ایک موہبت ربانی اور عطائے یزدانی ہے جس میں کسب ومشق کو
نہیں۔ قوم وامت کی ترقی ان کے بھی پیش نظر ہوتی ہے لیکن سب سے مقدم اخلاق
اصلاح مقصود ہوتی ہے۔ اس کا پیغام زمان ومکان کی قیود سے بالا ہوتا ہے۔ اور
سانوں کو راستہ دکھلانیوالا اوران کا مطاع ہوتا ہے۔

عیہ کی طرف سے بحوالہ آیات قرآنی واحادیث یہ کہا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
کے بعد اور کوئی نیا نبی نہیں ہوسکتا اور اگر کوئی مسلمان کسی اور شخص کو نبی مانے تو دائرہ
داخل نہیں رہ سکتا۔ مدعا علیہ کی طرف سے کتب فقہ سے جن عبارات کا حوالہ دیا جا
کے طرز افتاء پر اعتراض کیا گیا ہے ان کے متعلق ایک تو خود مدعا علیہ کے اپنے
یان ہے کہ فی زمانہ ان پر علماء کا عمل نہیں دوسرا مدعیہ کی طرف سے ان حوالہ
علق یہ کہا جاتا ہے کہ وہ کلمات کفر ہیں : کہ فتاوی تکفیر۔ کلمہ کفر اور چیز ہے اور
چیز کسی شخص پر ان کلمات کی بناء پر محض ان الفاظ کے استعمال سے ہی فتوے نہیں
ا بلکہ فتوی ان اصولوں کے تحت لگایا جائیگا۔ جو اس غرض کے لئے مجوز ہیں۔
ہذا کی رائے میں مدعیہ کا یہ جواب وزن رکھتا ہے۔

کی طرف سے کتب تفاسیر کے حوالوں پر جو اعتراض کیا گیا ہے اس کے متعلق
بنا کافی ہے کہ ان حوالوں کو نہ یہاں درج کیا گیا ہے اور نہ ہی اس فیصلہ کا
پر رکھا گیا ہے اور سند کے اعتبار سے صرف قرآن مجید اور احادیث کو ہی
یا گیا ہے اور یہ عمل اس لئے اختیار کرنا پڑا ہے۔ کہ فریقین کی طرف سے
کی تائید میں بیشمار کتابیں جن کی تعداد سینکڑوں تک پہنچتی ہے پیش کی گئی
نے مدعیہ کی پیش کردہ کتب میں سے کسی کو بھی اپنے اوپر حجت تسلیم نہیں کیا۔

ئے مرزا صاحب اوران کے خلفاء کی کتابوں کے اور اسے اپنے اعتقاد کے مطابق ایسا
کرنا چاہیے تھا کیونکہ جب وہ مرزا صاحب کو نبی مانتا ہے۔

مدعا علیہ کی طرف سے یہ کہا گیا ہے کہ گواہان مدعیہ کا یہ کہنا کہ ادعا وحی کفر ہے اور اگر
ئی شخص مطلق وحی کا دعویٰ کرے خواہ نبوت کا مدعی نہ بھی ہو تب بھی وہ کافر ہے۔

مدعیہ کی طرف سے جس وحی کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ اس کا ادعا کفر ہے۔ اس سے
اد وحی نبوت سے ہی ہے۔ فریق مدعیہ کے نزدیک وحی کا لفظ صرف انبیاء کے لئے ہی مختص
ہے۔ اور وہ اس امر کے قائل نہیں کہ جو وحی نبی کو ہوتی ہے۔ وہ غیر انبیاء کو بھی ہوسکتی ہے۔ کہ
شف کے ذریعے مستحب کا درجہ بھی ثابت نہیں ہوتا۔ صرف اسرار معارف، مکاشف اس کا
ئرہ میں اور تصریح فرماتے ہیں۔ کہ ہمارا کشف دوسرے پر حجت نہیں۔ ہمارا کشف
ہمارے لئے ہے۔ گواہ مذکور نے کشف، الہام اور وحی کی یہ تعریف بیان کی ہے کہ کشف
سے کہتے ہیں کہ کوئی پیرایہ آنکھوں سے دکھلایا۔ جس کی مراد کشف والا خود نکالے۔ دل میں
کچھ مضمون ڈال دیا اور سمجھا دیا جاوے۔ یہ الہام ہے۔

خدا نے پیغام بھیجا۔ اپنے ضابطہ کا وہ وحی ہے۔ وحی قطعی ہے اور کشف والہام ظنی
ہیں۔ بنی نوع آدم میں وحی پیغمبروں کے ساتھ مخصوص ہے۔ غیروں کے لئے کشف یا الہام
ہے یا معنوی وحی ہوسکتی ہے۔ شرعی نہیں۔

لہٰذا اس تمام بحث سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام آخری نبی ہیں۔ اور آپ
کے بعد اور کوئی نیا نبی نہیں ہوسکتا۔ اس کے بعد مدعا علیہ کی طرف سے یہ کہا گیا ہے کہ مسیلمہ
کذاب وغیرہ کاذب مدعیان نبوۃ کے جو حوالے مدعیہ کی طرف سے پیش کیے گئے ہیں۔ ادعا یہ کہا
گیا ہے کہ انہیں اس بناء پر قتل کیا گیا کہ انہوں نے دعویٰ نبوت کیا تھا۔ یہ درست نہیں ہے کیونکہ
ان لوگوں کے ساتھ صحابہ کا جنگ کرنا محض اس وجہ سے تھا کہ انہوں نے بغاوت کی تھی اور اسلامی
حکومت کا مقابلہ کرکے خود بادشاہ بننا چاہا تھا۔ اور نبوت کے دعویٰ کو اس کے حصول کے لئے انہوں
نے صرف ایک ذریعہ بنایا تھا۔ اگر مدعا علیہ کا یہ ادعا درست بھی سمجھ لیا جاوے۔

تو چونکہ اس کے ساتھ ہی وہ یہ بیان کرتا ہے کہ انہوں نے دعویٰ نبوت کو حصول حکومت

کے لئے ایک ذریعہ بنایا تھا۔ تو اس سے یہ نتیجہ بھی نکالا جا سکتا ہے کہ جس بناء پر وہ اپنے آپ کو حکومت کا حقدار سمجھتے تھے۔ صحابہ نے اسے بھی نادرست سمجھا تھا۔

گواہ مدعا علیہ کا اس بارہ میں مرزا صاحب کا حضرت ابوبکر صدیق کے ساتھ مقابلہ کرنا مرزا صاحب کے مرتبہ کی اور تنقیص ظاہر کرتا ہے۔ ایک طرف تو وہ انہیں نبی مانتا ہے، اور پھر ان کے احکام کے مقابلہ میں ایک غیر نبی کے احکام پیش کرتا ہے۔ یہ معمہ سمجھ میں نہیں آتا کہ ان لوگوں نے مرزا صاحب کو باوجود نبی ماننے کے ان کی کیا شان سمجھ رکھی ہے، کچھ شک نہیں کہ مرزا صاحب کا یہ حکم زکوۃ پر مستزاد ہونے کی وجہ سے ایک نیا حکم ہے اور اس بناء پر مرزا صاحب اپنی بیان کردہ تعریف کی رو سے بھی شرعی نبی ہوئے ہر حکم انفاق فی سبیل اللہ کی ترغیب نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں نافذ ہونا بیان کیا گیا ہے اور خود مدعا علیہ کی طرف سے اسے ایک ربانی حکم ہونا مانا گیا ہے۔ اور پھر اس کی سزا بھی محض دنیاوی مقرر نہیں بلکہ قاصر کو منافق قرار دیا جا کر اور مرتد بنایا جا کر اسے عذاب آخرت کا مستوجب قرار دیا گیا ہے تو ان حالات میں کیونکر کہا جا سکتا ہے کہ یہ کوئی شرعی حکم نہیں بلکہ محض انفاق فی سبیل اللہ میں ایک ترغیب ہے۔ اگر نبیوں کے احکام کی اس طرح تعبیر کی جانی لگے تو پھر نبی اور رسول کے احکام تو بجائے ماند احکام خداوندی کی بھی کوئی حقیقت نہیں رہتی اور نبوت کا تمام سلسلہ ہی ایک بے معنی سی چیز دکھائی دینے لگتا ہے۔ اب ذیل میں توہین انبیاء کے سلسلہ میں مدعیہ کی طرف سے پیش کردہ دلائل کا جو جواب مدعا علیہ کی طرف سے دیا گیا ہے وہ درج کیا جاتا ہے۔

مدعا علیہ کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ مرزا صاحب نے کسی نبی کی توہین نہیں کی کیونکہ یہ ممکن نہیں کہ جو شخص اپنے آپ کو جن لوگوں سے مشابہت دیتا ہے اور کہتا ہے کہ میں بھی اس پاک گروہ کا ایک فرد ہوں۔ پھر کیونکر ان کی توہین کر سکتا ہے کیونکہ وہ توہین اس کی اپنی توہین ہوگی۔

مدعیہ کا استدلال اس پر نہیں کہ مرزا صاحب نے چاند گرہن کے نشان کو اپنے لئے تجویز کیا ہے بلکہ اس کی طرف سے توہین کا موجب یہ بات سمجھی گئی ہے کہ اس شعر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزہ شق القمر کا استخفاف کیا گیا ہے۔

مدعیہ کی طرف سے یہ کہا گیا ہے کہ چونکہ معجزہ خرق عادات ہوتا ہے اور مرزا صاحب

یا تھا۔ تو اس سے یہ نتیجہ بھی نکالا جا سکتا ہے کہ جس بناء پر وہ اپنے آپ
تھے۔ صحابہ نے اسے بھی نادرست سمجھا تھا۔

س بارہ میں مرزا صاحب کا حضرت ابوبکر صدیق کے ساتھ مقابلہ کرنا
اور تنقیص ظاہر کرتا ہے۔ ایک طرف تو وہ انہیں نبی مانتا ہے، اور پھر
میں ایک غیر نبی کے احکام پیش کرتا ہے۔ یہ معمہ سمجھ میں نہیں آتا کہ
ب کو باوجود نبی ماننے کے ان کی کیا شان سمجھ رکھی ہے، کچھ شک نہیں
زکوٰۃ پر مستزاد ہونے کی وجہ سے ایک نیا حکم ہے اور اس بناء پر مرزا
ریف کی رو سے بھی شرعی نبی ہوئے ہر حکم انفاق فی سبیل اللہ کی
کے حکم کی تعمیل میں نافذ ہونا بیان کیا گیا ہے اور خود مدعا علیہ کی طرف
تا مانا گیا ہے۔ اور پھر اس کی سزا بھی محض دنیاوی مقرر نہیں بلکہ قاصر
رتد بنایا جا کر اسے عذاب آخرت کا مستوجب قرار دیا گیا ہے تو ان
ا ہے کہ یہ کوئی شرعی حکم نہیں بلکہ محض انفاق فی سبیل اللہ میں ایک
حکام کی اس طرح تعبیر کی جانی لگے تو پھر نبی اور رسول کے احکام تو
ی بھی کوئی حقیقت نہیں رہتی اور نبوت کا تمام سلسلہ ہی ایک بے
ہے۔ اب ذیل میں توہین انبیاء کے سلسلہ میں مدعیہ کی طرف
ب مدعا علیہ کی طرف سے دیا گیا ہے وہ درج کیا جاتا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ مرزا صاحب نے کسی نبی کی توہین نہیں کی کیونکہ یہ
کو جن لوگوں سے مشابہت دیتا ہے اور کہتا ہے کہ میں بھی اس پاک
ان کی توہین کر سکتا ہے کیونکہ وہ توہین اس کی اپنی توہین ہوگی۔

ہیں کہ مرزا صاحب نے چاند گرہن کے نشان کو اپنے لئے تجویز
توہین کا موجب یہ بات سمجھی گئی ہے کہ اس شعر میں رسول اللہ
قمر کا استخفاف کیا گیا ہے۔

ا گیا ہے کہ چونکہ معجزہ خرق عادات ہوتا ہے اور مرزا صاحب

نے اپنے نشانات کے متعلق یہ کہا ہے کہ وہ اول درجہ کے خرق عادت ہیں۔ اس لئے ان نشانات کو بھی معجزات ہی شمار کیا جائے گا۔ ہر دو فریق کے دلائل اس بارہ میں مسل پر موجود ہیں۔ ان سے نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ صداقت کس میں ہے میں ان سوالات پر اس لئے بھی زیادہ بحث کی ضرورت نہیں سمجھتا کہ یہ سوالات مرزا صاحب کی اپنی ذات کے متعلق ہیں اور امر مابہ النزاع سے ایک بہت تھوڑا تعلق پایا جاتا ہے۔ اس طرح مدعا علیہ کا یہ ادعا ہے کہ مرزا صاحب نے حضرت یوسف اور حضرت آدم علیہ السلام کی بھی کوئی توہین نہیں کی۔ اس کے بعد پھر اس کی طرف سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کے سلسلہ میں یہ دکھلایا گیا ہے کہ مرزا صاحب نے جہاں حضرت عیسیٰ پر اپنی فضیلت بیان کی ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متبع اور اُمتی ہونے کی وجہ سے کی ہے۔ اور علماء خود مانتے چلے آئے ہیں کہ حضرت موسیٰ نے بھی یہ خواہش کی تھی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں سے ہوں اور دوسرے شعراء اور صوفیا کے اقوال سے یہ دکھلایا گیا ہے کہ وہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متبع ہونے کے باعث حضرت عیسیٰ پر اپنی فضیلت ظاہر کرتے آئے ہیں مگر اسے توہین نہیں سمجھا گیا اور اس ضمن میں شیخ محمود الحسن صاحب کے چند اشعار جو انہوں نے مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کے مرثیہ میں لکھے ہیں درج کئے جا کر یہ بحث کی گئی ہے کہ ان اشعار سے انبیاء کی توہین نہیں ہوتی۔ تو پھر مرزا صاحب کے اشعار سے کیونکر توہین اخذ کی جاتی ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب جب اس میدان میں گامزن ہوئے اور ان پر مکاشفات کا سلسلہ جاری ہونے لگا تو وہ اپنے آپ کو نہ سنبھال سکے۔ سید انور شاہ صاحب گواہ مدعیہ نے بجا طور یہ کہا ہے کہ مرزا صاحب کی کتابیں دیکھنے سے یہ بات پوری طرح روشن ہو جاتی ہے کہ ان کی ساری تصانیف میں صرف چند ہی مسائل کا تکرار اور دور ہے۔ ایک ہی مسئلہ اور ایک ہی مضمون کو بیسیوں کتابوں میں مختلف عنوانوں سے ذکر کیا ہے۔

ختم نبوت کا عقیدہ جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔ اسلام کے اہم اور بنیادی مسائل میں سے ہے اور خاتم النبیین کے جو معنے مدعا علیہ کی طرف سے بیان کئے گئے ہیں۔ آیات قرآنی اور احادیث صحیحہ سے اس کی تائید نہیں ہوتی بلکہ اس کے صحیح معنے وہی ہیں جو گواہان مدعیہ نے بیان

کئے ہیں۔ مدعا علیہ کی طرف سے اس ضمن میں یہ کہا گیا ہے کہ یہ حدیث ہے کہ قرآن شریف کی ہر آیت کے ایک ظاہری معنے ہیں اور ایک باطنی اور کہ تاویل کرنے والے کو کافر نہیں سمجھا گیا۔

اس کا جواب سید انور شاہ صاحب گواہ مدعیہ نے یہ دیا ہے کہ یہ حدیث قوی نہیں اور باوجود قوی نہ ہونے کے اس کی مراد میرے نزدیک صحیح ہے۔ اس حدیث میں لفظ بطن سے تو جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں تھا۔ وہ سب منکشف نہیں ہے۔ مجملاً ہم سمجھتے ہیں کہ قرآن کی مراد وہ ہے کہ قواعد لغت اور عربیت سے اور ادلہ شریعت سے علماء شریعت سمجھ لیں اور اس کے تحت میں قسمیں ہیں اور بطن سے یہ مراد ہے کہ حق تعالیٰ نے اپنے ممتاز بندوں کو ان حقائق سے سرفراز کردے اور بہتوں سے وہ خفی رہ جائیں لیکن ایسا کوئی بطن جو مخالف ظاہر کے ہو۔ اور قواعد شریعت رد کرتے ہوں مقبول نہ ہوگا اور رد کیا جائے گا۔ اور بعض اوقات باطنیت اور الحاد کی حد تک پہنچا دے گا۔ حاصل یہ ہے کہ ہم مکلّف فرمانبردار بندے اپنے مقدور کے موافق ظاہر کی خدمت کریں۔ اور بطن کو سپرد کردیں۔

خدا کے تاویل کے متعلق ان کا یہ جواب ہے کہ اخبار احاد کی تاویل اگر کوئی شخص قواعد کے مطابق کرے تو اس کے قائل کو بدعتی نہیں کہیں گے۔ اگر قواعد کی رو سے صحیح نہیں تو وہ خاطی ہے۔ آیات قرآنی متواتر ہیں اور قرآن وحدیث جو نبی کریم سے ہم تک پہنچا اس کی دو جانبین ہیں۔ ایک ثبوت کی، دوسری دلالت کی۔ ثبوت قرآن کا متواتر ہے۔ اس تواتر کا اگر کوئی انکار کرے، تو پھر قرآن کے ثبوت کی اس کے پاس کوئی صورت نہیں۔ اور ایسا ہی جو شخص تواتر کی صحت کا انکار کرے اس نے دین ڈھا دیا۔

خاتم النبیین کے جو معنے مدعیہ کی طرف سے کئے گئے ہیں اور اس معنے کے تحت جو عقیدہ ظاہر کیا گیا ہے اس عقیدہ سے انحراف وارتداد کی حد تک پہنچتا ہے اور کہ آنحضرت کے بعد عہدہ نبوت اور وحی نبوت منقطع ہو چکے ہیں۔ مرزا صاحب صحیح اسلامی عقائد کی رُو سے نبی نہیں ہو سکتے۔ اور ان کے نبی نہ ہونے کی تائید میں ایک یہ امر بھی ہے کہ ان کے متبعین میں سے ایک گروہ جو لاہوری کہلاتے ہیں۔ انہیں نبی تسلیم نہیں کرتے لہٰذا ان کے مخالف جملہ فرقوں کے نزدیک اور ان کے ایک موافق فرقہ کی رائے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین بمعنے آخری نبی ہونا ثابت ہے۔ اس لئے مرزا صاحب کی نبوت کا دعویٰ کسی حالت میں بھی درست نہیں۔ ظلی اور بروزی نبی اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال اتباع سے ہونے

۔مدعاعلیہ کی طرف سے اس ضمن میں یہ کہا گیا ہے کہ یہ حدیث ہے کہ قرآن شریف کی
کے ایک ظاہری معنے ہیں اور ایک باطنی اور کہ تاویل کرنے والے کو کافر نہیں سمجھا گیا۔
ں کا جواب سید انور شاہ صاحب گواہ مدعیہ نے یہ دیا ہے کہ یہ حدیث قوی نہیں اور
انہ ہونے کے اس کی مراد میرے نزدیک صحیح ہے۔اس حدیث میں لفظ بطن سے تو
ں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں تھا۔وہ سب منکشف نہیں ہے۔مجملاً ہم سمجھتے
ن کی مراد وہ ہے کہ قواعد لغت اور عربیت سے اور ادلہ شریعت سے علماء شریعت سمجھ
د کے تحت میں قسمیں ہیں اور بطن سے یہ مراد ہے کہ حق تعالیٰ نے اپنے ممتاز
حقائق سے سرفراز کردے اور بہتوں سے وہ خفی رہ جائیں لیکن ایسا کوئی بطن جو
ے ہو۔اور قواعد شریعت رد کرتے ہوں مقبول نہ ہوگا اور رد کیا جائے گا۔اور
باطنیت اور الحاد کی حد تک پہنچا دے گا۔حاصل یہ ہے کہ ہم مکلّف فرمانبردار
قدور کے موافق ظاہر کی خدمت کریں۔اور بطن کو سپرد کردیں۔
تاویل کے متعلق ان کا یہ جواب ہے کہ اخبار احاد کی تاویل اگر کوئی شخص قواعد
ے تو اس کے قائل کو بدعتی نہیں کہیں گے۔اگر قواعد کی رو سے صحیح نہیں تو وہ
ت قرآنی متواتر ہیں اور قرآن وحدیث جو نبی کریم سے ہم تک پہنچا اس کی
ایک ثبوت کی، دوسری دلالت کی۔ثبوت قرآن کا متواتر ہے۔اس تواتر کا
ے، تو پھر قرآن کے ثبوت کی اس کے پاس کوئی صورت نہیں۔اور ایسا ہی جو
ت کا انکار کرے اس نے دین ڈھا دیا۔
ا کے جو معنے مدعیہ کی طرف سے کئے گئے ہیں اور اس معنے کے تحت جو عقیدہ
ں عقیدہ سے انحراف وارتداد کی حد تک پہنچتا ہے اور کہ آنحضرت کے بعد
نبوت منقطع ہو چکے ہیں۔مرزا صاحب صحیح اسلامی عقائد کی رُو سے نبی نہیں
ے نبی نہ ہونے کی تائید میں ایک یہ امر بھی ہے کہ ان کے متبعین میں سے
ا کہلاتے ہیں۔انہیں نبی تسلیم نہیں کرتے لہٰذا ان کے مخالف جملہ فرقوں
کے ایک موافق فرقہ کی رائے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین
ابت ہے۔اس لئے مرزا صاحب کی نبوت کا دعویٰ کسی حالت میں بھی
بروزی نبی اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال اتباع سے ہونے

ممکن ہوتے تو اس قسم کے نبی مرزا صاحب کے آنے سے قبل کئی آ چکے ہوتے۔

مدعیہ کی طرف سے یہ درست کہا گیا ہے کہ ظلی اور بروزی کی اصطلاحیں دراصل الفاظ ہی الفاظ میں ورنہ دراصل مرزا صاحب کی مراد اس سے اصل نبوت سے ہے۔جیسا کہ اس کی تشریح بعد میں ان کے خلیفہ ثانی نے کی۔کچھ شک نہیں کہ یہ الفاظ مغالطہ پیدا کرنے کے لئے استعمال کئے گئے ہیں ورنہ ان کی کوئی حقیقت نہیں اور نہ ہی شرع میں اس قسم کے الفاظ پر کسی عقیدہ کا حصر ہے۔مرزا صاحب نے یہ بیان کرکے اس قسم کی نبوت قیامت تک جاری ہے۔اسلام میں ایک فتنہ کی بنا ڈالی ہے اور ناممکن نہیں کہ ان کے بعد کوئی اور شخص دعویٰ نبوت کرے۔ان کی کارگزاری کو بھی ملیامیٹ کردے۔اس طرح مذہب سے امان اٹھ جائے گی اور سوائے اس کے کہ وہ ایک کھیل اور تمسخر بن جائے۔اس کی کوئی حقیقت بحیثیت دین کے قائم نہ رہے گی۔اس لیے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری نبی ماننا علاوہ عقائد صحیحہ میں سے ہونے کے ازبس ضروری ہے۔مرزا صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی نہیں مانتے۔اس لئے ان کا اسلام کے اس بنیادی مسئلہ سے انکار کفر کی حد تک پہنچتا ہے۔اس کے علاوہ ان کے دیگر عقائد بھی ان عقائد کے مطابق نہیں پائے جاتے ہیں، جس کی آج تک امت مرحومہ پابند چلی آئی ہے خدا کا تصور اس نے تیندوے سے تشبیہ دے کر ایسا پیش کیا ہے کہ جو سراسر نصِ قرآنی کے خلاف ہے اور اسی طرح یہ بیان کرکے کہ خدا خطا بھی کرتا ہے اور صواب بھی اور روزے رکھتا ہے اور نماز پڑھتا ہے۔انہوں نے ایک ایسے عقیدہ کا اظہار کیا ہے کہ جو سراسر نصوص قرآنی کے خلاف ہے۔

انہوں نے آیات قرآنی کو اپنے اوپر چسپاں کیا ہے۔جیسا کہ ایک آیت **ھو الذی ارسل رسوله** ......الخ۔کے متعلق انہوں نے یہ کہا کہ اس میں میرا ذکر ہے اور دوسرے الہام بالفاظ محمد رسول اللہ بیان کرکے یہ کہا کہ اس میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔اسی طرح اور کئی ایسی تصریحیں ہیں، جن سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ آیات قرآنی کو اپنے اوپر چسپاں کرتے تھے۔اس سے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا نتیجہ درست اخذ کیا گیا۔اس طرح ان کے بعض اقوال سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بھی توہین ظاہر ہوتی ہے اور حضرت مریم کی شان میں مرزا صاحب نے جو کچھ کہا ہے اور جس کا حوالہ شیخ الجامعہ صاحب گواہ مدعیہ کے بیان میں ہے اور جس کا مدعا علیہ کی طرف سے کوئی جواب نہیں دیا گیا۔اس سے قرآن

شریف کی صریح آیات کی تکذیب ہوتی ہے۔ یہ تمام امور ایسے ہیں کہ جن سے سوائے مرزا صاحب کو کافر قرار دینے کے اور کوئی نتیجہ اخذ نہیں ہوتا۔ مدعا علیہ کی طرف سے مرزا صاحب کی بعض کتب کے حوالے دیئے جا کر یہ کہا گیا ہے کہ مرزا صاحب نے کسی نبی کی توہین نہیں کی۔ اس کا جواب سید انور شاہ صاحب گواہ مدعیہ نے خوب دیا ہے وہ کہتے ہیں کہ جب ایک جگہ کلمات توہین ثابت ہوگئے تو اگر ہزار جگہ کلمات مدحیہ لکھے ہوں اور ثناء خوانی بھی کی ہو۔ تو وہ کفر سے نجات نہیں دلا سکتے۔ جیسا کہ تمام دنیا اور دین کے قواعد مسلمہ اس پر شاہد ہیں کہ اگر ایک شخص تمام عمر کسی کا اتباع اور اطاعت گزاری کرے اور مدح وثناء کرتا رہے لیکن کبھی کبھی اس کی سخت ترین توہین بھی کردے۔ تو کوئی انسان اس کو مطیع اور معتقد واقعی نہیں کہہ سکتا۔

مدعا علیہ کی طرف سے دیگر صوفیاء کرام کے بعض ایسے اقوال جو مرزا صاحب کے بعض اقوال کے مشابہ ہیں بیان کئے جا کر یہ کہا گیا ہے کہ ان اقوال کی بناء پر پھر ان بزرگان کو کیونکر مسلمان سمجھا جاتا ہے اس کا جواب بالفظ سید انور شاہ صاحب گواہ مدعیہ درج کیا جاتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے اولیاء اللہ کو ان کی طہارت۔ تقویٰ اور تقدس کی خبریں سن کر اور ان کے شواہد افعال واعمال اور اخلاق سے تائید پا کر دو دلی مقبول تسلیم کرلیا ہے۔ اور قرائن اور نشانیوں سے جو خارج مبعوث عنہ سے ہوں یعنے انہی شطحیات سے ان کی ولایت ثابت نہ کرنی ہو بلکہ ولایت ان کی خارج سے پایہ ثبوت کو پہنچتی ہو، جو طریقہ ثبوت کا ہے اس کے بعد کہ ہم نے کسی کی ولایت تسلیم کی اور ہم اس تسلیم میں صواب پر تھے۔ تو اس کے بعد اگر کوئی کلمہ مغائر یا موہم ہمارے سامنے پڑتا ہے۔ تو ہم اس کی کوشش کرتے ہیں کہ اس کی توجیہ کریں اور حل نکالیں۔ سامان خیر کا ہے ہی نہیں، تو ہم یہ کھوٹی پونجی اس کے منہ پر ماریں گے۔

مدعا علیہ کی طرف سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ علماء نے یہ کہا ہے کہ اہل قبلہ کی تکفیر جائز نہیں اور کہ جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے اس کو بھی کافر کہنا درست نہیں۔ وغیرہ وغیرہ ان شبہات کا جواب بھی شاہ صاحب گواہ مدعیہ نے خود دیا ہے۔ جو انہیں کے الفاظ میں درج کیا جاتا ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ بات کہ اہل قبلہ کی تکفیر جائز نہیں بے علمی اور ناواقفیت پر مبنی ہے۔ کیونکہ حسب تصریح واتفاق علماء اہل قبلہ کے یہ معنے نہیں۔ کہ جو قبلہ کی طرف منہ کرے وہ مسلمان ہے، چاہے سارے عقائد اسلام کا انکار ہی کرے۔ قرآن مجید میں منافقین کو عام کفار سے زیادہ تر کافر ٹھہرایا گیا ہے، حالانکہ وہ فقط قبلہ ہی کی طرف منہ ہی نہیں کرتے تھے بلکہ تمام ظاہری

کی صریح آیات کی تکذیب ہوتی ہے۔ یہ تمام امور ایسے ہیں کہ جن سے سوائے مرزا
کو کافر قرار دینے کے اور کوئی نتیجہ اخذ نہیں ہوتا۔ مدعا علیہ کی طرف سے مرزا صاحب کی
ب کے حوالے دیئے جا کر یہ کہا گیا ہے کہ مرزا صاحب نے کسی نبی کی توہین نہیں کی۔
اب سید انور شاہ صاحب گواہ مدعیہ نے خوب دیا ہے وہ کہتے ہیں کہ جب ایک جگہ
ہین ثابت ہو گئے تو اگر ہزار جگہ کلمات مدحیہ لکھے ہوں اور ثناء خوانی بھی کی ہو۔ تو وہ کفر
نہیں دلا سکتے۔ جیسا کہ تمام دنیا اور دین کے قواعد مسلمہ اس پر شاہد ہیں کہ اگر ایک شخص
کا اتباع اور اطاعت گزاری کرے اور مدح و ثناء کرتا رہے لیکن کبھی کبھی اس کی سخت
بھی کر دے۔ تو کوئی انسان اس کو مطیع اور معتقد واقعی نہیں کہہ سکتا۔
علیہ کی طرف سے دیگر صوفیاء کرام کے بعض ایسے اقوال جو مرزا صاحب کے بعض
شابہ ہیں بیان کئے جا کر یہ کہا گیا ہے کہ ان اقوال کی بناء پر پھران بزرگان کو کیونکر
ا جاتا ہے اس کا جواب بالفظ سید انور شاہ صاحب گواہ مدعیہ درج کیا جاتا ہے۔ وہ
ہم نے اولیاء اللہ کو ان کی طہارت۔ تقویٰ اور تقدس کی خبریں سن کر اور ان کے
و اعمال اور اخلاق سے تائید پا کر و دلی مقبول تسلیم کر لیا ہے۔ اور قرائن اور نشانیوں
مبعوث عنہ سے ہوں یعنے انہی شطحیات سے ان کی ولایت ثابت نہ کرنی ہو بلکہ
خارج سے پایہ ثبوت کو پہنچتی ہو، جو طریقہ ثبوت کا ہے اس کے بعد کہ ہم نے کسی
یم کی اور ہم اس تسلیم میں صواب پر تھے۔ تو اس کے بعد اگر کوئی کلمہ مغائر یا موہم
ے پڑتا ہے۔ تو ہم اس کی کوشش کرتے ہیں کہ اس کی توجیہ کریں اور حل نکالیں۔
ے ہی نہیں، تو ہم یہ کھوٹی پونجی اس کے منہ پر ماریں گے۔
کی طرف سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ علماء نے یہ کہا ہے کہ اہل قبلہ کی تکفیر جائز نہیں
لا اللہ محمد رسول اللہ کہے اس کو بھی کافر کہنا درست نہیں۔ وغیرہ وغیرہ
ب بھی شاہ صاحب گواہ مدعیہ نے خود دیا ہے۔ جو انہیں کے الفاظ میں درج کیا
ہیں کہ یہ بات کہ اہل قبلہ کی تکفیر جائز نہیں بے علمی اور ناواقفیت پر مبنی ہے۔
ریح و اتفاق علماء اہل قبلہ کے یہ معنے نہیں۔ کو جو قبلہ کی طرف منہ کرے وہ مسلمان
ے عقائد اسلام کا انکار ہی کرے۔ قرآن مجید میں منافقین کو عام کفار سے زیادہ
ہے، حالانکہ وہ فقط قبلہ ہی کی طرف منہ ہی نہیں کرتے تھے بلکہ تمام ظاہری

احکام اسلام ادا کرتے تھے۔ اہل قبلہ سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے کہ اتفاق کیا ضروریات دین پر، اور یہ جو مسئلہ ہے کہ اہل قبلہ کی تکفیر نہیں، اس کی مراد یہ ہے کہ کافر نہیں ہوگا۔ جب تک کہ نشانی کفر کی اور علامتیں کفر کی اور کوئی چیز موجبات کفر میں سے نہ پائی گئی ہو۔

دوسرا شبہ یہ کہ یہ کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ تمام ارکان اسلام کے پابند اور تبلیغ اسلام میں کوشش کرنے والے ہیں پھر ان کو کیسے کافر کہا جائے۔

اس کے جواب میں انہوں نے ایک حدیث کا حوالہ دیتے ہوئے یہ فرمایا ہے کہ اس حدیث میں یہ تصریح ہے کہ یہ قوم جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ دین اسلام سے صاف نکل جائے گی اور ان کے قتل کرنے میں بڑا ثواب ہے۔ یہ لوگ نماز روزے کے پابند ہوں گے۔ بلکہ ظاہری خشوع اور خضوع کی کیفیات بھی ایسی ہوں گی کہ ان کے نماز، روزے کے مقابلے میں مسلمان اپنے نماز روزے کو بھی ہیچ سمجھیں گے۔ لیکن اس کے باوجود جبکہ بعض ضروریات دین کا انکار ان سے ثابت ہوا، تو ان کی نماز، روزہ وغیرہ ان کو حکم کفر سے رہا نہ کرسکی۔

گواہان مدعیہ پر مدعا علیہ کی طرف سے کنایۃً اور بھی کئی ذاتی حملے کئے گئے ہیں۔ مثلاً انہیں علماء سور کہا گیا۔ اور یہ کہا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی ایسے مولویوں کو جو ذریۃ البغایا میں مخاطب ہیں۔ بندر اور سور کا لقب دیا ہے۔ اور دوسری حدیث میں فرمایا ہے کہ وہ آسمان کے نیچے سب سے بدتر مخلوق ہوں گے۔ لیکن ملاحظہ مثل سے ہر عقلمند آدمی اندازہ لگا سکتا ہے۔ کہ طرفین کے علماء میں سے ان احادیث کا صحیح مصداق کون ہیں۔

مدعا علیہ مرزا غلام احمد صاحب کو عقائد قادیانی کی رُو سے نبی مانتا ہے اور ان کی تعلیم کے مطابق یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ امت محمدیہ میں قیامت تک سلسلہ نبوت جاری ہے۔ یعنے کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم کو خاتم النبیین بمعنے آخری نبی تسلیم نہیں کرتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی دوسرے شخص کو نیا نبی تسلیم کرنے سے جو قباحتیں لازم آتی ہیں ان کی تفصیل اوپر بیان کی جا چکی ہے۔ اس لئے مدعا علیہ اس اجماعی عقیدہ امت سے منحرف ہونے کی وجہ سے مرتد سمجھا جاوے گا اور اگر ارتداد کے معنے کسی مذہب کے اصولوں سے بکلی انحراف کے لئے جاویں تو بھی مدعا علیہ مرزا صاحب کو نبی ماننے سے ایک نئے مذہب کا پیرو سمجھا جائے گا کیونکہ اس صورت میں اس کے لئے قرآن کی تفسیر اور معمول بہ مرزا صاحب کی وحی ہوگی نہ کہ احادیث و اقوال فقہا جن پر کہ اس وقت تک مذہب اسلام قائم چلا

آیا ہے اور جن میں سے بعض کے مستند ہونے کو خود مرزا صاحب نے بھی تسلیم کیا ہے۔

علاوہ ازیں احمدی مذہب میں بعض احکام ایسے ہیں کہ جو شرع محمدی پر مستزاد ہیں اور بعض اس کے خلاف ہیں مثلاً چندہ ماہواری کا دینا جیسا کہ اوپر دکھلایا گیا ہے زکوٰۃ پر ایک زائد حکم ہے۔ اسی طرح غیر احمدی کا جنازہ نہ پڑھنا، کسی احمدی کی لڑکی غیر احمدی کو نکاح میں نہ دینا، کسی غیر احمدی کے پیچھے نماز نہ پڑھنا شرع محمدی کے خلاف اعمال ہیں۔

مدعیہ کی طرف سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ مرزا صاحب کاذب مدعی نبوت ہیں اس لئے مدعا علیہ بھی مرزا صاحب کو نبی تسلیم کرنے سے مرتد قرار دیا جائے گا۔ لہٰذا ابتدائی تنقیحات جو ۴۔ نومبر ۱۹۲۶ء عیسوی کو عدالت منصفی احمد پور شرقیہ سے وضع کی گئی تھیں۔ بحق مدعی ثابت قرار دی جا کر یہ قرار دیا جاتا ہے کہ مدعا علیہ قادیانی عقائد اختیار کرنے کی وجہ سے مرتد ہو چکا ہے لہٰذا اس کے ساتھ مدعیہ کا نکاح تاریخ ارتداد مدعا علیہ سے فسخ ہو چکا ہے اور اگر مدعا علیہ کے عقائد کو بحث مذکورہ بالا کی روشنی میں دیکھا جاوے تو بھی مدعا علیہ کے اور ادعا کے مطابق مدعیہ یہ ثابت کرنے میں کامیاب رہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی اُمتی نبی نہیں ہو سکتا اور یہ کہ اس کے علاوہ جو دیگر عقائد مدعا علیہ نے اپنی طرف منسوب کئے ہیں۔ وہ گو عام اسلامی عقائد کے مطابق ہیں لیکن ان عقائد پر وہ انہی معنوں میں عمل پیرا سمجھا جاوے گا۔ جو معنی کہ مرزا صاحب نے بیان کئے ہیں اور یہ معنی چونکہ ان معنوں کے مغائر ہیں جو جمہور اُمت اب تک لیتی آئی۔ اس لئے بھی وہ مسلمان نہیں سمجھا جا سکتا اور ہر دو صورتوں میں وہ مرتد ہی ہے اور مرتد کا نکاح چونکہ ارتداد سے فسخ ہو جاتا ہے لہٰذا ڈگری بدیں مضمون بحق مدعیہ صادر کی جاتی ہے کہ وہ تاریخ ارتداد مدعا علیہ سے اس کی زوجہ نہیں رہی۔ مدعیہ خرچہ مقدمہ بھی ازاں مدعا علیہ لینے کی حقدار ہوگی۔

اس ضمن میں مدعا علیہ کی طرف سے ایک سوال یہ پیدا کیا گیا ہے کہ ہر دو فریق چونکہ فریقین میں سے مختار مدعیہ حاضر ہے اسے حکم سنایا گیا۔ مدعا علیہ کارروائی مقدمہ ہذا ختم ہونے کے بعد جبکہ مقدمہ زیر غور تھا، فوت ہو گیا ہے۔ اس سے خلاف یہ حکم زیر آرڈر ۲۲ رول ۶ ضابطہ دیوانی تصور ہوگا۔ پرچہ ڈگری مرتب کیا جاوے اور مسل داخل دفتر ہو۔

۷۔ فروری ۱۹۳۵ء مطابق ۳۔ ذیقعدہ ۱۳۵۳ء بمقام بہاولپور

دستخط

محمد اکبر ڈسٹرکٹ جج ضلع بہاولنگر ریاست بہاولپور (بحروف انگریزی)

ا سے بعض کے مستند ہونے کو خود مرزا صاحب نے بھی تسلیم کیا ہے۔
احمدی مذہب میں بعض احکام ایسے ہیں کہ جو شرع محمدی پر مستزاد ہیں اور
ب ہیں مثلاً چندہ ماہواری کا دینا جیسا کہ اوپر دکھلایا گیا ہے زکوٰۃ پر ایک
رح غیر احمدی کا جنازہ نہ پڑھنا، کسی احمدی کی لڑکی غیر احمدی کو نکاح میں
کے پیچھے نماز نہ پڑھنا شرع محمدی کے خلاف اعمال ہیں۔
سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ مرزا صاحب کاذب مدعی نبوت ہیں اس لئے
ب کو نبی تسلیم کرنے سے مرتد قرار دیا جائے گا۔ لہٰذا ابتدائی تنقیحات جو
الت منصفی احمد پور شرقیہ سے وضع کی گئی تھیں۔ بحق مدعی ثابت قرار دی جا
مدعا علیہ قادیانی عقائد اختیار کرنے کی وجہ سے مرتد ہو چکا ہے لہٰذا اس
ریخ ارتداد مدعا علیہ سے فسخ ہو چکا ہے اور اگر مدعا علیہ کے عقائد کو بحث
جاوے تو بھی مدعا علیہ کے اور ادعا کے مطابق مدعیہ یہ ثابت کرنے
ول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی اُمتی نبی نہیں ہوسکتا اور یہ کہ اس
علیہ نے اپنی طرف منسوب کئے ہیں۔ وہ گو عام اسلامی عقائد کے
وہ انہی معنوں میں عمل پیرا سمجھا جاوے گا۔ جو معنی کہ مرزا صاحب
ونکہ ان معنوں کے مغائر ہیں جو جمہور اُمت اب تک لیتی آئی۔ اس
اسکتا اور ہر دو صورتوں میں وہ مرتد ہی ہے اور مرتد کا نکاح چونکہ
گری بدیں مضمون بحق مدعیہ صادر کی جاتی ہے کہ وہ تاریخ ارتداد
۔ مدعیہ خرچہ مقدمہ بھی ازاں مدعا علیہ لینے کی حقدار ہوگی۔
طرف سے ایک سوال یہ پیدا کیا گیا ہے کہ ہر دو فریق چونکہ
رہے اسے حکم سنایا گیا۔ مدعا علیہ کارروائی مقدمہ ہذا ختم
غا، فوت ہو گیا ہے۔ اس سے خلاف یہ حکم زیر آرڈر ۲۲ رول
ری مرتب کیا جاوے اور مسل داخل دفتر ہو۔
روری ۱۹۳۵ء مطابق ۳۔ ذیقعدہ ۱۳۵۳ء بمقام بہاولپور

دستخط

گر ریاست بہاولپور (بحروف انگریزی)

فتویٰ تکفیر قادیان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ناظرین آپ کو معلوم ہے کہ پنجاب میں مرزائی جماعت نے ایک نئی نبوت کی بنیاد ڈال کر اہل اسلام میں نہ صرف اختلاف پیدا کر دیا ہے بلکہ "لین دین"، عقائد، اصول اور عبادات ومعاملات میں بھی زمین آسمان کا فرق پڑ گیا ہے مرزا صاحب غلام احمد قادیانی نے اپنے آغاز مسیحیت میں کئی رنگ بدلے سب سے پہلے اپنے کو صوفی منش ظاہر کیا، پھر مجدد بنے، پھر حکم، پھر نذیر، اس کے بعد مسیح ہونے کے مدعی ہوئے پھر کرشن اوتار اور سب کے آخر میں نبوت کا دعویٰ شائع کیا اور بہت جلد دنیا سے رخصت ہوئے۔

مرزا صاحب ابتداء دعاوی میں نرمی سے کام لیتے رہے جب جماعت کثیر ہوگئی تو غیر احمدیوں کو کافر قرار دیا اور ان سے عبادات ومعاملات میں الگ رہنے کا حکم دیا۔ بہر حال مرزا صاحب نے دنیا کے تمام کمالات کا مظہر اپنی ذات کو قرار دیا۔

مرزا صاحب کی گدی کے جانشین

جب مرزا صاحب مرے تو حکیم نور الدین نے حضرت ابوبکرؓ کا منصب سنبھالا، پھر جب وہ مرے تو حضرت عمرؓ کا زمانہ مرزا محمود صاحب دکھا رہے ہیں۔ مرزا محمود صاحب نے ہر چند اپنے ذاتی اسلام کی اشاعت میں کوشش کی مگر بجائے یگانگت کے مرزائی جماعت میں بیگانگت پیدا ہوگئی۔ مسٹر محمد علی نے لاہور میں بیعت (پیری، مریدی) کا سلسلہ شروع کر دیا۔ مولوی احمد حسن امروہی قادیان سے الگ ہو کر لاہوری جماعت میں شامل ہوگئے۔ گوجرانوالہ میں ظہیر الدین صاحب اروپی نے الگ جماعت قائم کر لی۔ اور عبداللہ تیماپوری الگ بیعت لے رہا ہے۔ یہ چار مذاہب شاید اسلامی چار مذاہب کا نقشہ ہوں۔ مگر حضرات! اسلامی چار مذاہب تو ایک دوسرے کو حق پر سمجھتے ہیں۔ مرزائیوں میں تو باہمی کفر واسلام کا فرق ہے۔ لاہوری جماعت قادیانی جماعت کو مشرک بتاتی ہے کیونکہ اس نے مرزا صاحب

کے مشرکانہ الہام کو صحیح تسلیم کیا اور قادیانی لاہوریوں کو مرتد یقین کرتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے مرزا صاحب کے طریق مشرب سے انحراف کیا ہے کہ مرزا صاحب نے کہا تھا کہ" میرے بعد یوسف آوے گا، بس اس سے یوں ہی سمجھ لو کہ وہ خدا ہی اترا ہے"۔ اسے مرزا صاحب کی صحیح جانشینی کا دعویٰ ہے اور مرزا محمود کو غاصب اور ظالم قرار دیتا ہے اور کہتا ہے کہ قادیان کی طرف منہ کر کے عبادت کرنا افضل ہے کیونکہ وہ مکہ ہے۔ جہاں ایک رسول نے جنم لیا تھا عبداللہ تیماپوری کا دعویٰ ہے کہ اسے وہ انکشاف ہوا ہے کہ مرزا صاحب کو بھی نصیب نہیں ہوا اس کو اپنے بازو سے الہام ہوتا ہے۔ اور اپنی کتاب تفسیر آسمانی میں حضرت آدم علیہ السلام کو حضرت حوا سے خلاف فطرت انسانی ملوث ہونے کا الزام لگاتا ہے۔ وزیرآباد کے پاس ہی سمبڑیال ایک گاؤں ہے وہاں کے ایک مرزائی محمد سعید نامی کو یہ خبط سوجھا ہے کہ مرزا نے تجدید اسلام کو شروع کیا تھا، مگر اخیر تک نہ پہنچا سکے۔

خداتعالیٰ نے مجھے "قمر الانبیاء" بنا کر مبعوث کیا ہے۔ اس کے یہ عقائد ہیں۔

شراب جائز ہے، اپنی رشتہ داری میں نکاح ناجائز ہے۔ حضرت مسیح یوسف نجار کے بیٹے تھے۔ ختنہ ناجائز ہے وغیرہ وغیرہ۔ بہرحال ان مرزائی چار جماعتوں کا اس پر اتفاق ہے کہ مسیح موعود مرزا صاحب ہی تھے اور ان کا کلام وحی من اللہ ہے۔ اس کے مقابل اہل اسلام ان دونوں امور کے منکر ہیں صرف منکر ہی نہیں بلکہ مرزا صاحب کو شروع سے آخر تک کافر و مرتد قرار دیتے ہیں اور لین دین معاملات اور عبادات میں ان سے الگ ہیں اب مرزائی اور غیر مرزائی میں کفر و اسلام کا فرق ہے۔ نہ ان کی ان کے ہاں شادی ہو سکتی ہے نہ ان کی ان کے ہاں، کفن دفن، نماز، زکوٰۃ جنازہ بھی الگ الگ ہے۔ بالجملہ ایک استفتاء جس کے متعدد (بلکہ اس سے بھی زیادہ) جوابات مختلف حضرات علماء اسلام کی جانب سے دیئے گئے ہیں، ناظرین کرام کی خدمت میں پیش کرتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ہم میں اور مرزائیوں میں اصولی فرق ہے فروعی اختلاف نہیں اور ایسے بعید اختلافات کے ہوتے ہوئے ہم انہیں اسلام میں داخل نہیں سمجھ سکتے ،کوئی عقلمند اتنا کہے بغیر نہیں رہ سکتا اور امید ہے کہ مرزائی بھی ہمیں یقین دلائیں گے کہ آج سے تیرہ سو سال پہلے مرزائی اعتقادیات کا نام ونشان کہاں تھا۔ انہوں نے اسلام کی پرانی

م کیا اور قادیانی لاہوریوں کو مرتد یقین کرتے ہیں۔ کیونکہ انہوں
یق مشرب سے انحراف کیا ہے کہ مرزا صاحب نے کہا تھا کہ "
ا، بس اس سے یوں ہی سمجھ لو کہ وہ خدا ہی اترا ہے"۔ اسے مرزا
ا ہے اور مرزا محمود کو غاصب اور ظالم قرار دیتا ہے اور کہتا ہے کہ
عبادت کرنا افضل ہے کیونکہ وہ مکہ ہے۔ جہاں ایک رسول نے
دعویٰ ہے کہ اسے وہ انکشاف ہوا ہے کہ مرزا صاحب کو بھی
ز و سے الہام ہوتا ہے۔ اور اپنی کتاب تفسیر آسمانی میں حضرت
سے خلاف فطرت انسانی ملوث ہونے کا الزام لگاتا ہے۔
ں ایک گاؤں ہے وہاں کے ایک مرزائی محمد سعید نامی کو یہ خبط
م کو شروع کیا تھا، مگر اخیر تک نہ پہنچا سکے۔
نبیاء" بنا کر مبعوث کیا ہے۔ اس کے یہ عقائد ہیں۔
داری میں نکاح ناجائز ہے۔ حضرت مسیح یوسف نجار کے بیٹے
۔ بہرحال ان مرزائی چار جماعتوں کا اس پر اتفاق ہے کہ مسیح
کلام وحی من اللہ ہے۔ اس کے مقابل اہل اسلام ان دونوں
بلکہ مرزا صاحب کو شروع سے آخر تک کافر و مرتد قرار دیتے
ت میں ان سے الگ ہیں اب مرزائی اور غیر مرزائی میں کفر
ہاں شادی ہوسکتی ہے نہ ان کی ان کے ہاں، کفن دفن، نماز،
لہ ایک استفتاء جس کے متعدد (بلکہ اس سے بھی زیادہ)
انب سے دیئے گئے ہیں، ناظرین کرام کی خدمت میں
ہے کہ ہم میں اور مرزائیوں میں اصولی فرق ہے فروعی
کے ہوتے ہوئے ہم انہیں اسلام میں داخل نہیں سمجھ سکتے
ر ہے کہ مرزائی بھی ہمیں یقین دلائیں گے کہ آج سے
ا نام و نشان کہاں تھا۔ انہوں نے اسلام کی پرانی

دیواری کو مسمار کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی۔ ناظرین خود دیکھ کر فیصلہ کرلیں گے کہ
ائیوں نے اسلامی عمارت کو کس طرح مسمار کردیا ہے۔

استفتاء از علمائے اسلام

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس امر میں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے
ال مندرجہ ذیل ہیں۔

)...... آیة مبشرا برسول یأتی من بعدی اسمه احمد (کا مصداق میں ہوں)
الہ اوہام طبع اول ص ۶۷۳)

۲)...... مسیح موعود (جن کے آنے کی خبر احادیث میں آئی ہے) میں ہوں (ازالہ اوہام طبع اول ص ۲۶۵)

۳)...... مہدی موعود اور بعض نبیوں سے افضل میں ہوں (معیار الاخیار صفحہ ۱۱)

۴)...... ان قدمی علی منارة ختم علیه کل رفعة۔ میرا قدم اس مینار پر ہے جہاں
کل بلندیاں ختم ہوچکی ہیں۔ (خطبہ الہامیہ ص ۲۵)

(۵)...... لاتقیسونی باحد ولا احدابی۔ میرے مقابل کسی کو پیش نہ کرو (خطبہ الہامیہ ص ۱۹)

(۶)...... میں مسلمانوں کے لئے مسیح مہدی اور ہندوؤں کے لئے کرشن ہوں (لیکچر سیالکوٹ ص ۳۳)

(۷)...... میں امام حسین "رضی اللہ عنہ" سے افضل ہوں۔ (دافع البلاء ص ۱۳)

(۸)...... وانی قتیل الحب لکن حسینکم قتیل العدی فالفرق اعلیٰ و اظہر
میں عشق کا مقتول ہوں مگر تمہارا حسین دشمنوں کا مقتول ہے۔ فرق بالکل ظاہر ہے (اعجاز احمدی ص ۱۸)

(۹)...... یسوع مسیح کی تین دادیاں اور تین نانیاں زنا کار تھیں، (معاذ اللہ) (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵)

(۱۰)...... یسوع مسیح کو جھوٹ بولنے کی عادت تھی، (معاذ اللہ) ضمیمہ انجام آتھم ص ۵)

(۱۱)...... یسوع مسیح کے معجزات مسمریزم تھے اس کے پاس بجز دھوکہ کے اور کچھ نہ تھا
(ازالہ ص ۳۰۳ و ۳۲۲) (ضمیمہ انجام آتھم ص ۷)

(۱۲)...... میں نبی ہوں اس امت میں نبی کا نام میرے ہی لئے مخصوص ہے۔ (حقیقۃ الوحی ص ۳۹۱)

(۱۳)...... مجھے الہام ہوا ہے یاایها الناس انی رسول الله الیکم جمیعاً اے لوگو! میں
تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہو کر آیا ہوں (حقیقۃ الوحی ص ۳۹۱)

(۱۴)...... میرا منکر کافر ہے۔ (حقیقۃ الوحی ص ۳۹۱)

(۱۵)......میرے منکروں بلکہ متا ئلوں کے پیچھے بھی نماز جائز نہیں (فتاوی احمدیہ جلد اول ص ۱۸)

(۱۶)...... مجھے خدانے کہا ہے اسمع ولدی (اے میرے بیٹے سن) (البشریٰ ص ۴۹)

(۱۷)......لولاک لما خلقت الافلاک، اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمان پیدا نہ کرتا (حقیقۃ الوحی ص ۹۹)

(۱۸)......میرا الہام ہے وما ینطق عن الھوی یعنی میں بلا وحی نہیں بولتا (اربعین نمبر ۳)

(۱۹)...... مجھے خدانے کہا ہے وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین۔ (یعنی خدانے تجھے رحمت بنا کر بھیجا۔ (حقیقۃ الوحی ص ۸۵)

(۲۰)...... مجھے خدانے کہا انک لمن المرسلین (خدا کہتا ہے تو بلا شک رسول ہے) (حقیقۃ الوحی ص ۱۰۷)

(۲۱)...... اتانی مالم یوت احد من للعالمین۔ خدا نے مجھے وہ عزت دی جو کسی کو نہیں دی گئی۔ حقیقۃ الوحی (۱۰۶)

(۲۲)......اللہ معک یقوم اینما قمت: خدا تیرے ساتھ ہوگا جہاں کہیں تو رہے گا (ضمیمہ انجام آتھم ۱۷)

(۲۳)...... رایۃ فی المنام عین و یتیقنت اننی ھو فخلقت السموات والارض (میں نے اپنے آپ بعینہ خدا دیکھا اور میں یقیناً کہتا ہوں کہ میں وہی ہوں اور میں نے زمین و آسمان بنائے۔ (آئینہ کمالات صفحہ ۶۴، ۶۵)

(۲۴)......میرے مرید کسی غیر مرد سے لڑکی نہ بیاہا کریں (فتاویٰ احمدیہ جلد دوم ص ۷)

جو شخص مرزا قادیانی کا اقوال میں مصدق ہو اور اس کے ساتھ مسلمہ غیر مصدقہ کا رشتہ زوجیت کرنا جائز ہے یا نہیں، اور تصدیق بعد نکاح موجب افتراق ہے یا نہیں؟ بینو او توجروا۔

الجواب

نمبر ا۔ از دار العلوم دیوبند

اقوال مذکورہ کا کفر وارتداد ہونا ظاہر ہے پس وہ شخص جو ایسا کہتا ہے اور عقیدہ رکھتا ہے اور جو اس کی پیروی اور تصدیق کرنے والے ہیں وہ کافر و مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اہل اسلام کو ان سے مناکحت درست نہیں اور ان کے ساتھ نکاح منعقد نہ ہوگا۔ اگر

روں بلکہ متائلوں کے پیچھے بھی نماز جائز نہیں (فتاوی احمدیہ جلد اول ص ۱۸)
نے کہا ہے اسمع ولدی (اے میرے بیٹے سن) (البشریٰ ص ۴۹)
خلقت الافلاک، اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمان پیدا نہ کرتا (حقیقۃ الوحی ص ۹۹)
ہے وما ینطق عن الھو ای یعنی میں بلا وحی نہیں بولتا (اربعین نمبر ۳)
کہا ہے وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین۔ (یعنی خدا نے تجھے رحمت بنا
ص ۸۵)

لہا انک لمن المرسلین (خدا کہتا ہے تو بلاشک رسول ہے)
(حقیقۃ الوحی ص ۱۰۷)

یوت احد من للعالمین۔ خدا نے مجھے وہ عزت دی جو کسی کو
(۱۰۶)

یقوم اینما قمت: خدا تیرے ساتھ ہوگا جہاں کہیں تو رہے گا
(ضمیمہ انجام آتھم ۱۷)

لمنام عین و یتیقنت اننی ھو فخلقت السمٰوات
ہ آپ بعینہ خدا دیکھا اور میں یقیناً کہتا ہوں کہ میں وہی ہوں اور
ئے۔ (آئینہ کمالات صفحہ ۶۴، ۶۵)

غیر مرد سے لڑکی نہ بیاہا کریں (فتاویٰ احمدیہ جلد دوم ص ۷)
میں مصدق ہو اور اس کے ساتھ مسلمہ غیر مصدقہ کا رشتہ زوجیت
ریق بعد نکاح موجب افتراق ہے یا نہیں؟ بینو اوتوجروا۔

الجواب

یوبند

ر اد ہونا ظاہر ہے پس وہ شخص جو ایسا کہتا ہے اور عقیدہ رکھتا ہے
ن کرنے والے ہیں وہ کافر و مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج
حت درست نہیں اور ان کے ساتھ نکاح منعقد نہ ہوگا۔ اگر

کوئی مسلمان نکاح کے بعد مصدق قادیانی کا ہو جائے تو وہ فوراً مرتد ہو جاوے گا۔ اور نکاح اس کا فسخ ہووے گا۔ اور تفریق لازم ہوگی۔ عزیز الرحمٰن عفی عنہ مدرسہ دیوبند ۱۲۔ رجب ۱۳۲۶ء

الجواب صحیح — غلام رسول عفی عنہ
الجواب صحیح — فقیر اصغر حسین عفی عنہ
الجواب صحیح — محمد رسول خان عفی عنہ
الجواب صحیح — گل محمد خان مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند

الجواب صحیح — محمد اعزاز علی عفی عنہ
الجواب صحیح — احمد امین عفی عنہ
الجواب صحیح — محمد تفضل حسین عفی عنہ
الجواب صحیح — محمد ادریس عفی عنہ
الجواب صحیح — عبد الوحید عفی عنہ

نمبر۲۔ از سہارنپور

سوال مذکور الصدر میں اکثر ایسے امور ذکر کیے گئے ہیں جو مسلمانوں کے نزدیک متفق علیہ ناجائز اور موجب کفر و ارتداد قائل ہیں۔ پس جو شخص ایسا عقیدہ رکھتا ہو اور ان اقوال کا مصدق ہو تو اس کے کفر میں کچھ کلام نہیں وہ شرعاً مرتد ہوگا جس کے ساتھ نکاح جائز نہیں اور جو پہلے سے اہل اسلام تھا۔ بعد نکاح کے قادیانی عقائد کا ہو گیا۔ اس کا نکاح فوراً شرعاً باطل ہو جاوے گا۔ قضا اور حکم حاکم کی بھی شرعاً اس میں ضرورت نہیں۔ **ارتداد احد ھما (الزوجین) فسخ عاجل بلا قضا. شامی جلد ثانی ص ۴۲۵ لا یجوزان یتزوج مسلمۃ الخ و یحرم ذبیحۃ وصیدہ بالکلب واالبازی والرمی عالمگیریہ ص ۷۷**

حررہ عنایت الٰہی مہتمم مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور ۹۔ اپریل ۱۸ء

الجواب صحیح — خلیل احمد (صدر مدرس مدرسہ ہذا)
الجواب صحیح — ثابت علی
الجواب صحیح — عبد الرحمٰن
الجواب صحیح — عبد اللطیف
الجواب صحیح — عبد الوحید سنبھلی

قد اصاف من اجاب — ممتاز میرٹھی
الجواب صحیح — منظور احمد
ہذا ہو الحق — محمد ادریس
الجواب صحیح — عبد القوی
الجواب حق — محمد فاضل

الجواب صحیح — بدر عالم میرٹھی
جواب المجیب صحیح — علم الدین حصاروی
الجواب مصیب — غلام حبیب پشاوری
ہذا الجواب حق — عبد الکریم نوگانوی
ہذا الجواب صحیح — فصیح الدین سہارنپوری

جواب المجیب اصح — محمد روشن الدین محمد پوری
الجواب صحیح — نور محمد
الجواب صحیح — دلیل الرحمٰن
الجواب صحیح — محمد بلوچستانی
الجواب حق — ظریف احمد مظفر نگری
للّٰہ در المجیب — محمد حبیب اللہ

نمبر۳۔ ازتھانہ بھون ضلع مظفرنگر

جومسلمان ایسے عقائد اختیار کرلے جن میں بعضے یقینی کفر ہیں بحکم مرتد ہے اور مرتد کا نکاح مسلمان عورت سے اور اسی طرح مرتد کا نکاح مسلمان مرد سے صحیح ہیں اور نکاح ہو جانے کے بعد اگر عقائد کفریہ اختیار کرلے تو نکاح فسخ ہو جاوے گا۔ اشرف علی عنہ ۱۳۳۶ھ

نمبر۴۔ ازرائپور۔ ضلع سہارنپور:

جوشخص مسلمان ہوکر ان اقوال اور عقائد کا معتقد ہو وہ بلا تردد مرتد ہے۔ اس سے کوئی اسلامی معاملہ اور رشتہ ناطہ کرنا جائز نہیں اور جو ان کے عقائد تسلیم کر کے مرتد ہو جاوے تو اس کی بیوی اس پر حرام ہے۔ حررہ نور محمد لدھیانوی مقیم رائے پور

مصدق	الجواب صحیح	الجواب صحیح	مجھے اتفاق ہے
حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب رائپوری	عبدالقادر شاہپوری	مقبول سبحانی کشمیری	محمد سراج الحق
مصدق	جواب درست ہے	ہذا الجواب صحیح	الجواب صحیح
خدابخش فیروزپوری	محمد صادق شاہپوری	احمد شاہ امام جامع اہلحدیث	اللہ بخش بہاول نگری

نمبر۵۔ ازدہلی:

(الف) فرقہ قادیانی قطعاً منکر آیات قرآنی اور احادیث صحیحہ اور اجماع امت کا ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے ان سے مناکحت یقیناً ناجائز اور باطل ہے۔ حررہ حکیم ابراہیم مفتی دہلوی مدرسہ حسینیہ

(ب) مرزا غلام قادیانی کے یہ اقوال مندرجہ سوال اکثر میرے دیکھے ہوئے ہیں ان کے علاوہ اور بھی اقوال ایسے ہیں جو ایک مسلمان کو مرتد بنا دینے کے لیے کافی ہیں۔ پس مرزا صاحب اور جوشخص ان کا ان کالمات کفریہ کا مصدق ہو سب کافر ہیں۔ تعجب ہے کہ مرزائی تو غیر احمدی کا جنازہ بھی حرام بتادیں اور غیر احمدی ان کے ساتھ رشتے ناطے کریں۔ آخر غیرت بھی کوئی چیز ہے۔ حررہ محمد کفایت اللہ غفرلہ مدرس و مفتی مدرسہ امینیہ دہلی

نمبر۶۔ ازکلکتہ

ان باتوں کا ماننے والا اقسام کفر وشرک کا معجون مرکب ہے پس ایسی حالت میں ان

...جون ضلع مظفرنگر

...عقائد اختیار کرلے جن میں بعضے یقینی کفر ہیں بحکم مرتد ہے اور مرتد کا
...سے اور اسی طرح مرتد کا نکاح مسلمان مرد سے صحیح ہیں اور نکاح ہو
...کفریہ اختیار کرلے تو نکاح فسخ ہوجاوے گا۔ اشرف علی عنہ ۱۳۳۶ھ

...ضلع سہارنپور:

...کران اقوال اور عقائد کا معتقد ہو وہ بلا تردد مرتد ہے۔ اس سے کوئی
...کرنا جائز نہیں اور جو ان کے عقائد تسلیم کرکے مرتد ہوجاوے تو اس
...حررہ نور محمد لدھیانوی مقیم رائے پور

الجواب صحیح عبدالقادر شاہپوری	الجواب صحیح مقبول سبحانی کشمیری	مجھے اتفاق ہے محمد سراج الحق
...واب درست ہے محمد صادق شاہپوری	ہذا الجواب صحیح احمد شاہ امام جامع اہلحدیث	الجواب صحیح اللہ بخش بہاول نگری

...طعاً منکر آیات قرآنی اور احادیث صحیحہ اور اجماع امت کا ہے اور دائرہ
...مناکحت یقیناً ناجائز اور باطل ہے۔ حررہ حکیم ابراہیم مفتی دہلوی مدرسہ حسینیہ
...یانی کے یہ اقوال مندرجہ سوال اکثر میرے دیکھے ہوئے ہیں ان
...ہیں جو ایک مسلمان کو مرتد بنا دینے کے لیے کافی ہیں۔ پس مرزا
...کالمات کفریہ کا مصدق ہو سب کافر ہیں۔ تعجب ہے کہ مرزائی تو
...بتادیں اور غیر احمدی ان کے ساتھ رشتے ناطے کریں۔ آخر
...محمد کفایت اللہ غفرلہ مدرس و مفتی مدرسہ امینیہ دہلی

...قسام کفر وشرک کا معجون مرکب ہے پس ایسی حالت میں ان

سے عقد مناکحت و مواخاۃ بالکل جائز نہیں اور یہ سب عقائد باعث ارتداد و موجب تفریق نکاح ماسبق ہیں۔ واللہ اعلم کتبہ عبدالنور مدرس اول مدرسہ دارالہدیٰ کلکتہ

الجواب صحیح شمس العلماء مفتی محمد عبداللہ صدر مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ	الجواب صحیح محمد یحییٰ مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ	الجواب صحیح افاض الدین	الجواب صحیح ابوالحسن محمد عباس
الجواب صحیح عبدالواحد مدرس دوم مدرسہ دارالہدیٰ	الجواب صحیح محمد سلیمان مدرسہ دارالکتاب والسنۃ	الجواب صحیح محمد سعید انصاری سہارنپوری حال وارد کلکتہ	الجواب صحیح محمد یحییٰ
الجواب موافق الکتاب والسنۃ عبدالرحیم	لاریب فی صحۃ الجواب محمد مظہر علی	لاریب فی الاجواب عبدالصمد آبادی مدرس مدرسہ جدمحمدی	
الجواب صحیح ضیاء الرحمٰن از کلکتہ کولوٹولہ نمبر ۲ مسجد اہل حدیث ۲۲ رجب ۳۶ھ	الجواب صحیح محمد زبیر	الجواب صحیح محمد اکرم خاں سیکرٹری انجمن علماء بنگالہ ایڈیٹر اخبار محمدی	

نمبر ۷۔ از بنارس

مرزا مسائل اعتقادیہ منصوبہ کا منکر ہے لہٰذا اس عقیدہ رکھنے والے کے ساتھ عقد مناکحت واستقرار نکاح ہرگز نہیں ہوسکتا۔ اور تصدیق (مرزا) بعد نکاح موجب افتراق وفسخ نکاح ہوگا۔ کتبہ محمد ابوالقاسم البناری مدرسہ عربیہ محلّہ سعید نگر بنارس، ۱۰۔ جمادی الاخری ۳۶ھ

میں بھی اس تحریر کے موافق ہوں۔ محمد شیر خاں مدرس کان اللہ لہ

ماکتب صحیح حکیم محمد حسن خاں	الجواب صحیح محمد عبداللہ مدرس کانپوری	الجواب صحیح محمد حیات احمد	جواب صحیح ہے حکیم عبدالمجید عفی عنہ

نمبر ۸۔ از لکھنؤ:

جو شخص ان اقوال مندرجہ استفتاء کا مصدق ہو اس کے ساتھ مسلمہ غیر مصدقہ کا رشتہ زوجیت کرنا ہرگز جائز نہیں۔ اور جو شخص کہ نکاح کے بعد ان اقوال کا مصدق ہو اس کی یہ تصدیق ضرور موجب افتراق ہے۔ قال تعالیٰ:۔ فان علمتموھن مؤمنات فلا ترجعوھن الی الکفار لاھن حل لھم ولاھم یحلون ھن:۔ (خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ اگر تم یقیناً معلوم کرلو کہ عورتیں مسلمان ہیں تو کبھی کفار کو واپس نہ دو۔ نہ یہ ''عورتیں'' ان

کے لئے حلال ہیں اور نہ وہ (کافر) ان کے لئے حلال ہیں۔ واللہ اعلم۔ کتبہ محمد عبداللہ ۱۱۔ جمادی الاخری ۳۴ھ جو ان اقوال کا معتقد اور مصدق ہے وہ ہرگز مسلمان نہیں ہے۔ اور نکاح وغیرہ ایسے لوگوں سے ناجائز ہے۔ حررہ الراجی رحمتہ ربہ القوی ابوالعماد محمد شبلی المدرس فی دارالعلوم مذکورہ بالا جوابات بالکل صحیح ہیں۔ عبدالودود عفی عنہ مدرس دارالعلوم لندوۃ العلماء عفی عنہ ان اقوال مذکورہ استفتاء کا جو شخص قائل ہو وہ کافر ہے اور اسلام سے خارج ہے مناکحت وغیرہ اس سے جائز نہیں امیر علی عفا اللہ عنہم مہتمم دارالعلوم ندوۃ العلماء صدر مدرس۔

معتقد ان اعتقادات کا مسلمان نہیں ہے۔ لہٰذا کسی مسلمہ کا نکاح ان سے جائز نہیں۔ اور اگر نکاح کیا گیا ہو وہ عدم محض سمجھا جائے گا اور تفریق واجب ہوگی۔ حیدر شاہ فقیہ دوم دارالعلوم ندوۃ العلماء، واقعی بعض از معتقدات مذکورہ کفر ست و معتقد را بسرحد کفر رساندہ کفر کہ بعد ایمان ارتداد ست و با مرتد و مرتدہ نکاح ایماندار درست نیست واللہ اعلم بالصواب۔ حررہ الراجی الی رحمتہ ربہ الباری الانصاری مفید العلامہ ملا مبین شادع السلم والمسلم امکنہ اللہ فی اعلیٰ علیین۔ میں نے ایک عرصہ تک مرزا غلام احمد قادیانی کے حالات ودعاوی کی تحقیق کی۔ دوران تحقیق میں نے اس امر کا خاص لحاظ رکھا کہ ذرہ بھر نفسانیت کا دخل نہ ہو۔ لیکن خدا اس کا بہتر شاہد ہے کہ جس قدر میں تحقیق کرتا گیا اسی قدر میرا یہ اعتقاد پختہ ہوتا گیا کہ جو لوگ مرزا صاحب کی تکفیر کرتے ہیں یقیناً وہ حق پر ہیں۔ پس ایسی صورت میں مرزائیوں سے مناکحت وغیرہ ہرگز جائز نہیں۔ اگر نکاح ہو چکا ہے تو تفریق ضروری ہے۔

حررہ ابوالہدیٰ فتح اللہ الہ آبادی کان اللہ لہ حال مدرس اول انجمن اصلاح المسلمین لکھنؤ

نمبر ۹۔ از آگرہ

جو ان اقوال کفریہ کا مصدق ہے وہ کافر ہے اس کے ساتھ مسلم غیر مصدقہ کا رشتہ زوجیت جائز نہیں۔ اور زوجین میں سے کسی ایک کا بعد نکاح ان اقوال کی تصدیق کرنا موجب افتراق ہے۔ فقط محمد محمام امام جامع مسجد آگرہ۔

ان اقوال کے قائل اور معتقد کے ساتھ نکاح مطلق جائز نہیں اور ایسا نکاح موجب افتراق ہے سید عبداللطیف مدرس مدرسہ عالیہ جامع مسجد آگرہ۔

ہیں اورنہ وہ (کافر) ان کے لئے حلال ہیں۔ واللہ اعلم۔ کتبہ محمد عبداللہ اا۔
۱۳۴۶ھ جوان اقوال کا معتقد اور مصدق ہے وہ ہرگز مسلمان نہیں ہے۔ اور نکاح
ں سے ناجائز ہے۔ حررہ الراجی رحمتہ ربہ القوی ابوالعماد محمد شبلی المدرس فی
بالا جوابات بالکل صحیح ہیں۔ عبدالودود عفی عنہ مدرس دارالعلوم لندوۃ العلماء
ل مذکورہ استفتاء کا جو شخص قائل ہو وہ کافر ہے اور اسلام سے خارج ہے
ں سے جائز نہیں امیر علی عفا اللہ عنہم مہتمم دارالعلوم ندوۃ العلماء صدر مدرس۔
اعتقادات کا مسلمان نہیں ہے۔ لہٰذا کسی مسلمہ کا نکاح ان سے جائز نہیں۔
کیا ہو وہ عدم محض سمجھا جائے گا اور تفریق واجب ہوگی۔ حیدر شاہ فقیہ دوم
علماء، واقعی بعض از معتقدات مذکورہ کفر ست و معتقد را بسر حد کفر رسانندہ کفر
زادست و با مرتد و مرتد و نکاح ایماندار درست نیست واللہ اعلم بالصواب۔
مته ربہ الباری الانصاری مفید العلامہ ملامبین شادع السلم والمسلم امکنہ اللہ
ں نے ایک عرصہ تک مرزا غلام احمد قادیانی کے حالات و دعاوی کی تحقیق
میں نے اس امر کا خاص لحاظ رکھا کہ ذرہ بھر نفسانیت کا دخل نہ ہو۔ لیکن
رہے کہ جس قدر میں تحقیق کرتا گیا اسی قدر میرا یہ اعتقاد پختہ ہوتا گیا کہ جو
، کی تکفیر کرتے ہیں یقیناً وہ حق پر ہیں۔ پس ایسی صورت میں مرزائیوں
ہرگز جائز نہیں۔ اگر نکاح ہو چکا ہے تو تفریق ضروری ہے۔
ی فتح اللہ الہ آبادی کان اللہ لہ حال مدرس اول انجمن اصلاح المسلمین لکھنؤ

رہ

کفریہ کا مصدق ہے وہ کافر ہے اس کے ساتھ مسلم غیر مصدقہ کا رشتہ
۔ اور زوجین میں سے کسی ایک کا بعد نکاح ان اقوال کی تصدیق کرنا
۔ فقط محمد محمام امام جامع مسجد آگرہ۔
کے قائل اور معتقد کے ساتھ نکاح مطلق جائز نہیں اور ایسا نکاح موجب
ملطیف مدرس مدرسہ عالیہ جامع مسجد آگرہ۔

قادیانی مرتد ہے اور قادیانیوں کے ساتھ نکاح مطلقاً جائز نہیں۔ اور اگر کوئی مسلمان مرد یا عورت مرتد ہو جاوے تو ان کا نکاح فسخ ہوگا۔ (انتہی مختصراً فقط)

حررہ العبد الراجی رحمتہ ربہ القوی ابو محمد محمد دیدار علی الرضوی الحنفی المفتی فی جامع اکبرآباد

نمبر ۱۰۔ از مرادآباد

غلام احمد قادیانی کے کفریات بدیہی ہیں کہ جن پر استدلال کی بھی ضرورت نہیں اس لئے اس کے تابعین سے رشتہ اخوت سلسلہ مناکحت تعلق محبت۔ ربط، ضبط، شرفاً قطعی حرام ہے۔ ہرگز ہرگز ان اسلام نما کافروں سے مؤمنین کو کوئی تعلق دینی نہ رکھنا چاہیے ان سے نکاح زنا ہوگا۔ جو دین و دنیا میں وبال ونکال ہے۔ خادم العلماء والفقراء غلام احمد حنفی قادری مرادآباد۔ ۲۸۔ رجب ۱۳۳۶ھ

نمبر ۱۱۔ از لاہور

چونکہ مرزائی قادیانی اور اس کے پیرووں کا کفر منجانب علمائے ہندو پنجاب قطعی ہے لہٰذا ان کے ساتھ کسی مسلمہ عورت کا نکاح جائز نہیں اور بروقت ظہور مرزائیت نکاح فسخ ہو جائے گا۔ العبد۔ نور بخش (ایم۔اے) ناظم انجمن نعمانیہ لاہور۔

نمبر ۱۲۔ از امرتسر

(۱) مدعیان نبوت و رسالت کے ارتداد کفر میں کوئی اہل ایمان و علم متردد نہیں ہو سکتا اس قسم کے لوگوں سے رشتہ و ناطہ کرنا بالکل حرام ہے اور اگر بیوی یا میاں مرزائی ہو جائے تو نکاح واجب الفسخ ہے اور یقیناً اہل اسلام کا فرض ہے کہ گورنمنٹ سے ایسے قانون کے نفاذ کی اپیل کریں۔ تاکہ ہمارے مذہب اور ضمیر کے خلاف کوئی ایسا فیصلہ نہ ہو سکے کہ جس سے ہمارے حقوق تلف ہوں کیونکہ مرزائی بجائے خود در ہے۔ جو مرزائیوں کو مسلمان تصور کرے وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ وجہ یہ ہے کہ وہ لوگ ختم رسالت وغیرہ بدیہات دین کو غیر ضروری خیال کرتے ہیں، بلکہ دراصل منکر ہیں۔ حررہ ابوالحسن غلام المصطفےٰ الحنفی القاسمی امرتسری عفا اللہ عنہ

(۲)...... مرزا غلام احمد قادیانی کی تالیفات اس کے کفر پر معتبر گواہ (شاہد عدل) ہیں،

جن کے سامنے اس کا ایمان بالکل ثابت نہیں ہوسکتا۔ بالخصوص کشتی نوح، ضمیمہ انجام آتھم اور دافع البلاء کو دیکھنے والا اس کے کفر میں کبھی شک نہیں کرسکتا۔ پس جو لوگ اسے نبی مانتے ہیں ان سے محبت دوستی رابطہ رشتہ پیدا کرنا یا قائم رکھنا جائز نہیں۔ **لقوله تعالیٰ لا تتخذوا الكفرين اولياء من دون المؤمنين و لقوله تعالیٰ لايتخذ المؤمنون الكفرين اولياء من دون المؤمنين ومن يفعل ذالک فليس من الله فی شیء۔**

حررہ محمد جمال امام ومتولی مسجد کوچہ سعی امرت سر۔۱۱

(۳)...... مرزا نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاجماع کفر ہے۔ (دیکھو شرح فقہ اکبر ملا علی قاریؒ) لہٰذا جماعت مرزائیہ مرتد خارج از اسلام ہے۔ سب مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے۔ اور شرعاً مرتد کا نکاح فسخ ہوجاتا ہے اور اس کی عورت اس پر حرام ہے اور اپنی عورت کے ساتھ جو صحبت کرے گا وہ زنا ہے اور ایسی حالت میں جو اولاد کہ پیدا ہوگی...... ولد الزنا ہوگی۔ اور مرتد جب بغیر توبہ کے مر جائے تو اس پر جنازہ پڑھنا اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا حرام ہے بلکہ مانند کتے کے بغیر غسل وکفن کے گڑھے میں ڈالا جائے (ملاحظہ ہو کتاب اشباہ والنظائر) **اللّٰهم توفنا مسلمين والحقنا بالصالحين و لا تجعلنا من المرزائين۔**

الجواب صواب حرر عبدالغفور غزنوی عفا اللہ عنہ محمد حسین مدرس مدرسہ سلفیہ غزنویہ

(۴)...... بحکم حدیث شریف زوجوا من ترضون دینہ مرزائی سے محمدی خاتون کا نکاح نہ ہونا چاہیے اور اگر ہوجائے تو فسخ کرالینا چاہیے۔ ابوالوفا ثناء اللہ

نمبر۱۳۔ از لدھیانہ:

(۱)...... ایسے عقائد مذکورہ کا شخص کافر ہے بلکہ اکفر۔ ان سے رشتہ لینا دینا درست نہیں ہے۔ کتبہ العبد العاجز علی محمد عفا اللہ عنہ مدرس مدرسہ حسینیہ لدھیانہ''۔

(۲)...... چونکہ یہ شخص نصوص قطعیہ کا منکر ہے اور یہ کفر وارتداد ہے اس لئے ایسے کافر ومرتد سے نکاح منعقد نہیں ہوتا، اور اگر قبل از ارتداد نکاح ہوا تو ارتداد سے فسخ ہوجاتا ہے۔ حررہ رحمت العلیٰ مدرس مدرسہ عزیزیہ محلہ دھولیوال''۔

اس کا ایمان بالکل ثابت نہیں ہوسکتا۔ بالخصوص کشتی نوح، ضمیمہ انجام آتھم
د یکھنے والا اس کے کفر میں کبھی شک نہیں کرسکتا۔ پس جو لوگ اسے نبی مانتے
دوستی رابطہ رشتہ پیدا کرنا یا قائم رکھنا جائز نہیں۔ لقوله تعالیٰ لا تتخذوا
ء من دون المؤمنين و لقوله تعالیٰ لايتخذ المؤمنون الكفرين
المؤمنين ومن يفعل ذالک فليس من الله فی شیء۔

حررہ محمد جمال امام ومتولی مسجد کوچہ سعی امرت سر۔۱۱

مرزا نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد
بالاجماع کفر ہے۔ (دیکھو شرح فقہ اکبر ملا علی قاریؒ) لہٰذا جماعت مرزائیہ
لام ہے۔ سب مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے۔ اور شرعاً مرتد کا نکاح فسخ
کی عورت اس پر حرام ہے اور اپنی عورت کے ساتھ جو صحبت کرے گا وہ زنا
میں جو اولاد کہ پیدا ہوگی...... ولد الزنا ہوگی۔ اور مرتد جب بغیر توبہ کے مر
زہ پڑھنا اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا حرام ہے بلکہ مانند کتے
کے گڑھے میں ڈالا جائے (ملاحظہ ہو کتاب اشباہ والنظائر) اللّٰهم
الحقنا بالصالحين و لا تجعلنا من المرزائين۔

ب حرر عبدالغفور غزنوی عفا اللہ عنہ، محمد حسین مدرس مدرسہ سلفیہ غزنویہ

م حدیث شریف زوجوا من ترضون دینہ مرزائی سے محمدی خاتون کا نکاح
ہوجائے تو فسخ کرالینا چاہیے۔ ابوالوفا ثناء اللہ

ھیانہ:

عقائد مذکورہ کا شخص کافر ہے بلکہ اکفر۔ ان سے رشتہ لینا دینا درست
لعاجز علی محمد عفا اللہ عنہ مدرس مدرسہ حسینیہ لدھیانہ"۔
دیہ شخص نصوص قطعیہ کا منکر ہے اور یہ کفر وارتداد ہے اس لئے ایسے کافر
ند نہیں ہوتا، اور اگر قبل از ارتداد نکاح ہوا تو ارتداد سے فسخ ہوجاتا ہے۔
ں مدرسہ عزیزیہ محلّہ دھولیوال"۔

الجواب صحیح

محمد عبداللہ عفی عنہ مدرس مدرسہ عزیزیہ، نور محمد از شہر لدھیانہ، عاجز حافظ محمد الدین مہتمم مدرسہ بستان الاسلام لدھیانہ محلّہ صوفیان۔"

نمبر ۱۴۔ از پشاور

عقائد مرقومہ کا معتقد اور مصدق یقیناً اسلام سے خارج ہے اور کسی مسلمان عورت کا نکاح ایسے شخص سے جائز نہیں اور تصدیق بعد از نکاح موجب افتراق ہے تمام کتب فقہ میں ہے وارتداد احدھما فسخ فی الحال کہ بیوی میاں میں سے کسی کا مرتد ہونا نکاح فوراً فسخ کرتا ہے۔ حررہ محمد عبدالرحمٰن ہزاروی۔ بندہ محمود شہر پشاور۔

الجواب صحیح — عبدالواحد از پشاور
الجواب صحیح — عبدالرحمٰن بقلم خود
الجواب صحیح — مفتی عبدالرحیم پشاوری
الجواب صحیح — محمد خان پوری
الجواب صحیح — محمد رمضان پشاوری
الجواب صحیح — مولوی عبدالکریم پشاوری
الجواب صحیح — حافظ عبداللہ نقشبندی

نمبر ۱۵۔ از راولپنڈی:

جو الفاظ مرزا غلام احمد کے استفتاء میں ذکر ہوئے یہ تمام کفریہ ہیں۔ پس عورت مسلمان کا نکاح مرزائی کے ساتھ ہرگز جائز نہیں اور اگر پہلے وہ مرزائی نہ تھا اور پیچھے وہ مرزائی ہوگیا اور عورت مسلمان ہے تو نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ (کتبہ عبدالاحد خانپوری از راولپنڈی)

الجواب صحیح — عبداللہ عفا اللہ عنہ
الجواب صحیح — سید اکبر علی شاہ
الجواب صحیح — محمد کیج مکرانی مقیم
الجواب صحیح — محمد مجید امام الجمعہ راولپنڈی
الجواب صحیح — محمد از مدرسہ سعیدیہ راولپنڈی۔ متصل جامع مسجد شہر راولپنڈی
الجواب صحیح — عصام الدین مدرس مدرسہ احیاء العلوم راولپنڈی
الجواب صحیح — عبدالرحمٰن بن مولوی ہدایت اللہ صاحب مرحوم امام مسجد اہل حدیث صدر
الجواب صحیح — پیر فقیر شاہ از راولپنڈی

نمبر ۱۶۔ از ملتان

بلا ارتیاب یہ تمام اعتقادات صریح کفر والحاد ہیں قائل و معتقدان کا خود بھی کافر ہے اور جو شخص اس کو باوجود ان اعتقادات کے مسلم۔ یا مجدد یا نبی یا رسول مانے وہ بھی کافر اور مرتد ہے۔ اور بحکم آیت **لاھن حل لھم ولاھم یحلون لھن** مناکحت مسلمہ بمرزائی و بالعکس نہ ابتداءً صحیح ہے نہ بقاءً یعنی نہ رشتہ مناکحت ہوسکتا ہے اور نہ قائم رہ سکتا ہے۔ اسی طرح حقوق ارث سے بھی حرمان ہوجاتا ہے۔ حررہ ابو محمد عبدالحق ملتانی

الجواب صحیح	الجواب صحیح
خاکسار محمد عفی عنہ از ملتان	احقر العباد ابو عبید خدا بخش ملتانی عفی عنہ

نمبر ۱۷۔ از ہوشیار پور

مرزائی قادیانی کے دعوے کاذبہ کی جو تصدیق کرتا ہے اس کا رشتہ و نکاح کبھی مسلمان سے ہرگز ہرگز جائز نہیں۔ اور جو شخص اس کے عقائد باطلہ کے بعد عقد زوجیت کرے تو اس کی یہ تصدیق موجب تفریق اور باعث فسخ نکاح ہے۔ خادم اراکین انتظامیہ ندوۃ العلماء غلام محمد ہوشیار پوری، ہذا ہو الجواب الحق کتبہ مولوی احمد علی عفی عنہ نور محلی۔

نمبر ۱۸۔ از ضلع گورداسپور:

عورت اگر مرزائی عقیدہ کی ہو تو نکاح نہیں ہوگا۔ چہ جائے کہ مرد اس عقیدہ کا ہو۔ اگر بعد انعقاد نکاح یہ اعتقاد احد الزوجین کا ہوجاوے تو نکاح باطل ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

حررہ بندہ عبدالحق دنیانگری، مورخہ ۲۰۔ جمادی الثانی ۱۳۳۶ھ

نمبر ۱۹۔ از ضلع جہلم:

باسمہ سبحانہ مرزائی قادیانی کا یہ دعویٰ اور اسی قسم کے دوسرے دعاوی کفر و شرک تک پہنچ چکے ہیں۔ اس کا الہام ہے **الارض و السماء معک کما ھو معی** یعنی زمین آسمان جیسے خدا کے ماتحت ہیں ایسے مرزا کے بھی ماتحت ہیں۔

ایک اور الہام ہے کہ **یتم اسمک لایتم اسمی** یعنی خدا کہتا ہے کہ میرا نام تو

ان

تمام اعتقادات صریح کفر والحاد ہیں قائل و معتقدان کا خود بھی کافر ہے
جو ان اعتقادات کے مسلم۔ یا مجدد یا نبی یا رسول مانے وہ بھی کافر اور
یت لاھن حل لھم ولاھم یحلون لھن مناکحت مسلمہ بمرزائی و
ہے نہ بقاءً یعنی نہ رشتہ مناکحت ہوسکتا ہے اور نہ قائم رہ سکتا ہے۔ اسی
سے بھی حرمان ہوجاتا ہے۔ حررہ ابو محمد عبدالحق ملتانی

ب صحیح
ی عنہ از ملتان

الجواب صحیح
احقر العباد ابو عبید خدا بخش ملتانی عفی عنہ

یار پور

کے دعوے کاذبہ کی جو تصدیق کرتا ہے اس کا رشتہ و نکاح کبھی مسلمان
س۔ اور جو شخص اس کے عقائد باطلہ کے بعد عقد زوجیت کرے تو اس
تفریق اور باعث فسخ نکاح ہے۔ خادم اراکین انتظامیہ ندوۃ العلماء
ہذا ہو الجواب الحق کتبہ مولوی احمد علی عفی عنہ نور محی۔

گورداسپور:

ی عقیدہ کی ہو تو نکاح نہیں ہوگا۔ چہ جائے کہ مرد اس عقیدہ کا ہو۔ اگر
احد الزوجین کا ہوجاوے تو نکاح باطل ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب۔
حررہ بندہ عبدالحق دنیا نگری، مورخہ ۲۰۔ جمادی الثانی ۱۳۳۶ھ

ہلم:

ی قادیانی کا یہ دعویٰ اور اسی قسم کے دوسرے دعاوی کفر و شرک تک پہنچ
م ہے الارض و السماء معک کما ھو معی یعنی زمین
ت ہیں ایسے مرزا کے بھی ماتحت ہیں۔
ہے کہ یتم اسمک لایتم اسمی یعنی خدا کہتا ہے کہ میرا نام تو

ناقص رہے گا مگر تیرا نام ضرور کامل ہوجائے گا۔ پہلے دعویٰ میں شرک جلی ہے اور دوسرے میں وہ غرور دکھایا ہے کہ کسی فرعون نے بھی نہیں دکھایا۔

اس لئے جو ان اقوال کا مصدق ہو وہ بلاشبہ کافر و مشرک ہے اور کسی مسلم کو جائز نہیں کہ کسی مشرک سے تعلق زوجیت قائم رکھے اور رشتہ زوجیت قائم ہونے کے بعد ایسے عقائد کا مصدق ہونا موجب افتراق ہے۔

علاوہ ازیں مرزا نے یہ فتویٰ دیا تھا کہ جو اس کی نبوت کا کلمہ نہیں پڑھتا خواہ وہ مرزا کا مکفر نہ بھی ہو وہ بھی کافر ہے، اور اہل اسلام کو کافر کہنے والا خود کافر ہوتا ہے۔ پھر مرزا نے توہین انبیاء میں کچھ کسر نہیں چھوڑی اور لولاک لما خلقت الافلاک کے دعوے میں آنحضرت علیہ السلام کی ذات بابرکات پر سخت حملہ کیا ہے اور اپنے آپ کو علت تکوین عالم بتاتے ہوئے آنحضرت علیہ السلام کو بھی مستثنیٰ نہیں کیا۔ پھر طرفہ یہ کہ دعویٰ غلامی بھی ہے۔ انتہیٰ مختصراً۔

حررہ محمد کرم الدین از بھین ضلع جہلم تحصیل چکوال

الجواب صحیح
نور حسین از پادشاہانی

الجواب صحیح
محمد فیض الحسن مولوی فاضل بھین ضلع جہلم

نمبر۲۰۔ از ضلع سیالکوٹ

مرزا کے عقائد کفریہ کا جو مصدق ہو وہ بھی کافر ہے۔ لقولہ تعالیٰ و من یتولھم منکم فانہ منھم امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور مقام استدلال پر علامت نبوت کے لئے کچھ مہلت مانگی تھی، تو آپ نے یہ فتویٰ دیا تھا کہ جو شخص اس سے نبوت کی علامت طلب کرے گا وہ کافر ہوگا۔ کیونکہ وہ آنحضرت علیہ السلام کے اس فرمان کا مکذب قرار دیا جاوے گا۔ کہ لانبی بعدی میرے بعد کوئی نبی نہیں (الخیرات الحسان لابن حجر المکی) پس مرزا کے مصدق سے رشتہ زوجیت جائز نہیں۔ کوئی کرے بھی تو کالعدم ہوگا۔

حررہ ابوالیاس محمد امام الدین قادری کوٹلی لوہاران مغربی ضلع سیالکوٹ

نمبر۲۱۔ از ضلع گجرات

مرزا کے مصدق سے اہل اسلام کا باہمی رابطہ ازدواج ہرگز درست نہیں۔ فقہائے نے

بعض بدعات بھی مکفرہ فرمائی ہیں۔ بھلا یہ تو صاف کفریات ہیں۔ واللہ الہادی۔

حررہ العبد الاواہ الشیخ عبداللہ عفی عنہ از ملکہ الجواب صحیح بندہ عبید اللہ از ملکہ

نمبر۲۲۔ از ضلع گوجرانوالہ

’’جو لوگ اعتقادات مرزا میں مرزا کے معتقد و مصدق ہیں ان سے علاقہ زوجیت ہرگز نہ کرنا چاہیے۔‘‘ (حررہ حافظ محمد الدین مدرس مسجد حافظ عبدالمنان مرحوم)

بے شک جن لوگوں کا ایسا عقیدہ ہے ان کے ساتھ مخالطت اور مناکحت جائز نہیں۔

حررہ عبداللہ المعروف بغلام نبی از سوہدرہ

الجواب صحیح	الجواب صحیح	الجواب صحیح
محی الدین نظام آبادی عفی عنہ	عمرالدین مسلم از وزیر آباد مسجد برنی والی	خاکسار عبدالغنی

نمبر۲۳۔ از ریاست حیدر آباد دکن

یہاں کے جوابات کے بجائے کتاب افادت الافہام بجواب ازالۃ الاوہام مصنفہ جناب مولانا مولوی محمد انوار اللہ خان صاحب مرحوم ناظم امور مذہبیہ کا مطالعہ کر لینا کافی ہوگا۔

نمبر۲۴۔ از ریاست بھوپال

مندرجہ سوال ہذا میں متعدد ایسے اقوال ہیں جن کے کلمہ کفر ہونے میں تاویل بھی نہیں ہوسکتی۔ لہٰذا جس شخص کے عقائد ایسے ہوں وہ بوجہ مخالفت اسلام کی جماعت اسلام سے جدا ہے۔ اور مسلمان مرد عورت کا نکاح ایسے خارج عن الاسلام سے درست نہیں۔

محمد یحییٰ عفا اللہ عنہ مفتی بھوپال، ۳۰۔ رجب ۱۳۳۶ھ

نمبر۲۵۔ از ریاست رامپور

جو شخص مرزائی قادیانی کے اقوال مذکورہ کی تصدیق کرے وہ اعلیٰ درجہ کا ملحد اور کافر ہے۔ ایسے شخص کے یہاں نکاح کرنا مطلقاً حرام ہے اور اگر کوئی شخص بعد نکاح اقوال مذکورہ میں مرزائی قادیانی کی تصدیق کرے گا تو اس سے افتراق لازم ہوگا۔

ظہور الحسن محلہ پہلوار (تمت)

مکفرہ فرمائی ہیں۔ بھلا یہ تو صاف کفریات ہیں۔ واللہ الہادی۔

حررہ العبد الاواہ الشیخ عبداللہ عفی عنہ از ملکہ الجواب صحیح بندہ عبیداللہ از ملکہ

...لع گوجرانوالہ

...تقادات مرزا میں مرزا کے معتقد و مصدق ہیں ان سے علاقہ زوجیت ہرگز

حررہ حافظ محمد الدین مدرس مسجد حافظ عبدالمنان مرحوم)

...لوگوں کا ایسا عقیدہ ہے ان کے ساتھ مخالطت اور مناکحت جائز نہیں۔

حررہ عبداللہ المعروف بغلام نبی از سوہدرہ

الجواب صحیح الجواب صحیح

خاکسار عبدالغنی عمرالدین معلم از وزیرآباد مسجد برنی والی ...عنہ

...ست حیدرآباد دکن

...ات کے بجائے کتاب افادت الافہام بجواب از الۃ الاوہام مصنفہ

...انوار اللہ خان صاحب مرحوم ناظم امور مذہبیہ کا مطالعہ کر لینا کافی ہوگا۔

...ست بھوپال

...میں متعدد ایسے اقوال ہیں جن کے کلمہ کفر ہونے میں تاویل بھی نہیں

...کے عقائد ایسے ہوں وہ بوجہ مخالفت اسلام کی جماعت اسلام سے جدا

...ت کا نکاح ایسے خارج عن الاسلام سے درست نہیں۔

محمد یحییٰ عفا اللہ عنہ مفتی بھوپال، ۳۔ رجب ۱۳۳۶ھ

...ت رامپور

...یانی کے اقوال مذکورہ کی تصدیق کرے وہ اعلیٰ درجہ کا ملحد اور کافر

...نکاح کرنا مطلقاً حرام ہے اور اگر کوئی شخص بعد نکاح اقوال مذکورہ

...یق کرے گا تو اس سے افتراق لازم ہوگا۔

ظہور الحسن محلہ پہنوار (تمت)

ولا تصل علی احد منهم مات ابداً ولا تقم علی قبره۔ (توبہ)

اور نہ نماز جنازہ پڑھیں ان میں سے کسی پر جو مر جائے کبھی بھی اور نہ کھڑے ہوں اس کی قبر پر

مرزائی کا جنازہ اور مسلمان

ایک لمحہ فکریہ

مؤلف: مولانا احمد سعید صاحب۔ مسجد بٹ آبادی حاکم رائے ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ

برادرانِ اسلام! تمام مسلمان خواہ وہ کسی مکتب فکر اور کسی بھی نظریہ سیاست سے تعلق رکھتے ہوں اس بات کو بخوبی جانتے اور اس پر ایمان رکھتے ہیں کہ کائنات کا خالق مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے اور انسان کی ہدایت و رہنمائی کے لئے سچا یقینی مذہب اور دین صرف اسلام ہی ہے۔ **ان الدین عند الله الاسلام** اس کے سوا تمام مذاہب اور ادیان باطل غلط اور بے بنیاد ہیں۔

یہ بات فیصلہ کن ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تمام ممالک اور اقوام عالم جن وانس کے لئے ہے۔

اور نہ ہی کسی قسم کی نبوت کسی کو مل سکتی ہے بلکہ آپ کی نبوت ابدی ہمیشہ کے لئے قائم ودائم ہر زمانہ کے لئے یکساں مساوی ہے۔ تمام دنیا کے مسلمانوں کا یہ اجتماعی واتفاقی فیصلہ کن عقیدہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شخص کسی زمانہ میں کسی قسم کی نبوت یا رسالت کا دعویٰ کرے تو وہ از روئے قرآن وسنت اور اجماع امت بالاتفاق کافر مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اور مرزائی تو کافر مرتد ہیں۔ مرتد کا درجہ مشرک اور منافق سے زیادہ بدتر ہے۔ ان پر نماز جنازہ پڑھنا اور دعا مغفرت کرنا اللہ تعالیٰ اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صریح نافرمانی اور بغاوت ہے۔

مرزائی مسلمانوں سے بالکل الگ ہیں یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح بلکہ اسلام اور

مسلمانوں کے حق میں ان سے زیادہ خطرناک گروہ کوئی نہیں۔ ان کی سازشوں کا جال بیرون ملک تک پھیلا ہوا ہے۔ صرف ایک تازہ واقعہ کی طرف آپ کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ مرزائیوں نے تمام مسالک اسلامیہ کے دشمن اسرائیل (یہودی) جیسے مکار خبیث ملک میں اپنی تبلیغی مشنری وہاں کے عرب مسلمانوں کو مرتد کرنے کے لئے قائم کر رکھی ہے جبکہ حکومت پاکستان اور اکثر اسلامی ممالک کے اسرائیل سے سفارتی تعلقات بھی نہیں ہیں۔

''گوجرانوالہ کی میونسپل کمیٹی کے ذمہ دار مسلمان افسران سے''

جس طرح مسلمانوں کو مرزائیوں کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں اسی طرح مرزائیوں کا مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا بھی از روئے شریعت جائز نہیں، ان کا قبرستان بھی عیسائیوں، یہودیوں کی طرح بالکل الگ ہونا چاہیے۔

قادیانیوں کے نزدیک تمام دنیا کے مسلمان کافر ہیں

ا:...... ''مجھے خدا کا الہام ہے جو شخص تیری پیروی نہ کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہ ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول (مرزا غلام احمد قادیانی) کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے۔'' (اشتہار معیار الاخیار مجموعہ اشتہارات ج ۳، ص ۲۷۵)

مرزائی مذہب میں مسلمانوں کو لڑکیاں دینا حرام ہیں

اا:...... ''حضرت مسیح موعود کا حکم اور زبردست حکم ہے کہ کوئی احمدی غیر احمدی کو اپنی لڑکی نہ دے اس کی تعمیل کرنا بھی ہر ایک احمدی کا فرض ہے۔'' (برکات خلافت ص ۷۵، از مرزا محمود قادیانی)

''غیر احمدیوں سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا ہے...... جو ہم ان کے ساتھ مل کر کر سکتے ہیں۔ دو قسم کے تعلقات ہوتے ہیں۔ ایک دینی دوسرے دنیوی دینی تعلقات کا سب سے بڑا ذریعہ عبادت کا اکٹھا ہونا ہے اور دنیوی تعلقات کا بھاری ذریعہ رشتہ و ناطہ ہے۔ سو یہ دونوں ہمارے لئے حرام قرار دیئے گئے۔ اگر کہو کہ ہم کو ان کی لڑکیاں لینے کی اجازت ہے تو میں کہتا ہوں نصاریٰ کی لڑکیاں لینے کی بھی اجازت ہے۔'' (کلمۃ الفصل ص ۱۶۹، از مرزا بشیر احمد پسر مرزا آنجہانی)

کے حق میں ان سے زیادہ خطرناک گروہ کوئی نہیں۔ ان کی سازشوں کا جال
ت پھیلا ہوا ہے۔ صرف۔ ایک تازہ واقعہ کی طرف آپ کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ
تمام مسالک اسلامیہ کے دشمن اسرائیل (یہودی) جیسے مکار خبیث ملک میں
وہاں کے عرب مسلمانوں کو مرتد کرنے کے لئے قائم کر رکھی ہے جبکہ حکومت
ز اسلامی ممالک کے اسرائیل سے سفارتی تعلقات بھی نہیں ہیں۔

الہ کی میونسپل کمیٹی کے ذمہ دار مسلمان افسران سے"

ح مسلمانوں کو مرزائیوں کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں اسی طرح مرزائیوں کا
رستان میں دفن کرنا بھی از روئے شریعت جائز نہیں، ان کا قبرستان بھی
ں کی طرح بالکل الگ ہونا چاہیے۔

وں کے نزدیک تمام دنیا کے مسلمان کافر ہیں

خدا کا الہام ہے جو شخص تیری پیروی نہ کرے گا اور تیری بیعت میں داخل
رہے گا وہ خدا اور رسول (مرزا غلام احمد قادیانی) کی نافرمانی کرنے والا
ار معیار الاخیار مجموعہ اشتہارات ج ۳، ص ۲۷۵)

ہب میں مسلمانوں کو لڑکیاں دینا حرام ہیں

ت مسیح موعود کا حکم اور زبردست حکم ہے کہ کوئی احمدی غیر احمدی کو اپنی لڑکی نہ
ں ہر ایک احمدی کا فرض ہے۔" (برکات خلافت ص ۷۵، از مرزا محمود قادیانی)
ے ہماری نمازیں الگ کی گئیں ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا ان
ے روکا گیا ہے..... جو ہم ان کے ساتھ مل کر کر سکتے ہیں۔ دو قسم کے
یک دینی دوسرے دنیوی' دینی تعلقات کا سب سے بڑا ذریعہ عبادت
ی تعلقات کا بھاری ذریعہ رشتہ و ناطہ ہے۔ سو یہ دونوں ہمارے لئے
کہو کہ ہم کو ان کی لڑکیاں لینے کی اجازت ہے تو میں کہتا ہوں نصاریٰ
زت ہے۔" (کلمۃ الفصل ص ۱۶۹، از مرزا بشیر احمد پسر مرزا آنجہانی)

قائد اعظم کا جنازہ اور سر ظفر اللہ قادیانی

مولانا محمد اسحاق صاحب ہزاروی ڈسٹرکٹ خطیب ہزارہ، ایبٹ آباد نے جب ظفر اللہ سے سوال کیا کہ تم نے قائد اعظم کا جنازہ کیوں نہیں پڑھا تو ظفر اللہ قادیانی نے صاف جواب دیا کہ مولانا آپ مجھے کافر حکومت کا مسلمان ملازم یا مسلمان حکومت کا کافر ملازم سمجھیں۔

گوجرانوالہ میں ایک ناخوشگوار واقعہ

گوجرانوالہ کے محلّہ باغبانپورہ میں ایک مشہور مرزائی میت کے جنازہ میں بدقسمتی سے کئی مسلمان بھی محض برادری سسٹم کے لحاظ و ملاحظہ کی وجہ سے شریک ہو گئے اور سب سے زیادہ غم انگیز قابل صد افسوس بات یہ ہوئی کہ ایک مولوی صاحب نے مرزائیوں کی اجازت سے مسلمانوں کو الگ نماز جنازہ پڑھایا جب کہ مرزائی پہلے خود جنازہ پڑھ چکے تھے جب اس کا چرچا شہر میں ہوا تو عوام اور خواص میں سخت ہیجان پیدا ہوا۔ چنانچہ مختلف مکاتب فکر کے علماء سے فتویٰ دریافت کیا گیا تو ہر ایک عالم نے الگ الگ فتویٰ لکھا۔ ان تمام جوابات کا قدر مشترک درج ذیل ہے۔

از روئے شریع تمرزائی مرتد، کافر، دائرہ اسلام سے قطعاً خارج ہیں اور ان کو مسلمان سمجھنا کفر ہے، ان کا جنازہ جائز سمجھ کر پڑھنے پڑھانے والے عمداً یہ جانتے ہوئے کہ یہ میت مرزائی ہے تو وہ سب لوگ میت کی طرح کافر مرتد ہو گئے ان کو تجدید اسلام اور تجدید نکاح کرنا چاہیے توبہ استغفار کریں اور آئندہ اس کے لئے عہد کریں کہ کبھی ایسی حرکت نہ کریں گے۔ البتہ وہ لوگ جو اتفاقاً شریک ہوئے اور بالکل بے خبر تھے ان کو میت کے حال کا علم نہیں تھا وہ صرف توبہ استغفار کریں اور آئندہ کے لئے محتاط رہیں۔ نانچہ اس مختصر سے پمفلٹ میں ان تمام علماء کے فتاویٰ درج کر دیئے ہیں تا کہ مسلمانوں کو اس سے پوری آگاہی ہو اور آئندہ اس قسم کی غلطی کے ارتکاب سے محتاط رہیں۔

فتویٰ:.....الاستفتاء: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین کہ

(۱).....ایک مولوی صاحب باوجود علم و یقین کے ہوتے ہوئے کہ یہ میت مرزائی کی ہے عمداً نماز جنازہ پڑھائے اور اس کے لئے دعا مغفرت کرے۔

اورحضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

فعند ذلک ینزل اخی عیسیٰ ابن مریم من السماء (الحدیث)

(کنزالعمال ج ۱۴ ص ۶۱۹ حدیث ۳۹۷۲۶ باب نزول عیسیٰ علیہ السلام)

''تو اس وقت میرے بھائی حضرت عیسیٰ بن مریم آسمان سے نازل ہوں گے۔''

چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی روایت میں یہ جملہ بھی مذکور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: **ثم یموت فیدفن معی فی قبری** (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۸۰ باب قصہ الصیاد)

''پھر ان کی وفات ہوگی اور میرے مقبرہ اور روضہ میں میری قبر مبارک کے ساتھ ہی وہ دفن کیے جائیں گے''۔

اور خود مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ: **"الا یعلمون ان المسیح ینزل من السماء بجمیع علومه ولا یاخذ شیئاً من الارض مالهم لا یشعرون"**. (آئینہ کمالات اسلام ص ۴۰۹ خزائن ج ۵ ص ایضاً)

حضرت یوسف علیہ السلام کی توہین

''پس اس امت کا یوسف یعنی یہ عاجز (غلام احمد قادیانی) اسرائیلی یوسف علیہ السلام سے بڑھ کر ہے کیونکہ یہ عاجز قید کی دعا کر کے بھی قید سے بچایا گیا مگر یوسف بن یعقوب علیہما السلام قید میں ڈالا گیا۔'' (براہین حصہ پنجم ص ۷۶ خزائن ج ۲۱ ص ۹۹)

مسلمانوں کو اپنے ایمان پر مضبوط رہنا چاہیے اور ایمانی غیرت کو ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیے علماء گوجرانوالہ نے بروقت حقوق اور صحیح فتویٰ دیا ہے اللہ تعالیٰ اہل حق کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔ (**واللہ اعلم بالصواب و علمه اتم و احکم**)

احقر الناس ابوالزاہد محمد سرفراز، خطیب جامع گکھڑ و مدرس مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ ۲۴۔ ربیع الاول ۱۳۸۶ھ۔ ۴۔ جولائی ۱۹۶۶ء

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:
ف ینزل اخی عیسیٰ ابن مریم من السماء (الحدیث)
(کنز العمال ج۱۴ص۶۱۹ حدیث ۳۹۷۲۶ باب نزول عیسیٰ علیہ السلام)
ت میرے بھائی حضرت عیسیٰ بن مریم آسمان سے نازل ہوں گے۔''
عبداللہ بن عمروؓ کی روایت میں یہ جملہ بھی مذکور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
: ثم یموت فیدفن معی فی قبری (مشکوٰۃ ج۲ص۴۸۰ باب قصہ الصیاد)
فات ہوگی اور میرے مقبرہ اور روضہ میں میری قبر مبارک کے ساتھ ہی
گے''۔

انی لکھتا ہے کہ: "الا یعلمون ان المسیح ینزل من السماء بجمیع
ا من الارض مالھم لا یشعرون". (آئینہ کمالات اسلام ص۴۰۹ خزائن ج۵ص ایضاً)

علیہ السلام کی توہین

ت کا یوسف یعنی یہ عاجز (غلام احمد قادیانی) اسرائیلی یوسف علیہ السلام
یہ عاجز قید کی دعا کرکے بھی قید سے بچایا گیا مگر یوسف بن یعقوب
گیا۔'' (براہین حصہ پنجم ص۷۶ خزائن ج۲۱، ص۹۹)
ے ایمان پر مضبوط رہنا چاہیے اور ایمانی غیرت کو ہاتھ سے نہیں چھوڑنا
نے بروقت حقوق اور صحیح فتویٰ دیا ہے اللہ تعالیٰ اہل حق کو جزائے خیر
اللہ اعلم بالصواب و علمہ اتم و احکم)
اہد محمد سرفراز، خطیب جامع گکھڑ و مدرس مدرسہ نصرت العلوم
ں ۱۳۸۶ھ۔۴۔جولائی ۱۹۶۶ء

حضرت مولانا صوفی عبدالحمید خان صاحب سواتی

مہتمم مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

علماء امت اور جملہ مسلمانان عالم اور تمام طبقات امت کے نزدیک مرزائے قادیانی کو نبی یا مجدد ماننے والے مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں لہٰذا کسی مرتد کا جنازہ پڑھنا یا اس کے لیے دعا و استغفار کرنا قرآن وسنت اور اجماع امت سے حرام ہے اور دیدہ و دانستہ ایسا کرنے والا شخص خود کافر دائرہ اسلام سے خارج ہوجائے گا۔ لہٰذا تجدید اسلام اور نکاح ضروری ہے۔

علماء نے جو فتاویٰ صادر کیے ہیں۔ صحیح اور درست ہیں۔ واللہ اعلم۔

احقر عبدالحمید سواتی خطیب جامع مسجد نور و مہتمم مدرسہ نصرۃ العلوم نزد گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

حضرت مولانا محمد چراغ صاحب

مہتمم مدرسہ عربیہ گوجرانوالہ کا جواب

جواب درست ہے۔ محمد چراغ مہتمم مدرسہ عربیہ

حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب

خطیب جامع مسجد اہل حدیث گوجرانوالہ

امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث مغربی پاکستان

کوئی امام کسی مرزائی کا قادیانی ہو یا لاہوری نماز جنازہ عمداً پڑھائے اور مسلمان مقتدی جنازہ عمداً پڑھیں تو اس امام اور ان مقتدیوں کے کفر میں کیا شک رہ جاتا ہے ان تمام جنازہ پڑھنے والوں کو نئے سرے سے مسلمان ہونا چاہیے اور نکاح میں بھی تجدید کرانی چاہیے۔

(احقر العباد عبدالقیوم صدر مجلس احرار اسلام گوجرانوالہ)

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب

نائب مفتی جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور

الجواب مبسملاً و محمدلاً و مصلیاً و مسلماً۔

اگر انہوں نے اس مرزائی میت کو مسلمان سمجھ کر جنازہ پڑھا ہے تو یہ سب کے سب کافر ہو گئے۔ اسلام سے خارج ہو گئے۔ نہ ان کا نکاح باقی رہا اور نہ ان کو امام بنانا صحیح ہے۔ واللہ اعلم، کتبہ عزیز الرحمٰن نائب مفتی جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور ۲۳۔ ربیع الاول ۵۶ھ۔

حضرت مولانا محمد سعید صاحب

خطیب مسجد لانگریاں گوجرانوالہ

مرزا قادیانی اور اس کے متبعین از روئے شرع مرتد اور کافر ہیں اور میں کہتا ہوں کہ مرزائی کا جنازہ پڑھنے پڑھانے والے بھی کافر اور مرتد ہیں۔ لہٰذا ان کو توبہ اور تجدید ایمان اور نکاح دوبارہ کرنا فرض ہے۔ (محمد سعید خطیب جامع مسجد گلی لانگریانوالی گوجرانوالہ)

حضرۃ مولانا قاضی عبدالسلام صاحب

صدر مدرس مدرسہ انوار العلوم گوجرانوالہ

الجواب...... چونکہ کافر کا نماز جنازہ نصوص قطعی الثبوت والمعنیٰ سے ممنوع ہے اور قادیانی عقیدہ والے باجماع الامت از روئے کتاب اللہ والسنۃ کافر ہیں۔

(قاضی عبدالسلام مدرسہ انوار العلوم جامع مسجد گوجرانوالہ)

حضرت مولانا مفتی محمد خلیل صاحب

مہتمم مدرسہ اشرف العلوم گوجرانوالہ

الجواب...... نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم وعلی الہ واصحابہ اجمعین۔ جن لوگوں نے مرزائی میت کا جنازہ پڑھایا ہے انہوں نے سخت ترین جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ جو کفر ہے ان کا بائیکاٹ کرنا چاہیے تا آنکہ توبہ کریں اور تجدید ایمان کریں اور نکاح کی بھی تجدید کریں اور عام لوگوں کے سامنے معافی مانگیں اور ناک سے لکیریں نکالیں، منہ کالا کر کے گدھے پر چڑھا کر پھرایا جائے۔ واللہ اعلم (محمد خلیل مدرسہ اشرف العلوم باغبانپورہ گوجرانوالہ، ۱۵۔ ربیع الثانی ۸۶ھ)

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب

نائب مفتی جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور

سملاً و محمدلاً ومصلیاً و مسلماً.

نے اس مرزائی میت کو مسلمان سمجھ کر جنازہ پڑھا ہے تو یہ سب کے سب
سے خارج ہو گئے۔ نہ ان کا نکاح باقی رہا اور نہ ان کو امام بنانا صحیح ہے۔
حمٰن نائب مفتی جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور ۲۳۔ ربیع الاول ۵۶ھ۔

حضرت مولانا محمد سعید صاحب

خطیب مسجد لانگریاں گوجرانوالہ

وراس کے متبعین از روئے شرع مرتد اور کافر ہیں اور میں کہتا ہوں کہ
نے پڑھانے والے بھی کافر اور مرتد ہیں۔ لہٰذا ان کو توبہ اور تجدید ایمان
ض ہے۔ (محمد سعید خطیب جامع مسجد گلی لانگریانوالی گوجرانوالہ)

ضرۃ مولانا قاضی عبد السلام صاحب

صدر مدرس مدرسہ انوار العلوم گوجرانوالہ

نکہ کافر کا نماز جنازہ نصوص قطعی الثبوت والمعنیٰ سے ممنوع ہے اور
جماع الامت از روئے کتاب اللہ والسنۃ کافر ہیں۔

(قاضی عبد السلام مدرسہ انوار العلوم جامع مسجد گوجرانوالہ)

ضرت مولانا مفتی محمد خلیل صاحب

مہتمم مدرسہ اشرف العلوم گوجرانوالہ

ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی الہ واصحابہ اجمعین۔ جن لوگوں نے مرزائی
نہوں نے سخت ترین جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ جو کفر ہے ان کا بائیکاٹ
ریں اور تجدید ایمان کریں اور نکاح کی بھی تجدید کریں اور عام لوگوں
ور ناک سے لکیریں نکالیں، منہ کالا کر کے گدھے پر چڑھا کر پھرایا
مدرسہ اشرف العلوم باغبانپورہ گوجرانوالہ، ۱۵۔ ربیع الثانی ۸۶ھ)

مولانا مفتی بشیر حسین صاحب

خطیب جامع مسجد محلہ قبرستان گوجرانوالہ

الجواب...... وھو الموفق للصواب۔ صورت مسئولہ میں تمام مکاتیب فکر علماء کا متفقہ فیصلہ ہے کہ تمام مرزائی جو کہ مرزا غلام احمد متنبی کو ماننے والے ہیں دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور مرتد ہیں ایسے آدمیوں کے لئے نہ نماز جنازہ ہے اور نہ دعا مغفرت ہے۔

(خطیب جامع مسجد محلہ قبرستان گوجرانوالہ ۶۶/۶/۳)

جناب مولانا محمد صادق صاحب

خطیب زینۃ المساجد محلہ روڈا ضلع گوجرانوالہ

لہٰذا بصورت مسئولہ جس مولوی نے مرزائی کو مسلمان سمجھ کر اس کو امام بنانا اور اپنی مسجد میں رکھنا ہرگز جائز نہیں۔ اس کے پیچھے نماز محض باطل ہے۔

(۲)...... جس امام اور اس کے مقتدی نے مرزائی کو مسلمان سمجھ کر اس کا جنازہ پڑھایا اور اس کے لئے دعاء مغفرت کی ان کا نہ اسلام رہا نہ نکاح۔ ان پر فرض ہے کہ نئے سرے سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوں۔ صدق دل سے توبہ کریں اور ان کا نکاح دوبارہ پڑھیں۔ ورنہ مسلمان ان سے قطع تعلق کریں۔ واللہ ورسولہ اعلم (ابوداؤد محمد صادق غفرلہ، زینۃ المساجد گوجرانوالہ)

جناب مولانا احسان الحق صاحب

خطیب مسجد حاجی مہتاب دین صاحب گوجرانوالہ

غلام احمد قادیانی اور اس کو نبی یا مجدد ماننے والے سب کے سب دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور مرتدین ہیں۔ انہیں مسلمان جاننا یا مرنے کے بعد دعا مغفرت کرنا نماز جنازہ پڑھنا یا پڑھانا کفر و ارتداد ہے ایسوں پر تجدید اسلام و تجدید نکاح لازم ضروری ہے۔ ورنہ اہل اسلام پر فرض ہے کہ ان سے قطع تعلق کریں۔

حضرت مجیب مسئول کا جواب بالکل درست ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ و رسولہ اعلم ابو شعیب محمد احسان الحق قادری رضوی غفرلہ جامعہ رضویہ منظر الاسلام مسجد حاجی مہتاب دین گوجرانوالہ

غلطی کا اقرار اور توبہ

علماء کرام کے فتویٰ کے بعد جنازہ پڑھنے والے مسلمانوں نے اپنے جرم کا احساس کیا اور بعض نے مسجدوں اور عام مجمع میں اپنی غلطی کا اقرار اور توبہ کی کلمہ شہادت پڑھ کر نئے سرے سے اسلام و ایمان کی تجدید کی اور اپنے نکاح بھی دوبارہ پڑھوائے چنانچہ مولوی گل حسن شاہ صاحب بریلوی امام وخطیب مسجد حنفیہ باغبان پورہ نے اپنی غلطی کا اقرار کرتے ہوئے بعد از نماز مسجد کے عام مجمع میں سب لوگوں کے سامنے توبہ کی کلمہ پڑھ کر تجدید ایمان کیا اور اسی مجمع عام میں اپنا نکاح بھی دوبارہ پڑھوایا اور اسی مجلس میں ایک توبہ نامہ (بدست حاجی صوفی عبدالعزیز صاحب) پیش کیا۔ جس پر پڑھ کر مولوی صاحب مذکور نے دستخط کیے جو درج ذیل ہیں۔

مولوی صاحب کا توبہ نامہ

میں مولوی گل حسین شاہ امام وخطیب جامع مسجد باغبان پورہ گوجرانوالہ اقرار کرتا ہوں کہ مرزا غلام احمد قادیانی تمام امت مسلمہ کے نزدیک کافر دائرہ اسلام سے خارج ہے اور جو اس کو نبی یا کسی قسم کا پیشوا تسلیم کرے وہ بھی کافر دائرہ اسلام سے خارج ہے چونکہ میں نے ایک مرزائی میت کا جنازہ پڑھا پڑھایا جو صریح غلطی کی ہے جس سے میرا اسلام وایمان جاتا رہا۔ اب اس عام مجمع میں روبرو ان مسلمانوں کے توبہ وتجدید ایمان کرتا ہوں اور اقرار کرتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں، ان کے بعد کسی قسم کی نبوت نہیں ہو سکتی جو اقرار کرے گا کافر ہوگا اور روبرو گواہان کے اپنے نکاح کو بھی تجدید کرتے ہوئے پوری توبہ کر رہا ہوں تا کہ احکام اسلام کی پوری پابندی نصیب ہو جائے۔ خداوند کریم مجھے استقامت نصیب فرمائے اور دین اسلام پر قائم رکھے۔ آمین۔

دستخط: بقلم خود گل حسن شاہ

گواہ: (۱) صوفی عبدالعزیز (۲) چودھری غلام محمد کشمیری وغیرہ)

خانقاہوں کے منتظم خدمت گزار تھے اسی طرح وہ میدان جہاد کے شہسوار بھی تھے۔ اگر وہ دارالعلوم دیوبند کے منتظم اور مدرس ہیں تو شاملی کے میدان جہاد میں مجاہد و سپاہی بھی

غلطی کا اقرار اور توبہ

ا کے بعد جنازہ پڑھنے والے مسلمانوں نے اپنے جرم کا احساس کیا اور
مجمع میں اپنی غلطی کا اقرار اور توبہ کی کلمہ شہادت پڑھ کر نئے سرے سے
اور اپنے اپنے نکاح بھی دوبارہ پڑھوائے چنانچہ مولوی گل حسن شاہ
ب مسجد حنفیہ باغبان پورہ نے اپنی غلطی کا اقرار کرتے ہوئے بعد از
ب لوگوں کے سامنے توبہ کی کلمہ پڑھ کر تجدید ایمان کیا اور اسی مجمع عام
ھوایا اور اسی مجلس میں ایک توبہ نامہ (بدست حاجی صوفی عبدالعزیز
پڑھ کر مولوی صاحب مذکور نے دستخط کئے جو درج ذیل ہیں۔

وبہ نامہ

شاہ امام وخطیب جامع مسجد باغبان پورہ گوجرانوالہ اقرار کرتا
ں تمام امت مسلمہ کے نزدیک کافر دائرہ اسلام سے خارج ہے
ثبوا تسلیم کرے وہ بھی کافر دائرہ اسلام سے خارج ہے چونکہ میں
رہ پڑھا پڑھایا جو صریح غلطی کی ہے جس سے میرا اسلام وایمان
ں روبروان مسلمانوں کے توبہ وتجدید ایمان کرتا ہوں اور اقرار
علیہ وسلم آخری نبی ہیں، ان کے بعد کسی قسم کی نبوت نہیں ہوسکتی
روبرو گواہان کے اپنے نکاح کو بھی تجدید کرتے ہوئے پوری
سلام کی پوری پابندی نصیب ہو جائے۔ خداوند کریم مجھے
ین اسلام پر قائم رکھے۔ آمین۔

دستخط: بقلم خود گل حسن شاہ

وفی عبدالعزیز (۲) چودھری غلام محمد کشمیری وغیرہ)
ت گزار تھے اسی طرح وہ میدان جہاد کے شہسوار بھی تھے۔
ور مدرس ہیں تو شاملی کے میدان جہاد میں مجاہد وسپاہی بھی

ہیں اگر وہ خانقاہ امدادیہ کے بانی گوشہ نشین ہیں تو شاملی کے میدان جہاد میں بذات خود مسلمان فوج کے جرنیل وسپہ سالار بھی ہیں، اگر ایک طرف وہ دار العلوم دیوبند اور مسجد نبوی کے شیخ الحدیث ہیں تو ساتھ ہی وہ جزیرہ مالٹا (کالے پانی) میں قید فرنگ اور ہندوستان کی جنگ آزادی کے قائد بھی ہیں۔ خداوند قدوس ہم کو دین کی حفاظت کرنے والے بزرگان اسلاف کرام کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

اس مختصر رسالہ میں انتہائی اختصار کے ساتھ چند معروضات پیش کردی ہیں اور یہ ناچیز کوشش آپ حضرات کے سامنے کہاں تک اس میں کامیابی ہوئی اس کا اندازہ آپ ہی لگا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے دین کی خدمت اور رضاء کے لئے قبول فرمائے، آمین۔ **فقط واخر دعوانا ان الحمدللہ رب العلمین، و صلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد و الہ و اصحابہ اجمعین۔** ۲۴۔ اگست ۱۹۶۶ء، مطابق ۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۶ھ
احمد سعید ہزاروی مسجد بٹ آبادی حاکم رائے شہر گوجرانوالہ، ناظم اعلیٰ جمعیت علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ پاکستان۔ (کاتب بشیر احمد)

(۱) فتاویٰ عظیمہ من علماء الحنفیہ
(۲) عدم جواز نکاح مرزائی با مسلمہ سنیہ
(۳) عدم جواز صلوٰۃ جنازہ قادیانیہ

مضمون رسالہ اول: مرزا قادیانی کی طرف سے دعویٰ نبوت وتوہینات انبیاء علیہم السلام ومرزا قادانی کے عقائد انہی کی تصنیفات سے بحوالہ صفحات کتاب صراحۃً لکھا گیا ہے۔

دوم: اگر کوئی مسلمان اپنی لڑکی کا نکاح کسی مرزائی سے کردے اور بعد میں معلوم ہو کہ یہ شخص مرزائی ہے کیا یہ نکاح عندالشرع جائز ہے یا ناجائز اور پھر اس لڑکی کا نکاح ثانی بلا طلاق مرزائی دوسرا مسلمان کرسکتا ہے؟

سوم: جو شخص اس فتوے کے دیکھنے کے بعد کسی مرزائی کا جنازہ پڑھے یا پڑھائے اس کے واسطے شرعاً کیا حکم ہے۔ تجدید نکاح کرے یا نہ؟

فقیر حافظ سید پیر ظہور شاہ قادری وعظ الاسلام جلالپور جٹاں ضلع گجرات پنجاب

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے مریدوں کی بابت

سوال...... کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے کہ میں مسیح موعود ہوں اور عیسیٰ ابن مریم سے بڑھ کر ہوں جو کوئی مجھ پر ایمان نہ لائے گا وہ کافر ہے۔ خدا میری نسبت کہتا ہے کہ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں تو میرے واسطے ایسا ہے جیسا کہ میری اولاد جس سے تو راضی اس سے میں راضی۔ اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔ خدا عرش پر تیری حمد کرتا ہے۔ خدا نے مجھے قادیان میں اپنا سچا رسول کر کے بھیجا ہے اور خدا نے مجھ کو کرشن ہی کہا ہے معجزہ کوئی شے نہیں محض مسمریزم اور شعبدہ بازی ہے آیا اس قسم کے عقائد والے کو کافر کہا جائے یا نہ اس کی امامت وبیعت اور دوستی وسلام علیک اس سے اور اس کے مریدوں سے جائز ہے یا نہیں۔ **بینو بالتفصیل جزاکم اللہ الرب الجلیل۔**

الجواب...... **بسم اللہ الرحمن الرحیم . الحمدللہ و الصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم۔** امابعد! پس مخفی نہ رہے کہ عقائد مذکورہ کے ماسوا ملحد قادیانی کے اور بہت سے عقائد کفریہ ہیں۔

الجواب...... یہ عقائد ایسے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک مستقل طور پر مرزا ملحد کی تکفیر کے لئے کافی ہے کیونکہ ان میں یا توہین انبیاء علیہم السلام ہے یا ادعائے نبوت یا رد نصوص اور یہ سب کفر ہے پس مرزا قادیانی کے ملحد مرتد کافر دجال ہونے میں کوئی شک نہیں بلکہ قادیانی کا کفر تو ایسا ہے جس میں کسی بھی اہل اسلام عالم یا غیر عالم کو کوئی شک وشبہ اور تردد نہیں ہے مومن کا دل ایسے عقائد سے یہی اس کفر کی شہادت دے دیتا ہے۔ فقط واللہ اعلم حررہ العاجز یوسف عفی عنہ از بگیلے والا۔

الجواب...... بلاشبہ مرزا قادیانی بوجہ کثیرہ قطعاً یقیناً کافر مرتد ہے ایسا کہ جو اس کے اقوال پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ جانے خود کافر مرتد ہے۔

حدیث شریف **لاتواکلوھم ولا تشاربوھم ولا تجالسو ھم** نہ ان کے ساتھ کھانا کھاؤ نہ پانی پیو نہ اس کے پاس بیٹھو اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے۔ **ولا ترکنو الی**

مد قادیانی اوراس کے مریدوں کی بابت

تے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ مرزا غلام
یح موعود ہوں اور عیسیٰ ابن مریم سے بڑھ کر ہوں جو کوئی مجھ پر ایمان نہ
ری نسبت کہتا ہے کہ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں تو میرے
ں اولاد جس سے تو راضی اس سے میں راضی۔ اگر تو نہ ہوتا تو میں
ش پر تیری حمد کرتا ہے۔ خدا نے مجھے قادیان میں اپنا سچا رسول کر کے
ن ہی کہا ہے معجزہ کوئی شے نہیں محض مسمریزم اور شعبدہ بازی ہے آیا
ر کہا جائے یا نہ اس کی امامت وبیعت اور دوستی وسلام علیک اس سے
ز ہے یا نہیں۔ بینو بالتفصیل جزاکم الله الرب الجلیل۔
لله الرحمن الرحیم . الحمدلله و الصلوٰة والسلام
بعد! پس مخفی نہ رہے کہ عقائد مذکورہ کے ماسوا ملحد قادیانی کے اور

ے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک مستقل طور پر مرزا ملحد کی تکفیر کے لئے
انبیاء علیہم السلام ہے یا ادعائے نبوت یا رد نصوص اور یہ سب کفر ہے
ر دجال ہونے میں کوئی شک نہیں بلکہ قادیانی کا کفر تو ایسا ہے جس
ر عالم کو کوئی شک وشبہ اور تردد نہیں ہے مومن کا دل ایسے عقائد سے
ہے۔ فقط واللہ اعلم حررہ العاجز یوسف عفی عنہ از بگیلے والا۔
ا قادیانی بوجہ کثیرہ قطعاً یقیناً کافر مرتد ہے ایسا کہ جو اس کے
جانے خود کافر مرتد ہے۔

لوهم ولا تشاربوهم ولا تجالسو هم نہ ان کے ساتھ
کے پاس بیٹھو اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے۔ ولا ترکنو الی

الذین ظلموا فتمسکم النار۔ (ھود آیت ۱۱۳) ظالموں کی طرف نہ جھکو ایسا نہ ہو کہ تمہیں دوزخ کی آگ چھوئے واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ محمد عبدالرحمٰن البہاری عفی عنہ۔ الجواب صحیح: محمد عبدالمجید سنبلی عفی عنہ جواب صحیح ہے۔ کریم بخش عفی عنہ سنبلی۔ صحیح الجواب عبدہ المذنب احمد رضا عفی عنہ بریلوی۔ صحیح الجواب عبدہ المذنب ظفر الدین عفی عنہ بریلوی۔ جواب درست ہے عبدالوحید مدرس اول نعمانیہ امرتسر۔ صحیح الجواب بندہ فتح الدین از ہوشیاری پور سنی حنفی قادری رضوی، عبدن المصطفیٰ ظفر الدین احمد بریلوی محمدی سنی حنفی بہاری، ابوالفیض غلام محمد سنی حنفی قادری بریلوی نواب مرزا عبدالنبی جواب ٹھیک ہے۔ الجواب صحیح خادم العلماء بندہ امام الدین کپورتھلوی ہذا الجواب صحیح سید علی عفی عنہ القادری الجالندھری وجدتہ صحیحاً ملیحاً مسکین عبداللہ شاہ مولوی پلٹن نمبر ۶۹ سیالکوٹی ثم گجراتی مہر دار الافتا مدرسہ اہل سنت و جماعت معروف بنام نامی منظر الاسلام بریلوی قولنا بہ ھذا الحکم ثابت فقیر سعد اللہ شاہ ولائتی ساکن سوات بنیر ملک ماتحت اخون صاحب سوات۔ الجواب صحیح احقر الزمان محمد حسن مدرسہ نعمانیہ امرتسر ہذا الجواب صحیح محمد اشرف مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور جوابات مذکورہ بالا مطابق اہل سنت والجماعت ہیں۔ احقر الزمان خاکسار سید حسن عفی عنہ مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور الجواب صحیح لاشک فیہ مسکین علم الدین لاہور ہذا الجواب صحیح لاشک فی محمد رشید الرحمٰن عفی عنہ لقد اصاب من اجاب حررہ الفقیر المفتی ولی محمد جالندھری مرزا غلام احمد قادیانی کے اعتقادات مذکورہ اور اعتقادات کفریہ نقل کر کے علمائے ہندوستان پنجاب کی خدمت میں پیش کیے گئے۔ سب نے بالاتفاق اس کو دائرہ اسلام سے خارج کیا اس کے ساتھ اسلامی معاملات مثل ملاقات وسلام وکلام کرنے سے منع کر دیا ہے اور قریب قریب ان ہر سہ رسائل میں دوسو علماء کی مہریں ودستخط ثبت ہیں۔ نعمۃ ابوسعید محمد حسین بٹالوی حنفی اہل حدیث جو شخص خدا کے متعلق اس قسم کے عقائد رکھے جو سوال میں درج ہیں یا مدعی رسالت ہو اگر وہ مجنون نہیں تو کافر ہے۔ حررہ ابوالفضل محمد حفیظ اللہ دارالعلوم لکھنؤ، الجواب صحیح ابوانعماد محمد شبلی جیراجپوری مدرس دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ۔ الجواب صحیح سید علی زینی عفی عنہ مدرس مدرسۃ العلوم دارالندوۃ لکھنؤ، ان عقائد کا معتقد کافر ہے حررہ محمد واحد نور رامپوری مرزا قادیانی

اصولی اسلامی کا منکر ہے اور ملحد اس کی امامت بیعت اور محبت بالکل ناجائز ہے۔ رقمیہ احقر العباد الی اللہ الصمد مرید احمد میانوالی بے شک مرزا قادیانی کے عقائد و اقوال حد کفر تک پہنچ گئے ہیں اس لئے اس کے کفر میں کوئی شک نہیں، محمد کفایت اللہ عفی عنہ مدرس مدرسہ آئینہ دہلی۔ الجواب صحیح محمد قاسم عفی عنہ مدرس مدرسہ آئینہ دہلی ایسا شخص بے شک دائرہ اسلام سے خارج ہے حبیب احمد مدرس مدرسہ فتح پوری دہلی۔ جواب صحیح ہے۔ الجواب صحیح سید انظار حسین عفی عنہ مدرس مدرسہ آئینہ دہلی الجواب صحیح محمد کرامت اللہ دہلی جواب صحیح ہے ابو محمد عبد الحق دہلوی ۔ جواب صحیح ہے۔ محمد امین مدرس مدرسہ آئینہ دہلی۔ قادیانی نص قطعی کا منکر ہے اور جو نصوص قطعیہ سے منکر ہوتا ہے وہ کافر ہے پس قادیانی دعاوی مذکورہ کا مدعی ہے تو وہ بے شک کافر ہے حررہ امانت اللہ علی گڑھ، الجواب صحیح محمد لطیف اللہ از علی گڑھ۔ مرزا قادیانی اور اس کے پیرو یہ سب کے سب کافر ہیں نصیر الدین خاں۔ غلام مصطفےٰ، ابراہیم، محمد سلطان احمد خان، محمد رضا خان۔ مرزا قادیانی اور اس کے معتقد اور مرید اور دوست مثل بوسلیم کے کافر ہیں حررہ عین الہدیٰ اساہ عفی عنہ قادری از کلکتہ۔ قادیانی خنزیر مسیلمہ کذاب قادیان میں رہتا ہے مفتری زندیق مردود کافر نائب ابلیس لعنت اللہ علیہ زندیق کی توبہ قبول نہیں۔ شریعت محمدیہ میں واجب القتل ہے جمال الدین از ریاست کشمیری ضلع شہر مظفر آباد الجواب صحیح احمد جی علاقہ چھچھ موضع پانڈ نک الجواب صحیح سید حافظ محمد حسین واعظ ساڈھورہ ضلع انبالہ بے شک جو آدمی امور قطعیہ کا منکر ہے وہ کافر ہے قرآن شریف معجزہ کا ثبت ہے اس کا انکار کفر ہے اور ایسے آدمی کی بیعت بھی کفر ہے اور مسلمان جاننا درست نہیں حررہ احمد علی صفی عنہ مدرس مدرسہ اسلامیہ اندر کوٹ میرٹھ جواب درست ہے۔ عبد اللہ خان مدرس اسلامیہ شہر میرٹھ جو شخص کسی پیغمبر کی نبوت کا انکار کرے یا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا انکار کرے وہ کافر ہے عبد السلام پانی پتی۔ الجواب صحیح فضل احمد ضلع پشاور علاقہ مردان تحصیل صوابے۔ مرزا قادیانی کے عقائد اس حد تک یقیناً پہنچ گئے ہیں کہ دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا حکم عائد ہو جائے دعویٰ نبوت اس کے اور اس کے مریدوں کی تصنیفات میں بصراحتہ موجود ہے انبیاء علیہم السلام پر اپنی فضیلت اور انبیاء علیہم السلام کی شان میں ہتک اور

نکر ہے اور ملحد اس کی امامت بیعت اور محبت بالکل ناجائز ہے۔ رقمیہ احقر
یداحمد میانوالی بے شک مرزا قادیانی کے عقائدو اقوال حد کفر تک پہنچ گئے
کے کفر میں کوئی شک نہیں، محمد کفایت اللہ عفی عنہ مدرس مدرسہ آمینہ دہلی۔
عفی عنہ مدرس مدرسہ آئینہ دہلی ایسا شخص بے شک دائرہ اسلام سے خارج
ل مدرسہ فتح پوری دہلی۔ جواب صحیح ہے۔ الجواب صحیح سید انظار حسین عفی
ینہ دہلی الجواب صحیح محمد کرامت اللہ دہلی جواب صحیح ہے ابو محمد عبدالحق دہلوی
امین مدرس مدرسہ آمینہ دہلی۔ قادیانی نص قطعی کا منکر ہے اور جو نصوص
ہے وہ کافر ہے پس قادیانی دعاوی مذکورہ کا مدعی ہے تو وہ بے شک کافر
لی گڑھ، الجواب صحیح محمد لطیف اللہ از علی گڑھ۔ مرزا قادیانی اور اس کے
، کافر ہیں نصیر الدین خاں۔ غلام مصطفےٰ، ابراہیم، محمد سلطان احمد خان،
قادیانی اور اس کے معتقد اور مرید اور دوست مثل بوسلیم کے کافر ہیں
ہ عفی عنہ قادری از کلکتہ۔ قادیانی خنزیر مسیلمہ کذاب قادیان میں رہتا
ودود کافر نائب ابلیس لعنت اللہ علیہ زندیق کی توبہ قبول نہیں۔ شریعت
ں ہے جمال الدین از ریاست کشمیری ضلع شہر مظفر آباد الجواب صحیح احمد
رنگ الجواب صحیح سید حافظ محمد حسین واعظ ساڈھورہ ضلع انبالہ بے شک
ے وہ کافر ہے قرآن شریف معجزہ کا ثبت ہے اس کا انکار کفر ہے اور
کفر ہے اور مسلمان جاننا درست نہیں حررہ احمد علی صفی عنہ مدرس مدرسہ
جواب درست ہے۔ عبداللہ خان مدرس اسلامیہ شہر میرٹھ جو شخص کسی
ے یا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا انکار
سلام پانی پتی۔ الجواب صحیح فضل احمد ضلع پشاور علاقہ مردان تحصیل
کے عقائد اس حد تک یقیناً پہنچ گئے ہیں کہ دائرہ اسلام سے خارج
ئے دعویٰ نبوت اس کے اور اس کے مریدوں کی تصنیفات میں
ہم السلام پر اپنی فضیلت اور انبیاء علیہم السلام کی شان میں ہتک اور

استخفاف سے ان کی کتابیں واشتہار و رسالے مملو ہیں معجزات وخوارق عادت کی دور از کار تاویلیں نصوص قطعیہ کی تحریف معنوی ان کا ادنیٰ کرشمہ ہے لہٰذا اس کے کافر ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں اور ان کی بیعت حرام ہے اور امانت ہرگز جائز نہیں واللہ اعلم بالصواب کتبہ الراجی الی اللہ محمد کفایت اللہ شاہجہانپوری خاکسار مولوی محمد کفایت اللہ صاحب کے جواب سے اتفاق کرتا ہے کتبہ مشتاق احمد مدرس گورنمنٹ سکول دہلی مرزا غلام احمد دائرہ اسلام سے خارج ہے محمد اسحاق لدھیانوی بے شک الفاظ مذکورہ مسطورہ فتویٰ کفر کے ہیں اور قائل ان کا کافر ہے اگر مرزا مذکور سے یہ الفاظ تقریراً یا تحریراً ثابت ہیں تو بس کافر ہے راقم فقیر امانت علی ازنکودریہ۔ شخص مدعی حال نبوت ورسالت کا ہے اور یہ کفر ہے اس کے دعویٰ کا ہر ایک کلمہ کئی کئی کفریات پر مشتمل ہے۔ پس شریعت غرا میں قائل ان کلمات اور دعاوی کا مثل فرعون دجال مسیلمہ کذاب کے ہے اسی کے ساتھ بیعت وغیرہ سلام وکلام شرع میں کفر ہے کتبہ محمد محی الدین صدیقی الحنفی عفی عنہ مدرس نصرۃ الحق حنفیہ امرتسر۔ ایسا دعویٰ کرنے والا کافر ہے اور اس کے مرید اور معتقد جو ایسے مدعی مفتری کو اس کے تعاویل کافر بہ اور دعاوی باطلہ میں سچا جانتے ہیں اور راضی ہیں وہ بھی کافر ہیں اس لئے کہ الرضاء بالکفر کفر حررہ عبدالغفار خان رامپوری ذالک الکتب لاریب فیہ محمد امانت اللہ رامپوری۔ الجواب صحیح محمد ضیاء اللہ خان رامپوری۔ حق تعالیٰ شانہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین فرمایا ہے چنانچہ ارشاد ہے ولکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیین اور نیز باجماع امت ثابت ہے کہ انبیاء ورسل افضل الخلق ہیں۔ لہٰذا جو شخص اپنے لئے رسالت کا مدعی ہے اور عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ سے اپنے آپ کو افضل جانتا ہے وہ کتاب اللہ کا مکذب ہے۔ دائرہ اسلام سے خارج ہے اس کی اور اس کے اتباع کی امامت اور بیعت ومحبت ناجائز اور حرام ہے ایسے شخص سے اور اس کے اذناب سے سلام کلام ترک کرنا چاہیے حررہ خلیل احمد سہارنپوری۔ صحیح الجواب محمد کفایت اللہ سہارنپوری الجیب مصیب حافظ محمد شہاب الدین لدھیانوی۔ الجواب صحیح فضل احمد رائے پور گوجراں۔ الجواب صحیح والقول نجیح والمذنب ابوالرجال غلام محمد ہوشیارپوری اصاب من اجاب محمد ابراہیم وکیل اسلام لاہور ریۃ فوجدۃ صحیحاً نبی بخش حکیم رسول نگری۔

الجواب صحیح عنایت الٰہی سہارنپوری مہتمم مدرسہ عربیہ سہارنپور۔ الجواب صحیح محمد بخش عفی عنہ سہرائے۔ الجواب صحیح صدیق احمد انبوٹھوی۔ الجواب صحیح احقر الزمان گل محمد خان مدرس مدرسہ عالیہ دیو بند۔ صحیح الجواب عبدہ محمد مدرس مدرسہ اسلامیہ دیو بند۔ الجواب غلام رسول عفی عنہ مدرس مدرسہ عربیہ دیو بند۔ الجواب صحیح عزیز الرحمٰن مفتی مدرس عالیہ عربیہ دیو بند۔ اصاب المجیب محمد حسن عفی عنہ مدرس مدرسہ دیو بند۔ الجواب صحیح بندہ محمود مدرس اول مدرسہ عالیہ دیو بند۔ الجواب صحیح قادر بخش عفی عنہ جامع مسجد سہارنپور، الجواب صحیح بندہ عبدالمجید۔ الجواب صحیح علی اکبر المجیب صادق محمد یعقوب المجیب مصیب۔ عبدالخالق بمقتضائے کوائف مندرجہ بیان سائل ہرایک جواب مطابق سوال صحیح ودرست ہے اور ہرایک جواب کی تائید کے ادلہ قطعیہ موئد ہیں اور کتب شرعیہ مملوکتہ احقرِ العباد اللہ الصمد ابوالرجا غلام احمد ہوشیار پوری الجواب صحیح نوراللہ خان الجواب صحیح محمد فتح علی شاہ الجواب صحیح فقیر غلام رسول مدرسہ حمیدیہ لاہور۔ الجواب صحیح احمد علی شاہ اجمیری ہذا ہوالحق جمال الدین کوٹھالوی المجیب مصیب احمد علی عفی عنہ بٹالوی جوابِ درست ہے سلطان احمد گنجوی جواب درست ہے احمد علی عفی عنہ سہارنپوری الجواب صحیح محمد عنظی متوطن گکھڑ۔ جواب صحیح ہے فقیر غلام اللہ قصوری۔ جواب صحیح ہے محمد اشرف علی عفی عنہ ہوں ہندوستان ما اجاب بہ المجیب فھو فیہ مصیب غلام احمد امرتسری ایڈیٹر اہل فقہ من قال سواذالک قد قال محالا حررہ ابوالہاشم محبوب عالم عفی عنہ توکلی سیدوی ضلع گجرات۔ جواب درست ہے عبدالصمد مدرس مدرسہ دیو بند ذالک کذالک فقیر فتح محمد عفی عنہ الجواب صحیح شیر محمد عفی عنہ لاریب فی ماکتب رحیم بخش جالندھری۔ الجواب صحیح ابوعبدالجبار محمد جمال امرتسری۔ جواب صحیح ہے عبدالکریم مجددی ساکن ترنڈہ محمد خاں ضلع حیدرآباد سندھ۔ الجواب صحیح فقیر محمد باقر نقشبندی مدرس مشن کالج لاہور۔ الجواب صحیح لاریب فیہ محمد رحیم اللہ دہلی۔ الجواب صحیح محمد وصیت علی مدرس مدرسہ مولوی عبدالرب صاحب مرحوم دہلی۔ ھذا ھوالحق خادم حسین مدرس مدرسہ مولوی عبدالرب صاحب دہلی۔ الجواب صحیح عزیز احمد مدرس مدرسہ حسین بخش دہلی المجیب مصیب محمد احکم مدرس مدرسہ بارہ ہندوراؤ دہلی۔ الجواب صحیح عبدالرحمٰن مدرس مدرسہ مولوی عبدالرب صاحب دہلی۔ الجواب صحیح بندہ ضیاءالحق

ئی سہارنپوری مہتمم مدرسہ عربیہ سہارنپور۔ الجواب صحیح محمد بخش عفی عنہ
صدیق احمد انبوٹھوی۔ الجواب صحیح احقر الزمان گل محمد خان مدرس مدرسہ
ب عبدہ محمد مدرس مدرسہ اسلامیہ دیو بند۔ الجواب غلام رسول عفی عنہ
بند۔ الجواب صحیح عزیز الرحمٰن مفتی مدرس عالیہ عربیہ دیو بند۔ اصاب
مدرس مدرسہ دیو بند۔ الجواب صحیح بندہ محمود مدرس اول مدرسہ عالیہ
در بخش عفی عنہ جامع مسجد سہارنپور، الجواب صحیح بندہ عبدالمجید۔
ب صادق محمد یعقوب المجیب مصیب۔ عبدالخالق بمقتھائے کوائف
ب جواب مطابق سوال صحیح و درست ہے اور ہر ایک جواب کی تائید
ور کتب شرعیہ مملوکتہ احقر العباد اللہ الصمد ابوالرجا غلام احمد ہوشیار
خان الجواب صحیح محمد فتح علی شاہ الجواب صحیح فقیر غلام رسول مدرسہ
احمد علی شاہ اجمیری ہذا ہوالحق جمال الدین کوٹھالوی المجیب مصیب
ب درست ہے سلطان احمد گنجوی جواب درست ہے احمد علی عفی عنہ
ظی متوطن گکھڑ۔ جواب صحیح ہے فقیر غلام اللہ قصوری۔ جواب صحیح
ں ہندوستان ما اجاب بہ المجیب فھو فیہ مصیب غلام احمد امرتسری
لک قد قال محالا حررہ ابوالہاشم محبوب عالم عفی عنہ توکلی سیدوی
ب ہے عبدالصمد مدرس مدرسہ دیو بند ذالک کذالک فقیر فتح
ا عنہ لاریب فی ماکتب رحیم بخش جالندھری۔ الجواب صحیح
ا۔ جواب صحیح ہے عبدالکریم مجددی ساکن ترنڈہ محمد خاں ضلع
یر محمد باقر نقشبندی مدرس مشن کالج لاہور۔ الجواب صحیح لاریب
ح محمد وصیت علی مدرس مدرسہ مولوی عبدالرب صاحب مرحوم
درس مدرسہ مولوی عبدالرب صاحب دہلی۔ الجواب صحیح عزیز
ا المجیب مصیب محمد احکم مدرس مدرسہ بارہ ہندو راؤ دہلی۔
ہ مولوی عبدالرب صاحب دہلی۔ الجواب صحیح بندہ ضیاءالحق

عفی عنہ الجواب صحیح محمد پردل دہلی الجواب صحیح ولی محمد کرنالوی شخصیکہ رسالت باشد منکر نص قطعی است ولکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیین ودر نظر منکر قطعیات اختلاف نیست درہ چنیں کساں بیعت ومحبت چہ معنی دار والرقم غلام احمد مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور۔

سبّ نبی کفر ہے اور دعویٰ نبوت کفر ہے اور دعوت نبوت کفر ہے نبی سے اپنے آپ کو افضل سمجھنے والا کافر ہے ابوبکر علی احمد محمود اللہ شاہ بدیوانی عفی عنہ کچھ شک نہیں کہ مرزا قادیانی ایک دہریہ معلوم ہوتا ہے مفتری علی اللہ ہے اس کے الہامات سے معلوم ہوا کہ اسے خدا پر ایمان نہیں کیونکہ خدا پر ایمان رکھنے والا اس قسم کے افترا نہیں کیا کرتا اس لئے میرا یقین ہے کہ مرزا قادیانی جو کچھ کرتا ہے سب دنیا سازی کے لئے کرتا ہے پس اس کی امامت جائز نہیں ابوالوفاء ثناءاللہ امرتسری چونکہ شخص مذکور اپنے کو سچا رسول کہتا ہے اور رسالت کا ختم ہو جانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نصوص قطعیہ یقینہ سے ثابت ہے جو حد تواتر میں داخل ہے اس لئے وہ شخص بلاشبہ دائرہ اسلام سے خارج ہے پس امامت یا بیعت و دوستی سلام کلام اس سے اور اس کے مریدوں سے جائز نہ ہوگا واللہ اعلم احقر محمد رشید مدرس دوم مدرسہ جامع العلوم کانپور۔ جواب صحیح ہے محمد اسحاق عفی عنہ مدرس مدرسہ جامع العلوم کانپور۔ الاجویت صحیح مقبول حسن عفی عنہ مدرس سیوم مدرسہ جامع العلوم کانپور لقد اجاب من اصاب مشتاق احمد اول مدرس فیض عام کانپور جو کلمات سوال میں مذکور ہیں ہر ایک کلمہ کا مرتکب اشد کافر ہے العاجز عبدالمنان وزیرآبادی۔ مرزا غلام احمد کے خیالات اور عقائد اکثر ایسے ہیں جن سے فتویٰ کفر عائد ہوتا ہے یوسف علی عفا عنہ میرٹھی خیر نگری۔ جواب صحیح ہے محمد عبداللہ ناظم دینیات مدرستہ العلوم علی گڑھ تمام علماء نے اس کے کافر ہونے پر اتفاق کر لیا ہے کوئی گنجائش تاویل کی نہیں لہٰذا اس کی بیعت اور اس کی پیرو سے مجالست و مواکلت قطعی حرام ناجائز ہے ابوالمعظم سید محمد اعظم شاہجہانپوری میری نظر سے مرزا کی کتابیں گزریں ان میں صراحتہ عقائد کفریہ مرقوم ہیں۔ لہٰذا میں باعتبار ان کتابوں کے مرزا قادیانی کو کفر سمجھتا ہوں غلام محی الدین امام جامع مسجد شاہجہانپوری۔ مرزا قادیانی کی کتابوں میں بہت سے کفریات موجود ہیں جو نصوص قاطعہ کے خلاف ہیں۔ لہٰذا وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے عبدالکریم عفی عنہ از

ہیں جو کافر نہ کہے اس کی تکفیر میں توقف یا شک وتردد رکی وغرر ومجمع الانہر ودرمختار وفتاویٰ خیریہ وبزازیہ وغیرہ میں ہے۔ من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر یعنی جو شخص اس کے کفر وعذاب میں شک کرے یقیناً خود کافر ہے واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ محمد عبدالرحمٰن البہاری عفی عنہ۔ صحیح الجواب احمد رضا عفی عنہ۔ الجواب صحیح محمد عبدالمجید سنبلی عفی عنہ۔ صحیح الجواب عبدہ ظفر الدین بریلوی حنفی قادری رضوی عبدالان المصطفیٰ ظفر الدین احمد بریلوی سردار الافتاء مدرسہ اہل سنت وجماعت بریلوی نظر الاسلام۔ الجواب صحیح والمجیب مصیب احقر زمن محمد حسن مدرس مدرسہ نعمانیہ امرتسر۔ جواب صحیح ہے سید حسن عفی عنہ مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور۔ جواب صحیح ہے کریم بخش سنبلی عفی عنہ۔ الجواب صحیح عبدالوحید مدرس اول مدرسہ نعمانیہ امرتسر۔ ھذا الجواب صحیح محمد اشرف مدرس نعمانیہ لاہور۔ قولنا بہ ہذا الحکم ثابت فقیر سعد اللہ شاہ ساکن سوات بنیر وجدتہ صحیحا ملیحا مسکین عبداللہ شاہ مولوی پلٹن نمبر ۱۹ سیالکوٹی ثم گجراتی۔ جواب صحیح ہے بندہ امام الدین کپورتھلوی۔ ہذا الجواب صحیح سید علی جالندھری ۱۲ القد اصاب من اجاب حررہ الفقیر المفتی ولی محمد جالندھری۔ الجواب صحیح بندہ فتح الدین ہوشیار پوری ھذا الجواب صحیح لا شک فی محمد رشید الرحمٰن۔ الجواب صحیح لا شک فیہ علم الدین لاہوری۔ جو ایسے شخص کو مسلمان سمجھتا ہے وہ یا جاہل ہے یا بدعقائد بیعت اور امامت ایسے شخص کو درست نہیں۔ کتبہ ابوالفصل محمد حفیظ اللہ مدرس دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنو۔ الجواب صحیح سید علی زینی مدرس دارالعلوم ندوۃ لکھنو۔ الجواب صحیح والمجیب مصیب ابوالعماد محمد شبلی عفی عنہ جی راجپوری مدرس دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنو ایسا شخص جاہل ہے اس کو سمجھانا چاہیے اور اگر وہ اپنی غلطی پر مصر ہو اور ہٹ دھرمی کرے تو اس کی امامت سے بچنا چاہیے اور بیعت ایسے شخص سے نہ کی جائے یہ شخص بدعتی ہے۔ حررہ واحد نور رامپوری بہتر ہی ہے کہ ایسے شخص کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔ حررہ محمد امانت علی گڑھ۔ ھذا الجوبۃ صحیح محمد لطف اللہ علی گڑھ۔

جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کو مسلمان جانے گو اس کے طریقے پر نہ ہو یا مرید نہ ہو مگر وہ ایسا ہے جیسا کہ شمر اور ابن زیاد اور یزید اور ابن ملجم کو مسلمان جانتا ہے اور جاننے والا ہے منافق اور خارجی ہے حررہ عین الہدیٰ شاہ قادری از کلکتہ ایسا شخص جاہل ہے کفر اور اسلام میں تمیز نہیں

اس کی تکفیر میں توقف یاشک وترددر کی وغرر و مجمع الانہر ودرمختار و فتاویٰ
رہ میں ہے۔من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر یعنی جوشخص
میں شک کرے یقیناً خود کافر ہے واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ محمد عبدالرحمٰن البہاری
احمد رضا عفی عنہ۔الجواب صحیح محمد عبدالمجید سنبلی عفی عنہ۔صحیح الجواب عبدہ
نفی قادری رضوی عبدالان المصطفیٰ ظفرالدین احمد بریلوی سردار الافتاء
اعت بریلوی نظر الاسلام۔الجواب صحیح والمجیب مصیب احقر زمن محمد حسن
رتسر۔جواب صحیح ہے سید حسن عفی عنہ مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور۔جواب
لی عفی عنہ۔الجواب صحیح عبدالوحید مدرس اول مدرسہ نعمانیہ امرتسر۔ھذا
مدرس نعمانیہ لاہور۔قولنا بہ ہذا الحکم ثابت فقیر سعداللہ شاہ ساکن سوات
کین عبداللہ شاہ مولوی پلٹن نمبر ۱۹ سیالکوٹی ثم گجراتی۔جواب صحیح ہے
ہلوی۔ہذا الجواب صحیح سید علی جالندھری ۱۲ لقد اصاب من اجاب حررہ
لندھری۔الجواب صحیح بندہ فتح الدین ہوشیار پوری ھذا الجواب صحیح لا
۔الجواب صحیح لاشک فیہ علم الدین لاہوری۔جوایسے شخص کو مسلمان
ہے یابدعقائد بیعت اور امامت ایسے شخص کو درست نہیں۔کتبہ ابوالفصل
علوم ندوۃ العلماء لکھنو۔الجواب صحیح سید علی زینی مدرس دارالعلوم ندوۃ
ب مصیب ابوالعماد محمد شبلی عفی عنہ جی راجپوری مدرس دارالعلوم ندوۃ
ل ہے اس کو سمجھانا چاہیے اور اگر وہ اپنی غلطی پر مصر ہو اور ہٹ دھرمی
سے بچنا چاہیے اور بیعت ایسے شخص سے نہ کی جائے یہ شخص بدعتی
وری بہتر ہی ہے کہ ایسے شخص کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔حررہ محمد
بہ صحیح محمد لطف اللہ علی گڑھ۔

رقادیانی کو مسلمان جانے گو اس کے طریقے پر نہ ہو یا مرید نہ ہو مگر وہ
یاداور یزیداور ابن ملجم کو مسلمان جانتا ہے اور جاننے والا ہے منافق
ری شاہ قادری از کلکتہ ایسا شخص جاہل ہے کفر اور اسلام میں تمیز نہیں

رکھتا اس کی امامت اور بیعت قبول نہیں ہے یا واقف متعصب ہے اس کو توبہ کرنی چاہیے ورنہ یہ تعصب بے محل مخل امامت وارشاد ہوگا۔حررہ ابوالحامد محمد عبدالحمید عفی عنہ حنفی القادری الانصاری النظامی لکھنوی۔ھذا الاجوبت صحیح ابوسعید محمد صدیق عبدالخالق لکھنوی اصاب من اجاب محمد عبدالعزیز لکھنوی۔صحیح الجواب عبدالخالق لکھنوی۔الجواب صحیح ولی محمد کرنالوی صحیح الجواب محمد قاسم عبدالقیوم الانصاری لکھنوی۔اصاب من اجاب محمد برکت اللہ لکھنوی۔الجواب صحیح محمد عبدالہادی الانصاری لکھنوی۔صحیح الجواب محمد عبیداللہ لکھنوی۔ایسا شخص فاسق ہے محمد عبدالغنی مدرس مدرسہ فتح پوری دہلی۔الجواب صحیح بندہ محمد قاسم مدرس مدرسہ آمینہ دہلی الجواب۔صحیح محمد کرامت اللہ دہلوی۔الجواب صحیح والمجیب نجیح بندہ محمد آمین مدرس مدرسہ آمینہ دہلی۔الجواب صحیح محمد عبدالحق دہلوی جوشخص مرزا کے عقائد معلوم کر کے اس کو کافر و خارج دائرہ اسلام نہ جانے وہ بھی اسی کا پیرو ابومحمد سعید محمد حسین بٹالوی اگر غلام احمد کے عقائد کو یہ عقائد کفریہ جانتا ہے اور پھر ان سے راضی وخوش ہے تو یہ بھی کافر ہے لان الرضا بالکفر کفر محمد کفایت اللہ شاہ جہانپوری مدرس مدرسہ امینہ دہلی مرزا اور اس کے ہم عقیدہ لوگوں کو اچھا جاننے والا جماعت اسلام سے جدا ہے ایسے شخص سے بیعت کرنا حرام اور اس کو امام بنانا ناجائز ہے مشتاق احمد حنفی مدرس گورنمنٹ سکول دہلی کسیکہ قائل جواز اقتدار خلف مرزا واتباع او باشد مخطلے و ناواقف از اصول دین است زیرا کہ صحت نماز بدوں ایمان صورت نے بندد و بطلان نماز امام موجب بطلان نماز مقتدی است کمالا تخفی علی من لہ مسکہ بالدین وبیعت چنین ناواقف برین قیاس باید کرد غلام احمد مدرس مدرسہ نعمانیہ۔الجواب صحیح محمد ذاکر بگوی عفی عنہ لاہوری۔من اصاب فقد اجابہ غلام رسول ملتانی۔الجواب صحیح ابومحمد احمد عفی عنہ چکوال لاہوری۔الجواب صحیح نور احمد امرتسری اصاب من اجاب سید حسین مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور جوشخص غلام احمد قادیانی کو باوجود دعاوی کے اہل اسلام جانے یا اپنے دعوے میں صادق سمجھے وہ اسلام اور دین محمدی سے خارج ہے الراقم عبدالجبار امرتسری۔الجواب صحیح عبدالعزیز ساکن قلعہ صہبا سنگھ ایسا شخص منافق ہے ایسے شخص کے خلف اقتدار درست نہیں سلام دین امرتسری۔الجواب صحیح حکیم ابوتراب محمد عبدالحق امرتسری۔الجواب صحیح سید شاہ حیدر آبادی جو شخص اس کو حق جانتا ہے وہ بھی صراط مستقیم دین قویم کے منحرف ہے مرید احمد قادیانی ایسا شخص

کافر اور مرتد ہے ابو یوسف امرتسری ایسا شخص سائرحق ہے اور باطن میں معتقد قادیانی کا ہے ایسے امام کی بیعت وغیرہ سے کنارہ کشی واجب ہے۔ الراقم محمد محی الدین الصدیقی الحنفی امرتسری۔ الجواب صحیح محمد اسحاق لدھیانوی اس کے عقیدے میں فرق ہے اس کی امامت اور بیعت جائز نہیں۔ الراقم عبدالسلام پانی پتی شخص مذکور اگر مرزا کے کفریہ متقدمات پر اطلاع حاصل کرنے کے بعد اس کی تکفیر کرے تو فبہا ورنہ وہ بھی قادیانی کے ساتھ کفر میں ہم رشتہ ہے اس کی بیعت اور امامت جائز نہ ہوگی۔ حررہ خلیل احمد۔ الجواب صحیح عبداللطیف سہارنپوری۔ الجواب صحیح ثابت علی سہارنپوری۔ الجواب صحیح محمد کفایت اللہ سہارنپوری۔ الجواب صحیح والقول صحیح غلام محمد ہوشیار پوری۔ الجواب صحیح حافظ محمد شہاب الدین لدھیانوی بمتقضائے کوائف مندرجہ بیان سائل ہر ایک جواب مطابق سوال صحیح و درست ہے اور ہر ایک جواب کی تائید کے ادلہ قطعیہ موید ہیں اور کتب شرعیہ اسی مملوکتبہ احقر عبداللہ الصمد ابوالوفا غلام محمد ہوشیار پوری۔ الجواب صحیح محمد ابراہیم وکیل اسلام لاہور رئینہ فوجدہ صحیحا نبی بخش حکیم رسول نگری اصاب من اجاب فضل احمد رائے پور گجراں۔ الجواب صحیح محمد رکن الدین نقشبندی ساکن الور ما اجاب بہ المجیب فہو مصیب غلام احمد امرتسری جواب صحیح ہے۔ خادم شریعت ابوالہاشم محبوب عالم سنیدے ضلع گجرات۔ الجواب صحیح فتح محمد صحیح الجواب شیر محمد الجواب صحیح فقیر غلام رسول مدرسہ حمیدیہ لاہور۔ الجواب صحیح فقیر غلام اللہ قصوری۔ الجواب صحیح فتح محمد الجواب صحیح احمد علی شاہ اجمیری ھذا ھوالحق جمال الدین کٹیالوی الجواب صحیح سلطان احمد گنجوی ضلع گجرات الجواب صحیح محمد عظیم متوطن گکھڑ المجیب مصیب احمد علی بٹالوی۔ الجواب صحیح صدیق احمد دمونوی جواب درست ہے۔ احمد علی عفی عنہ مدرس مدرسہ اسلامیہ میرٹھ۔ الجواب صحیح عنایت علی سہارنپوری۔ الجواب صحیح محمد بخش سہزائی۔ الجواب صحیح احقر گل محمد خاں مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند۔ الجواب صحیح سید محمد مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند۔ الجواب صحیح غلام اسعد مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند۔ الجواب صحیح عزیز الرحمٰن مفتی حنفی مدرسہ عالیہ دیوبند اصاب المجیب محمد حسن مدرسہ دیوبند۔ الجواب صحیح بندہ محمود عفی عنہ اول مدرس مدرسہ دیوبند۔ الجواب صحیح قادر بخش مہتمم جامع مسجد سہارنپور۔ الجواب صحیح بندہ عبدالمجید عفی عنہ۔ الجواب صحیح علی اکبر عفی عنہ المجیب صادق عبدالخالق۔ الجواب صحیح ابوعبدالجبار محمد جلال الدین امرتسری۔ الجواب صحیح رحیم بخش

وسف امرتسری ایسا شخص سائرحق ہے اور باطن میں معتقد قادیانی کا ہے
غیرہ سے کنارہ کشی واجب ہے۔ الراقم محمد محی الدین الصدیقی الحنفی
محمد اسحاق لدھیانوی اس کے عقیدے میں فرق ہے اس کی امامت اور
قم عبدالسلام پانی پتی شخص مذکور اگر مرزا کے کفریہ متقدمات پر اطلاع
س کی تکفیر کرے تو فبہا ورنہ وہ بھی قادیانی کے ساتھ کفر میں ہم رشتہ ہے
ت جائز نہ ہوگی۔ حررہ خلیل احمد۔ الجواب صحیح عبداللطیف سہارنپوری۔
رنپوری۔ الجواب صحیح محمد کفایت اللہ سہارنپوری۔ الجواب صحیح والقول صحیح
جواب صحیح حافظ محمد شہاب الدین لدھیانوی بمقتضائے کوائف مندرجہ
مطابق سوال صحیح ودرست ہے اور ہر ایک جواب کی تائید کے ادلہ قطعیہ
سی مملوکتبہ احقر عبداللہ الصمد ابوالوفا غلام محمد ہوشیار پوری۔ الجواب صحیح
وررئینہ فوجدہ صحیحا نبی بخش حکیم رسول نگری اصاب من اجاب فضل احمد
صحیح محمد رکن الدین نقشبندی ساکن الورما اجاب به المجیب فہو مصیب
یح ہے۔ خادم شریعت ابوالہاشم محبوب عالم سید ضلع گجرات۔
ب شیر محمد الجواب صحیح فقیر غلام رسول مدرسہ حمیدیہ لاہور۔ الجواب صحیح
ب صحیح فتح محمد الجواب صحیح احمد علی شاہ اجمیری ہذا ہوالحق جمال الدین
احمد گنجوی ضلع گجرات الجواب صحیح محمد عظیم متوطن گکھڑ المجیب مصیب
مدیق احمد دمونوی جواب درست ہے۔ احمد علی عفی عنہ مدرس مدرسہ
عنایت علی سہارنپوری۔ الجواب صحیح محمد بخش سہزائی۔ الجواب صحیح احقر
بیہ دیوبند۔ الجواب صحیح سید محمد مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند۔ الجواب صحیح
دیوبند۔ الجواب صحیح عزیز الرحمٰن مفتی حنفی مدرسہ عالیہ دیوبند اصاب
۔ الجواب صحیح بندہ محمود عفی عنہ اول مدرس مدرسہ دیوبند۔ الجواب صحیح
نپور۔ الجواب صحیح بندہ عبدالمجید عفی عنہ۔ الجواب صحیح علی اکبر عفی عنہ
ب صحیح ابوعبدالجبار محمد جلال الدین امرتسری۔ الجواب صحیح رحیم بخش

جالندھری الجواب صحیح بندہ عبدالصمد عفی عنہ مدرس مدرسہ دیوبند۔ الجواب صحیح عبدالکریم ساکن ٹنڈہ محمد خاں ضلع حیدرآباد سندھ۔ جواب صحیح ہے محمد یعقوب دیوبند۔ الجواب صحیح والمجیب مصیب حبیب المرسلین مدرس اول مدرسہ حسین بخش دہلی۔ الجواب صحیح محمد وصیت علی مدرس مدرسہ مولوی عبدالرب دہلی۔ ھذا ھوالحق خادم حسین عفی عنہ مدرس مدرسہ مولوی عبدالرب دہلی۔ الجواب صحیح محمد ناظر حسن صدر مدرس عربیہ فتح پوری دہلی۔ الجواب صحیح محمد عزیز احمد عفی عنہ مدرس مدرسہ حسین بخش دہلی المجیب مصیب محمد احکم عفی عنہ مدرس مدرسہ بارہ ہندو رائے دہلی۔ الجواب صحیح بندہ ضیاء الحق عفی عنہ دہلی۔ الجواب صحیح حبیب احمد مدرس مدرسہ فتح پوری۔ الجواب صحیح ولی محمد کرنالوی ایسے آدمی کی بیعت ہی کفر ہے اور مسلمان جاننا درست نہیں احمد علی عفی عنہ الجواب صحیح عبداللہ خان مدرس مدرسہ اسلامیہ میرٹھ جو ایسے مدعی کو اس کے اقاویل کاذبہ اور دعاوی باطلہ میں سچا جانتا ہے اور راضی ہے وہ بھی کافر ہے اس لئے کہ الرضاء بالکفر کفر عبدالغفار خان رامپوری۔ الجواب صحیح محمد سلامت الھدر رامپوری۔ جواب صحیح ہے احمد سعید رامپوری۔ الجواب صحیح محمد ضیاء اللہ خاں رامپوری ذالک الکتاب لا ریب فیہ محمد معز اللہ خاں رامپوری۔ ایسے صریح منکر کو مسلمان سمجھنا تو گویا خود مسلمانی سے خارج ہونا ہے۔ ابوالمعظم سید محمد اعظم مفتی حنفی شاہ جہانپوری جو شخص مرزا غلام احمد کے عقائد مخالف کو اچھا جانے اس کے پیچھے نماز درست نہیں اور نہ اس سے کسی کو بیعت کرنا جائز ہے۔ ابو یوسف علی میرٹھی۔ جواب صحیح ہے محمد عبداللہ علی گڑھ۔ مرزا اور اس کے اتباع کی مثل میرے نزدیک اسلامی فریق میں ایسا کافر کوئی نہیں العاجز عبدالمنان وزیرآبادی جو ایسے اعتقاد والے کو مسلمان جانے وہ شخص بھی کافر ہے جمال الدین ریاست کشمیر۔ الجواب صحیح احمد جی علاقہ چھچھ۔ الجواب صحیح سید محمد حسین واعظ سادھورہ جو شخص مرزا کے عقائد سے ناواقف ہو کر مسلمان لکھتا ہے تو وہ بھی اسلام سے خارج ہے۔ ہرگز امامت کے لائق نہیں۔ عبدالجبار عمر پوری دہلی کشن گنج جو شخص مرزا قادیانی کے حق میں باوجود الہیات کے کہ وہ اپنے آپ کو عیسیٰ بن مریم علیہم السلام پر تفضیل دیتا ہے اور دعویٰ رسالت کرتا ہے حسن ظن رکھتا ہو اور اس کو مسلمان کہتا ہو تو وہ شخص خود دائرہ اسلام سے خارج ہے ایسے شخص کی امامت اور بیعت شرعاً ہرگز جائز نہیں ہے اور اہل اسلام کو اس سے اجتناب لازم ہے۔ حررہ محمد خدا بخش

عفی عنہ پشاوری مرزا کو یہ شخص اگر بنابر جہالت کے مسلمان سمجھتا ہے تو معذور سمجھا جائے گا۔ اگر باوجود اس کے ایسی دعادے کفریہ اور عقائد باطلہ کے اس کو محض کلمہ گوئی کے مسلمان جانتا ہے تو خود اس کے اسلام پر خطرہ ہے۔ اس کو پہلے تعلیم کافی دی جائے اگر نہ سمجھے پھر اس کی امامت اور بیعت کو بالکل چھوڑ دیا جائے حررہ عبدالحق الملتانی۔ الجواب صحیح محمود عفی عنہ ملتانی۔ الجواب صحیح محمد فیض اللہ ملتانی عفی عنہ **من سب الشیخین اوطعن فیهما فقد کفر لا تقبل توبة بل یقتل** (درمختار ج۳ ص ۳۲۱) چہ جائیکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر طعن کرنے والا اور دعویٰ نبوت کرنے والا اشد کافر ہے جیسا کہ خداوند کریم اپنی واحدانیت میں لا شریک ہے ویسا ہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندوں میں یکتا اور بے نظیر ہیں اور تراب اقدام اہل اللہ فقیر ابو میر محمد امیر اللہ قریشی الہاشمی جلالپور جٹاں بقلم خود۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم

سوال..... کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین کہ مرزائی لوگ جو مرزا غلام احمد قادیانی کے سب عقائد کو تسلیم کرتے ہیں اور اس کی رسالت کے قائل ہیں اور اس کو مسیح موعود مانتے ہیں۔ اس واسطے علمائے عرب وعجم نے مرزائیوں پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے اگر کوئی مسلمان اپنی دختر کا نکاح کسی مرزائی سے کردے بعد میں اس کو معلوم ہو کہ یہ شخص مرزائی ہے آیا یہ نکاح عندالشرع جائز ہوگا یا ناجائز اور یہ شخص اپنی لڑکی کا نکاح ثانی بلائے طلاق مرزائی زوج کے کسی مسلمان سے کرسکتا ہے یا نہیں۔ **بینو ابالتفصیل جزاکم اللہ الرب الجلیل۔**

الجواب..... مرزائی مرد سے سنیہ عورت کا نکاح نہیں ہوتا بلا طلاق سنیہ کا باپ اس کا نکاح کسی سنی سے کرسکتا ہے بلکہ فرض ہے کہ اس لڑکی کو اس مرزائی سے فوراً جدا کرے کہ اس کی صحبت اس کے ساتھ خاص زنا ہے بالکل وہی حکم ہے جو کوئی شخص اپنی دختر کسی ہندو کے گھر بلا نکاح بھیج دے بلکہ اس سے سخت تر کہ وہاں حرام کو حرام کی ہی مد میں رکھا اور یہاں نکاح پڑھا کہ معاذ اللہ اسی حلال کے پیرایہ میں لایا گیا اس سے فوراً علیحدہ کر لینا فرض ہے پھر جس سنی سے چاہے نکاح ممکن ہے۔ ردالمختار میں ہے۔ **قوله حرم نکاح الوثنیت وفی شرح**

زا کو یہ شخص اگر بنا بر جہالت کے مسلمان سمجھتا ہے تو معذور سمجھا جائے گا۔ اگر
دعادے کفریہ اور عقائد باطلہ کے اس کو محض کلمہ گوئی کے مسلمان جانتا ہے تو
خطرہ ہے۔ اس کو پہلے تعلیم کافی دی جائے اگر نہ سمجھے پھر اس کی امامت اور
دیا جائے حررہ عبدالحق الملتانی۔ الجواب صحیح محمود عفی عنہ ملتانی۔ الجواب صحیح
عنہ من سب الشیخین اوطعن فیہما فقد کفر لا تقبل توبۃ بل
ص ۳۲۱) چہ جائیکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر طعن
وت کرنے والا اشد کافر ہے جیسا کہ خداوند کریم اپنی واحدانیت میں لا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندوں میں یکتا اور بے نظیر ہیں اور
رابومیر محمد امیر اللہ قریشی الہاشمی جلالپور جٹاں بقلم خود۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

تے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین کہ مرزائی لوگ جو مرزا غلام
ر کو تسلیم کرتے ہیں اور اس کی رسالت کے قائل ہیں اور اس کو مسیح موعود
ئے عرب و عجم نے مرزائیوں پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے اگر کوئی مسلمان
سے کردے بعد میں اس کو معلوم ہو کہ یہ شخص مرزائی ہے آیا یہ
یا ناجائز اور یہ شخص اپنی لڑکی کا نکاح ثانی بلائے طلاق مرزائی زوج
ہے یا نہیں۔ بینو ابالتفصیل جزاکم اللہ الرب الجلیل۔

ا مرد سے سنیہ عورت کا نکاح نہیں ہوتا بلا طلاق سنیہ کا باپ اس کا
بلکہ فرض ہے کہ اس لڑکی کو اس مرزائی سے فوراً جدا کرے کہ اس کی
نا ہے بالکل وہی حکم ہے جو کوئی شخص اپنی دختر کسی ہندو کے گھر بلا
خت تر کہ وہاں حرام کو حرام کی ہی مد میں رکھا اور یہاں نکاح پڑھا
رایہ میں لایا گیا اس سے فوراً علیحدہ کر لینا فرض ہے پھر جس سنی
والمختار میں ہے۔ قولہ حرم نکاح الوثنیت وفی شرح

الوجیز و کل مذہب یکفر و بہ معتقدہ (ردالمختار ص ۳۱۳، ۳۱۴) درمختار میں ویبطل منہ اتفاقاً ما یعتمد الملۃ وھی خمس النکاح و الذبیحۃ الخ (درمختار ج ۲ ص ۳۱۳، ۳۱۴) یہاں تک اصل حکم شرعی کا بیان تھا شرعاً یہ صورت جائز ہے اور از دواج مکرر سے پاک کہ پہلا نکاح ہی نہ تھا۔ مگر قانون رائج میں جو امر جرم ہے شرعاً اپنی جان و مال اور آبرو کی حفاظت کے لئے اس سے بھی بچنے کا حکم ہے قانون کا حال وکلا جانتے ہیں اگر از روئے قانون بھی یہ صور داخل جرم نہ ہو یا قانون حکم فتویٰ کو تسلیم کر کے اس کا جرح نہ ہونا قبول کر لے تو حرج نہیں ورنہ ان سے دور رہا جائے۔ ہاں دختر کو جسے جائز طریقہ سے ممکن ہو جدا کرنا سخت فرض اہم ہے اگر چہ دوسری جگہ نکاح نہ ہو سکے واللہ اعلم وعلمہ اتم کتبہ عبدالنبی نواب مرزا عفی عنہ سنی حنفی بریلوی۔ صحیح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم فقیر احمد رضا خان عفی عنہ بریلوی۔ الجواب وھو ملہم الصدق والصواب بے شک بلا تردد کر سکتا ہے کہ مرزائی سے نکاح باطل محض زنائی خالص ہے کہ وہ مرتد ہے اور مرتد کا نکاح کسی قسم کی عورت کے ساتھ نہیں ہو سکتا طلاق کی حاجت نکاح میں ہوتی ہے نہ کہ زنا میں فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔ ولا یجوز للمرتد ان یتزوج مرتدۃ ولا مسلمۃ ولا کافرۃ اصلیۃ (عالم گیری ج ۲ ص ۲۸۳) واللہ اعلم و علمہ اتم و احکم فقط حررہ الفقیر القادری وصی احمد حنفی فی مدرسۃ الحدیث الدایرۃ فی پیلی بھیت۔ الجواب صحیح بلا قیل وقال والمجیب مصیب بعون اللہ المتعال الفقیر محمد ضیاء الدین جو کچھ کہ حضرت قبلہ محدث ارشد فقیہ صاحب تصانیف کثیرہ جناب مولانا مولوی وصی احمد صاحب قبلہ مشہور محدث سورتی دام فیضہ القوی وعدم و مدظلہ الی یوم الابدی الابدی نے تحریر فرمایا ہے وہ بالکل صحیح ہے اور حضرت مجیب مدظلہ الاقدس اپنے جواب میں نجیح ہیں۔ فقط حررہ عبدالاحد مدرس مدرسۃ الحدیث پیلی بھیت۔ الجواب مرزا کے پیرو جو کہ اس کی نبوت کے قائل ہیں اور اس کے عقائد کے معتقد وہ بے شک کافر ہیں دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ مسلمہ عورت کا نکاح مرزائی سے منعقد نہیں ہوتا بعد علم اس امر کے کہ زوج مرزائی ہے زوجہ کا والد اپنی دختر کا نکاح دوسری جگہ کر سکتا ہے چونکہ پہلا نکاح کوئی چیز نہ تھا قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے۔ ولا تنکحو المشرکات حتی یؤمن ولامۃ مؤمنۃ خیر من مشرکۃٍ ولو اعجبتکم ولا تنکحو المشرکین حتی یؤمنوا ولعبد مؤمن خیر من مشرک

ولو اعجبکم اولئک یدعون الی النار واللہ یدعوا الی الجنت و المغفرۃ باذنہ و یبین ایاتہ للناس لعلھم یتذکرون (بقرہ آیت ۲۱) فتح القدیر میں ہے۔و یدخل فی عبدۃ الاوثان عبدۃ الشمس والنجوم و فی شرح الوجیز و کل مذھب یکفر بہ معتقدہ لان اسم المشرک یتنا ولھم جمیعاً۔(فتح القدیر ج۳ ص ۱۳۷)

مرزائی بقول صریح حکم فقہ مرتد ہیں اور مرتد کا نکاح باطل ہوتا ہے بعد گزرنے عدت کے وہ عورت جہاں چاہے نکاح کرسکتی ہے۔کما ھو مصرح فی کتب الفقہ رقیمہ العبد الاثیم محمد ابراہیم الحنفی القادری عفی عنہ المدرس بالدرستہ الشمیت جامع بلدہ بدایوں۔الجواب صحیح والرائے نجیح حررہ محمد عبدالمقتدر القادری البدایونی عفی عنہ خادم المدرستہ القادریہ۔صحیح الجواب والمجیب مصیب ومثاب محمد عبدالماجد عفی عنہ مہتمم مدرسہ شمسیہ بدایوں۔الجواب صحیح والقول قوی حررہ المسکین احقر العباد فدوی علی بخش گنہ پنڈ۔احقر العباد سید شہاب الدین جالندھری بقلم خود۔الجواب صحیح محمد شرافت اللہ رام پوری۔الجواب صحیح محمد شجاعت علی (صاب من اجاب نمقہ محمد علی رضا عفی عنہ رام پوری الحکم کذلک محمد مغفر اللہ خاں مدرس مدرسہ عالیہ رام پور من اجاب اصاب محمد گلاب خان رام پوری الجواب صحیح خواجہ امام الدین صدیقی مدرسہ پشاوری عفی عنہ۔الجواب والمجیب نجیح پیر حافظ سید ظہور شاہ قریشی الہاشمی جلالپوری عفی عنہ مولا۔الجواب صحیح وصواب المجیب مصیب ومثاب محمد یونس عفی عنہ پشاوری صدور المجیب اصاب فیما اجاب الراجی الی غفران الحق نور الحق عفی عنہ پشاور مانسہری مولدا ہذا الجواب ہو الصواب وموافق کما فی الکتاب محمد عبدالحکیم صورتی پشاوری عفی عنہ سند یافتہ مدرسہ عالیہ ریاست رام پور۔الجواب صحیح نور الحسن مہتمم مدرسہ جامع مہتمم مدرسہ جامع العلوم کانپور۔الجواب صحیح حقیق بالقبول محمد میر عالم پشاوری ہزاروی اول مدرس عربی انجمن حمایت اسلام۔الجواب صواب ومثاب عبدالوہاب عفی عنہ پشاوری المجیب مصیب حررہ الاثیم مفتی عبدالرحیم خلف الوحید المفتی عبدالحمید المرقوم غفرلہ القیوم الساکن فی بلدہ پشاور۔جواب درست احمد علی مدرس مدرسہ عربیہ میرٹھ اندرکوٹ۔الجواب صحیح محمد قمر الدین عفی عنہ رامپوری ذلک کذالک سردار احمد مجدی رامپوری المجیب مصیب حررہ احمد علی عفی عنہ لاہوری۔الجواب صحیح محمد نور الحسن عفی عنہ مدرس مدرسہ جامع العلوم کانپور۔المجیب ہو المصیب محمد یار لاہوری ہو المصیب ابو الحسن حقانی خلف الرشید مولانا واولینا مولوی ابومحمد عبدالحق

ک یدعون الی النار والله یدعوا الی الجنت و المغفرة باذنه
لعلهم یتذکرون (بقرہ آیت ۲۱) فتح القدیر میں ہے۔و یدخل فی
الشمس والنجوم و فی شرح الوجیز و کل مذہب یکفر به
شرک یتنا ولهم جمیعاً۔(فتح القدیر ج ۳ ص ۱۳۷)
رتح حکم فقہ مرتد ہیں اور مرتد کا نکاح باطل ہوتا ہے بعد گزرنے عدت
ہے نکاح کرسکتی ہے۔کما ھو مصرح فی کتب الفقہ رقیمہ العبد الاثیم محمد
عنہ المدرس بالمدرسۃ الشمیت جامع بلدہ بدایوں۔الجواب صحیح والرائے
القادری الیدایونی عفی عنہ خادم المدرسۃ القادریہ۔صحیح الجواب والمجیب
ماجد عفی عنہ مہتمم مدرسہ شمسیہ بدایوں۔الجواب صحیح والقول قوی حررہ
علی بخش گنہ پنڈ۔احقر العباد سید شہاب الدین جالندھری بقلم خود۔
ندرام پوری۔الجواب صحیح محمد شجاعت علی (صاب من اجاب نمقہ محمد علی
م کذلک محمد معز اللہ خاں مدرس مدرسہ عالیہ رام پور من اجاب اصاب
الجواب صحیح خواجہ امام الدین صدیقی مدرسہ پشاوری عفی عنہ۔الجواب
ظہور شاہ قریشی الہاشمی جلالپوری عفی عنہ مولا۔الجواب صحیح وصواب
۔یونس عفی عنہ پشاوری صدور المجیب اصاب فیما اجاب الراجی الی
۔پشاور مانسہری مولداً ہذا الجواب ہو الصواب وموافق کما فی الکتاب
عفی عنہ سند یافتہ مدرسہ عالیہ ریاست رام پور۔الجواب صحیح نور الحسن
سہ جامع العلوم کانپور۔الجواب صحیح حقیق بالقبول محمد میر عالم پشاوری
جمن حمایت اسلام۔الجواب صواب ومثاب عبد الوہاب عفی عنہ
لاثیم مفتی عبد الرحیم خلف الوحید المفتی عبد الحمید المرقوم غفر لہ القیوم
ب درست احمد علی مدرس مدرسہ عربیہ میرٹھ اندرکوٹ۔الجواب صحیح
ذلک کذالک سردار احمد مجددی رامپوری المجیب مصیب حررہ احمد علی
محمد نور الحسن عفی عنہ مدرس مدرسہ جامع العلوم کانپور۔المجیب ہو
سیب ابو الحسن حقانی خلف الرشید مولانا وادلینا مولوی ابو محمد عبد الحق

دہلوی اصاب من اجاب احقر دوست محمد جالندھری بقلم خود۔ہذا الجواب مطابق للحق غلام محمد عفی عنہ مدچوری نمبردار چک نمبر ۴۵۵ ضلع لاہور۔الجواب صحیح وصواب والمجیب ومثاب و یؤیدہ ماحققه الفاضل البریلوی فی رسالته المسماة بازالة العاد فی حجر الکریم عن کلاب النار وکذا مافی رد الرفضة و نزهة الارواح فی احکام النکاح فی بحث الکفر و فی زاد المعاد فی هدی خیر العباد و للعلامة ابن القیم فی بحث الکفو لان نکاح المسلمة بالکافر والکافرة بالمسلم اصلا و المسلمة بالمبتدع موقوفا و للاولیاء حق الاعتراض فان ترکها فبها والا فالفتح للقاضی اوالحکم کما فی بهجة المشتاق فی احکام الطلاق فی بحث الفتح والله اعلم و علمه اتم واحکم حرره فقیر محمد یونف عفی عنہ قادری حنفی کشمیری مولداً پشاوری نزیلاً بقلمہ۔ترجمہ جواب صحیح اور درست ہے جیسا کہ تائید کرتا ہے اس کی وہ جو تحقیق کیا فاضل بریلوی نے رسالہ مسمی ازالۃ العار فی حجر الکریم عنہ کلاب النار میں اور جیسے کہ رد الرفضۃ نزہۃ الارواح میں ہے نکاح کے حکموں میں بحث کفو میں اور زاد المعاد فی ہدی خیر العبار للعلامہ ابن قیم میں ہے بحث کفو میں کیونکہ نکاح مسلمان عورت کا کافر مرد کے ساتھ اور کافر عورت کا مسلمان مردے کے ساتھ ہرگز منعقد نہیں ہوتا اور مسلمان عورت کا نکاح بدعتی مرد کے ساتھ موقوف ہوتا ہے۔اگر وہ بدعت سے توبہ نہ کرے تو عورت کے ولیوں کو اعتراض کرنے کا حق حاصل ہے۔پس اگر وہ بدعتی خاوند ولیوں کے اعتراض پر اس کو چھوڑ دے تو بہتر ورنہ قاضی کے حکم سے ٹوٹ جائے گا جیسا کہ بہجۃ المشتاق احکام بحث فتح میں ہے واللہ اعلم الخ۔الجواب صحیح علماء کرام نے بے شک مرزا پر کفر کا فتویٰ دیا ہے اور کافر ہونے کی حالت میں جو امور جواب میں تحریر فرمائے ہیں صحیح اور درست ہیں واللہ اعلم احمد علی مدرس مدرسہ جامع العلوم کانپور الجواب چونکہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں ان کے بعد جو مدعی نبوت ہوگا کافر ہے تقدیر صحت دعویٰ نبوت مرزا کے ان کے ساتھ معاملہ کفار رکھنا چاہیے لہٰذا نکاح عورت مسلمان کا کافر اور مرزائی سے حرام ہوگا فقط راقم محمد عبد العزیز عفی عنہ مدرسہ نعمانیہ لاہور۔اگر مذکورہ بالا مرزائی مرزا کو رسول مانتا ہو تو یقیناً کافر ہے اور کافر سے مسلمان عورت کا نکاح ناجائز ہے راقم فیض الحسن نعمانیہ لاہور۔الجواب اس میں شک نہیں کہ مرزا کے

عقائد کفر تک پہنچے ہوئے ہیں پس اس کا پیرو جس کے عقائد مثل مرزا کے کفریہ ہیں اور تاویل ممکن نہیں مسلمہ سنیہ عورت کو اس سے نکاح نہ کرنا چاہیے اور اگر کیا تو وہ نکاح نہیں ہوا اللہ تعالیٰ اعلم ہے کتبہ عزیز الرحمٰن عفی عنہ مدرسہ عربیہ دیو بند ۲۲۔ رجب المرجب ۱۳۳۰ء۔ الجواب صحیح احقر الزمان گل محمد خان مدرس مدرسہ عالیہ دیو بند اصاب المجیب العلام بندہ اصغر حسین عفی عنہ۔ الجواب صحیح محمد سہول عفی عنہ مدرس دیو بند۔ الجواب صحیح بشیر احمد عفی عنہ دیو بند۔ الجواب صحیح خاکسار سردار احمد عفی عنہ دیو بند **نحمده ونصلی علی ورسوله الکریم** چونکہ مرزائی فرقہ رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو خاتم النبیین نہیں مانتا بلکہ ان کا ایمان ہے کہ مرزا قادیانی ہی آخر الزمان نبی ہے اور ایسا ہی اس کو مسیح موعود اور کرشن وغیرہ مانتے ہیں اور نیز جمہور کے خلاف انہوں نے قرآن مجید کے معنی کیے ہیں اس واسطے یہ لوگ مسلمان نہیں تصور کیے جاتے چونکہ وہ خود ہمیں کافر جانتے ہیں اس واسطے ایسے اشخاص سے مسلمان لڑکی کا نکاح ناجائز ہے نیاز مند نبی بخش حکیم رسول نگری۔ جو لوگ مرزا کے نبی ہونے کے قائل ہیں وہ بے شک نص صریح قرآنی اور حدیث رسالت پناہی کے منکر ہیں۔ **قال الله تعالیٰ و تبارک فی القرآن المجید و فی قال المجید المشتمل بالوصی والوعد الوعید ماکان بحمد ابا احدٍ من رجالکم و لکن رسول الله و خاتم النبیین وقال صلی الله علیه وسلم لا نبی بعدی** (رواہ الترمذی ج ۲ ص ۲۰۹) محمد منور علی عفی عنہ رامپوری بے شک مرزائی حکم مرتد میں ہیں اور ان سے مسلمہ عورت کا نکاح ناجائز ہے فقد رشید الرحمان رامپوری حال وارد جالندھر۔ الجواب صحیح محمد ریحان حسین عفی عنہ **بسلمة وحمدلة و صلاة وسالاماً الامر کذالک خادم الشعراء والاطبا والعلماء** محمد ہادی رضا خان رئیس لکھنوی خلف حکیم مولوی محمد حسین رضا خاں صاحب مرحوم۔ الجواب صحیح محمد عبدالسلام ٹوہانوی حصار ذلک کذلک فقیر سید عبدالرسول عفی عنہ جالندھری بے شک مرزائی سے سنیہ عورت کا نکاح نہیں ہو سکتا اگر کوئی کر دے تو بلا طلاق مرزائی زوج کے نکاح ثانی کے مسلمان سے کر سکتا ہے کیونکہ پہلا نکاح نکاح ہی نہ تھا حکیم مولوی عبدالرزاق راہول بقلم محمد اسحاق راہول۔ جواب صحیح ہے حبیب الرحمٰن منجن آبادی۔ ای عزیز باتمیز آگاہ اور ہوشیار ہو جو شخص جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کے ساتھ دعویٰ ہمسری کا کرے وہ بے

ہوئے ہیں پس اس کا پیرو جس کے عقائد مثل مرزا کے کفریہ ہیں اورتاویل
یہ عورت کو اس سے نکاح نہ کرنا چاہیے اور اگر کیا تو وہ نکاح نہیں ہوا اللہ تعالیٰ
رحمٰن عفی عنہ مدرسہ عربیہ دیو بند ۲۲۔ رجب المرجب ۱۳۳۰ء۔ الجواب صحیح
مان مدرس مدرسہ عالیہ دیو بند اصاب المجیب العلام بندہ اصغر حسین عفی عنہ۔
عفی عنہ مدرس دیو بند۔ الجواب صحیح بشیر احمد عفی عنہ دیو بند۔ الجواب صحیح
عنہ دیو بند نحمدہ ونصلی علی ورسولہ الکریم چونکہ مرزائی
التحیۃ والتسلیم کو خاتم النبیین نہیں مانتا بلکہ ان کا ایمان ہے کہ مرزا قادیانی
ہے اور ایسا ہی اس کو مسیح موعود اور کرشن وغیرہ مانتے ہیں اور نیز جمہور کے
آن مجید کے معنی کیے ہیں اس واسطے یہ لوگ مسلمان نہیں تصور کیے جاتے
رجانتے ہیں اس واسطے ایسے اشخاص سے مسلمان لڑکی کا نکاح ناجائز ہے
رسول نگری۔ جولوگ مرزا کے نبی ہونے کے قائل ہیں وہ بے شک نص
یث رسالت پناہی کے منکر ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ و تبارک فی
فی قال المجید المشتمل بالوصی والوعد الوعید ماکان
رجالکم و لکن رسول اللہ و خاتم النبین وقال صلی اللہ
بعدی (رواہ الترمذی ج ۲ ص ۲۰۹) محمد منور علی عفی عنہ رامپوری بے
میں ہیں اور ان سے مسلمہ عورت کا نکاح ناجائز ہے فقد رشید الرحمان
جالندھر۔ الجواب صحیح محمد ریحان حسین عفی عنہ بسلمة وحمدلة و
مر کذالک خادم الشعراء والاطبا والعلماء محمد ہادی رضا
حکیم مولوی محمد حسین رضا خاں صاحب مرحوم۔ الجواب صحیح محمد عبدالسلام
لک فقیر سید عبدالرسول عفی عنہ جالندھری بے شک مرزائی سے سنیہ
سکتا اگر کوئی کردے تو بلا طلاق مرزائی زوج کے نکاح ثانی کے مسلمان
ہلا نکاح نکاح ہی نہ تھا حکیم مولوی عبدالرزاق راہول بقلم محمد اسحاق
حبیب الرحمٰن منجن آبادی۔ ای عزیز باتمیز آگاہ اور ہوشیار ہو جو شخص
للہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کے ساتھ دعویٰ ہمسری کا کرے وہ بے

شک مرتد اور کافر ہے اس کے ساتھ کھانا اور پینا اور سلام علیک کرنا ناجائز اور ممنوع ہے خیال کرنے کی جا ہے طریقۃ المسلمین میں ہے۔ فجعلہ عبداً کاملا بحیث لاشریک لہ فی العبودیت وکمالھا کما انہ لاشریک للرب فی الربوبیت وخواصھا۔ خلاصہ کلام اور مطلب مراد یہ ہے جس طرح اللہ تعالیٰ جل شانہ کا شریک الوہیت اور ربوبیت میں نہیں ہے اسی طرح جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نظیر اور سہیم عبودیت میں نہیں ہے جیسا کہ شاعر نے کیا خوش لہجہ میں کہا ہے۔

محمد سا اگر کوئی بشر ہو تو میں جانوں جہاں میں گر نظیر انکار گر ہو تو میں جانوں

خاکپائے اہل اللہ فقیر میر محمد امیر اللہ عفی عنہ مولا قریشی الہاشمی جلالپور جٹاں بقلم خود

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سوال...... کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرح متین ایسے شخص کے حق میں ایک مسجد کا امام ہو اور مدعی علم ہو ایک مرزائی مر گیا پہلے اس کا جنازہ مرزائیوں نے کیا اور دوبارہ امام مذکور جو اہل سنت والجماعت ہے اس نے جنازہ کیا۔ تکفیر مرزا اور اس کے پیروان کا وہ عالم ہے کہ کل علمائے عرب وعجم تکفیر مرزا پر مواہیر ثبت کر چکے ہیں۔ امام مصلی جنازہ اس فتویٰ کو دیکھ چکا ہے دیدہ ودانستہ جو ایسا کام کرے اس کا شرعاً کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب...... مرزا غلام احمد قادیانی علانیہ نزول وحی، نبوت اور رسالت کے مدعی ہیں اور ان کے مرید اور مقلدان کے ان سب دعاوی کو تسلیم کرتے ہیں اس لحاظ سے ان کا اور ان کے مریدوں کا نکاح خارج از دائرہ اسلام ہونا مسلم الثبوت مسئلہ ہے۔ امام ابوالفضل قاضی عیاض (کتاب الشفاء ج ۲ ص ۲۴۷، ۲۴۶ باب عقائد کفر)

تعریف حقوق المصطفیٰ میں فرماتے ہیں۔ وذالک من ادعی نبوۃ احد مع نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا صحاب مسیلمۃ والاسود العنسی و بعدہ کالعیسویۃ من الیھود القائلین تخصیص رسالتہ الی العرب و کالجزمیۃ القائلین بتواتر الرسل وکاکثر الرقافضۃ القائلین بمشارکۃ علی فی الرسالۃ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم وبعدہ وکذالک کل امام عند ھؤلاء

يقوم مقامه في النبوة والحجة و كالبزيغية والبيانية منهم القائلين بنبوة بزيغ و مان اومن ادعى النبوة لنفسه او جوز اكتسابها والبلوغ بصفا القلب الى مرتبتها كالفلاسفة وغلاة المتصوفة وكذالك من ادعى منهم انه يوحى اليه و ان لم يدع النبوة وانه يصعد الى السماء ويدخل الجنة و ياكل من ثمرتها و يعانق الحوز العين فهولاء كلهم كفار مكذبون للنبي صلى الله عليه وسلم لانه اخبر انه خاتم النبيين لا نبي بعده و اخبر عن الله تعالىٰ انه خاتم النبيين و انه ارسل الى كافة الناس و اجمعت الامة علىٰ حمل هذا الكلام على ظاهره و ان مفهوم المراد به دون تاويل ولا تخصيص فلا شک في كفر هولاء الطوائف كلها قطعاً اجماعاً و سمعاً۔(ج٢ص٥١٩)

ترجمہ: اور ایسا ہی جو شخص کہ دعویٰ کرے کسی ایک کی نبوت کا ہمارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ یعنی ان کی موجودگی میں جیسا کہ مسیلمہ کذاب کے پیرو اور اسود عنسی کے تھے اور ایسے ہی جو دعویٰ کرے پیچھے ان کے مانند عیسویہ کے یہودیوں سے جو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو عرب کے ساتھ خاص کرتے ہیں اور مانند جزمیہ کے جو تواتر رسل کے قائل ہیں وہ کہتے ہیں کہ رسول ہمیشہ آتے رہیں گے اور مانند بعضوں کے جو کہتے ہیں کہ علی کرم اللہ وجہہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نبوت میں شریک تھے اور ان کے پیچھے بھی نبی تھے اور ایسے ہی ان کا ہر امام ان کے نزدیک نبوت اور حجت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا قائم مقام ہے اور مانند بزیغیہ اور بیانیہ کے جو ان سے بزیغ اور بیان کی نبوت کے قائل ہیں یا وہ شخص جو اپنی ذات کے واسطے نبوت کا دعویٰ کرے یا نبوت کے حاصل کرنے اور صفائی قلب کے ساتھ نبوت کے مرتبہ پر پہنچنے کو جائز کہتا ہو مانند فلسفیوں اور گمراہ صوفیوں کی اور ایسا ہی وہ شخص جو دعویٰ کرے کہ اس کی طرف وحی کی جاتی ہے اور اگرچہ نبوت کا دعویٰ نہ کرے اور دعویٰ کرے کہ وہ آسمان پر چڑھتا ہے اور جنت میں داخل ہوتا ہے اور جنت کے میوے کھاتا ہے اور حوروں سے بغل گیر ہوتا ہے پس یہ سب کافر ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جھٹلانے والے اس لئے کہ انہوں نے خبر دی ہے کہ وہ نبیوں کے سلسلہ کے ختم کرنے والے ہیں ان کے پیچھے کوئی نبی نہیں ہوگا

فی النبوة والحجة و کالبزیغیة والبیانیة منهم القائلین بنبوة بزیع
ن ادعی النبوة لنفسه او جوز اکتسابها والبلوغ بصفا القلب الی
لفلاسفة وغلاة المتصوفة وکذالک من ادعی منهم انه یوحی
م یذع النبوة وانه یصعد الی السماء ویدخل الجنة و یاکل من
عانق الحوز العین فهولاء کلهم کفار مکذبون للنبی صلی اللّٰہ
لانه اخبر انه خاتم النبیین لا نبی بعده و اخبر عن اللّٰه تعالیٰ انه
ن و انه ارسل الی کافة الناس و اجمعت الامة علیٰ حمل هذا
ظاهره و ان مفهوم المراد به دون تاویل ولا تخصیص فلا
فر هولاء الطوائف کلها قطعاً اجماعاً و سمعاً۔(ج۲ص۵۱۹)
اورایسا ہی جو شخص کہ دعویٰ کرے کسی ایک کی نبوت کا ہمارے نبی علیہ الصلوٰۃ
تھ یعنی ان کی موجودگی میں جیسا کہ مسیلمہ کذاب کے پیرو اور اسود عنسی کے تھے
عویٰ کرے پیچھے ان کے مانند عیسویہ کے یہودیوں سے جو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ب کے ساتھ خاص کرتے ہیں اور مانند جزمیہ کے جو تواتر رسل کے قائل ہیں وہ
ل ہمیشہ آتے رہیں گے اور مانند بعضوں کے جو کہتے ہیں کہ علی کرم اللہ وجہہ محمد
کے ساتھ نبوت میں شریک تھے اور ان کے پیچھے بھی نبی تھے اور ایسے ہی ان کا
دیک نبوت اور حجت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا قائم مقام ہے اور مانند بزیغیہ
ان سے بزیغ اور بیان کی نبوت کے قائل ہیں یا وہ شخص جو اپنی ذات کے
ویٰ کرے یا نبوت کے حاصل کرنے اور صفائی قلب کے ساتھ نبوت کے
ئز کہتا ہو مانند فلسفیوں اور گمراہ صوفیوں کی اور ایسا ہی وہ شخص جو دعویٰ کرے
وحی کی جاتی ہے اور اگرچہ نبوت کا دعویٰ نہ کرے اور دعویٰ کرے کہ وہ آسمان
جنت میں داخل ہوتا ہے اور جنت کے میوے کھاتا ہے اور حوروں سے بغل
یہ سب کافر ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جھٹلانے والے اس لئے کہ انہوں
وہ نبیوں کے سلسلہ کے ختم کرنے والے ہیں ان کے پیچھے کوئی نبی نہیں ہوگا

اورخبر دی انہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہ نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں اور تحقیق وہ تمام خلقت کی طرف بھیجے گئے ہیں اور اجماع کیا امت نے اس بات پر کہ اِس کلام کے ظاہری معنی ہی مراد ہیں بغیر کسی تاویل اور تخصیص کے پس ایسے مدعیوں کے کفر میں قطعاً اور اجماع اور سمع کے طور پر کوئی شک نہیں ہے۔ان حالات میں مرزا غلام احمد کے مریدوں کو پیش امام بنانا ان کے جنازہ کی نماز پڑھنا ہرگز درست نہیں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ **ولا تصل علی احد منهم مات ابدا ولا تقم علی قبره انهم کفروابالله ورسوله وما تواوهم فاسقون**۔ترجمہ: اور نہ نماز پڑھ کسی ایک پر ان میں سے جو مرے کبھی بھی اور نہ اس کی قبر پر کھڑا ہو کے دعا کرے تحقیق انہوں نے کفر کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور اس کے رسول کے ساتھ اور وہ کفر کی حالت میں مر گئے پس جس شخص نے دیدہ و دانستہ مرزائی کے جنازہ کی نماز پڑھی ہے اس شخص کو علانیہ توبہ کرنی چاہیے اور مناسب ہے کہ وہ اپنے تجدید نکاح کرے اور حسب طاقت آدمیوں کو کھانا کھلائے اور اگر وہ شخص علانیہ توبہ نہ کرے تو اہل سنت والجماعت کو اس کے پیچھے نماز نہ پڑھنی چاہیے ایسے منافق کے پیچھے نماز درست نہیں ہوتی ہذا واللہ اعلم بالصواب کتبہ عبدالمذ نب محمد عبداللہ ٹونکی از لاہور عفی عنہ۔مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیرو نصوص قطعیہ کے منکر ہیں پس جو شخص نص قطعی کا انکار کرے وہ کافر ہے۔کافر کے واسطے بخشش مانگنی گناہ ہے۔جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ **استغفرلهم اولا تستغفرلهم ان تستغفر لهم سبعین مرة فلن یغفر اللّٰه لهم ذالک بانهم کفروا باللّٰه و رسوله واللّٰه لا یهد القوم الفٰسقین**۔ترجمہ: (اے پیغمبر) تم ان کے حق میں مغفرت کی دعا کرو یا ان کے حق میں مغفرت کی دعا نہ کرو (ان کے لئے یکساں ہے) اگر تم ستر دفعہ بھی مغفرت کی دعا کرو گے تو خدا ہرگز ان کی مغفرت نہیں کرے گا۔ یہ ان کے اس فعل کی سزا ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا اور اللہ (ایسے) سرکش لوگوں کو (توفیق) ہدایت نہیں دیا کرتا۔حررہ فقیر حافظ سید پیر ظہور قادری جلالپوری۔

سوال......مرزائی کا جنازہ پڑھنا کیا ہے۔

الجواب......کفر ہے، کافر کو مثل مسلمین کہنا جیسا کہ مسلمان کو کافر کہنا جنازہ کی دعا میں یہ

لفظ آتے ہیں۔ اللهم من احییته منا فاحیه علی الاسلام و من توفیته منا فتوفه علی الایمان یعنی ہم میں سے جس کو زندہ رکھتا ہے اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور جس کو مارتا ہے اس کو ایمان پر مار اس نے میت کو اپنے زمرہ اسلام میں شامل کیا اور آپ میت کے ساتھ شامل ہوا یہ اقرار عدم امتیاز کا ہے درمیان کافر اور مسلمان کے اور جو کافر اور مسلمان کو برابر سمجھے وہ بے ایمان ہے حدیث کا فتویٰ ہے کہ جو کسی قوم سے مل کر کھائے اور مل بیٹھے اور اس کا دل ویسا ہی ہو جاتا ہے اور وہ ملعون ہو جاتا ہے۔ عن عبدالله بن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لماً وقف بنو اسرائیل فی المعاصی فنهتهم علمٰاء هم فلم ینتهوا فجالسوا فی مجالسهم و اکلوهم و شاربوهم فضرب الله قلوب بعضهم ببعض ولعنهم علی لسان داؤد وعیسی بن مریم۔ (مسند احمد مطبع بیروت حدیث نمبر ۳۷۱۳ ج ۲ ص ۲۵۱-۲۵۰)

یعنی جب بنی اسرائیل گناہوں میں پڑے تو ان کے علماء نے ان کو منع کیا باز نہ آئے۔ وہی علماء ان کے ساتھ مل بیٹھے اور مل کے کھایا پیا تو اللہ تعالیٰ نے سب کے دل یکساں سیاہ کر دیئے اور داؤد اور عیسیٰ علی نبینا وعلیہما السلام کی زبان پر ان کو ملعون بنایا۔ فقیر غلام قادر بھیروی از لاہور۔ قد صح الجواب المجیب المصیب احقر محمد باقر عفی عنہ نقشبندی مجددی لاہوری۔ الجواب صحیح بندہ عبدالسلام عفی عنہ ٹوہانوی مولدا دیوبندی۔ ھذا الجواب صحیح والمجیب نجیح محمد یار عفی عنہ لاہور امام مسجد نہری۔ الجواب صحیح الجواب صحیح والمجیب نجیح محمد حسن عفی عنہ اول مدرس مدرسہ حمیدیہ لاہور۔ المجیب مصیب محمد عمر خان عفی اللہ عنہ لاہور۔ الجواب صحیح محمد عالم دوم مدرس مدرسہ حمیدیہ لاہور ذلک کذالک محمد حسین عفی عنہ لاہوری۔ الجواب صحیح غلام رسول مدرس مدرسہ حمیدیہ لاہوری۔ الجواب صحیح ابوسعید محمد حسین بٹالوی۔ الجواب صحیح محمد یونس عفی عنہ کشمیری مولدا فشاوری الخ۔ الجواب صحیح حررہ الراجی بارگاہ حق نور الحق مانسہرا۔ الجواب صحیح وصواب المجیب مصیب ومثاب نور الحق مانسہرا مولدا۔ لیس الشاب الا ھذا الجواب واللہ اعلم بالصواب عبدالوہاب پشاوری۔ الجواب صحیح بالقول محمد میر عالم عفی عنہ ہزاروی حال انجمن حمایت اسلام پشاور۔ ھذا الجواب اصح والحق الصریح عبدالحکیم صواتی مولدا پشاوری سند یافتہ مدرسہ عالیہ رام پور ریاست۔ الجواب صحیح نور الحسن عفی عنہ نائب مہتمم مدرسہ جامع العلوم کانپور۔ الجواب صحیح محمد نور الحسن مدرس مدرسہ جامع العلوم کانپور الجواب صحیح خان زمان مدرس سوم جامع العلوم

م من احییته منا فاحیه علی الاسلام و من توفیته منا فتوفه علی
ں سے جس کو زندہ رکھتا ہے اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور جس کو مارنا ہے اس کو
یت کو اپنے زمرہ اسلام میں شامل کیا اور آپ میت کے ساتھ شامل ہوا یہ
درمیان کافر اور مسلمان کے اور جو کافر اور مسلمان کو برابر سمجھے وہ بے ایمان
ہے کہ جو کسی قوم سے مل کر کھائے اور مل بیٹھے اور اس کا دل ویسا ہی ہو جاتا ہے
ہے۔ عن عبداللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
اسرائیل فی المعاصی فنهتهم علماء هم فلم ینتهوا فجالسوا
کلوهم و شاربوهم فضرب اللہ قلوب بعضهم ببعض ولعنهم
یسی بن مریم۔ (مسند احمد مطبع بیروت حدیث نمبر ۳۷۱۳ ج ۲ ص ۲۵۱-۲۵۰)
رائیل گناہوں میں پڑے تو ان کے علماء نے ان کو منع کیا باز نہ آئے۔ وہی
ٹھے اور مل کے کھایا پیا تو اللہ تعالیٰ نے سب کے دل یکساں سیاہ کر دیئے اور
السلام کی زبان پر ان کو ملعون بنایا۔ فقیر غلام قادر بھیروی از لاہور۔ قد صح
احقر محمد باقر عفی عنہ نقشبندی مجددی لاہوری۔ الجواب صحیح بندہ عبدالسلام
وبندی۔ ھذا الجواب صحیح والجیب نجیح محمد یار عفی عنہ لاہور امام مسجد نہری۔
جیب نجیح محمد حسن عفی عنہ اول مدرس مدرسہ حمیدیہ لاہور۔ الجیب مصیب محمد
۔ الجواب صحیح محمد عالم دوم مدرس مدرسہ حمیدیہ لاہور ذلک کذالک محمد حسین
صحیح غلام رسول مدرس مدرسہ حمیدیہ لاہوری۔ الجواب صحیح ابوسعید محمد حسین
ں عفی عنہ کشمیری مولداً فشاوری الخ۔ الجواب صحیح حررہ الراجی بارگاہ حق نور
واب المجب مصیب ومثاب نورالحق مانسہرا مولداً۔ لیس المثاب الاھذا
ب عبدالوہاب پشاوری۔ الجواب صحیح بالقول محمد میر عالم عفی عنہ ہزاروی
پشاور۔ ھذا الجواب اصحیح و[illegible] الصحیح عبدالحکیم صواتی مولداً پشاوری سند
ست۔ الجواب صحیح نورالحسن عفی عنہ نائب مہتمم مدرسہ جامع العلوم کانپور۔
مدرسہ جامع العلوم کانپور الجواب صحیح خان زمان مدرس سوم جامع العلوم

کانپور۔ ھذا الجواب مطابق للحق غلام محمد عفی عنہ مدچوری الجواب صحیح ابوالحسن حقانی ابن مولوی ابو محمد عبدالحق دہلوی الجواب چونکہ نماز جنازہ میں دعائے مغفرت للمیت ہوتی ہے اور یہ مسئلہ ہے کہ دعائے مغفرت للکافر ہے علمائے کرام فتویٰ کفر مرزا اور اس کے متبعین پر دے چکے ہیں بناء بریں مصلی صلوٰۃ جنازہ للمرزائی بغیر توبہ جدید مسلمان نہ ہوگا۔ عبدالرؤف مدرس مدرسہ اسلامیہ عین العلم شاہجہان پوری عفی عنہ۔ الجواب صحیح بندہ سلطان حسن غفرلہ مدرس مدرسہ عین العلوم شاہجہانپور۔ صحیح الجواب عاجز عبدی سر عفی عنہ المجیب مصیب محمد سخاوت اللہ مدرس مدرسہ عین العلوم۔ الجواب امام کو مناسب نہ تھا کہ اس کی نماز پڑھنا اگر امام توبہ نہ کرے تو اس کو عہدہ امامت سے معزول کرنا چاہیے ابو محمد عبدالحق دہلوی قادیانی کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں۔ ابو محمود محمد رمضان عفی عنہ لدھیانوی۔ صورت مذکورہ میں امام مذکورہ سخت مداہنت اور جرم عظیم کا مرتکب ہے اور اس لئے فاسق ہے توبہ کرنا لازم ہے اگر توبہ نہ کرے تو زجراً مسلمان اس سے اسلامی تعلقات ترک کر دیں محمد کفایت اللہ عفی عنہ مولا مدرس امینیہ دہلی الجواب صحیح مشتاق احمد مدرس دہلی الجواب مصاب امام مذکور اگر معتقد کفر غلام احمد قادیانی کا نہیں تو بلا سبب ادا کرے صلوۃ جنازہ پیروانا اس کے کافر ہو گیا اس لئے کہ غلام احمد مذکور قطعاً کافر ہے اس نے کلام اللہ کو محرف کر دیا ہے اور تحریف کتاب اللہ کا کفر ہے اور ایضاً اللہ جل شانہ قرآن میں فرماتا ہے: ولا تصل علی احدٍ منهم مات ابداً ولا تقم علی قبرہ انهم کفرو اباللہ ورسولہ وماتوا وهم فاسقون۔ العبد الاثیم مفتی عبدالرحیم خلف الوحید مفتی عبدالحمید پشاوری ھوالموفق صحت نماز جنازہ کی شرائط میں سے ایک شرط اسلام میت بھی کما صرح بہ الفقہاء الکرام اگر کوئی شخص قطعاً اسلام سے خارج ہو جائے وہ جس گروہ کا ہو دیدہ و دانستہ اس کے جنازہ کی نماز پڑھنا ناجائز اور ایسی ناجائز نماز پڑھنے والا گنہگار ہوگا ورنہ نہ واللہ اعلم بالصواب وعندہ ام الکتاب حررہ محمد عبدالحمید۔ الجواب جبکہ اس امام نے بعد علم اس بات کے کہ وہ میت ہم عقیدہ وہم مذہب مرزا غلام احمد قادیانی کا ہے اس میت کے عقائد کفر قطعی تک پہنچے ہوئے تھے اور میت کا تائب ہونا اس کو نہ معلوم ہوا ہو اس کی نماز جنازہ پڑھا دی تو اس کے متعلق دعائے مغفرت کافر کا حکم عائد ہوگا۔ بعض علماء نے دعائے مغفرت کافر پر حکم کفر دیا ہے اور بعض نے احتیاط کی ہے بہر حال یہ فعل اجماعاً حرام ہے اگر اس کو حلال سمجھے گا تو سب کے نزدیک

حکم کفر عائد ہوگا۔ درمختار میں ہے۔ والحق حرمة الدعآء بالمغفرة للكافر ردالمختار میں ہے۔ رد على الامام الوافى ومن تبعه حيث قال انا الدعآء بالمغفرة للكافر كفراً الخ۔ (درمختار ج ۲ ص ۳۱۳، ۳۱۴) علماء محققین فرماتے ہیں کہ جس مسئلہ میں علماء آپس میں کفر اور عدم کفر میں مختلف ہوں تو احتیاط عدم تکفیر میں ہے ہاں ایسے شخص کو توبہ اور تجدید ایمان و نکاح کا حکم دیا گیا ہے اور وہ جب تک توبہ نہ کرے مسلمانوں کو اس سے اجتناب اور اس کی اقتداء سے پرہیز کرنا چاہیے فقیر حافظ محمد بخش عفی عنہ قادری مدرس مدرسہ محمدیہ بدایوں۔

مولوی محمد شمس الدین نقشبندی مجددی محمودی جالندھری

مرزے قادیانی داسیاپا

اول آخر حمد اللہ نوں جس نے موت او پائی مرزا گزر گیا
چاہے رکھے چاہے مارے اس دی بے پرواہی مرزا گزر گیا
ہے ہے مرزا گزر گیا
مغل بچہ اک قادیاں اندر ہویا ہیسی واہی مرزا گزر گیا
دنیا ساری بیشک اس نے تھلے تک ہلائی مرزا گزر گیا
ہے ہے مرزا گزر گیا
دہری سی اوہ بہارا اس دا مذہب دین نہ کائی مرزا گزر گیا
دشمن سی اللہ دا بیشک نبیاندا بد خواہی مرزا گزر گیا
ہے ہے مرزا گزر گیا
مہر علی شاہ نوں اس نے چٹھی لکھ بھجوائی مرزا گزر گیا
بھی ہور علماواں لکھیا اس سودائی مرزا گزر گیا
ہے ہے مرزا گزر گیا
وچہ لاہور اکٹھے آؤ یعنی رل سب بھائی مرزا گزر گیا
میرے نال مباحثہ کرلو جے ہے طاقت کائی مرزا گزر گیا
ہے ہے مرزا گزر گیا

۔درمختار میں ہے۔والحق حرمة الدعآء بالمغفرة للکافر ردالمختار میں
لامام الوافی ومن تبعه حیث قال انا الدعآء بالمغفرة للکافر کفراً
اص ۳۱۴،۳۱۳)علماء محققین فرماتے ہیں کہ جس مسئلہ میں علماء آپس میں کفراور
ہوں تواحتیاط عدم تکفیر میں ہے ہاں ایسے شخص کوتوبہ اورتجدید ایمان ونکاح کاحکم
ب تک توبہ نہ کرے مسلمانوں کواس سے اجتناب اوراس کی اقتداء سے پرہیز
فظ محمد بخش عفی عنہ قادری مدرس مدرسہ محمدیہ بدایوں۔

...د شمس الدین نقشبندی مجددی محمودی جالندھری

مرزے قادیانی داسیاپا

اللہ نوں جس نے موت او پائی مرزا گزر گیا
چاہے مارے اس دی بے پرواہی مرزا گزر گیا
ہے ہے مرزا گزر گیا
مغل بچہ اک قادیاں اندر ہویا ہیسی واہی مرزا گزر گیا
دنیا ساری بیشک اس نے تھلے تک ہلائی مرزا گزر گیا
ہے ہے مرزا گزر گیا
...ہارا اس دا مذہب دین نہ کائی مرزا گزر گیا
...دا بیشک نبیاندا بد خواہی مرزا گزر گیا
ہے ہے مرزا گزر گیا
مہر علی شاہ نوں اس نے چٹھی لکھ بھجوائی مرزا گزر گیا
بھی ہور علماواں لکھیا .اس سودائی مرزا گزر گیا
ہے ہے مرزا گزر گیا
...ے آوَ یعنی رل سب بھائی مرزا گزر گیا
...حثہ کرلو جے ہے طاقت کائی مرزا گزر گیا
ہے ہے مرزا گزر گیا

مہر علی شاہ سن شوخی اسدی ایدھر واگ اٹھائی مرزا گزر گیا
بھی علماواں ہر ہر طرفوں کیتی اسول دہائی مرزا گزر گیا
ہے ہے مرزا گزر گیا
غرض تاریخ مباحثہ اُتے جو سی ایس ٹھہرائی مرزا گزر گیا
پہنچے اوہ لاہور تمامی دیر نہ بالکل لائی مرزا گزر گیا
ہے ہے مرزا گزر گیا
ڈیرہ .لایا انہاں آ کر اندر مسجد شاہی مرزا گزر گیا
جاری کیتی آ کر انہاں اپنی کارروائی مرزا گزر گیا
ہے ہے مرزا گزر گیا
اوس ویلے مرزایاں نے فوراً تار دوڑائی مرزا گزر گیا
مرزے ولوں پر انہاں نوں کجھ آواز نہ آئی مرزا گزر گیا
ہے ہے مرزا گزر گیا
مہر علی شاہ جد سورج وانگوں اپنی چمک دکھائی مرزا گزر گیا
تاب نہ اس چمگڈر بالکل اس دے اگے پائی مرزا گزر گیا
ہے ہے مرزا گزر گیا
سید مہر علی شاہ دی ملکیں ہوئی شاہی مرزا گزر گیا
مرزے تے مرزایاں اتے فتح انہاں نے پائی مرزا گزر گیا
ہے ہے مرزا گزر گیا
دین اسلام ہویا ہے غالب کفر ہویا ہے راہی مرزا گزر گیا
آیا حق تے باطل زاہق ہویا ترت ہوائی مرزا گزر گیا
ہے ہے مرزا گزر گیا
غرض اقامت پنج دن تیکر شاہ صاحب نے فرمائی مرزا گزر گیا
مرزا پر لاہور نہ آیا نہ اس طاقت پائی مرزا گزر گیا
ہے ہے مرزا گزر گیا

ہومبہوت گیا سن خبراں ہیبت اس تے چھائی مرزا گزرگیا
باہر گہر تھیں مول نہ آیا شکل نہ اس دکھائی مرزا گزر گیا
ہے ہے مرزا گزر گیا

منہ کالا ہن ہویا اس دا جگ اندر رسوائی مرزا گزر گیا
جھوٹا ہویا جانو مویا اس وچ شک نہ کائی مرزا گزر گیا
ہے ہے مرزا گزر گیا

احمد بیگ دے بیٹی فر اس اپنے کارن چاہی مرزا گزر گیا
آسماناں دے اتے اس دی ہوئی فرکرمانی مرزا گزر گیا
پرا وہ عورت بالکل اسی نوں اج تک ہتھ نہ آئی مرزا گزر گیا
آسمانی منکوحہ اس دے یار حریف ویاہی مرزا گزر گیا
ہے ہے مرزا گزر گیا

ایویں پیر ملکیت اپنی اس نے گھنے پائی مرزا گزرگیا
انی ہتھیں اپنی عورت کوٹھے اس چڑھائی مرزا گزر گیا
ایویں خبر طاعونی جو اس دنیا وچ پھیلائی مرزا گزر گیا
مدت گزری اوہ بھی اج تک وچ ظہور نہ آئی مرزا گزر گیا
ہے ہے مرزا گزر گیا

غرض یقیناً ہے ایہ جھوٹا شک نہ اس وچ رائی مرزا گزر گیا
کافر کتا ملحد اسنوں آکھے کل لوکائی مرزا گزر گیا
توبہ کر توہن مرزا تو جاندا...... دہائی مرزا گزر گیا
کھلے مارو سر وچ اس دے پکڑو صاف جدائی مرزا گزر گیا
ہے ہے. مرزا گزر گیا

بول کرو قبر اس دے تے ہی یہ عین بھلائی مرزا گزرگیا
لکھ لکھ لعنت آکھو اس نوں سارے مومن بھائی مرزا گزر گیا
ہے ہے مرزا گزر گیا

ہو مبہوت گیا سن خبراں ہیبت اس تے چھائی مرزا گزرگیا
باہر گھر تھیں مول نہ آیا شکل نہ اس دکھائی مرزا گزر گیا
ہے ہے مرزا گزر گیا
ہویا اس دا جگ اندر رسوائی مرزا گزر گیا
انو مویا اس وچ شک نہ کائی مرزا گزر گیا
ہے ہے مرزا گزر گیا
احمد بیگ دے بیٹی فر اس اپنے کارن چاہی مرزا گزر گیا
آسماناں دے اتے اس دی ہوئی فرکرمانی مرزا گزر گیا
کل اسی نوں اج تک ہتھ نہ آئی مرزا گزر گیا
س دے یار حریف ویاہی مرزا گزر گیا
ہے ہے مرزا گزر گیا
الویں پیر ملکیت اپنی اس نے گہنے پائی مرزا گزرگیا
انی ہتھیں اپنی عورت کوٹھے اس چڑھائی مرزا گزر گیا
جو اس دنیا وچ پھیلائی مرزا گزر گیا
ں اج تک وچ ظہور نہ آئی مرزا گزر گیا
ہے ہے مرزا گزر گیا
ض یقیناً ہے ایہ جھوٹا شک نہ اس وچ رائی مرزا گزر گیا
فر کٹا ملحد اسنوں آکھے کل لوکائی مرزا گزر گیا
تو جاندا...... دہائی مرزا گزر گیا
دے پکڑو صاف جدائی مرزا گزر گیا
ہے ہے. مرزا گزر گیا
کرو قبر اس دے تے ہی یہ عین بھلائی مرزا گزر گیا
لعنت آکھو اس نوں سارے مومن بھائی مرزا گزر گیا
ہے ہے مرزا گزر گیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد الحمد والصلوٰۃ محمد بن مولانا مولوی عبدالقادر صاحب مرحوم لدھیانوی بیچ خدمت اہل اسلام کے عرض کرتا ہے کہ غلام احمد قادیانی کی تکفیر بباعث کلمات کفریہ کے اول ۱۳۰۱ ہجری میں ہمارے ہی خاندان سے شروع ہوئی۔

تہی دستان قسمت راچہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیواں تشنہ می آرد سکندر

یعنی جو کفریات اس کے صاف صاف آیات قطعیات کے مخالف ہیں ان پر ان کے ایمان کی بنیاد جیسا کہ رسالہ ازالۃ الاوہام میں عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو یوسف نجار کا بیٹا لکھا ہے اور جو خدا تعالیٰ جل شانہ نے ان کے معجزے مثل احیاء اموات اور مادرزاد نابینوں کو بینا کرنا اور جانور مٹی سے بنا کر خدا کے حکم سے جاندار بنا دینا وغیرہ وغیرہ جن کا ذکر قرآن شریف میں موجود ہے ان سب کو اس قادیانی نے مشرکانہ خیال لکھ کر منکر قرآن ہو کر اپنا کفر ظاہر کر کے زمرہ مرتدین میں داخل ہوا اکثر مباحثات میں قادیانی اس امر پر زور دیتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور ان کے فوت ہونے کا ثبوت آیات قرآنیہ میں موجود ہے اگرچہ اس کا جواب علماء اسلام نے دندان شکن اپنی اپنی تصانیفوں میں دے چکے ہیں۔

ازالہ الاوہام میں لکھا ہے عیسیٰ علیہ السلام یوسف نجار کے بیٹے تھے۔ (ازالہ ص ۳۷۳ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۲۵۴) حضرت یسوع مسیح کی نسبت لکھا ہے شریر مکار کے پیچھے چلنے والا جھوٹا (ضمیمہ انجام آتھم ص ۶ خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۶) اس میں لکھا ہے کہ ”آپ کی تین دادیاں نانیاں زنا کار تھیں۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱ حاشیہ) انبیاء علیہم السلام جھوٹے ہوتے ہیں۔ (ازالہ ص ۶۲۸ تا ۶۲۹) حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی بھی غلط نکلی تھی۔ (ازالہ ص ۶۸۸ تا ۶۸۹) حضرت جبرائیل علیہ السلام کسی نبی کے پاس زمین پر نہیں آئے۔ (توضیح مرام ص ۶۶۸ تا ۶۵۷) قرآن شریف میں جو معجزات ہیں وہ سب مسمریزم ہیں۔ (ازالہ اوہام ص ۷۴۸ تا ۷۵۰) دجال پادری ہیں اور کوئی دجال نہیں آئے

گا۔ دجال کا گدھا ریل ہے۔ کوئی گدھا نہیں۔ یاجوج ماجوج انگریز ہیں اور اس کے سوا اور کوئی نہیں۔ دخان کچھ نہیں غلط خیال ہے۔ (ازالہ ص۵۱۳ خزائن ص۳۷۵) آفتاب مغرب سے کوئی نہیں نکلے گا۔ (ازالہ ص۵۱۵ خزائن ص۳۷۶) دابۃ الارض علماء ہوں گے اور کچھ نہیں حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابن مریم اور دجال اور اس کے گدھے اور یاجوج ماجوج اور دابۃ الارض کی حقیقت معلوم نہ تھی۔ (ازالہ ص۶۹۲ خزائن ج۳ ص۴۷۳)

مرزا کی طرف سے دعویٰ نبوت

(۱)......الہام قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ یعنی کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو میری تابعداری کرو بلفظ (براہین احمدیہ ص۲۴۶ خزائن ج۱ ص۲۶۶)، (۲)......مرسل یزدانی و مامور رحمانی حضرت جناب مرزا غلام احمد قادیانی بلفظہ ابتداء (ٹائٹل پیج) (ازالہ الاوہام خزائن ج۳ ص۱۰۱)، (۳)......حدیث میں وارد ہے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے نماز میں امام تمہارے میں سے ہوگا یعنی عیسیٰ علیہ السلام مقتدی ہو کر نماز ادا کریں گے تاکہ کسی کو یہ گمان نہ ہو کہ یہ اپنی نئی شریعت جاری کریں گے اور نزول آپ کا دمشق میں ہوگا قوم یہود آپ کے پاس آکر کہیں گے کہ ہم آپ کے اصحاب ہیں آپ فرمائیں گے کہ تم جھوٹے ہو اور اسی طرح نصاریٰ کو کہا جائے گا فرمادیں گے کہ اصحاب میرے وہ ہیں جو مہاجرین ملحمہ سے باقی رہیں گے۔ پس پائیں گے ان کے خلیفہ کو جوان کو نماز پڑھا رہا ہوگا آپ کو دیکھ کر وہ پیچھے کو ہو جائے گا آپ فرمادیں گے تو ہی نماز پڑھا تحقیق خدا تعالیٰ تیرے سے راضی ہے مجھ کو خدا تعالیٰ نے وزیر کر کے بھیجا ہے نہ امیر کر کے اور ٹھہرانا آپ کا بعد نزول کے زمین پر بقید حیات چالیس برس تک روایت کیا گیا اور نکاح کریں گے تاکہ معلوم ہو لوگوں کو یہ خدا نہیں ہیں اور اولاد بھی ہوگی اور دفن کیے جائیں گے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں یہ سب عینی شرح بخاری میں مذکور ہے چونکہ نزول عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے یقیناً ثابت ہے اسی واسطے کتب عقائد میں درج کیا گیا ہے تاکہ ہر شخص اپنے عقیدے میں اس امر کو یقین خیال کر کے ایمان لائے کہ عیسیٰ علیہ

یل ہے۔کوئی گدھا نہیں۔یاجوج ماجوج انگریز ہیں اوراس کے سوا اور کوئی
س غلط خیال ہے۔(ازالہ ص۵۱۳ خزائن ص۳۷۵) آفتاب مغرب سے
ازالہ ص۵۱۵ خزائن ص۳۷۶) دابۃ الارض علماء ہوں گے اور کچھ نہیں
ﷲ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابن مریم اور دجال اوراس کے گدھے اور یاجوج
ی حقیقت معلوم نہ تھی۔ (ازالہ ص۶۹۲ خزائن ج۳ص۴۷۳)

سے دعویٰ نبوت

قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللہ یعنی کہ اگر تم
وتو میری تابعداری کرو بلفظ (براہین احمدیہ ص۲۴۶ خزائن ج۱ص
ں یزدانی و مامور رحمانی حضرت جناب مرزا غلام احمد قادیانی بلفظ
الہ الاوہام خزائن ج۳ص۱۰۱)،(۳)......حدیث میں وارد ہے کہ
ول فرمائیں گے نماز میں امام تمہارے میں سے ہوگا یعنی عیسیٰ علیہ
ا کریں گے تا کہ کسی کو یہ گمان نہ ہو کہ یہ اپنی نئی شریعت جاری کریں
ق میں ہوگا قوم یہود آپ کے پاس اگر کہیں گے کہ ہم آپ کے
ں گے کہ تم جھوٹے ہو اور اسی طرح نصاریٰ کو کہا جائے گا فرمادیں
یں جو مہاجرین ملحمہ سے باقی رہیں گے۔پس پائیں گے ان کے
ا ہوگا آپ کو دیکھ کر وہ پیچھے کو ہو جائے گا آپ فرمادیں گے تو ہی
تیرے سے راضی ہے مجھ کو خدا تعالیٰ نے وزیر کر کے بھیجا ہے نہ
بعد نزول کے زمین پر بقید حیات چالیس برس تک روایت کیا گیا
علوم ہو لوگوں کو یہ خدا نہیں ہیں اور اولاد بھی ہوگی اور دفن کیے
ر علیہ وسلم کی قبر میں یہ سب عینی شرح بخاری میں مذکور ہے چونکہ
ان سے یقیناً ثابت ہے اسی واسطے کتب عقائد میں درج کیا گیا
ے میں اس امر کو یقین خیال کر کے ایمان لائے کہ عیسیٰ علیہ

السلام آخری زمانہ میں آسمان سے نزول فرمائیں گے۔

خدا تعالیٰ اپنے کلام پاک میں بیان فرماتا ہے کہ ہم نے عیسیٰ علیہ السلام کو بلا باپ پیدا کیا یہ مرتد ان کا باپ یوسف نجار بیان کرتا ہے اور جو معجزے قرآن شریف میں خدا تعالیٰ نے عیسی علیہ السلام کے بیان فرمائے ہیں ان کو ازالۃ الاوہام میں مرزا نے لکھا ہے کہ ”وہ شعبدہ بازی کے قسم سے ہیں اور دراصل بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے تھے“۔(ازالہ اوہام ص۳۰۲ خزائن ج۳ص۲۵۴) اس کلام کے کفر ہونے میں کوئی شبہ نہیں خدا تعالیٰ نے وہ معجزات برخلاف عادت واسطے ایمان لانے لوگوں کے عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ پر ظاہر کیے ان کو یہ مرتد عمل مسمریزم اور بے سود بتاتا ہے۔ازالۃ الاوہام میں لکھا ہے کہ علماء نے سورۃ الزلزال کے معنی نہیں۔سمجھے (ازالہ ص۱۴۸ خزائن ج۳ص۱۶۶) توضیح مرام میں اس نے لکھا ہے۔(ص۶۸ مرزا خزائن ص۸۶) جبرئیل علیہ السلام کبھی زمین پر نہیں آئے نہ آتے ہیں۔(ملخصاً صفحہ ۶۸۔۷۰۔۸۵ ازالہ ص۶۲۹ خزائن ص۴۳۹) لکھتا ہے انبیاء ابراہیم علیہ السلام جھوٹے ہوتے ہیں۔(ازالۃ الاوہام ۱۲۸،۶۲۹ ازالہ ۶۸۸ خزائن ص۴۷۱) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی بھی غلط نکلی (ازالۃ الاوہام ص ۶۸۸ ازالہ ص۶۹۱ خزائن ص۴۷۳) حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ابن مریم اور دجال، یاجوج ماجوج دابۃ الارض کی خبر نہیں دی۔(ازالۃ الاوہام ص۶۹۱ ازالہ ص۷۰۵ خزائن ص۵۰۴) براہین احمدیہ خدا کا کلام ہے۔(ازالۃ الاوہام ص۱۵۰) قرآن شریف میں جو معجزے ہیں وہ مسمریزم ہیں۔(حقیقت ص۸۸ خزائن ص۹۱) قرآن شریف میں انا انزلنا ہ قریبا من القادیان موجود ہے۔(ازالۃ الاوہام ص۷۶،۷۷) مکہ مدینہ قادیان تین شہروں کا نام قرآن شریف میں اعزاز کے ساتھ لکھا ہوا ہے۔(ازالۃ الاوہام ص۷۶،۷۷) حضرت رسول اکرم خاتم النبیین والمرسلین نہیں ہیں۔(ازالۃ الاوہام ص۴۲۲ خزائن ص۳۲۲) قیامت نہیں ہوگی تقدیر کوئی چیز نہیں ہے۔(صفحہ دوم ٹمائیٹل پیج ازالۃ الاوہام ص۵۱۵ خزائن ص۳۷۶) آفتاب مغرب سے نہیں نکلے گا۔(ازالۃ الاوہام ص۵۱۵) عذاب قبر نہیں ہے۔(ازالۃ الاوہام ص۴۱۵) تناسخ صحیح ہے۔(ست بچن ص۸۴ خزائن ج۱۰ص۲۰۹) ایسے ایسے اس کے کلمات بے شمار ہیں جن کا کفر ہونا علماء اسلام پر کیا بلکہ عوام پر بھی ظاہر ہے اور جو شخص اعتراض کرے کہ قادیانی اہل قبلہ

ہے اس کو کافر کہنا درست نہیں اور نیز جس شخص میں ایک کم سو وجہ کفر کی ہو اور ایک وجہ اسلام کی ہو اس کو بھی کافر قرار دینا شرعاً منع ہے تو اس کا جواب یہ ہے اہل قبلہ کو کافر کہنا اس وقت تک درست نہیں جب تک اس میں کوئی وجہ کفر کی یقینی موجود نہ ہو مثلاً اگر کوئی رافضی نماز روزہ کا پابند ہو کر اصل پیغمبری حضرت علی کا حق گمان کرے تو اس کے کفر میں کسی کو کلام ہے اور سو وجہ کفر کے مسئلہ کے یہ معنی ہیں کہ اگر کسی شخص نے ایسا کلمہ کہا کہ جس کے ایک کم سو معنی کفر کی طرف عائد ہوتے ہیں اور بموجب ایک معنی کے وہ لفظ کفر کا نہیں ہے تو ایسی صورت میں مفتی کو لازم ہے کہ بلا تحقیق اس پر فتویٰ کفر کا جاری نہ کرے جیسا کہ ایک شخص کو کسی نے نماز کے واسطے تاکیداً کہا اس نے نماز سے انکار کیا تو انکار اس کا نماز کو برا جان کر یا نماز کے فرض ہونے کا منکر ہو کر یا نماز کا پڑھنا اس کے نزدیک حقیر لوگوں کا کام ہے وغیرہ وغیرہ جن کا مرجع کفر کی طرف ہے تو بے شک وہ شخص کافر ہے اگر غرض اس کی اس انکار سے صرف یہی ہے کہ میں نماز کو تیرے کہے سے نہیں ادا کروں گا تو اس صورت میں یہ انکار کفر نہیں ... صورتوں میں مفتی کو لازم ہے کہ بلا تحقیق فتویٰ کفر کا نہ دے اور جو امر یقیناً کفر کا کسی ... پایا جائے جیسا کہ بتوں کو سجدہ کرنا پیغمبروں کی اہانت کرنی اس کے کافر ہونے میں کسی کو کلام نہیں اگرچہ نماز روزہ کا پابند ہو ملا علی قاری نے ان دونوں امروں کو شرح فقہ اکبر میں وضاحت کے ساتھ لکھا ہے پہلے فتویٰ میں جو مولانا مولوی رشید احمد صاحب کے جواب میں لکھا گیا ہے اس میں ملا علی قاری صاحب کی عبارت درج ہے ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اس فرقہ کو راہ ہدایت پر لائے ورنہ ان کی شر سے عوام اہل اسلام کو بچائے۔ **وما توفیقی الا باللّٰہ واخر دعونا ان الحمدللہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین وعلیٰ الہ واصحابہ اجمعین۔**

مرزائیوں سے ترکِ موالات

جس میں قرار پایا ہے کہ حسب فتاویٰ علمائے اسلام (سنی وشیعہ) مرزائیوں سے میل جول اور شادی غمی میں شریک ہونا منع ہے اور یہ ثابت کیا گیا ہے کہ مرزائی جماعت کے عقائد اہل اسلام کے خلاف ہیں۔ وفات مسیح کا مسئلہ ثابت نہیں کر سکتے۔ حضرت مسیح کی قبر کشمیر میں نہیں اور یہ کہ مرزائی اور ایران کے بابی مذہب کے پیرو ہمارے نزدیک

رست نہیں اور نیز جس شخص میں ایک کم سو وجہ کفر کی ہو اور ایک وجہ اسلام کی ہو
ینا شرعاً منع ہے تو اس کا جواب یہ ہے اہل قبلہ کو کافر کہنا اس وقت تک درست
میں کوئی وجہ کفر کی یقینی موجود نہ ہو مثلاً اگر کوئی رافضی نماز روزہ کا پابند ہو کر
علی کا حق گمان کرے تو اس کے کفر میں کسی کو کلام ہے اور سو وجہ کفر کے مسئلہ
کسی شخص نے ایسا کلمہ کہا کہ جس کے ایک کم سو معنی کفر کی طرف عائد ہوتے
معنی کے وہ لفظ کفر کا نہیں ہے تو ایسی صورت میں مفتی کو لازم ہے کہ بلا تحقیق
انہ کرے جیسا ایک شخص کو کسی نے نماز کے واسطے تاکیداً کہا اس نے نماز
کا نماز کو برا جان کر یا نماز کے فرض ہونے کا منکر ہو کر یا نماز کا پڑھنا اس
کا کام ہے وغیرہ وغیرہ جن کا مرجع کفر کی طرف ہے تو بے شک وہ شخص کافر
انکار سے صرف یہی ہے کہ میں نماز کو تیرے کہے سے نہیں ادا کروں گا تو
کفر نہیں ہے ایسی صورتوں میں مفتی کو لازم ہے کہ بلا تحقیق فتویٰ کفر کا نہ
کا کسی میں پایا جائے جیسا کہ بتوں کو سجدہ کرنا پیغمبروں کی اہانت کرنی اس
کو کلام نہیں اگرچہ نماز روزہ کا پابند ہو ملا علی قاری نے ان دونوں امروں کو
حت کے ساتھ لکھا ہے پہلے فتویٰ میں جو مولانا مولوی رشید احمد صاحب
ہے اس میں ملا علی قاری صاحب کی عبارت درج ہے ہم دعا کرتے ہیں
راہ ہدایت پر لائے ورنہ ان کی شر سے عوام اہل اسلام کو بچائے۔ وما
دعونا ان الحمدللہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی
الہ واصحابہ اجمعین۔

مرزائیوں سے ترکِ موالات

ہے کہ حسب فتاویٰ علمائے اسلام (سنی وشیعہ) مرزائیوں سے
میں شریک ہونا منع ہے اور یہ ثابت کیا گیا ہے کہ مرزائی جماعت
خلاف ہیں۔ وفات مسیح کا مسئلہ ثابت نہیں کر سکتے۔ حضرت مسیح
یہ کہ مرزائی اور ایران کے بابی مذہب کے پیرو ہمارے نزدیک

یکساں ہیں اور یہ کہ جو شخص مرزا غلام احمد کی نسبت حسن ظن رکھے یا اس کے کفر کا اظہار نہ کرے وہ بھی مرزائی فرقہ میں داخل ہے نہ اس کی امامت جائز ہے اور نہ جنازہ۔

باہتمام انجمن حفظ المسلمین امرتسر

سوال...... کیا مرزائیوں کا یہ کہنا درست ہے کہ حضرت مسیح کی قبر محلّہ خانیار سرینگر کشمیر میں موجود ہے؟

جواب...... مرزا قادیانی پہلے کہتے تھے کہ مسیح کی قبر گلیل یا شام میں ہے اب کہتے ہیں کہ ایک نئی انجیل کی رو سے مسیح کی قبر کشمیر میں قرار پائی ہے۔ جناب مفتی حسام الدین صاحب مفتی اعظم کشمیر لکھتے ہیں کہ اسلام سے پہلے ہندو مذہب کے سوا کشمیر میں یہودی اور عیسائی مذہب کا نام ونشان تک نہیں ملتا اور نہ کوئی ملکی تاریخ ثبوت دیتی ہے۔ اور نہ ہی کسی فرد بشر کی زبانی معلوم ہوتا ہے کہ کشمیر میں عیسائیت بھی تھی اور محلّہ خانیار میں ایک مسلمان بزرگ کی قبر ہے اور جن کا یہ خیال ہے کہ یہ حضرت مسیح کی قبر ہے محض جھوٹ بالکل لغو اور بے بنیاد ہے۔

سوال...... کیا مرزائی کا جنازہ پڑھنا جائز ہے؟

جواب...... نہیں کیونکہ مرزائی ہمارے نزدیک کافر ہیں اور جنازہ مسلمان کا ہوتا ہے۔

(مولوی غلام قادر مرحوم بھیروی)

سوال...... جو اہلسنت مرزائی کا جنازہ پڑھے اس کا کیا حکم ہے؟

جواب...... اس سے علانیہ توبہ لینی چاہیے کیونکہ قرآن شریف میں ہے۔ لا تصل علی احد منھم احد (توبہ ۸۴) کتبہ مفتی محمد عبداللہ ٹونکی لاہور حال وارد کلکتہ)۔

سوال...... جو مرزا غلام احمد قادیانی کو مسلمان جانے اس کا کیا حکم ہے؟

جواب مرزا انبیاء کی توہین کرتا ہے نصوص قطعیہ کا منکر ہے مدعی نبوت ہے اس لیے اس کے کفر میں کسی کو شک نہیں ہو سکتا۔

ناظرین! آپ کو معلوم ہے کہ پنجاب میں مرزائی جماعت نے ایک نئی نبوت کی بنیاد ڈال کر اہل اسلام کو بظاہر دو مختلف فرقوں میں تقسیم کر دیا ہے جس کی وجہ سے نہ صرف سنی شیعہ کے ساتھ ان کا اختلاف رائے پیدا ہو گیا ہے بلکہ لین دین، عقائد، اصول اور عبادات و

معاملات میں بھی زمین وآسمان کا فرق پڑ گیا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی آغاز مسیحیت میں کئی رنگ بدلے۔ سب سے پہلے اپنے آپ کو صوفی منش ظاہر کیا۔ پھر مجدد بنے۔ پھر حکم، پھر نذیر، اس کے بعد مسیح ہونے کے مدعی ہوئے۔ پھر کرشن اوتار اور سب کے اخیر نبوت کا دعویٰ شائع کیا اور بہت جلد دنیا سے رخصت ہوئے۔

سوال (استفتاء)

بخدمت شریف جناب علمائے اسلام سلمکم اللہ الیٰ یوم القیام.

کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین ومفتیان شرع مبین اس امر میں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال مندرجہ ذیل ہیں۔

اوّل...... آیۃ **مبشر ابرسول یاتی من بعد اسمہ احمد** کا مصداق میں ہوں۔
(ازالہ اوہام طبع اول ص ۶۷۳ خزائن ج ۳ ص ۴۶۳)۔

دوم...... مسیح موعود (جن کے آنے کی خبر احادیث میں آئی ہے) میں ہوں۔
(ازالہ اوہام طبع اول ص ۶۶۵ خزائن ج ۳ ص ۴۵۹)۔

سوم...... میں مہدی مسعود اور بعض نبیوں سے افضل ہوں۔
(معیار الاخیار ص ۱۱ ملفوظات ج ۳ ص ۲۷۸)

چہارم...... **ان قدمی علی منارۃ ختم علیا کل رفعۃ** (میرا قدم اس بنیاد پر ہے جہاں کل بلندیاں ختم ہو چکی ہیں) (خطبہ الہامیہ ص ۷۰ خزائن ج ۱۶ ص ۷۰)

پنجم...... **لا تقسیونی باحد ولا ادابی**۔ میرے مقابل کسی کو پیش نہ کرو۔
(خطبہ الہامیہ ص ۵۲ خزائن ج ۱۲ ص ۵۲)

ششم...... میں مسلمانوں کے لئے مسیح مہدی اور ہندوؤں کے لئے کرشن ہوں۔
(لیکچر سیالکوٹ ص ۳۳ خزائن ج ۲۰ ص ۲۲۷)

ہفتم...... **وانی قتیل الحب لکن حسبنکم . قتیل العدی فالفرق اجلی واظھر**۔ میں عشق کا مقتول ہوں مگر تمہارا حسین دشمن کا مقتول ہے فرق بالکل ظاہر ہے۔
(اعجاز احمدی ص ۸۱ خزائن ج ۱۹ ص ۱۹۳)

مین وآسمان کا فرق پڑگیا ہے۔مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی آغاز
بدلے۔سب سے پہلے اپنے آپ کوصوفی منش ظاہر کیا۔پھر مجدد بنے
کے بعد مسیح ہونے کے مدعی ہوئے۔پھر کرشن اوتار اور سب کے اخیر
یا اور بہت جلد دنیا سے رخصت ہوئے۔

سوال (استفتاء)

جناب علمائے اسلام سلمکم اللہ الیٰ یوم القیام.
علمائے دین متین ومفتیان شرع مبین اس امر میں کہ مرزا غلام احمد
جہ ذیل ہیں۔

ر ابرسول یاتی من بعد اسمه احمد کا مصداق میں ہوں۔
ول ص۶۷۳ خزائن ج۳ ص۴۶۳)۔
(جن کے آنے کی خبر احادیث میں آئی ہے) میں ہوں۔
ول ص۶۶۵ خزائن ج۳ ص۴۵۹)۔
ی مسعود اور بعض نبیوں سے افضل ہوں۔

(معیار الاخیار ص۱۱ ملفوظات ج۳ ص۲۷۸)

می علی منارة ختم علیا کل رفعة (میرا قدم اس بنیاد پر ہے
ی ہیں) (خطبہ الہامیہ ص۷۰ خزائن ج۱۶ ص۷۰)
ونی باحد ولا ادابی۔میرے مقابل کسی کو پیش نہ کرو۔

(خطبہ الہامیہ ص۵۲ خزائن ج۱۶ ص۵۲)

مانوں کے لئے مسیح مہدی اور ہندوؤں کے لئے کرشن ہوں۔

(لیکچر سیالکوٹ ص۳۳ خزائن ج۲۰ ص۲۲۷)

یل الحب لکن حسبنکم . قتیل العدی فالفرق اجلی
ہوں مگر تمہارا حسین دشمن کا مقتول ہے فرق بالکل ظاہر ہے۔
ج۱۹ ص۱۹۳)

نہم......''یسوع مسیح کی تین دادیاں اور تین نانیاں زنا کار تھیں''۔(معاذ اللہ)

(ضمیمہ انجام آتھم ص۷ خزائن ج۱۱ ص۲۹۱)

دہم......یسوع مسیح کو جھوٹ بولنے کی عادت تھی۔(معاذ اللہ)

(ضمیمہ انجام آتھم ص۵ خزائن ج۱۱ ص۲۸۹)

یازدہم......یسوع مسیح کے معجزات مسمریزم تھے اس کے پاس بجز دھوکہ کے اور کچھ نہ تھا۔

(ازالہ ص۳۰۳،۳۲۲ خزائن ج۳ ص۲۵۴ تا۲۶۳ ضمیمہ انجام ص۷ خزائن ج۱۱ ص۲۹۱)

دوازدہم......میں نبی ہوں، اس امت میں نبی کا نام میرے لئے مخصوص ہے۔

(حقیقۃ الوحی ص۳۹۱ خزائن ج۲۲ ص۴۰۶)

سیزدہم...... مجھے الہام ہوا ہے۔قل یایھاالناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا۔(لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوکر آیا ہوں۔(تذکرہ ص۳۵۲)

چہاردہم......میرا منکر کافر ہے۔ (حقیقۃ الوحی ص۱۶۳ خزائن ج۲۲ ص۱۶۷)

پانزدہم......میرے منکروں بلکہ متاملوں کے پیچھے بھی نماز جائز نہیں۔

(نہج المصلیٰ فتاویٰ احمدیہ ج۱ ص۲۷۶)

(۱۶)......مجھے خدا نے کہا ہے اسمع ولدی (اے میرے بیٹے سن!)

(البشریٰ ج۱ ص۴۹)

(۱۷)......لولاک لما خلقت الافلاک (اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمان پیدا نہ کرتا)

(حقیقۃ الوحی ص۹۹ خزائن ج۲۲ ص۱۰۲)

(۱۸)......میرا الہام ہے۔وما ینطق عن الھویٰ یعنی میں بلاوحی نہیں بولتا۔

(اربعین نمبر۳ ص۳۶ خزائن ج۱۷ ص۴۲۶)

(۱۹)...... مجھے خدا نے کہا ہے۔وما ارسلناک الا رحمة للعالمین۔(یعنی خدا نے تجھے رحمت بنا کر بھیجا) (حقیقۃ الوحی ص۸۲ خزائن ج۲۲ ص۸۵)

(۲۰)...... مجھے خدا نے کہا۔انک لمن المرسلین (خدا کہتا ہے کہ تو بلاشک رسول ہے) (حقیقۃ الوحی ص۱۰۷ خزائن ج۲۲ ص۱۱۰)

(۲۱)......اتانی مالم یؤتی احد من العالمین۔(خدا نے مجھے وہ عزت دی جو کسی کو نہیں دی گئی)(حقیقۃ الوحی ص ۱۰۷خزائن ج ۲۲ص ۱۱۰)

(۲۲)......ان اللہ معک ان اللہ یقوم اینما قمت (خدا تیرے ساتھ ہوگا جہاں کہیں تو رہے)
(ضمیمہ انجام آتھم ص ۷۱خزائن ج ۱۱ص ۳۰۱ حاشیہ)

(۲۳)......انا اعطیناک الکوثر (خدا نے مجھے حوض کوثر دیا ہے)۔
(انجام آتھم ص ۵۸خزائن ج ۱۱ص ۵۸)

(۲۴)......رایتہ فی المنام عین اللہ و تیقنت انی ھو فخلقت السمٰوت والارض۔میں نے اپنے آپ کو بعینہ خدا دیکھا اور میں یقیناً کہتا ہوں کہ میں وہی ہوں اور میں نے زمین آسمان بنائے۔(آئینہ کمالات ص ۵۶۴،۵۶۵خزائن ج ۵ص ایضاً)

(۲۵)......میرے مرید کسی غیر مرید سے لڑکی نہ بیاہا کریں۔(نہج المصلی فتاویٰ احمدیہ ج ۲ص ۷)

جو شخص مرزا قادیانی کا ان اقوال میں مصدق ہو۔اس کے ساتھ مسلم غیر مصدقہ کا رشتہ زوجیت کرنا جائز ہے یا نہیں؟اور تصدیق بعد نکاح موجب افتراق ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب

(۱)......سنی از ریاست بھوپال

مندرجہ سوال ہذا میں متعدد ایسے اقوال ہیں جن کے کلمہ کفر ہونے میں تاویل بھی نہیں ہوسکتی لہٰذا جس شخص کے عقائد ایسے ہوں وہ بوجہ مخالفت اسلام کے جماعت اسلام سے جدا ہے اور مسلمان مرد وعورت کا نکاح ایسے خارج عن الاسلام سے درست نہیں۔۳ رجب ۱۳۳۶ھ۔مہر و دستخط:محمد یحییٰ عفا اللہ عنہ مفتی بھوپال

(۲)از ریاست رام پور(خلد اللہ ملکھا)

جو شخص کہ مرزائے قادیانی کے اقوال مذکورہ میں تصدیق کرے وہ اعلیٰ درجہ کا ملحد اور کافر ہے۔ایسے شخص کے یہاں نکاح کرنا مطلقاً حرام ہے اور اگر کوئی شخص بعد نکاح اقوال مذکورہ میں مرزائے قادیانی کی تصدیق کرے گا تو اس سے افتراق لازم ہوگا۔(دستخط:۔ظہور الحسن محلہ پہلوار)

انی مالم یؤتی احد من العالمین۔ (خدانے مجھے وہ عزت دی جو
(حقیقۃ الوحی ص ۱۰۷ خزائن ج ۲۲ ص ۱۱۰)

للہ معک ان اللہ یقوم اینما قمت (خدا تیرے ساتھ ہوگا جہاں کہیں تو رہے)
(ضمیمہ انجام آتھم ص ۷۱ خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۱ حاشیہ)

اعطیناک الکوثر (خدانے مجھے حوض کوثر دیا ہے)۔
(انجام آتھم ص ۵۸ خزائن ج ۱۱ ص ۵۸)

نہ فی المنام عین اللہ و تیقنت انی هو فخلقت السمٰوت
پنے آپ کو بعینہ خدا دیکھا اور میں یقیناً کہتا ہوں کہ میں وہی ہوں اور
ائے۔ (آئینہ کمالات ص ۵۶۴، ۵۶۵ خزائن ج ۵ ص ایضاً)
ا غیر مرید سے لڑکی نہ بیاہا کریں۔ (نہج المصلی فتاویٰ احمدیہ ج ۲ ص ۷)
ں کا ان اقوال میں مصدق ہو۔ اس کے ساتھ مسلم غیر مصدقہ کا رشتہ
ں؟ اور تصدیق بعد نکاح موجب افتراق ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب

ست بھوپال

ں متعدد ایسے اقوال ہیں جن کے کلمہ کفر ہونے میں تاویل بھی نہیں
تائد ایسے ہوں وہ بوجہ مخالفت اسلام کے جماعت اسلام سے جدا
ں کا نکاح ایسے خارج عن الاسلام سے درست نہیں۔ ۳ رجب
ں عفا اللہ عنہ مفتی بھوپال

م پور (خلد اللہ ملکھا)

ں کے اقوال مذکورہ میں تصدیق کرے وہ اعلیٰ درجہ کا ملحد اور کافر ہے۔
مطلقاً حرام ہے اور اگر کوئی شخص بعد نکاح اقوال مذکورہ میں مرزائے
سے افتراق لازم ہوگا۔ (دستخط: ظہور الحسن محلہ پہلوار)

ذالک کذالک مظفر علی خاں مقبرہ عالیہ۔ الامر کفا حررہ مولانا السید ظہور الحسن۔ انصار حسین عفی عنہ۔ فان القول ماقالت حذام۔ ذوالفقار حسین عفی عنہ۔

(۳) از ریاست حیدرآباد (خلد اللہ ملکھا)

(یہاں کے جوابات کے بجائے کتاب افادۃ الافہام بجواب ازالۃ الاوہام مصنفہ جناب مولانا مولوی محمد انوار اللہ خان صاحب مرحوم ناظم امور مذہبیہ کا مطالعہ کر لینا کافی ہوگا۔

(۴) از مدرسہ عالیہ دیوبند ضلع سہارنپور (سنی)

اقوال مذکورہ کا کفر و ارتداد ہونا ظاہر ہے۔ پس وہ شخص جو ایسا کہتا اور عقیدہ رکھتا ہے اور جو اس کی پیروی اور تصدیق کرنے والے ہیں وہ کافر و مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اہل اسلام کو ان سے مناکحت درست نہیں اور ان کے ساتھ نکاح منعقد نہ ہوگا۔ اگر کوئی مسلمان نکاح کے بعد مصدق قادیانی کا ہو جائے تو وہ فوراً مرتد ہو جائے گا اور نکاح اس کا فسخ ہو جائے گا اور تفریق لازم ہوگی۔ مہر و دستخط: عزیز الرحمٰن عفی عنہ مفتی مدرسہ دیوبند ۱۲۔ رجب ۱۳۳۶ھ۔

الجواب صحیح گل محمد خان مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند۔ الجواب صحیح غلام رسول عفی عنہ۔ الجواب صواب الحسن عفی عنہ۔ الجواب صحیح محمد رسول خان عفی عنہ۔ الجواب صحیح فقیر اصغر حسین عفی عنہ۔ الجواب صحیح محمد اعزاز علی عفی عنہ۔ اصاب المجیب محمد ادریس عفی عنہ۔ الجواب صحیح احمد امین عفی عنہ۔ الجواب صواب محمد تفضل حسین عفی عنہ۔ الجواب صواب عبدالوحید عفی عنہ۔

(۵) از تھانہ بھون ضلع سہارنپور (سنی)

جو مسلمان ایسے عقائد اختیار کرلے جن میں بعضے یقینی کفر ہیں بحکم مرتد ہے اور مرتد کا نکاح مسلمان عورت سے اور اسی طرح مرتدہ کا نکاح مسلمان مرد سے صحیح نہیں اور نکاح ہو جانے کے بعد اگر عقائد کفریہ اختیار کرلے تو نکاح فسخ ہو جائے گا۔

دستخط: اشرف علی عفی عنہ (حکیم الامت مصنف تصانیف کثیرہ) ۱۳۳۶ھ

(۶) مدرسہ عربیہ مظاہر العلوم سہارنپور (سنی)

سوال مذکور الصدر میں اکثر ایسے امور ذکر کیے گئے ہیں جو مسلمانوں کے نزدیک متفق علیہ

ناجائزاور موجب کفر وارتداد قائل ہیں۔ پس جو شخص ایسا عقیدہ رکھتا ہو اور ان اقوال کا مصدق ہو تو اس کے کفر میں کچھ کلام نہیں۔ وہ شرعاً مرتد ہوگا۔ جس کے ساتھ نکاح جائز نہیں اور جو پہلے سے اہل اسلام تھا۔ بعد نکاح کے قادیانی عقائد کا ہوگیا۔ اس کا نکاح فوراً شرعاً باطل ہو جائے گا۔ قضاء قاضی اور حکم حاکم کی بھی شرعاً اس میں ضرورت نہیں ارتداد احدهما (الزوجین) فسخ عاجل بلا قضاء (شامی جلد ثانی ص ۴۲۵) لایجوزله ان یتزوج مسلمة الخ و یحرم ذبیحة و صیده بالکلب والبازی و الرمی۔ (عالمگیریہ ج ۲ ص ۲۵۵)

حررہ عنایت الٰہی مہتمم مدرسہ مظاہر العلوم ۱۹۔ اپریل ۱۸ء

الجواب صحیح خلیل احمد۔ صحیح ثابت علی۔ الجواب صحیح عبدالرحمان۔ الجواب صحیح عبداللطیف۔ الجواب صحیح بلا ارتیاب عبدالوحید سنبھلی۔ قد اصاب من اجاب ممتاز میرٹھی۔ الجواب صحیح منظور احمد۔ هذا هو الحق محمد ادریس۔ الجواب صحیح عبدالقوی۔ الجواب حق محمد فاضل۔ الجواب صحیح بدر عالم میرٹھی۔ جواب المجیب صحیح علم الدین حصاری۔ الجواب مصیب غلام حبیب پشاوری۔ هذا الجواب حق عبدالکریم نوگانوی۔ هذا الجواب صحیح فصیح الدین سہارنپوری۔ جواب المجیب اصح محمد روشن الدین محمد پوری۔ الجواب صحیح نور محمد۔ الجواب صحیح دلیل الرحمان۔ الجواب صحیح محمد بلوچستانی۔ الجواب حق ظریف احمد مظفرنگری۔ للہ در المجیب محمد حبیب اللہ عفی عنہم۔

(۷) رائے پور ضلع سہارنپور (سنی)

جو شخص مسلمان ہو کر ان اقوال اور عقائد کا معتقد ہو وہ بلا تردد مرتد ہے۔ اس سے کوئی اسلامی معاملہ کرنا اور رشتہ ناطہ کرنا جائز نہیں اور جو ان کے عقائد تسلیم کر کے مرتد ہو جائے تو اس کی بیوی اس پر حرام ہے۔ حررہ نور محمد لدھیانوی مقیم رائے پور

الجواب صحیح عبدالقادر شاہ پوری۔ الجواب صحیح مقبول سبحانی کشمیری۔ مصدق عبدالرحیم رائے پوری۔ مصدق خدا بخش فیروز پوری۔ مجھے اتفاق ہے محمد سراج الحق۔ جواب درست ہے۔ محمد صادق شاہ پوری۔ هذا الجواب صحیح احمد شاہ امام جامع مسجد بھت۔ الجواب صحیح اللہ بخش از بہاولنگر۔

ب کفروارتداد قائل ہیں۔پس جو شخص ایسا عقیدہ رکھتا ہو اور ان اقوال کا مصدق ہو تو
کچھ کلام نہیں۔ وہ شرعاً مرتد ہوگا۔ جس کے ساتھ نکاح جائز نہیں اور جو پہلے سے
ند نکاح کے قادیانی عقائد کا ہوگیا۔ اس کا نکاح فوراً شرعاً باطل ہوجائے گا۔قضاء
کی بھی شرعاً اس میں ضرورت نہیں ارتداد احدھما (الزوجین) فسخ عاجل
جلد ثانی ص۴۲۵) لایجوزله ان یتزوج مسلمة الخ و یحرم ذبیحة و
البازی و الرمی۔ (عالمگیریہ ج۲ص۲۵۵)

ت الٰہی مہتمم مدرسہ مظاہر العلوم ۱۹۔اپریل ۱۸ء
خلیل احمد ۔ صحیح ثابت علی۔ الجواب صحیح عبدالرحمان۔ الجواب صحیح
ب صحیح بلا ارتیاب عبدالوحید سنبھلی۔ قد اصاب من اجاب ممتاز میرٹھی۔
ر۔ ھذا ھو الحق محمد ادریس۔ الجواب صحیح عبدالقوی۔ الجواب حق محمد فاضل۔
یرٹھی۔ جواب المجیب صحیح علم الدین حصاری۔ الجواب مصیب غلام حبیب
ب حق عبدالکریم نوگانوی۔ ھذا الجواب صحیح فصیح الدین سہارنپوری۔ جواب
لدین محمد پوری۔ الجواب صحیح نور محمد۔ الجواب صحیح دلیل الرحمان۔ الجواب
واب حق ظریف احمد مظفرنگری۔ للہ در المجیب محمد حبیب اللہ عفی عنہم۔

ضلع سہارنپور (سنی)

ہوکر ان اقوال اور عقائد کا معتقد ہو وہ بلاتردد مرتد ہے۔ اس سے کوئی
شتہ ناطہ کرنا جائز نہیں اور جو ان کے عقائد تسلیم کرکے مرتد ہوجائے تو
ہے۔ حررہ نور محمد لدھیانوی مقیم رائے پور
القادر شاہ پوری۔ الجواب صحیح مقبول سبحانی کشمیری۔ مصدق
۔ مصدق خدا بخش فیروز پوری۔ مجھے اتفاق ہے محمد سراج الحق۔
ر صادق شاہ پوری۔ ھذا الجواب صحیح احمد شاہ امام جامع مسجد
ش از بہاولنگر۔

(۸) از شہر کلکتہ (سنی)

ان باتوں کا ماننے والا اقسام کفر وشرک کا معجون مرکب ہے۔ پس ایسی حالت میں ان سے عقد مناکحت ومواخاۃ بالکل جائز نہیں اور یہ سب عقائد باعث ارتداد وموجب تفریق نکاح بنتی ہیں۔ واللہ اعلم۔ کتبہ عبدالنور مدرس اول مدرسہ دارالہدیٰ کلکتہ

الجواب صحیح افاض الدین۔ الجواب صحیح ابوالحسن محمد عباس۔ مہر عبدالنور۔ الجواب صحیح محمد سلیمان مدرس مدرسہ الکتاب والسنۃ۔ الجواب صحیح شمس العلماء مفتی محمد عبداللہ صدر مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ۔ الجواب صحیح احمد سعید انصاری سہارنپوری حال وارد کلکتہ۔ الجواب موافق الکتاب والسنۃ عبدالرحیم۔ الجواب صحیح محمد یحییٰ۔ الجواب صحیح محمد اکرم خان سیکرٹری انجمن علمائے بنگالہ۔ اڈیٹر اخبار محمدی کلکتہ۔ الجواب صحیح محمد یحییٰ مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ۔ لاریب فی صحۃ الجواب محمد مظہر علی۔ لاریب فی الجواب عبدالصمد اسلام آبادی مدرس صفی اللہ شمس العلماء مدرس۔ الجواب صحیح عبدالواحد مدرس دوم مدرسہ دارالہدیٰ۔ الجواب صحیح محمد زبیر۔ الجواب صحیح ضیاء الرحمٰن از کلکتہ کولوٹولہ نمبر۲ مسجد اہل حدیث ۲۴۔رجب ۳۶ھ۔

(۹) از شہر بنارس (سنی)

مرزا مسائل اعتقادیہ منصوصہ کا منکر ہے لہٰذا اس عقیدہ رکھنے والے کے ساتھ عقد مناکحت واستقرار نکاح ہرگز نہیں ہوسکتا اور تصدیق (مرزا) بعد نکاح موجب افتراق وفسخ نکاح ہوگا۔

کتبہ محمد ابوالقاسم البنارسی مدرسہ عربیہ محلہ سعید نگر بنارس ۱۰۔ جمادی الاخریٰ ۱۳۳۶ھ۔

میں بھی اس تحریر کے موافق ہوں محمد شیر خاں مدرس کان اللہ لہ۔ ما کتب صحیح حکیم محمد حسین خاں۔ الجواب صحیح محمد عبداللہ مدرس کانپوری۔ الجواب صحیح محمد حیات احمد۔ جواب صحیح ہے حکیم عبدالمجید عفی عنہ۔

(۱۰) شہر آرہ (سنی)

اقوال مندرجہ سوال مرزا قادیانی کا حد کفر تک پہنچنا ظاہر ہے۔ بلکہ اس کے بعض اقوال سے شرک ثابت ہوتا ہے اور مشرکین میں وارد ہے۔ ولا تنکحوا المشرکین حتی

یؤمنو الایۃ اور مرزا کے منکر رسالت ہونے میں کوئی کلام نہیں بلکہ وہ خود مدعی نبوت والوہیت ہے۔(اعاذنا اللہ منہ) پس جو لوگ ان اقوال کے قائل ومصدق ومعتقد ہیں ہرگز وہ مومن نہیں ہیں۔ان کے ساتھ مخالطت ومجالست ومناکحت قطعاً جائز نہیں۔قال تعالیٰ ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار ای لا تمیلوا الیھم بمودۃ ومخالطۃ ومجالسۃ و یناکحۃ و مداھنۃ و رمنی باعمالکم فتصیبکم النار کما صرح بہ المفسرون المحققون من المتقدمین منھم والمتاخرین رضوان اللہ علیھم اجمعین۔بالجملہ قادیانیوں کے ساتھ کسی مسلمہ کا نکاح ہرگز جائز نہیں اور اگر نکاح ہوگیا تو تفریق کرادینی چاہیے اور اگر کوئی مسلمان قادیانی ہوگیا تو اس کا نکاح بلا طلاق فسخ ہوگیا اس کی عورت کسی مسلمان صالح سے نکاح کرسکتی ہے۔واللہ اعلم بالصواب۔

کتبہ ابوطاہر البہاری عفا عنہ الباری المدرس الاول فی المدرسۃ الاحمدیہ۔

قد صح الجواب محمد طاہر ابن حضرت مولانا ابوطاہر دام فیضکم۔قد اصاب من اجاب محمد مجیب الرحمان دربھنگوی۔

(۱۱) بدایوں (سنی)

مرزائیوں سے رشتہ زوجیت قائم کرنا حرام ہے۔اگر لاعلمی سے ایسا ہوگیا تو شرعاً نکاح ہی نہ ہوا کیونکہ مسلمان عورت کا نکاح کافر کے ساتھ قطعاً حرام ہے۔(ھکذا فی کتب الفقہ) اور اگر بعد نکاح کوئی مسلمان باغوائے شیطان عقائد کفریہ مرزائیہ کا معتقد ہوگیا تو اس کی عورت اس کے نکاح سے نکل جائے گی اور اگر عورت معتقد ہوگئی تو اس کا نکاح قائم نہ رہے گا۔حکم مثل مرتدین کے ہوجائے گا۔

مہر محمد ابراہیم قادیانی بدیونی۔مہر محمد قدیر الحسن حنفی قادری۔الجواب صحیح محمد حافظ الحسن مدرس مدرسہ محمدیہ۔الجواب صواب احمد الدین مدرسہ شمس العلوم۔ذلک کذالک شمس الدین قادری فرید پوری۔مہر محمد عبدالمجید۔حسین احمد۔واحد حسین مدرس مدرسہ اسلامیہ فضل الرحمٰن ولایتی۔عبدالرحیم قادری عبدالستار عفی عنہ۔محمد عبدالماجد منظور حق مہتمم مدرسہ شمس العلوم۔

مرزا کے منکر رسالت ہونے میں کوئی کلام نہیں بلکہ وہ خود مدعی نبوت والوہیت
للہ منہ) پس جولوگ ان اقوال کے قائل ومصدق ومعتقد ہیں ہرگز وہ مومن نہیں
ساتھ مخالطت ومجالست ومناکحت قطعاً جائز نہیں۔قال تعالیٰ ولا ترکنوا
لموا فتمسکم النار ای لا تمیلوا الیھم بمودة ومخالطة
اکحة و مداھنة و رمنی باعمالکم فتصیبکم النار کما صرح به
محققون من المتقدمین منھم والمتاخرین رضوان اللّٰہ علیھم
قادیانیوں کے ساتھ کسی مسلمہ کا نکاح ہرگز جائز نہیں اور اگر نکاح ہوگیا تو
ہیےاور اگر کوئی مسلمان قادیانی ہوگیا تو اس کا نکاح بلا طلاق فسخ ہوگیا اس کی
صالح سے نکاح کرسکتی ہے۔واللہ اعلم بالصواب۔
البہاری عفاعنہ الباری المدرس الاول فی المدرسۃ الاحمدیہ۔
محمد طاہر ابن حضرت مولانا ابوطاہر دام فیضکم۔قد اصاب من اجاب محمد
ری۔

سنی)

رشتہ زوجیت قائم کرنا حرام ہے۔اگر لاعلمی سے ایسا ہوگیا تو شرعاً نکاح
عورت کا نکاح کافر کے ساتھ قطعاً حرام ہے۔(ھکذا فی کتب
ح کوئی مسلمان باغوائے شیطان عقائد کفریہ مرزائیہ کا معتقد ہوگیا تو
اح سے نکل جائے گی اور اگر عورت معتقد ہوگئی تو اس کا نکاح قائم نہ
کے ہوجائے گا۔

نی بدیونی۔مہر محمد قدیر الحسن حنفی قادری۔الجواب صحیح محمد حافظ الحسن
صواب احمد الدین مدرسہ شمس العلوم۔ذلک کذالک شمس الدین
بدالمجید۔حسین احمد۔واحد حسین مدرس مدرسہ اسلامیہ فضل الرحمٰن
الستار عفی عنہ۔محمد عبدالماجد منظور حق مہتمم مدرسہ شمس العلوم۔

(۱۲) شہر الور وسنبھل (سنی)

مرزا کافر مرتد ملعون خارج از اسلام ہے اور ایک ہے ان تیس میں کا جن کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے کہ میرے بعد تیس دجال کذاب پیدا ہوں گے جو اپنے نبوت باطلہ کا دعویٰ کریں گے حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور جو شخص غلام احمد قادیانی کا ہم عقیدہ ہے وہ بھی کافر ہے۔مسلمان عورت اور مردوں کا نکاح ان مرتدین کے رجال ونسا سے ہرگز ہرگز جائز نہیں۔اگر نکاح پہلے ہو چکا تھا پھر زوجین میں سے کسی ایک نے ان کفریات کا ارتکاب کیا تو فوراً ہی نکاح ٹوٹ گیا۔زن وشوہر کا جو تعلق ورشتہ تھا وہ منقطع ہوگیا۔اب اگر صحبت ہوگی تو زنا ہوگا اور اولاد حرامی۔

حررہ العبد المسکین محمد عماد الدین السنبھلی السنی الحنفی القادری۔

بے شک ایسے کفری قول کرنے والا اور ایسا عقیدہ رکھنے والا اسلام سے خارج ہے اور مرتد اور اس کا نکاح مسلمانوں سے جائز نہیں۔محمد ابوالبرکات سید احمد الوری سلمہ اللہ القوی

(۱۳) از آگرہ (اکبرآباد) وبلند شہر (سنی)

(الف)...... جو ان اقوال کفریہ کا مصدق ہے وہ کافر ہے۔اس کے ساتھ مسلم غیر مصدق کا رشتہ زوجیت جائز نہیں اور زوجین میں سے کسی ایک کا بعد نکاح ان اقوال کی تصدیق کرنا۔موجب افتراق ہے۔فقط محمد محمام امام مسجد جامع آگرہ۔

(ب)...... ان اقوال کے قائل اور معتقد کے ساتھ نکاح مطلق جائز نہیں ہے اور ایسا نکاح موجب افتراق ہے۔سید عبداللطیف مدرس مدرسہ حالیہ جامع مسجد آگرہ۔

(ج)...... قادیانی مرتد ہے اور قادیانیوں کے ساتھ نکاح مطلقاً جائز نہیں۔اور اگر کوئی مسلمان مرد یا عورت مرتد ہوجائے تو اس کا نکاح فسخ ہوگا۔انتہیٰ مختصراً فقط۔

حررہ العبد الراجی رحمتة ربه القوی ابو محمد محمد دیدار علی الرضوی الحنفی المفتی فی جامع اکبر آباد۔

(د)...... عقائد مندرجہ سوال رکھنے والا قطعاً کافر ہے۔عورت اس کے نکاح سے

باہر ہے۔ اہل اسلام کو چاہیے کہ احکام ومعاملات میں ان سے احتراز رکھیں۔ ھکذا فی کتب الاسلام۔ خادم الطلبا محمد مبارک حسین محمودی صدر مدرس مدرسہ قاسم العلوم ضلع بلند شہر۔

(۱۴) از مراد آباد (سنی)

غلام احمد قادیانی کے کفریات بدیہی ہیں کہ جن پر استدلال کی بھی ضرورت نہیں۔ اس لئے اس کے تابعین سے رشتہ اخوت، سلسلہ مناکحت، تعلق محبت، ربط، ضبط، شرعاً قطعی حرام ہے۔ ہرگز ہرگز ان اسلامی روپ کے کافروں سے مومنین کو کوئی دینی تعلق نہ رکھنا چاہیے۔ ان سے نکاح زنا ہوگا۔ جو دین و دنیا میں وبال دنکال ہے۔ خادم العلماء والفقراء غلام احمد حنفی قادری مراد آبادی ۱۸۔ رجب ۳۶ھ۔

(۱۵) شہر لکھنؤ (از حضرات شیعہ)

(نوٹ)...... حضرات شیعہ کے فتوے اس لئے معدودے چند ہیں کہ انہیں سوائے مجتہد کے کوئی دوسرا فتویٰ نہیں دے سکتا۔ اور مجتہد کا فتویٰ تمام افراد شیعہ کو ماننا پڑتا ہے۔

(الف)...... الجواب ومن اللہ التوفیق۔ عقد مسلم یا مسلمہ قادیانی یا قادیانیہ سے جائز نہیں اور اگر کوئی مسلم یا مسلمہ خدانخواستہ قادیانی مذہب اختیار کرے تو نکاح اس کا باطل ہو جائے گا۔ واللہ العاصم۔ (ناصر علی عفی عنہ بقلم)

(ب)...... باسمہ سبحانہ۔ جو شخص ان اقوال کا قائل اور ان معتقدات کا معتقد ہو اس کا عقد ان مسلمین ومسلمان سے اور علی الخصوص مومنین وشیعیان اثنا عشریہ سے جو کہ ان معتقدات باطلہ کے قائل ومعتقد نہیں ہیں حرام وباطل ہے اور تصدیق ان عقائد کے بعد عقد بھی موجب افتراق وبطلان عقد ہے۔ حررہ السید آقا حسن۔

(ج)...... باسمہ سبحانہ۔ جو شخص ان تمام امور مندرجہ استفتاء کا معتقد ہو۔ وہ کافر ہے اس کے ساتھ زن مسلمہ کا عقد ناجائز وباطل ہے اور جس زن مسلمہ کا شوہر بعد الاسلام ان عقائد کا معتقد ہو جائے۔ اس کا نکاح فسخ ہو جائے گا بلکہ جمیع احکام کفر وارتداد ایسے اعتقاد والے پر جاری ہو جائیں گے۔ واللہ اعلم۔ سید نجم الحسن عفی عنہ بقلم۔

م کو چاہیے کہ احکام و معاملات میں ان سے احتراز رکھیں۔ ھکذا فی کتب
محمد مبارک حسین محمودی صدر مدرس مدرسہ قاسم العلوم ضلع بلند شہر۔

باد (سنی)

ں کے کفریات بدیہی ہیں کہ جن پر استدلال کی بھی ضرورت نہیں۔ اس
سے رشتہ اخوت، سلسلہ مناکحت، تعلق محبت، ربط، ضبط، شرعاً قطعی حرام
لامی روپ کے کافروں سے مومنین کو کوئی دینی تعلق نہ رکھنا چاہیے۔
۔ جو دین و دنیا میں وبال و نکال ہے۔ خادم العلماء والفقراء غلام احمد
۱۸۔ رجب ۳۶ھ۔

زحضرات شیعہ)

ات شیعہ کے فتوے اس لئے معدودے چند ہیں کہ انہیں سوائے
یں دے سکتا۔ اور مجتہد کا فتویٰ تمام افراد شیعہ کو ماننا پڑتا ہے۔
ب ومن اللہ التوفیق۔ عقد مسلم یا مسلمہ قادیانی یا قادیانیہ سے جائز
سلمہ خدانخواستہ قادیانی مذہب اختیار کرے تو نکاح اس کا باطل
(ناصر علی عفی عنہ بقلم)

نہ۔ جو شخص ان اقوال کا قائل اور ان معتقدات کا معتقد ہو اس کا
سے اور علی الخصوص مومنین و شیعیان اثنا عشریہ سے جو کہ ان
تقد نہیں ہیں حرام و باطل ہے اور تصدیق ان عقائد کے بعد عقد
قد ہے۔ حررہ السید آقا حسن۔

۔ جو شخص ان تمام امور مندرجہ استفتاء کا معتقد ہو۔ وہ کافر ہے
ناجائز و باطل ہے اور جس زن مسلمہ کا شوہر بعد الاسلام ان
نکاح فسخ ہو جائے گا بلکہ جمیع احکام کفر و ارتداد ایسے اعتقاد
اللہ اعلم۔ سید نجم الحسن عفی عنہ بقلم۔

(۱۶) شہر لکھنؤ۔ ندوۃ العلماء (سنی)

جو شخص ان اقوال مندرجہ استفتاء کا مصدق ہو۔ اس کے ساتھ مسلمہ غیر مصدقہ کا رشتہ زوجیت کرنا ہرگز جائز نہیں اور جو شخص کہ نکاح کے بعد ان اقوال کا مصدق اس کی یہ تصدیق ضرور موجب افتراق ہے۔ قال تعالیٰ **افان علمتموهن مومنات فلا ترجعوهن الى الكفار لاهن حل لهم ولا هم يحلون لهن** خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ اگر تم یقیناً معلوم کر لو کہ عورتیں مسلمان ہیں تو کبھی کفار کو واپس نہ دو۔ نہ یہ (عورتیں) ان کے لئے حلال ہیں اور نہ وہ (کافر) ان کے لئے حلال ہیں۔ واللہ اعلم۔ کتبہ محمد عبداللہ۔ ا جمادی الاخری ۳۶ھ۔

جو ان اقوال کا معتقد اور مصدق ہے وہ ہرگز مسلمان نہیں ہے۔ اور نکاح وغیرہ ایسے لوگوں سے ناجائز ہے۔ **حرره الراجى رحمته ربه القوى ابوالعماد محمد شبلى المدرس فى دارالعلوم الندوة العلماء عفى عنه۔**

مذکورہ بالا جوابات بالکل صحیح ہیں۔ عبدالودود عفی عنہ مدرس دارالعلوم

ان اقوال مذکورہ استفتاء کا جو شخص قائل ہو وہ کافر ہے اور اسلام سے خارج ہے مناکحت وغیرہ اس سے جائز نہیں۔ امیر علی عفا اللہ عنہ مہتمم دارالعلوم ندوۃ العلماء صدر مدرس

معتقد ان اعتقادات کا مسلمان نہیں ہے۔ لہٰذا کسی مسلمہ کا نکاح ان سے جائز نہیں اور اگر نکاح کیا گیا ہو وہ عدم محض سمجھا جائے گا اور تفریق واجب ہوئی۔ حیدر شاہ، فقیہ دوم دارالعلوم، ندوۃ العلماء۔

واقعی بعض از معتقدات مذکورہ کفر است و معتقد را بسرحد کفر رساند و کفر کہ بعد ایمان ارتداد است و با مرتد و مرتدہ نکاح ایماندار درست نیست واللہ اعلم بالصواب۔ **حرره الرجى الى رحمة ربا لهارے محمد عبدالهادى الانصارى حفيد العلامة ملامبين شارع السلم والمسلم اسكنه الله فى اعلىٰ عليين۔**

میں نے ایک عرصہ تک مرزا غلام احمد قادیانی کے حالات و دعاوی کی تحقیق کی۔ دوران تحقیق میں اس امر کا خاص لحاظ رکھا کہ ذرہ بھر نفسانیت کا دخل نہ ہو لیکن خدا اس کا بہتر شاہد ہے جس قدر میں تحقیق کرتا گیا اسی قدر میرا یہ اعتقاد پختہ ہوتا گیا کہ جو لوگ مرزا قادیانی

کی تکفیر کرتے ہیں۔ یقیناً وہ حق پر ہیں۔ پس ایسی صورت میں مرزایوں سے مناکحت وغیرہ ہرگز جائز نہیں۔ اگر نکاح ہو چکا ہے تو تفریق ضروری ہے۔ حررہ ابوالہدی فتح اللہ الہ آباد کان اللہ لہ حال مدرس اول انجمن اصلاح المسلمین لکھنؤ۔

(۱۷) از شہر دہلی (دارالخلافہ پنجاب) (سنی)

(الف)...... فرقہ قادیانی قطعاً منکر آیات قرآنی اور احادیث صحیحہ اور اجماع امت کا ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے ان سے مناکحت یقیناً ناجائز اور باطل ہے۔ حکیم ابراہیم مفتی دہلوی مدرسہ حسینیہ۔

(ب)...... مرزا غلام احمد قادیانی کے یہ اقوال مندرجہ سوال اکثر میرے دیکھے ہوئے ہیں ان کے علاوہ اور بھی اقوال ایسے ہیں جو ایک مسلمان کو مرتد بنا دینے کے لئے کافی ہیں۔ پس مرزا قادیانی اور جو شخص ان کا ان کلمات کفریہ کا مصدق ہو سب کافر ہیں۔ تعجب ہے کہ مرزائی تو غیر احمدی کا جنازہ بھی حرام بتائیں اور غیر احمدی ان کے ساتھ رشتے ناطے کریں۔ آخر غیرت بھی کوئی چیز ہے۔ حررہ محمد کفایت اللہ غفرلہ مدرس و مفتی مدرسہ امینیہ دہلی۔

(ج)...... جو شخص مرزائے قادیان کا ان اقوال مذکورہ میں مصدق ہو اس کے ساتھ مسلم غیر مصدق کا رشتہ مناکحت کرنا ہرگز جائز نہیں اور تصدیق کے بعد موجب افتراق ہے۔ حررہ السید ابوالحسن عفی عنہ– الجواب صحیح– احمد سلمہ الصمد مدرس مدرسہ مسجد حاجی علی جان مرحوم دہلی ماجاب المجیب فہو حق حری ان یعمل بہ– حررہ ابو محمد عبیداللہ مدرس مدرسہ دارالہدیٰ کشف گنج دہلی۔

مرزائی بوجہ اپنے کفر کے اس قابل نہیں ہیں کہ ان سے مسلمان رشتہ داری، مناکحت و مواکلت، ومجالست کریں اور نہ ایسے لوگوں میں مسلمان عورت کا نکاح ہو سکتا ہے۔

(حررہ الراجی رحمۃ الخان عبدالرحمٰن مدرسہ دارالہدیٰ)

(د)...... مرزا غلام احمد قادیانی کافر ہے اور جتنے اس کے (اقوال مندرجہ سوال ہیں) معتقد ہیں۔ سب کافر ومرتد ہیں۔ ان کے نکاح میں مسلمہ عورتیں دینا جائز نہیں۔ مسلمانو!

۔یقیناً وہ حق پر ہیں۔ پس ایسی صورت میں مرزائیوں سے مناکحت وغیرہ
کاح ہو چکا ہے تو تفریق ضروری ہے۔ حورہ ابو الھدی فتح اللہ
ہ حال مدرس اول انجمن اصلاح المسلمین لکھنؤ۔

ں (دارالخلافہ پنجاب) (سنی)

قہ قادیانی قطعاً منکر آیات قرآنی اور حادیث صحیحہ اور اجماع امت کا
ے خارج ہے ان سے مناکحت یقیناً ناجائز اور باطل ہے۔ حکیم ابراہیم
۔

لام احمد قادیانی کے یہ اقوال مندرجہ سوال اکثر میرے دیکھے ہوئے
اقوال ایسے ہیں جو ایک مسلمان کو مرتد بنا دینے کے لئے کافی ہیں۔
س ان کا ان کلمات کفریہ کا مصدق ہو سب کافر ہیں۔ تعجب ہے کہ
ہ بھی حرام بتائیں اور غیر احمدی ان کے ساتھ رشتے ناطے کریں۔
۔ حررہ محمد کفایت اللہ غفرلہ مدرس و مفتی مدرسہ امینیہ دہلی۔
رزائے قادیان کا ان اقوال مذکورہ میں مصدق ہو اس کے ساتھ
ت کرنا ہرگز جائز نہیں اور تصدیق کے بعد موجب افتراق ہے۔
عفی عنہ۔ الجواب صحیح۔ احمد سلمہ الصمد
حاجی علی جان مرحوم دھلی ماجاب المجیب
ں بہ۔ حرہ ابو محمد عبیداللہ مدرس مدرسہ
ھلی۔

اس قابل نہیں ہیں کہ ان سے مسلمان رشتہ داری، مناکحت و
یسے لوگوں میں مسلمان عورت کا نکاح ہو سکتا ہے۔
(حررہ الراجی رحمۃ الخان عبدالرحمٰن مدرسہ دارالہدیٰ)
یانی کافر ہے اور جتنے اس کے (اقوال مندرجہ سوال ہیں)
۔ ان کے نکاح میں مسلمہ عورتیں دینا جائز نہیں۔ مسلمانو!

بچو اور اپنے بھائیوں کو ان سے بچاؤ۔ (حررہ احمد اللہ مدرس مسجد حاجی علی جان دہلی)
الجواب صحیح۔ عبدالستار کلانوری نزیل دہلی مفتی مدرسہ دارالکتب والسنۃ، ۱۰ جمادی الثانی ۳۶ء۔ عبدالعزیز عفی عنہ۔ عبدالرحمٰن عفی عنہ۔ عبدالسلام خلف مولوی عبدالرحمٰن۔ ابوتراب عبدالوہاب عفی عنہ۔ للہ دار المجیب۔ ابوزبیر محمد یونس پرتاب گڈھی۔ مدرسہ علی جان مرحوم۔

(۱۸) ہوشیار پور (سنی)

مرزائے قادیانی کے دعاوی کاذبہ کی جو تصدیق کرتا ہے اس کا رشتہ و نکاح کسی مسلمان سے ہرگز ہرگز جائز نہیں اور جو شخص اس کے عقائد باطلہ کی تصدیق بعد عقد زوجیت کرے تو اس کی یہ تصدیق موجب تفریق اور باعث فسخ نکاح ہے۔ خادم اراکین انتظامیہ ندوۃ العلماء غلام محمد ہوشیار پوری۔ ھذا ھو الجواب الحق۔ کتبہ مولوی احمد علی عفی عنہ نور محلی۔

(۱۹) لدھیانہ (سنی)

(الف)...... ایسے عقائد مذکور کا شخص کافر ہے بلکہ اکفر۔ ان سے رشتہ لینا دینا درست نہیں ہے۔ کتبہ العبد العاجز علی محمد عفا عنہ مدرس مدرسہ حسینیہ لدھیانہ۔

(ب)...... چونکہ یہ شخص نصوص قطعیہ کا منکر ہے اور یہ کفر و ارتداد ہے۔ اس لئے ایسے کافر و مرتد سے نکاح منعقد نہیں ہوتا اور اگر قبل از ارتداد نکاح ہوا تو ارتداد سے فسخ ہو جاتا ہے۔

حررہ رحمت العلی مدرس مدرسہ غزنویہ محلہ دھولیوال
الجواب صحیح محمد عبداللہ عفی عنہ مدرس مدرسہ غزنویہ۔ نور محمد از شہر لدھیانہ
عاجز حافظ محمد الدین مہتمم مدرسہ بستان الاسلام لدھیانہ محلہ صوفیان

(۲۰) لاہور (سنی و شیعہ صاحبان)

(الف)...... چونکہ مرزائے قادیانی اور اس کے پیروؤں کا کفر منجاب علمائے ہندو پنجاب قطعی ہے۔ لہٰذا ان کے ساتھ کسی مسلمہ عورت کا نکاح جائز نہیں۔ اور بروقت ظہور مرزائیت نکاح فسخ ہو جائے گا۔ العبد نور بخش (ایم اے) ناظم انجمن نعمانیہ، لاہور

(۲۱) شہر پشاور معہ مضافات (سنی)

عقائد مرقومہ کا معتقد اور مصدق یقیناً اسلام سے خارج ہے اور کسی مسلمان عورت کا نکاح ایسے شخص سے جائز نہیں اور تصدیق بعد از نکاح موجب افتراق ہے تمام کتب فقہ میں ہے (وارتداد احدهما فسخ فی الحال) کو بیوی میاں میں سے کسی کا مرتد ہونا نکاح فوراً فسخ کرتا ہے۔ حررہ محمد عبدالرحمٰن ہزاروی۔ الجواب صحیح بندہ محمود شہر پشاور۔ عبدالواحد از پشاور۔ عبدالرحمٰن بقلم خود۔ مفتی عبدالرحیم پشاوری۔ محمد خان پوری۔ محمد رمضان پشاوری۔ مولوی عبدالکریم پشاوری۔ حافظ عبداللہ نقشبندی۔

(۲۲) راولپنڈی معہ مضافات (سنی)

جو الفاظ مرزا غلام احمد قادیانی کے استفتاء میں ذکر ہوئے یہ تمام کفریہ ہیں۔ پس عورت مسلمان کا نکاح مرزائی کے ساتھ ہرگز جائز نہیں اور اگر پہلے وہ مرزائی تھا اور پیچھے وہ مرزائی ہوگیا اور عورت مسلمان ہے تو نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ کتبہ عبدالاحد خانپوری از راولپنڈی۔

الجواب صحیح عبداللہ عفا عنہ از مدرسہ سنیہ راولپنڈی۔ سید اکبر علی شاہ متصل جامع مسجد۔ محمد کیچ مکرانی مقیم شہر راولپنڈی۔ محمد مجید امام الجمعہ راولپنڈی۔ محمد عصام الدین مدرس مدرسہ احیاء العلوم راولپنڈی۔ عبدالرحمٰن بن مولوی ہدایت اللہ صاحب مرحوم امام مسجد اہلحدیث صدر پیر فقیر شاہ از راولپنڈی۔

(۲۳) شہر ملتان معہ مضافات (سنی)

بلا ارتیاب یہ تمام اعتقادات صریح کفر والحاد ہیں۔ قائل و معتقدان کا خود بھی کافر ہے اور جو شخص اس کو باوجود ان اعتقادات کے مسلم یا مجدد یا نبی یا رسول مانے وہ بھی کافر اور مرتد ہے۔ اور بحکم آیت لاهن حل لهم ولاهم يحلون لهن مناکحت مسلمہ بمرزائی و بالعکس نہ ابتداء صحیح ہے نہ بقاء یعنی نہ رشتہ مناکحت ہوسکتا ہے اور نہ قائم رہ سکتا ہے اسی طرح حقوق ارث سے بھی حرمان ہوجاتا ہے۔ حررہ ابو محمد عبدالحق ملتانی۔

الجواب صحیح احقر العباد ابو عبید خدا بخش ملتانی عفی عنہ۔ خاکسار محمد عفی عنہ از ملتان۔

شاورمعہ مضافات (سنی)

مہ کا معتقد اور مصدق یقیناً اسلام سے خارج ہے اور کسی مسلمان عورت کا
سے جائز نہیں اور تصدیق بعداز نکاح موجب افتراق ہے تمام کتب فقہ میں
حدهما فسخ فی الحال) کو بیوی میاں میں سے کسی کا مرتد ہونا نکاح
حررہ محمد عبدالرحمٰن ہزاروی۔ الجواب صحیح بندہ محمود شہر پشاور۔ عبدالواحد از
قلم خود۔ مفتی عبدالرحیم پشاوری۔ محمد خان پوری۔ محمد رمضان پشاوری۔
وری۔ حافظ عبداللہ نقشبندی۔

دی معہ مضافات (سنی)

لام احمد قادیانی کے استفتاء میں ذکر ہوئے یہ تمام کفریہ ہیں۔ پس عورت
ئی کے ساتھ ہرگز جائز نہیں اور اگر پہلے وہ مرزائی تھا اور پیچھے وہ مرزائی
ا ہے تو نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ کتبہ عبدالاحد خانپوری از راولپنڈی۔
اللہ عفا عنہ از مدرسہ سنیہ راولپنڈی۔ سید اکبر علی شاہ متصل جامع مسجد۔
ہر راولپنڈی۔ محمد مجید امام الجمعہ راولپنڈی۔ محمد عصام الدین مدرس
پنڈی۔ عبدالرحمٰن بن مولوی ہدایت اللہ صاحب مرحوم امام مسجد
ہ از راولپنڈی۔

معہ مضافات (سنی)

عتقادات صریح کفر والحاد ہیں۔ قائل ومعتقدان کا خود بھی کافر ہے
ن اعتقادات کے مسلم یا مجدد یا نبی یا رسول مانے وہ بھی کافر اور مرتد
حل لهم ولاهم يحلون لهن مناکحت مسلمہ بمرزائی وبالعکس
نہ رشتہ مناکحت ہوسکتا ہے اور نہ قائم رہ سکتا ہے اسی طرح حقوق
ہے۔ حررہ ابو محمد عبدالحق ملتانی۔
ابو عبید خدا بخش ملتانی عفی عنہ۔ خاکسار محمد عفی عنہ از ملتان۔

(۲۴) ضلع جہلم (سنی)

باسمہ سبحانہ۔ مرزائے قادیانی کے یہ دعاوی اور اسی قسم کے دوسرے دعاوی کفر وشرک تک پہنچ چکے ہیں۔ اس کا الہام ہے کہ (الارض والسماء معک کما هو معی) زمین آسمان جیسے خدا کے ماتحت ہیں ایسے مرزا کے بھی ماتحت ہیں ایک اور الہام ہے کہ (یتم اسمک ولایتم اسمی) خدا کہتا ہے کہ میرا نام تو ناقص رہے گا مگر تیرا نام ضرور کامل ہوجائے گا۔ پہلے دعویٰ میں شرک جلی ہے اور دوسرے میں وہ غرور دکھایا ہے کہ کسی فرعون نے بھی نہیں دکھایا۔ اس لئے جو ان اقوال کا مصدق ہو وہ بلاشبہ کافر ومشرک ہے۔

حررہ محمد کرم الدین از بھین ضلع جہلم تحصیل چکوال

الجواب صحیح۔ نور حسین از بادشہانی۔ محمد فیض الحسن مولوی فاضل بھین ضلع جہلم

(۲۵) ضلع سیالکوٹ (سنی)

(الف)...... مرزا کے عقائد ہیں اور جو ایسے مذہب کا مصدق ہے اس کے رشتہ زوجیت کرنا ہرگز جائز نہیں بلکہ تصدیق بعداز نکاح موجب افتراق ہے۔ من تلفظ بلفظ کفر یکفر کانا کل من ضحک علیه او استحسنه اویرضی به یکفر (قواطع الاسلام) من حسن کلام اهل الهول وقال معنوی او کلام له معنی صحیح ان کان ذلک کفرامن القائل کفر المحسن (البحر الرائق) ایما ارجل سب رسول الله صلی الله علیه وسلم او کذبه اوعابه او تنقصه فقد کفر بالله و بانت منه امرء ته (کباب الخراج للامام ابی یوسفؒ) ابو یوسف محمد شریف عفی عنہ کوٹلی لوہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ)

(ب)...... مرزا کے عقائد کفریہ کا جو مصدق ہو وہ بھی کافر ہے لقوله تعالیٰ ومن یتولهم منکم فانه منهم۔ امام اعظم ابوحنیفہؒ کے زمانہ میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور مقام استدلال پر علامت نبوت کے لیے کچھ مہلت مانگی تھی تو آپ نے یہ فتویٰ دیا تھا کہ جو شخص اس سے نبوت کی علامت کرے گا۔ وہ کافر ہوگا کیونکہ وہ آنحضرت صلی علیہ السلام کے اس فرمان کا

مکذب قرار دیا جائے گا۔ کہ (لا نبی بعدی) میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (الخیرات الحسان لابن حجر المکی) پس مرزا کے مصدق سے رشتہ زوجیت جائز نہیں۔ کوئی کرے بھی تو کالعدم ہوگا۔ (حررہ ابوالیاس محمد امام الدین قادری کوٹلی لوہاراں مغربی)

(ج)...... ایسا شخص کافر ہے اور کافر سے نکاح درست نہیں۔ جامع الفصولین وفتاویٰ ہندیہ میں ہے۔ قال انا رسول الله او قال بالفارسية من پيغمبرم يريدبه۔ من پیغامبرم یکفر علامہ یوسف اردبیلی شافعی کتاب الانوار میں لکھتے ہیں کہ من ادعی النبوة فی زماننا او صدق مدعیا لها اواعتقد نبیا فی زمانه صلی الله علیه وسلم اوقبله من لکم یکن نبیا کفرا جو شخص ہمارے زمانہ میں نبوت کا دعویٰ کرے یا مدعی نبوت کی تصدیق کرے یا یہ اعتقاد رکھے کہ آپ کے زمانہ میں یا آپ سے پہلے وہ شخص نبی تھا کہ جس کی نبوت کا ثبوت نہیں۔ وہ کافر ہوگا۔ فقہ ابوعبدالقادر محمد عبداللہ امام مسجد جامع کوٹلی مذکور۔ الجواب صحیح سید میر حسن عفا عنہ کوٹلی لوہاراں۔ الفقیر السید فتح علی شاہ حنفی قادری از کھروٹہ سیداں ضلع سیالکوٹ۔

(۲۶) ضلع ہوشیار پور (سنی)

جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی کاذبہ کی تصدیق کرتا ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے اہل اسلام کے ساتھ ایسے شخص کا تعلق زوجیت جائز نہیں اور ازدواج کے بعد اس کے دعاوی کی تصدیق موجب فرقت ہے۔ حررہ نور الحسن جہلمی مدرس مدرسہ خالقیہ کوٹ عبدالخالق۔ الجواب صحیح اللہ بخش پٹیالوی مدرس عربی مدرسہ خالقیہ محمد فاضل گجراتی مدرس مدرسہ خالقیہ۔ عبدالحمید جسری از کوٹ عبدالخالق۔

(۲۷) ضلع گورداسپور (سنی)

عورت اگر مرزائی عقیدہ کی ہو تو نکاح نہیں ہوگا۔ چہ جائیکہ مرد اس عقیدہ کا ہو۔ اگر بعد انعقاد نکاح یہ اعتقاد احد الزوجین کا ہو جائے تو نکاح باطل ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

حررہ بندہ عبدالحق دینانگری (مورخہ ۲۰۔ جمادی الثانیہ ۳۶ھ)

ئے گا۔ کہ (لا نبی بعدی) میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (الخیرات الحسان
کی) پس مرزا کے مصدق سے رشتہ زوجیت جائز نہیں۔ کوئی کرے بھی تو
ہ ابوالیاس محمد امام الدین قادری کوٹلی لوہاراں مغربی)
یسا شخص کافر ہے اور کافر سے نکاح درست نہیں۔ جامع الفصولین وفتاویٰ
ل انا رسول اللہ او قال بالفارسیۃ من پیغمبرم یریدبہ۔ من
ر یوسف اردبیلی شافعی کتاب الانوار میں لکھتے ہیں کہ من ادعی النبوۃ
ق مدعیا لہا او اعتقد نبیا فی زمانہ صلی اللہ علیہ وسلم
کن نبیا کفر! جو شخص ہمارے زمانہ میں نبوت کا دعویٰ کرے یا مدعی
ے یا یہ اعتقاد رکھے کہ آپ کے زمانہ میں یا آپ سے پہلے وہ شخص نبی
ا ثبوت نہیں۔ وہ کافر ہوگا۔ فقہ ابوعبدالقادر محمد عبداللہ امام مسجد جامع کوٹلی
د میر حسن عفا عنہ کوٹلی لوہاراں۔ الفقیر السید فتح علی شاہ حنفی قادری از
یالکوٹ۔

...شیارپور (سنی)

...م احمد قادیانی کے دعاوی کاذبہ کی تصدیق کرتا ہے وہ دائرہ اسلام سے
کے ساتھ ایسے شخص کا تعلق زوجیت جائز نہیں اور ازدواج کے بعد اس
موجب فرقت ہے۔ حررہ نور الحسن جہلمی مدرس مدرسہ خالقیہ کوٹ
... اللہ بخش پٹیالوی مدرس عربی مدرسہ خالقیہ محمد فاضل گجراتی مدرس
...سری از کوٹ عبدالخالق۔

...اسپور (سنی)

... عقیدہ کی ہو تو نکاح نہیں ہوگا۔ چہ جائیکہ مرد اس عقیدہ کا ہو۔ اگر
...عد الزوجین کا ہوجائے تو نکاح باطل ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب۔
... نیانگری (مورخہ ۲۰۔ جمادی الثانیہ ۱۳۳۶ھ)

(۲۸) ضلع گجرات پنجاب (سنی)

مرزا کے مصدق سے اہل اسلام کا باہمی رابطہ ازواج ہرگز درست نہیں۔ فقہاء نے بعض بدعات بھی مکفرہ فرمائی ہیں۔ بھلا یہ تو صاف کفریات ہیں واللہ الہادی۔
حررہ العبد الاواہ الشیخ عبداللہ عفی عنہ از ملکہ۔ الجواب صحیح بندہ عبیداللہ از ملکہ۔

(۲۹) ضلع گوجرانوالہ (سنی)

(الف)...... جو لوگ اعتقادات مذکورہ میں مرزا کے معتقد و مصدق ہیں ان سے علاقہ زوجیت ہرگز نہ کرنا چاہیے۔ حررہ حافظ محمد الدین مدرس مسجد حافظ عبدالمنان مرحوم۔

(ب) بے شک جن لوگوں کا ایسا عقیدہ ہے ان کے ساتھ مخالطت اور مناکحت جائز نہیں۔
حررہ عبداللہ المعروف بغلام نبی از سوہدرہ
الجواب صحیح محی الدین نظام آبادی عفی عنہ۔ عمر الدین معلم از وزیر آباد مسجد برنے والی خاکسار عبدالغنی۔

(ج) بے شک مرزا کے کفر میں کوئی شبہ نہیں کیونکہ وہ اپنے آپ کو خدا کا شریک ثابت کرتا ہے اس لئے مرزائیوں سے مناکحت ناجائز ہے۔ حررہ احمد علی بن مہدی غلام حسن از چک بھٹی

(۳۰) شہر امرتسر (سنی)

(۱)...... مدعیان نبوت و رسالت کے ارتداد و کفر میں کوئی اہل ایمان و علم متردد نہیں ہوسکتا۔ اس قسم کے لوگوں سے رشتہ و ناطہ کرنا بالکل حرام ہے اور اگر بیوی یا میاں اب مرزائی ہوجائے تو نکاح واجب الفسخ ہے۔

(۲)...... مرزا غلام احمد قادیانی کی تالیفات اس کے کفر پر معتبر گواہ (شاہد عدل) ہیں جن کے سامنے اس کا ایمان بالکل ثابت نہیں ہوسکتا۔ بالخصوص کشتی نوح ضمیمہ انجام آتھم اور دافع البلاء کو دیکھنے والا اس کے کفر میں کبھی شک نہیں کرسکتا۔ پس جو لوگ اسے نبی مانتے ہیں ان سے محبت، دوستی، رابطہ رشتہ پیدا کرنا یا قائم رکھنا جائز نہیں۔ لقولہ تعالیٰ لا تتخذوا الکفرین اولیاء من دون المؤمنین — ولقولہ تعالیٰ لا یتخذ المؤمنون الکفرین اولیاء من دون المؤمنین و من یفعل ذلک فلیس من اللہ فی شئی۔

حررہ محمد جمال امام ومتولی مسجد کوچہ سعی امرت سر

(۳)......مرزا نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاجماع کفر ہے۔ (دیکھو شرح فرقہ اکبر ملا علی قاریؒ) لہٰذا جماعت مرزائیہ مرتد خارج از اسلام ہے۔ سب مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے اور شرعاً مرتد کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے اور اس کی عورت اس پر حرام ہے اور اپنی عورت کے ساتھ جو صحبت کرے گا وہ زنا ہے اور ایسی حالت میں جو اولاد کہ پیدا ہوتی ہے ولد الزنا ہوگی اور مرتد جب بغیر توبہ کے مرجائے تو اس پر جنازہ پڑھنا اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا حرام ہے۔ بلکہ مانند کتے کے بغیر غسل و کفن کے گڑھے میں ڈالا جائے۔ (ملاحظہ ہو کتاب اشباہ والنظائر) **اللّٰھم توفنا مسلمین والحقنا بالصالحین ولا تجعلنا من المرزائین – حررہ عبدالغفور الغزنوی عفا اللّٰہ عنہ– الجواب صحیح محمد حسین مدرس مدرسہ سلفیہ غزنویہ۔**

(۴)...... مرزا قادیانی کا فتنہ اسلام میں آفات کبریٰ سے ہے۔ اس کا کفر علماء ربانیین نے قدیماً وحدیثاً ثابت کیا ہوا ہے۔ اہل اسلام کے اس باب میں کئی کتب ورسائل و اشتہارات موجود ہیں اور وہ اسی عقیدہ کفریہ پر مرگیا۔ اب بھی جو کوئی اس کو نبی جانے اور اسی طرح کا عقیدہ رکھے وہ بھی بلا ریب بموجب شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا افضل الصلوٰت والتحیۃ کافر ہے اور مومنہ سنیہ سے اس کا نکاح فسخ ہے اور مومنہ سنیہ کا نکاح مرزائی سے باندھنا حرام ہے اور یہ نکاح باطل ہے۔ **قال اللہ عزوجل لاھن حل لھم ولاھم یحلون لھن۔**

(۶)...... مرزا غلام احمد قادیانی نے علی الاعلان دعویٰ نبوت کیا۔ اور دیگر انبیاء کی توہین کی بعض کو گالیاں دیں اور مذکورۃ الصدر سارے دعویٰ بھی کئے جن کی بناء پر وہ خود کافر ہو کر مرا۔ اس کے ماننے والے بھی کافر ہیں۔ ان سے ہر قسم کا قطع تعلق کرلیا جائے۔ (سید عطاء اللہ بخاری)

(۷)......اقوال مذکورہ میں اکثر کفریہ ہیں جن کی تاویل سے بھی مخلصی کی صورت پیدا نہیں ہوتی۔ لہٰذا ان اقوال کا ماننے والا اور مصدق اس قابل ہرگز نہیں کہ اس کے ساتھ رشتہ زوجیت پیدا کیا جائے اور اگر نکاح پہلے ہو چکا ہے تو افتراق ضروری ہے۔ مسکین سلطان محمد بقلم خود جواب صحیح ہے۔ سلام الدین عفا اللہ عنہ۔

کوچہ سعی امرت سر
ویٰ کیا ہے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت
وشرح فرقہ اکبر ملا علی قاریؒ) لہٰذا جماعت مرزائیہ مرتد
کا اس پر اتفاق ہے اور شرعاً مرتد کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے
ی عورت کے ساتھ جو صحبت کرے گا وہ زنا ہے اور ایسی
دالزنا ہوگی اور مرتد جب بغیر توبہ کے مرجائے تو اس پر
میں دفن کرنا حرام ہے۔ بلکہ مانند کتے کے بغیر غسل و
حظہ ہو کتاب اشباہ والنظائر) اللّٰھم توفنا مسلمین
ن المرزائین – حررہ عبدالغفور الغزنوی
حمد حسین مدرس مدرسہ سلفیہ غزنویہ۔
سلام میں آفات کبریٰ سے ہے۔ اس کا کفر علماء
ہے۔ اہل اسلام کے اس باب میں کئی کتب ورسائل و
یہ پر مرگیا۔ اب بھی جو کوئی اس کو نبی جانے اور اسی
تب شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا افضل الصلوٰت والتحیۃ
ہے اور مومنہ سنیہ کا نکاح مرزائی سے باندھنا حرام
جل لاھن حل لھم ولاھم یحلون لھن۔
ن الاعلان دعویٰ نبوت کیا۔ اور دیگر انبیاء کی توہین کی
دعویٰ بھی کئے جن کی بناء پر وہ خود کافر ہو کر مرا۔ اس
قطع تعلق کرلیا جائے۔ (سید عطاء اللہ بخاری)
یہ ہیں جن کی تاویل سے بھی مخلصی کی صورت
اور مصدق اس قابل ہرگز نہیں کہ اس کے
ح پہلے ہو چکا ہے تو افتراق ضروری ہے۔ مسکین
ن عفا اللہ عنہ۔

(۸)...... الجواب۔ جو شخص مرزا غلام قادیانی کے اقوال مذکورہ بالا کا مصدق ہے اور ان کو صحیح مانتا ہے وہ شرعاً کافر و مرتد ہے اور کافر و مرتد کا نکاح عورت مسلمہ سے ہرگز جائز نہیں اور اگر بعد از نکاح ناکح مرزائی ہوگیا تو فوراً نکاح فسخ ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اعلان کرنا چاہیے کہ کوئی شخص مسلمان، مرزائیوں سے زوجیت کا تعلق پیدا نہ کرے۔ حکیم ابو تراب محمد عبدالحق۔ الجواب صحیح ابوالفقر محمد شمس الحق

(۳۱) فتح گڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور (سنی)

قال المرزا ما تعریبه و تلخیصه کنت اعتقدان المسیح فی فنزل الوحی باه قدمات فثبت به ان القول بحیوته من الشرک والکشف علی ان الجنة والنار لذات والآم روحانیة و ان ربنا اماج (ناب الفیل) وهو قیوم و وجودله من الایدی والاقدام والجوارح والقوی مالا یدرکه مدرک و کک له من الاعصاب والمعروق مالا یحیط به محیط بهاتتم ارادته فی العالم وهذه الاعضاء والعروق هی المسماة بالعالم– و ان الاخبار بنزول المسیح و اشراط الساعة لیست علی ظواهر ها ولما معان کانت مخزونة لم یطلع علیها احدالی یومنا هذا بل و لم ینکشف محمد صلی اللّٰه علیه وسلم الامور الخمسة الدجال دوابته و دابة الارض دین مریم و یاجوج ماجوج فنزل الوحی بان دابة الارض علماء هذا الزمان و یاجوج ماجوج اقوام اور دباد الدجال علماء البرطانیه و دابتها مرکب الدخان و ابن مریم انانی تحصیل سفاته الذاتیته ولما جرت سنة اللّٰه ببغته الانبیاء اذ غلبت داعیة الشرلم یکن بدمن نبی فی هذه الایام وقد کان اللّٰه وعدانه یبعث فی امته محمد نبیا کا براهیم اذا متفرق علی فرق کثیرة فلن ینجوالامن تبعه– فسمانی اللّٰه اسماء الانبیاء من آدم الی محمد صلی اللّٰه علیه وسلم ومن قل کنت احسب ان المسیح نبی بین انا منه فی مرتبته و کنت اذظهرلی فضل مااحسبه انها فضیلة جزویة ولکن لما اخذت تنزل علی من الوحی الامطار الموصلة الدر محلم یدعی اللّٰه علیه فاعطیت منه النبوة وانما اعلیتها اذ فیست ذاتی فی اتباع

محمد صلی اللّٰہ علیه وسلم فنسبوتی لاتنافی ختم الرسالة – والذی نفسی بیده انه هو سمانی مسیحا موعود اوجعلنی بنیاد صدقنی بالآیات فانا آخر الخلفاء علی قدم عیسیٰ وما کان لمومن ان یکفر بی فانه کفر بکتاب اللّٰہ ولا یفلح الکافر حیث ذاتی– الم یختص احد باسم النبوة سوائی فی هذا الزمان فما اوحی الی فهومز و عن الخطام والنسیان فما ایها المسلمون اعلمکم فهو ملاک النجاة من النارو– أعلموا انه ما یخالفنی من الاحادیث رمعیته کمر جاة من البضاعة فلما آمنت بما اوحی الی کما آمنت بالقرآن اعتقدته قطعیا فکیف ان آمن باحادیث ظنیة او موضوعة تخالفه و فضلنی اللّٰہ علی المسیح الناصری واللّٰہ لوکان المسیح الیوم لما ظهر له من الآیات ماظهرت لی بل ولم یظهرها اللّٰہ لینی قبلی مثل ما اظهر مالی ماخلا محمدا صلی اللّٰہ علیه وسلم بل انما ظهرت له ثلث آلاف و ظهرت لی ثلثمایة آلاف ولم یخل منها شهر فلما ثبت عند اللّٰہ وعند جمیع المرسلین ان المسیح الموعود فی هذا– الزمان افضل من المسیح الناصری فلم یشق علی الناس افضل نفسی علیه اذکان المسیح لیتاد الکذب ویشرب الخمر و من جداته بغایا و یحییٰ افضل منه اذ لم یکن یشرب الخمر ولولم استنکف عن عمل الترب لما زادنی المسیح فی المعجزات وقد غلط اربعمائة بنی فی اخبار هم بالغیب لکن لم یغلط احدمنهم ما غلط المسیح فیه– وقال لی اللّٰہ لولاک لما خلقت الافلاک وکم من سریر قد تسفل و سریرک فوق السرر کلها دانت من مائنا وهم من فشل دانت معنی بمنزلة اولادی وانت منی و انامنک و فضلنی اللّٰہ بفسو القمرین و فضل محمد صلی اللّٰہ علیه وسلم نجسف القمر و مرة جعلنی اللّٰہ امرة اظهر علیها قوة الرجولیة فیریدون ان یرو مرة جالست اللّٰہ کتبت انا بیدی من الواقعات والحوادث کیف اریدها و قبله اللّٰہ و کتب التصدیق بقلمه و قتطایر رشحات بقلمه علی خادمی ولما غلب علی الالوهیة خلقت السماء والارض و خلت آدم– انتهی ما قال وله مثله هفوات لا تحصے وما ذکرنا فیه کفایة لما نرید ان نقول–

الله عليه وسلم فنسبوتی لاتنافی ختم الرسالة – والذی نفس
سمانی مسیحا موعود اوجعلنی بنیاد صدقنی بالآیات فانا آخر
قدم عیسیٰ وما کان لمومن ان یکفر بی فانه کفر بکتاب الله ولا
حیث ذاتی– الم یختص احد باسم النبوة سوائی فی هذا الزمان
فهومز و عن الخطام والنسیان فما ایها المسلمون اعلمکم فهو
من النارو– أعلموا انه ما یخالفنی من الاحادیث رمعیته کمر جاة
ما آمنت بما اوحی الی کما آمنت بالقرآن اعتقدته قطعیا فکیف
یث ظنیة او موضوعة تخالفه و فضلنی الله علی المسیح
لوکان المسیح الیوم لما ظهر له من الآیات ماظهرت لی بل ولم
قبلی مثل ما اظهر ها لی ماخلا محمدا صلی الله علیه وسلم
له ثلث آلاف و ظهرت لی ثلثمایة آلاف ولم یخل منها شهر
الله وعند جمیع المرسلین ان المسیح الموعود فی هذا–
المسیح الناصری فلم یشق علی الناس افضل نفسی علیه
لیتاد الکذب ویشرب الخمر و من جداته بغایا و یحییٰ افضل
یشرب الخمر ولولم استکف عن عمل الترب لما زادنی
جزات وقد غلط اربعمائة بنی فی اخبار هم بالغیب لکن لم
ما غلط المسیح فیه– وقال لی الله لولاک لما خلقت
سریر قد تسفل و سریرک فوق السرر کلها دانت من ماثنا
ت معنی بمنزلة اولادی وانت منی و انامنک و فضلنی الله
فضل محمد صلی الله علیه وسلم نجسف القمر و مرة
هر علیها قوة الرجولیة فیریدون ان یرو مرة جالست الله
الواقعات والحوادث کیف اریدها و قبله الله و کتب
طایر رشحات بقلمه علی خادمی ولما غلب علی الالوهیة
رض و خلت آدم– انتهی ما قال وله مثله هفوات لا
به کفایة لما نرید ان نقول–

فتقول ان المرزا ادعی فیما ذکر نا وفات المسیح ، القول بحیوة المسیح شرک ، الجنة والنار لاحقیقة لهما ، الله جسم غیرمتناه ، النصوص لیست علی ظواهرها ، فوقیة نفسه علیٰ رسولنا صلی الله علیه وسلم علماً ،. النبوة لنفسه ، دوامها بعد ختم الرسالة ، تحصیل النبوة بالاکتساب ، التمثل بعیسی بل بجمیع الانبیاء ، فضیلة نفسه علی المسیح ، الازراء الوحی ، ضرورة الایمان به ، المجالسة بالله ، المجانسته به ، کونه زوجزالله ، ولدالله ، کونه قیم الله فی کائناته ، واتحاد ذاته بذات الله ، شرکته فی هفته الخلق و قدرته فهذه عشرون امرا کله کفر یخالف الاسلام بل و تصدیق المرزافیه الکفر وکفی منها الرجل فی کفره واحد فکیف اذا اجتمعت جمیعا فی قائلها لا اقول ذلک وحدی بل صرح بکفره من الائمة المتقدین القاضی عیاض فی الشفاء والملا علی القاری فی شرح الفقه الاکبر وابن حجر وآخرون فی مصنفاتهم ، و نحن تذکر نبذة مما قالوا قال علی القاری ، دعویٰ النبوة بعد نبینا کفر بالا جماع قال ابن حجر فی فتاویٰ من اعتقد و حیا بعد محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم کان کافراباجماع المسلمین – قال الشیخ الاکبر فی الفتوحات اسم النبی زال بعد محمد صلی الله علیه وسلم قال القاضی عیاض من ادعی نبوة احد مع نبینا صلی الله علیه وسلم اوبعده کالعیسویة من الیهود القائلین بتخصیص رسالة الی العرب وکالخرمیة القائلین بتواتر الرسل و کالبربغیة والبیانیه منهم القائلین بنبوة بنویغ دبیان واشباه هولا واومن ادعی النبوة لنفسه اوجوزاکتسابها والبلوغ بصفاء القلب الی مرتبتها کالفلاسفه وغلاة المتصوفة و کذلک من ادعی منهم انه یوجی الیه و ان لم یدع النبوة وانه یصعد الی السماء او یدخل الجنة و یاکل من اثما رها و یعانق الحور العین فهو لا وکلهم مکذبون للنبی صلی الله علیه وسلم لانه اخبر انه صلی الله علیه وسلم خاتم النبیین و انه لا نبی بعده و اخبر عن الله انه خاتم النبیین و انه ارسل کافة للناس و اجتمعت الامة علی حمل هذا الکلام علی الظاهر و

ان مشهور المراد به دون تاويل و تخصيص فلاشک فی کفر هولاء الطوائف کلها قطعاً اجماعاً سمعاً ومن اعتقادان اللّٰه جسم او المسيح او بعض من يلقاه فی الطريق فليس بعارف به فهو کافر و کذلک من ادعی مجالسة اللّٰه و العروج اليه و مکالمة و حلوله فی الاشخاص او استخف بحمد صلی اللّٰه عليه وسلم او باحد من الانبياء او آذاهم اوقتل نبيا او حاربه اوزری بالانبياء فهو کافر باجماع المسلمين و کک من جوز علی الانبياء الکذب فيما اتوابه وادعی فی ذلک المصلحة اولم يدعها فهو کافر بالاجماع وکذلک من قال ان المراد بالجنة والنار والحشر والنشر والثواب والعقاب معانی غير ظاهرة وانها لذات روحانية و معانی باطنة وکک تقطع بتکفير کل قائل قولا موصل به الی تضليل الامة او تکفير جميع الصحابة و قال محمد من تنباء يستتاب اسر ذلک او اعلنه وهو کالمرتد قاله سخنون وغيره۔

فان قيل ان لکلام المرزا تاويلات کالصوفية قلنا من قال بکلمة الکفر من الصوفية کفر و استيب اورجع مما قال علا ان للتاويل مجالا لمسن آمن بنبوته ومن لا يخسن الظن به فيکفره قطعا و ان قيل ان المرزائية من اهل القبله قلنا انهم انکروا نصوصا قطعيته عند جميع المسلمين واولوها لم يؤل به احد من الائمة فلا ريب فی کفرهم و ان کانو من اهل القبلة ونحن لم نکفرهم مالم ياتو الصريح الکفر ولم يخالفوا القطعيات الاتری الی قوله عليه السلام لا يقبل اللّٰه لصاحب بدعة صوما ولا صلوة ولا حجا ولا عمرة ولا جهادًا ولاصرفا ولا عدلا يخرج من الاسلام کما تخرج الشعرة من العجين – يخرج فی آخر الزمان قوم يقولون من خير قول الناس يقرؤن القرآن لا يجاوز تراقيهم يمرقون من الاسلام کما يمرق السهم من الرمية وعن ابی سعيد ومالک بن انس مرفوعاً قوم يحسنون القيل و يسيؤن الفعل فثلت ان المرزائية و ان کانوا من اهل القبلة کفار لانهم انکرو ، بديهيات الاسلام و مسلماته قال علی

المراد به دون تاویل و تخصیص فلاشک فی کفر هولاء
ها قطعاً اجماعاً سمعاً ومن اعتقادان اللّٰه جسم او المسیح او
ٔه فی الطریق فلیس بعارف به فهو کافر و کذلک من ادعی
و العروج الیه و مکالمة و حلوله فی الاشخاص او استخف
للّٰه علیه وسلم او باحد من الانبیاء او آذاهم اوقتل نبیا او حاربه
ء فهو کافر باجماع المسلمین و کک من جوز علی الانبیاء
اتوابه وادعی فی ذلک المصلحة اولم یدعها فهو کافر
ذلک من قال ان المراد بالجنة والنار والحشر والنشر
ب معانی غیر ظاهرة وانها لذات روحانیة و معانی باطنة
تکفیر کل قائل قولا موصل به الی تضلیل الامة او تکفیر
و قال محمد من تنباء یستتاب اسر ذلک او اعلنه وهو
خنون وغیره.

ن لکلام المرزا تاویلات کالصوفیة قلنا من قال بکلمة
فیة کفر و استیب اورجع مما قال علا ان للتاویل مجالا
رته ومن لا یحسن الظن به فیکفره قطعا و ان قیل ان
ل القبله قلنا انهم انکروا نصوصا قطعیته عند جمیع
ها لم یؤل به احد من الائمة فلا ریب فی کفرهم و ان
ة ونحن لم نکفرهم مالم یاتو الصریح الکفر ولم یخالفوا
الی قوله علیه السلام لا یقبل اللّٰه لصاحب بدعة صوما
جا ولا عمرة ولا جهادًا ولاصرفا ولا عدلا یخرج من
ج الشعرة من العجین - یخرج فی آخر الزمان قوم
ل الناس یقرؤن القرآن لا یجاوز تراقیهم یمرقون من
السهم من الرمیة وعن ابی سعید ومالک بن انس
ن القیل و یسیؤن الفعل فثلت ان المرزائیة و ان کانوا
لانهم انکرو ، بدیهیات الاسلام و مسلماته قال علی

القاری فی شرح الفقه الاکبر ثم اعلم لان المراد باهل القبلة الذین اتفقوا علی ماهو من ضروریات الدین کحدوث العالم فمن واظب طول عمره علی الطاعات مع اعتقاد قدم العالم اونفی الحشر لایکون من اهل القبلة-

فلما ثبت کفر المرزائیة وشرکهم لم یکونوا کفو اللمسلمین فلا یجوز التناکح بهم لقوله تعالیٰ ولا تنکحو المشرکات حتی یومن ولامة مومنة خیر من مشرکة ولو اعجبتکم ولا تنکحوا المشرکین حتی یومنوا ولعبد مومن خیر من مشرک ولو اعجبکم اولئک یدعون الی النار واللّٰه یدعوا الی باذنه فان علمتموهن مومنات فلا ترجعوهن الی الکفار لاهن حل لهم ولاهم یحلون لهن ولا تمسکو ابعصم الکوافر-

رقمه عبدالحی عفا اللّٰه عنه ۴ ذیقعده ۱۳۳۸ھ ولا یجوز لاهل الاسلام ان یعاملو المرزائیة فی امردیناً کان او غیر دین انا المعاجز محمد فاضل بن المولوی محمد اعظم مرحوم فتح گڑھی- *مرزائیوں سے نکاح ہی درست نہیں چہ جائے کہ افتراق محمد عبداللہ فتح گڑھی۔*

تمت ذه الفتاویٰ فالمرجو عن المسلمین ان یعملوابها
اوائل ذی الحجة ۱۳۳۸ھجریة مقدسة

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حدیث دل

الحمدللہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہٗ اما بعد۔

اسلام کی چودہ سوسالہ تاریخ میں قادیانیت کا فتنہ ایک ایسا فتنہ ہے جسے اسلام واہل اسلام کے لئے بلاشبہ خطرناک، مہلک اور بدترین قرار دیا جاسکتا ہے۔ اس فتنہ کے بانی "فتان اعظم" مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی نے ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو لدھیانہ (بھارت) میں اس فتنہ کی بنیاد رکھی۔ چنانچہ اس فتنہ کے سوسال پورے ہونے پر قادیانی ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء کو "صد سالہ جشن" منانا چاہتے تھے۔ اس کے لئے انہوں نے اپنے پاکستانی مرکز ربوہ میں یہ انتظام کیا کہ:

(۱) پورے ربوہ اور گردونواح کی پہاڑیوں اور عمارتوں پر چراغاں کے لئے لائٹ اینڈ ڈیکوریشن پارٹیوں سے گوجرانوالہ، سرگودھا، فیصل آباد، راولپنڈی اور جھنگ وغیرہ سے سامان کرایہ پر لینے کے لئے معاہدے کیے۔ ہزاروں روپیہ ایڈوانس دیا اور اشٹام پر تحریریں حاصل کیں۔

(۲) بجلی بند ہونے کی صورت میں وسیع پیمانہ پر جنریٹروں کا انتظام کیا۔

(۳) مٹی کے "دیئے" کئی ٹرکوں پر منگوائے جو سرسوں کے تیل سے جلانے تھے۔

(۴) صد سالہ جشن کی مناسبت سے، ربوہ میں سو گھوڑے، سو ہاتھی اور سو ملکوں کے جھنڈے لہرانے کا انتظام کیا۔

(۵) اس موقعہ پر ربوہ میں عورتوں اور مردوں کے لئے فوجی وردی تیار کی گئی، جسے پہن کر انہیں عسکری طاقت کا مظاہرہ کرنا تھا۔

(۶) اس کے علاوہ تقسیم مٹھائی، جشن، جلسے اور تقریبات وغیرہ کے دیگر لوازمات کا اہتمام کیا۔ غرض اس طرح وہ اپنے کفر کی تبلیغ کے لئے سرگرم عمل تھے۔ اور تماشہ دیکھئے کہ جھوٹے کے جھوٹ کے سوسال مکمل ہونے پر "صد سالہ جشن" اور وہ بھی آئین وقانون کی خلاف ورزی اور مسلمانوں کے لئے اشتعال کا باعث۔

قادیانی جماعت کی اس تیاری پر اسلامیان پاکستان کو تشویش لاحق ہوئی۔ عالمی مجلس

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حدیث دل

علیٰ من لا نبی بعدہ' امابعد۔
خ میں قادیانیت کا فتنہ ایک ایسا فتنہ ہے' جسے اسلام و اہل اسلام
اور بدترین قرار دیا جا سکتا ہے۔ اس فتنہ کے بانی' فتان اعظم'
نے ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو لدھیانہ (بھارت) میں اس فتنہ کی بنیاد
پورے ہونے پر قادیانی ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء کو ''صد سالہ جشن''
وں نے اپنے پاکستانی مرکز ربوہ میں یہ انتظام کیا کہ:
ح کی پہاڑیوں اور عمارتوں پر چراغاں کے لئے لائٹ اینڈ
رگودھا' فیصل آباد' راولپنڈی اور جھنگ وغیرہ سے سامان کرایہ
روں روپیہ ایڈوانس دیا اور اہتمام پر تحریریں حاصل کیں۔
ت میں وسیع پیمانہ پر جنریٹروں کا انتظام کیا۔
لوں پر منگوائے جو سرسوں کے تیل سے جلانے تھے۔
بت سے' ربوہ میں سو گھوڑے' سو ہاتھی اور سو ملکوں کے

رتوں اور مردوں کے لئے فوجی وردی تیار کی گئی' جسے
رنا تھا۔

' جشن' جلسے اور تقریبات وغیرہ کے دیگر لوازمات کا
ر کی تبلیغ کے لئے سرگرم عمل تھے۔ اور تماشہ دیکھئے کہ
ونے پر ''صد سالہ جشن'' اور وہ بھی آئین و قانون کی
تعال کا باعث۔

اسلامیان پاکستان کو تشویش لاحق ہوئی۔ عالمی مجلس

تحفظ ختم نبوت نے فوری طور پر اپنی مرکزی ورکنگ کمیٹی کا دفتر مرکزیہ ملتان میں ۱۲ مارچ ۱۹۸۹ء کو اجلاس طلب کیا اور اس تشویشناک صورت حال پر غور کر کے اہم فیصلے کئے۔

(۱) روزنامہ ''نوائے وقت'' لاہور' راولپنڈی' کراچی' ملتان' روزنامہ ''جنگ'' لاہور' کراچی' راولپنڈی' کوئٹہ کے تمام ایڈیشنوں میں آخری صفحہ پر ہزاروں روپیہ کی لاگت سے اشتہار دیا' جس میں جشن پر پابندی کا مطالبہ کیا گیا اور پابندی نہ لگنے کی صورت میں ۲۳ مارچ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جامع مسجد محمدیہ ریلوے اسٹیشن ربوہ پر ''آل پاکستان ختم نبوت ریلی'' منعقد کرنے کا اعلان کیا گیا۔

(۲) ۱۷ مارچ ۱۹۸۹ء کو پورے ملک کے تمام مکاتب فکر نے یوم احتجاج منایا۔

(۳) ۱۲ مارچ کو ملتان' ۱۸ مارچ کو بہاولنگر' ۱۹ مارچ دوالمیال جہلم میں عظیم الشان احتجاجی کانفرنسیں منعقد کی گئیں۔ ربوہ میں مشترکہ جمعہ اور سرگودھا' جھنگ اور ٹوبہ ٹیک سنگھ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنسوں کا اہتمام کیا گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد صاحب اپنے رفقاء کی ٹیم لے کر پورے پنجاب میں سرگرم عمل ہو گئے۔

(۴) ۱۸ مارچ کو سرگودھا میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا محمد اکرم طوفانی کی قیادت میں مسلمانان سرگودھا نے احتجاجی مظاہر کیا جس میں تمام دینی جماعتوں اور شبان ختم نبوت نے بھرپور حصہ لے کر نمایاں کردار ادا کیا۔

(۵) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا اور چنیوٹ نے ۲۳ مارچ کو سرگودھا اور چنیوٹ سے ربوہ کی طرف لانگ مارچ کا اعلان کیا۔

(۶) پورے ملک کے اخبارات میں احتجاجی بیانات اور غم و غصہ کا اظہار کیا گیا۔ اس سلسلہ میں مولانا فقیر محمد صاحب سیکرٹری اطلاعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد نے بھرپور اور موثر کردار ادا کیا۔ یوں پورے ملک میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنان و رہنما سراپا احتجاج بن گئے۔

(۷) پورے ملک سے وفود اور قافلے ''جشن'' بند نہ ہونے کی صورت میں احتجاج کے لئے ربوہ پہنچنے کی تیاری کرنے لگے۔

(۸) مولانا زاہد الراشدی مرکزی سیکرٹری اطلاعات مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان نے گوجرانوالہ کی لائٹ اینڈ ڈیکوریشن کی پارٹیوں سے ملاقات کی اور مرزائیوں کی

خودساختہ جشن پر چراغاں کا سامان سپلائی نہ کرنے کا وعدہ لیا اور تمام مکاتب فکر کی طرف سے ایک مشترکہ فتویٰ مرتب کیا کہ مرزائیوں کے جشن پر مسلمانوں کا سامان چراغاں مہیا کرنا تعاون علی الکفر کے باعث قطعاً حرام اور نا جائز ہے۔ مولانا کی اخلاص بھری کاوش سے گوجرانوالہ کی لائٹ اینڈ ڈیکوریشن کی پارٹیوں نے نہ صرف سامان دینے کے معاہدے منسوخ کئے' بلکہ ایک وفد مرتب کیا اور تمام ایسے شہر جہاں سے مرزائیوں نے سامان کی بکنگ کا معاہدہ کیا تھا' کا دورہ کر کے تمام مسلمان پارٹیوں کو سامان دینے سے روکا' جس پر انہوں نے اپنی دینی حمیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے مرزائیوں کو کورا جواب دے دیا۔

(۹) مولانا منظور احمد چنیوٹی ان دنوں پنجاب اسمبلی کے ممبر تھے۔ انہوں نے اسمبلی میں آواز بلند کی۔

مرزائیوں نے یہ صورت حال دیکھ کر ربوہ میں جشن کے انتظامات کے علاوہ بھارتی سرحد کے قریب جلو موڑ سے تقریباً تین کلومیٹر آگے ''ہانڈو'' نامی گاؤں میں وسیع قطعہ اراضی لے کر اس پر بلڈوزر اور کرینیں لگا کر پنڈال بنایا۔ ٹیوب ویل بور کئے' پانی کے پائپ بچھائے اور متبادل انتظام کی مکمل تیاری کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے امیر الحاج بلند اختر نظامی کو ایک خط کے ذریعہ اس کی اطلاع ہوئی۔ مرزائیوں کی اس سازش پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت خواجہ خان محمد صاحب نے اخبارات کو بیان جاری کیا' جو روزنامہ ''جنگ'' لاہور کے صفحہ اول پر مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۸۹ء کو شائع ہوا۔ عالمی مجلس نے لاہور کے کمشنر' ڈی۔سی اور ہوم سیکرٹری پنجاب کو ٹیلی گرام دیے۔ یوں قادیانی کفر نے مسلمانوں کو الجھانے کے لئے ربوہ کے علاوہ دوسرا محاذ کھول دیا۔

لاہور کے قریب اس سازش کی اخبارات میں خبر آتے ہی مولانا عبدالتواب صدیقی نے باغبانپورہ سے داروغہ والا تک ۲۲ مارچ کو لانگ مارچ کا اعلان کر دیا۔

جمعیت علماء اسلام کے نائب امیر محترم مولانا قاری محمد اجمل خاں' مولانا محمد اجمل قادری اور جامع مسجد وزیر خاں لاہور کے خطیب مولانا خلیل احمد قادری سرگرم عمل ہو گئے۔ قائد جمعیت مولانا فضل الرحمن صاحب نے وفاقی حکومت کی سربراہ بے نظیر بھٹو کو اس طرف متوجہ کیا۔ وفاقی وزیر

پر چراغاں کا سامان سپلائی نہ کرنے کا وعدہ لیا اور تمام مکاتب فکر کی طرف
توی مرتب کیا کہ مرزائیوں کے جشن پر مسلمانوں کا سامان چراغاں مہیا کرنا
کے باعث قطعاً حرام اور نا جائز ہے۔ مولانا کی اخلاص بھری کاوش سے
ٹ اینڈ ڈیکوریشن کی پارٹیوں نے نہ صرف سامان دینے کے معاہدے
ب وفد مرتب کیا اور تمام ایسے شہر جہاں سے مرزائیوں نے سامان کی بکنگ
دورہ کرکے تمام مسلمان پارٹیوں کو سامان دینے سے روکا' جس پر انہوں
کا مظاہرہ کرتے ہوئے مرزائیوں کو کورا جواب دے دیا۔
نظور احمد چنیوٹی ان دنوں پنجاب اسمبلی کے ممبر تھے۔ انہوں نے اسمبلی

ے یہ صورت حال دیکھ کر ربوہ میں جشن کے انتظامات کے علاوہ بھارتی
وڑ سے تقریباً تین کلومیٹر آگے ''ہانڈو'' نامی گاؤں میں وسیع قطعہ اراضی
اور کرینیں لگا کر پنڈال بنایا۔ ٹیوب ویل بور کئے' پانی کے پائپ
ام کی مکمل تیاری کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے امیر الحاج
ط کے ذریعہ اس کی اطلاع ہوئی۔ مرزائیوں کی اس سازش پر عالمی
کے امیر مرکزیہ حضرت خواجہ خان محمد صاحب نے اخبارات کو بیان
نگ'' لاہور کے صفحہ اول پر مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۸۹ء کو شائع ہوا۔ عالمی
ڈی۔سی اور ہوم سیکرٹری پنجاب کو ٹیلی گرام دیے۔ یوں قادیانی کفر
کے لئے ربوہ کے علاوہ دوسرا محاذ کھول دیا۔
ں سازش کی اخبارات میں خبر آتے ہی مولانا عبدالتواب صدیقی
الاتک ۲۲ مارچ کو لانگ مارچ کا اعلان کر دیا۔
ے نائب امیر محترم مولانا قاری محمد اجمل خان' مولانا محمد اجمل قادری اور
ے خطیب مولانا خلیل احمد قادری سرگرم عمل ہوگئے۔ قائد جمعیت مولانا
تی حکومت کی سربراہ بے نظیر بھٹو کو اس طرف متوجہ کیا۔ وفاقی وزیر

داخلہ اعتزاز احسن' وفاقی وزیر مذہبی امور سردار بہادر خاں اسے صوبائی مسئلہ کہہ کر فارغ ہوگئے۔

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب نے ۲۰ مارچ کو اسلام آباد میں مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا اجلاس جامع مسجد دارالسلام میں طلب کر لیا۔ اسلام آباد میں عالمی مجلس کے مبلغ مولانا عبدالرؤف' مولانا قاری محمد امین' مولانا محمد رمضان علویؒ اور مولانا محمد عبداللہ اراکین شوریٰ شب و روز ایک کرکے اسے کامیاب بنانے پر لگ گئے۔ شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خاں کے جانشین مولانا قاضی احسان الحق صاحب نے اپنی راجہ بازار کی جامع مسجد میں ۲۰ مارچ کو ختم نبوت کانفرنس منعقد کرنے کا اعلان کر دیا۔

۱۸ مارچ کی شام کو ڈی۔سی اور ایس۔پی جھنگ ربوہ گئے' جہاں عالمی مجلس کے راہنما مولانا محمد اشرف ہمدانی' صاحبزادہ طارق محمود' مولانا فقیر محمد اور مولانا خدا بخش نے ان سے ملاقات کرکے سارے ملک کی صورت حال سے ان کو باخبر کیا۔ صوبائی حکومت عالمی مجلس' مرکزی مجلس عمل' اسلامیان پاکستان اور تمام مکاتب فکر کے رہنماؤں میں بڑھتی ہوئی بے چینی کو دیکھ رہی تھی۔

۲۰ مارچ کو اسلام آباد میں مجلس عمل کا اجلاس منعقد ہوا۔ اسلام آباد' راولپنڈی کے تمام علماء کرام' جماعت اسلامی' جمعیت علماء اسلام' جمعیت اہل حدیث' جمعیت علماء پاکستان اور منہاج القرآن' غرضیکہ تمام مکاتب فکر اور دینی جماعتوں کے پچاس نمائندگان نے شرکت کی۔ مولانا سید چراغ الدین نے مولانا سمیع الحق صاحب سے ہسپتال جا کر ملاقات کی۔ انہوں نے بتایا کہ میری عیادت کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب جناب محمد نواز شریف آ رہے ہیں۔ ان سے میں دوٹوک بات کروں گا۔ وفاقی وزات داخلہ و مذہبی امور کے نمائندگان عجیب ذہنی کیفیت اور دوغلی پالیسی کا مظاہرہ کر رہے تھے۔

مجلس عمل کے اجلاس میں فیصلہ ہوا کہ مولانا زاہد الراشدی آئی۔جے۔آئی کی جماعت کا وفد لے کر ہوم سیکرٹری پنجاب کو ملیں۔ اتحاد العلماء کے مولانا محمد عبدالمالک نے حضرت امیر مرکزیہ کے نام قاضی حسین احمد صاحب کا پیغام پہنچایا کہ اس جدوجہد میں ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ یہی پیغام ڈاکٹر طاہر القادری کی طرف سے ان کے نمائندے لائے۔

صوبائی حکومت آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل کی کارروائی سے لحظہ بہ لحظہ آگاہی حاصل کر

رہی تھی۔ پورے صوبہ کی صورت حال ان کے سامنے تھی۔ مجلس عمل کا یہ فیصلہ کہ اگر مرزائی جشن بند نہ ہوا تو ۲۳ مارچ کو پورے ملک کا رخ ربوہ کی طرف ہوگا۔ اس فیصلہ کی اطلاع ملتے ہی لاہور میں ہوم سیکرٹری نے مجلس عمل کے نمائندگان کو بلایا اور اسی وقت ۲۰ مارچ کو ڈی۔سی اور ایس۔ پی جھنگ ربوہ گئے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا محمد اشرف ہمدانی' صاحبزادہ طارق محمود اور مولانا فقیر محمد' ربوہ اور چنیوٹ کے رفقاء سمیت ان افسران سے ملے اور پنجاب حکومت کی ہدایت پر ڈی۔سی جھنگ نے قادیانی جشن پر مکمل پابندی کا اعلان کر دیا۔ مولانا فقیر محمد صاحب قادیانوں کے تمام پروگراموں سے باخبر تھے۔ انہوں نے ان کی تفصیل ڈی۔سی کو بتائی۔ انہوں نے تمام پروگراموں کو منسوخ کرنے کا آرڈر جاری کر دیا۔

۲۰ مارچ کی رات کو راولپنڈی راجہ بازار میں ختم نبوت کانفرنس ہوئی۔ اس سے قبل ریڈیو کے ذریعہ پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے ''جشن'' پر پابندی کا اعلان ہو چکا تھا۔ کانفرنس سے فارغ ہوتے ہی حضرت الامیر مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم گوجرانوالہ' فیصل آباد کے راستہ ربوہ روانہ ہوئے۔ صوفی ریاض الحسن گنگوہی اور دوسرے رفقاء فیصل آباد سے آپ کے ہمراہ ہو گئے۔ ۲۳ مارچ کو آپ نے اپنی آنکھوں سے ربوہ میں مرزائی سازش کی ناکامی کا منظر دیکھا اور خدا کے حضور سجدہ شکر بجالائے۔ اس مختصر دورہ کے بعد آپ خانقاہ عالیہ تشریف لے گئے۔

یوں ایک بار پھر کفر ہار گیا اور اسلام اور مسلمان جیت گئے۔ فالحمد للہ: ربوہ کی طرح ''ہانڈو'' گاؤں میں بھی پابندی عائد کر دی گئی۔ لاہور پولیس نے سب سامان اٹھوا دیا۔ مرزائی' مرزا قادیانی کو ماننے کے گناہ سمیت جلسہ کا سامان سروں پر رکھ کر دوڑے۔ پورے پنجاب میں مرزائیوں کے جشن پر پابندی لگ چکی تھی۔ بلوچستان اور سرحد کے مسلمانوں کے سامنے بھی مرزائیوں کی سازش کامیاب نہ ہو سکی۔ البتہ سندھ میں جہاں خالصتاً پیپلز پارٹی کی حکومت تھی' بعض مقامات پر مرزائیوں نے پروگرام کئے مگر انتہائی رازداری سے' بزدلانہ طریقہ پر چھپ کر۔ الحمد للہ' یوں ۲۳ مارچ کا سورج مرزائیت کی رسوائی کا سامان لے کر طلوع ہوا۔ فالحمد للہ۔

موبہ کی صورت حال ان کے سامنے تھی۔مجلس عمل کا یہ فیصلہ کہ اگر مرزائی
۲ مارچ کو پورے ملک کارخ ربوہ کی طرف ہوگا۔اس فیصلہ کی اطلاع ملتے
رٹری نے مجلس عمل کے نمائندگان کو بلایا اور اسی وقت ۲۰ مارچ کو ڈی۔سی
ربوہ گئے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا محمد اشرف ہمدانی'
اور مولانا فقیر محمد' ربوہ اور چنیوٹ کے رفقاء سمیت ان افسران سے ملے
ا ہدایت پر ڈی۔سی جھنگ نے قادیانی جشن پر مکمل پابندی کا اعلان کر
حب قادیانوں کے تمام پروگراموں سے باخبر تھے۔انہوں نے ان کی
ں۔انہوں نے تمام پروگراموں کو منسوخ کرنے کا آرڈر جاری کر دیا۔
ت کو راولپنڈی راجہ بازار میں ختم نبوت کانفرنس ہوئی۔اس سے قبل
ب گورنمنٹ کی طرف سے ''جشن'' پر پابندی کا اعلان ہو چکا تھا۔
تے ہی حضرت الامیر مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم
کے راستہ ربوہ روانہ ہوئے۔صوفی ریاض الحسن گنگوہی اور دوسرے
کے ہمراہ ہو گئے۔۲۳ مارچ کو آپ نے اپنی آنکھوں سے ربوہ میں
کا منظر دیکھا اور خدا کے حضور سجدہ شکر بجا لائے۔اس مختصر دورہ کے
لے گئے۔

ر ہار گیا اور اسلام اور مسلمان جیت گئے۔فالحمد للہ: ربوہ کی طرح
بندی عائد کر دی گئی۔لاہور پولیس نے سب سامان اٹھوا دیا۔
نے کے گناہ سمیت جلسہ کا سامان سروں پر رکھ کر دوڑے۔پورے
شن پر پابندی لگ چکی تھی۔بلوچستان اور سرحد کے مسلمانوں
ں سازش کامیاب نہ ہو سکی۔البتہ سندھ میں جہاں خالصتاً
ں مقامات پر مرزائیوں نے پروگرام کئے مگر انتہائی رازداری
۔الحمد للہ' یوں ۲۳ مارچ کا سورج مرزائیت کی رسوائی کا سامان

مرزائیوں نے اس پابندی کے خلاف ہائیکورٹ میں رٹ دائر کر دی۔ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جھنگ کے حکم ''پابندی جشن'' کو چیلنج کیا گیا۔لاہور ہائیکورٹ کے عزت مآب جسٹس خلیل الرحمٰن صاحب' دامت برکاتہم کے ہاں کیس لگا۔

ہائیکورٹ کے قابل احترام جج نے مرزائیوں کو کہا کہ اب جشن کا وقت گزر گیا ہے' اب یہ رٹ بعد از وقت ہے۔مگر مرزائی مصر تھے کہ نہیں جناب' فیصلہ ہونا چاہئے کہ یہ پابندی جائز تھی یا ناجائز۔

مرزائیوں کی طرف سے اصرار پر عدالت میں کارروائی شروع ہوئی۔مرزائیوں کے وکیل مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کا پنڈورہ بکس لے کر آئے۔ادھر پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے تحفظ کی سعادت و وکالت کے لئے قدرت نے جناب مقبول الٰہی ایڈووکیٹ جنرل پنجاب اور اسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل پنجاب نذیر احمد غازی صاحب کو منتخب فرمایا۔جناب محمد اسماعیل قریشی ایڈووکیٹ اور جناب عبدالرشید قریشی ایڈووکیٹ بھی مرزائیت کے مقابلہ میں خم ٹھونک کر میدان میں آ گئے۔اس موقعہ پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو اللہ رب العزت نے پھر توفیق بخشی۔ملتان مرکز سے مرزائیت کی کتابوں کا سیٹ لے کر حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی' لاہور کے حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور سندھ سے مولانا احمد میاں حمادی پہنچ گئے۔اللہ رب العزت جزائے خیر دے لاہور کے رفقاء کرام جناب محمد متین خالد' جناب طاہر رزاق' جناب سید محمد صدیق شاہ' سید منظور الحسن شاہ' جناب محمد صابر شاکر اور ننکانہ صاحب کے مہر محمد اسلم ناصر ایڈووکیٹ' قدیر شہزاد' چوہدری محمد اختر اور دوسرے رفقاء کو کہ وہ ہر روز عدالتی کارروائی میں دیوانہ وار دلچسپی لیتے رہے۔پاکستان کے نامور عالم دین علامہ خالد محمود صاحب نے بھی دن رات ایک کر دیا۔

مرزائیوں کے جواب الجواب کا جب مرحلہ آیا تو قدرت نے عالی جناب محترم و مکرم' مجاہد و محافظ ناموس مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جناب نذیر احمد غازی صاحب اسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل کو توفیق دی۔ان کے رفقاء و متوسلین جناب پروفیسر سید قمر علی زیدی' جناب پروفیسر ملک خالق داد' جناب مسعود ایڈووکیٹ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ محترم مولانا اللہ وسایا اور محترم مولانا محمد اسماعیل صاحب نے پوری رات جاگ کر جواب الجواب تیار کیا۔غازی نذیر احمد صاحب نے

اس کیس کی رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اپنے لئے باعث سعادت سمجھ کر اس کی تیاری کی۔ صبح جب عدالت میں پیش ہوئے اور گھنٹوں دلائل و براہین کے ساتھ نپے تلے انداز میں مرزائیوں کا جواب الجواب دیا تو عدالت میں سناٹا چھا گیا۔ ایسے معلوم ہوتا تھا کہ ایمان و اسلام کا نمائندہ اور ختم نبوت کا وکیل دل کی دنیا سے ایمان و وجدان، محبت و عشق سے نغمہ ساز ہے۔ مرزائیت پر اوس پڑ گئی۔ ان کے چہرے ان کے دلوں کی طرح سیاہ ہو گئے اور مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۹۱ء کو سماعت مکمل ہو گئی۔ عالی جناب عزت مآب جسٹس خلیل الرحمن صاحب نے مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۹۱ء کو فیصلہ سنایا۔ یہ فیصلہ ایمان پرور بھی ہے، حقائق افروز بھی۔ اس فیصلہ سے ایک بار پھر لاہور ہائیکورٹ کے عزت و وقار میں مزید در مزید اضافہ ہوا۔ فیصلہ کا ایک ایک حرف قدرت کی طرف سے مرزائیت کی رگ جان کے لئے نشتر ہے۔ پڑھئے، سر دھنئے اور اپنے ایمان کو تازہ کیجئے۔ تائید رحمت حق اور شفاعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ لوگوں کے ساتھ ہو۔ بندہ عاجز آپ کے لئے دعا گو بھی ہے اور دعا جو بھی۔ آخر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے جملہ رفقاء، آل پارٹیز مجلس عمل کے تمام نمائندگان، تمام دینی جماعتوں اور تمام مکاتب فکر کے رہنماؤں کو اس پر مبارکباد پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنا چاہتا ہوں، اس کے علاوہ ماہنامہ ''اردو ڈائجسٹ'' کے جناب عنایت اللہ رشیدی صاحب، ہفت روزہ ''زندگی'' کے محمود صادق صاحب اور واحد علی صاحب اور گرافو ورڈ کمپوزنگ کے جاوید بٹ صاحب، ارشد غوری صاحب، محمد یاسین صاحب اور کامران پراسس کے سعید صاحب بھی خصوصی شکریہ کے مستحق ہیں، جن کے تعاون سے یہ فیصلہ شائع ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ ہماری اس آزمائش میں جس شخص نے جتنا حصہ ڈالا وہ اسی قدر مبارکباد اور شکریہ کا مستحق ہے۔

طالب دعا

عزیز الرحمن

خادم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔ دفتر مرکزیہ ملتان ۱۹۹۱ء۔۱۲۔۳۰

ت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اپنے لئے باعث سعادت سمجھ کر اس کی
ب عدالت میں پیش ہوئے اور گھنٹوں دلائل و براہین کے ساتھ نپے تلے انداز
واب الجواب دیا تو عدالت میں سناٹا چھا گیا۔ ایسے معلوم ہوتا تھا کہ ایمان و
تم نبوت کا وکیل دل کی دنیا سے ایمان و وجدان' محبت و عشق سے نغمہ ساز ہے۔
ئی۔ ان کے چہرے ان کے دلوں کی طرح سیاہ ہوگئے اور مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۹۱ء کو
عالی جناب عزت مآب جسٹس خلیل الرحمن صاحب نے مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۹۱ء کو
ایمان پرور بھی ہے' حقائق افروز بھی۔ اس فیصلہ سے ایک بار پھر لاہور
و وقار میں مزید در مزید اضافہ ہوا۔ فیصلہ کا ایک ایک حرف قدرت کی طرف
جان کے لئے نشتر ہے۔ پڑھئے' سر دھنئے اور اپنے ایمان کو تازہ کیجئے۔ تائید
محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ لوگوں کے ساتھ ہو۔ بندہ عاجز آپ کے لئے دعا
ی۔ آخر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے جملہ رفقاء' آل پارٹیز مجلس عمل
م دینی جماعتوں اور تمام مکاتب فکر کے رہنماؤں کو اس پر مبارک باد پیش
صل کرنا چاہتا ہوں' اس کے علاوہ ماہنامہ ''اردو ڈائجسٹ'' کے جناب
ب ہفت روزہ ''زندگی'' کے محمود صادق صاحب اور واحد علی صاحب اور
جاوید بٹ صاحب' ارشد غوری صاحب' محمد یاسین صاحب اور کامران
ب بھی خصوصی شکریہ کے مستحق ہیں' جن کے تعاون سے یہ فیصلہ شائع ہوا
ئے خیر عطا فرمائے۔ ہماری اس آزمائش میں جس شخص نے جتنا حصہ ڈالا'
ریہ کا مستحق ہے۔

طالب دعا

عزیز الرحمن

لمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔ دفتر مرکزیہ' ملتان ۱۹۹۱ء۔۱۲۔۳۰

فیصلہ... جسٹس خلیل الرحمان (جج)

۱۔ یہ رٹ پٹیشن سائلان مرزا خورشید اور حکیم خورشید احمد کی طرف سے دائر کی گئی جو احمدیہ برادری کے ارکان اور اس کی مرکزی و مقامی تنظیم کے عہدیداران ہونے کے دعویدار ہیں۔ اس آئینی درخواست میں اس امر کا فیصلہ کرنے کی استدعا کی گئی تھی کہ پنجاب کے ہوم سیکرٹری نے مورخہ ۲۰ مارچ ۱۹۸۹ء کو قادیانیوں کے صد سالہ جشن کی تقریبات پر پابندی کی بابت جو حکم صادر کیا نیز جھنگ کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی طرف سے مورخہ ۲۱ مارچ ۸۹ء کو زیر دفعہ ۱۴۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری جو حکم جاری کیا گیا جس کی رو سے ضلع جھنگ کے قادیانیوں کو ایسی سرگرمیوں سے باز رہنے کی ہدایت کی گئی جو مذکورہ بالا حکم میں مذکور تھیں۔ بعد ازاں ربوہ کے ریذیڈنٹ مجسٹریٹ نے ۲۵ مارچ ۱۹۸۹ء ایک حکم کے ذریعے احمدیہ جماعت ربوہ کے عہدیداران کو خبردار اور ہدایت کی کہ وہ شہر ربوہ میں لگائے گئے آرائشی گیٹ ہٹا دیں۔ جھنڈے اور چراغاں کے لئے لگائی گئی روشنی کی تار اتار لیں اور اس امر کی یقین دہانی کرائیں کہ دیواروں پر مزید اشتہار نہ لکھے جائیں گے۔ نیز یہ کہ ۲۱ مارچ ۸۹ء کو جاری کئے گئے حکم کی میعاد میں تاحکم ثانی توسیع کر دی گئی ہے۔ یہ تمام اقدامات خلاف قانون و باطل ہیں اور ان کی کوئی قانونی حیثیت نہیں۔ انہیں کالعدم قرار دیا جائے۔ یہ استدعا بھی کی گئی کہ مسؤل الیہان کو اس امر کی ہدایت کی جائے کہ وہ سائلان کو ان واضح بنیادی و اساسی حقوق کے استعمال سے نہ روکیں جو سائلان کو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کے آرٹیکل ۲۰ کی رو سے حاصل ہیں۔

۷۔ آگے بڑھنے سے پیشتر ایک درخواست (دیوانی متفرق درخواست نمبر ۵۳۷۷ بابت ۱۹۸۹) پر ایک نظر ڈالنا مناسب ہوگا جو فریق مقدمہ بنائے جانے کی خاطر مولانا منظور احمد چنیوٹی کی طرف سے داخل کی گئی تھی تاکہ عدالت کے سامنے مسلمانوں کا نقطہ نظر بھی پیش کیا جا سکے کیونکہ دنیا کے مسلمان آنحضرتؐ کی قطعی اور غیر مشروط ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔ ان کے نزدیک مرزا غلام احمد بانی جماعت احمدیہ' ایک مرتد و مکار شخص تھا۔ درخواست گزار نے گزارش کی کہ وہ اس مقدمہ کا ایک لازمی فریق ہے کیونکہ اس نے

بین الاقوامی ختم نبوت مشن کے عہدیدار کی حیثیت سے احمدیوں کی متذکرہ بالا سرگرمیوں کا نوٹس لیتے ہوئے جن سے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کی خلاف ورزی کا خدشہ اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات کے بھڑکنے کا امکان تھا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے نمائندہ مندوبین کی معیت میں حکومت پنجاب سے رابطہ قائم کیا۔ قادیانی جشن کے پروگرام کی بابت اپنی گہری تشویش واضطراب سے آگاہ کرتے ہوئے مطالبہ کیا تھا کہ ان تقریبات پر فوراً پابندی لگائی جائے' ورنہ ملک گیر سطح پر شدید ہنگامے شروع ہو جائیں گے یہ کہ حکومت پنجاب نے ان کے مطالبہ پر ہمدردانہ غور کرتے ہوئے سالگرہ کی تقریبات پر پابندی لگانے کا فیصلہ کیا تھا۔ یہ درخواست ۱۸ دسمبر ۱۹۸۹ء کو زیر سماعت آئی۔ اس موقع پر سائلان کے فاضل وکلاء نے تجویز کیا کہ درخواست دہندہ کو اس سلسلہ میں بیان حلفی داخل کرنا چاہئے اور یہ کہ فریق مقدمہ بنائے جانے کی درخواست پر اصل درخواست کے ساتھ غور کر لیا جائے۔ درخواست دہندہ کو بیان حلفی داخل کرنے کی اجازت دے دی گئی اور اس کی درخواست معہ اصل پٹیشن کی سماعت کے لئے تاریخ سماعت مقرر کر دی گئی۔

۸۔ فریق مقدمہ بنائے جانے کی ایسی ہی درخواست عبدالناصر گل نامی شخص کی طرف سے دی گئی تھی جو عیسائیت سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ اس استدلال پر مبنی تھی کہ عیسائیت کے خلاف مرزا غلام احمد کی تقاریر اور اس کا لٹریچر تمام عیسائیوں کے نزدیک قابل مذمت اور نفرت انگیز ہے۔ درخواست دہندہ کے فاضل وکیل نے وضاحت سے بتایا کہ ان تقریبات کی مسلمہ غرض وغایت جماعت احمدیہ کی ۱۰۰ سالہ تاریخ کا اعادہ کرنا تھا جس میں جماعت کی تحریروں اور ادب سے حوالے لازماً دیئے جاتے جن میں حضرت عیسیٰؑ اور عیسائیت کی بابت انتہائی قابل اعتراض اور توہین آمیز ریمارکس شامل ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ مرزا غلام احمد نے مسیح موعود (وہ مسیح جن کی دوبارہ آمد کی بشارت دی گئی ہے) ہونے کا دعویٰ کیا تھا اور اس کے پیرو اسے مسیح موعود مانتے ہیں۔ اس لئے عیسائیوں کے عقائد اور حضرت عیسیٰؑ کے عزت و ناموس کی حفاظت کے لئے ایسے لغو دعویٰ کی تردید وتکذیب ضروری تھا۔ ان کی تحریروں میں حضرت عیسیٰ کے خلاف ملامت آمیز مواد نیز ان کے جلسوں اور تقریبات میں متوقع حملے

یدار کی حیثیت سے احمدیوں کی متذکرہ بالا سرگرمیوں کا
مہوریہ پاکستان کے دستور کی خلاف ورزی کا خدشہ اور
بھڑکنے کا امکان تھا۔مجلس تحفظ ختم نبوت کے نمائندہ
اب سے رابطہ قائم کیا۔قادیانی جشن کے پروگرام کی
سے آگاہ کرتے ہوئے مطالبہ کیا تھا کہ ان تقریبات پر
سطح پر شدید ہنگامے شروع ہو جائیں گے یہ کہ حکومت
غور کرتے ہوئے سالگرہ کی تقریبات پر پابندی لگانے
۱۹۸۹ء کو زیر سماعت آئی۔اس موقع پر سائلان کے
دہندہ کو اس سلسلہ میں بیان حلفی داخل کرنا چاہئے اور
واست پر اصل درخواست کے ساتھ غور کر لیا جائے۔
نے کی اجازت دے دی گئی اور اس کی درخواست معہ
ماعت مقرر کر دی گئی۔

ایسی ہی درخواست عبدالناصر گل نامی شخص کی طرف
لکھا ہے۔وہ اس استدلال پر مبنی تھی کہ عیسائیت کے
ریچر تمام عیسائیوں کے نزدیک قابل مذمت اور نفرت
کیل نے وضاحت سے بتایا کہ ان تقریبات کی مسلمہ
تاریخ کا اعادہ کرنا تھا جس میں جماعت کی تحریروں
جن میں حضرت عیسیٰ اور عیسائیت کی بابت انتہائی
ال ہیں۔انہوں نے مزید کہا کہ مرزا غلام احمد نے
ارت دی گئی ہے) ہونے کا دعویٰ کیا تھا اور اس کے
عیسائیوں کے عقائد اور حضرت عیسیٰ کے عزت و
کی تردید وتکذیب ضروری تھا۔ان کی تحریروں میں
د نیز ان کے جلسوں اور تقریبات میں متوقع حملے

عیسائی برادری کے غیض وغضب کا موجب بنتے۔اس سے احمدیوں اور عیسائیوں کے مابین دشمنی ونفرت میں اضافہ ہوتا اور نقص امن کی سنگین صورتحال پیدا ہو جاتی۔

۹۔سائلان کے فاضل وکلاء نے ہر دو درخواستوں کی مخالفت کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ ان دونوں درخواستوں کو مزید دلائل سنے بغیر خارج کر دیا جائے۔

۱۱۔اب دوسری درخواست کو لیتے ہیں۔سی ایم ۹۱/۲۰۵۱ اس وقت داخل کی گئی جب سائلان کے فاضل وکیل مسٹر سی۔اے۔رحمان نے اپنے دلائل مکمل کر لئے تھے۔اور مولانا منظور احمد چنیوٹی کے فاضل وکیل مسٹر اسماعیل قریشی نیز فاضل ایڈووکیٹ جنرل فریق مخالف کے وکیل کے پیش کردہ مباحث کے جواب میں کچھ معروضات پیش کر چکے تھے۔فاضل ایڈووکیٹ جنرل نے بحث شروع کرنے سے پہلے ایک فہرست داخل کی جو ظاہر کرتی تھی کہ وہ مرزا غلام احمد کے افکار کو کس کس موضوع کے تحت زیر بحث لائیں گے جیسا کہ وہ خیالات مرزا صاحب کی کتابوں میں موجود ہیں۔جنہیں صد سالہ جشن کی تقریبات میں دہرایا جانا تھا۔ انہوں نے واضح کیا کہ مرزا صاحب اور ان کے حواریوں کی یہ تحریریں جن کی نشاندہی عدالت میں پیش کردہ درخواست میں کی گئی ہے۔نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا بھر کے مسلمانوں کے مذہبی محسوسات کو مشتعل و مجروح کرنے والی ہیں جو روز اول سے ان افکار و نگارشات کی مخالفت کرتے چلے آرہے ہیں۔گزشتہ ۱۰۰ برسوں کے دوران انہوں نے مرزا صاحب کے کذب وافترا کو طشت از بام کرنے کے لئے قدم قدم پر قربانیاں دی ہیں۔عام اجتماعات میں ایسے افکار کا تذکرہ واعادہ نہ صرف ارتکاب جرم کے مترادف ہوتا بلکہ مسلمانوں میں وسیع پیمانہ پر شدید غم وغصہ کو ابھارنے کا سبب بنتا۔اور اس سے نقص امن کو خطرہ لاحق ہونا ناگزیر ہو جاتا۔انہوں نے وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ جشن کی تقریبات منعقد کرنے' جماعت احمدیہ کی تاریخ کو دہرانے' مرزا صاحب کے مقام وحیثیت کو اجاگر کرنے اور اس کی تعلیمات کو عام کرنے سے امن وامان کی صورتحال پر جو اثرات مرتب ہوتے انہیں تاریخی پس منظر میں دیکھنا چاہئے۔جس میں احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا دستوری فیصلہ بھی شامل ہے۔

فاضل ایڈووکیٹ جنرل نے اپنے دلائل میں قادیانی برادری کی ان تصنیفات کی

نشاندہی کی، جن کے حوالے سے وہ یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ اگر ان کتابوں میں درج افکار ونظریات کا کھلے بندوں پرچار کرنے کی اجازت دے دی جاتی تو وہ تعزیرات پاکستان اور قانون کے تحت ارتکاب جرم کے مترادف ہوتی اور یہ چیز مسلمانوں کی بھاری اکثریت والے ملک میں ان کے مذہبی جذبات کو برانگیختہ کرنے کا موجب ہوتی اور فرقہ وارانہ فسادات کو ہوا دیتی، انہوں نے مزید کہا کہ عائد کردہ پابندی خود ان کے اپنے مفاد میں ہے، کیونکہ پبلک میں ان کے رویہ وعمل کا نتیجہ باہمی تصادم کی صورت میں نکلتا، جس سے خود ان کی سلامتی خطرے میں پڑ جاتی۔ انہوں نے وضاحت سے بتایا۔ سائلان اپنی پٹیشن میں خود کہہ چکے ہیں کہ ان اجتماعات میں مذہبی موضوعات بشمول رسول اکرمؐ کی سیرت پاک اور مرزا صاحب کے حالات زندگی کے بارے میں تقاریر ہوتی تھیں، اب وہ نہیں کہہ سکتے کہ اعتقادی اختلافات اور مذہبی مباحث پر گفتگو کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بانی جماعت احمدیہ اور اس کے حواریوں کی تعلیمات وتحریرات کی اشتعال انگیزی کو عریاں کرنا اعتقادی اختلافات کو چھیڑنا نہیں، بلکہ اس تباہ کن تاثر کو اجاگر کرنا مقصود تھا جو ان افکار وتعلیمات کے پرچار سے امن عامہ کی صورتحال پر مرتب ہوئے۔ یہ کہنا غلط ہے کہ ایسا کر کے وہ مذہبی عقیدہ سے متعلق سوالات حل کرانا چاہتے ہیں، حقیقت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے اراکین اپنے مذہب کی پیروی اور اس پر عمل کرنے میں مکمل طور پر آزاد ہیں۔ ان کا مذہب اچھا ہے یا برا، ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں، تاہم جب وہ اپنے عقیدہ پر اس طرح عمل کرنا چاہیں جو دوسروں کو اپنی طرف متوجہ کرنے یا ان کے مذہبی جذبات کو برانگیختہ کرے، تو خواہ وہ ہوں یا کوئی اور، ملکی قانون کی نظر میں جرم کا ارتکاب کرتا ہے۔ اس لئے ان کی کتابوں کے ان مذہبی موضوعات سے عدالت کو آگاہ کرنا میرا حق ہے جو مذہبی احساسات کو برافروختہ کرنے والے ہیں اور ان کی نشر واشاعت ارتکاب جرم کے مترادف ہے اور زیر دفعہ ۱۴۴ احتیاطی تدابیر بروئے کار لانے کا جواز فراہم کرتے ہیں۔

قادیانیوں کے نزدیک غیر قادیانی یا غیر احمدی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اس طرح انہوں نے اپنی علیحدہ امت بنالی ہے جو امت مسلمہ کا حصہ نہیں، یہ چیز خود ان کے طرز عمل اور

وہ یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ اگر ان کتابوں میں درج افکار
رنے کی اجازت دے دی جاتی تو وہ تعزیرات پاکستان اور
کے مترادف ہوتی اور یہ چیز مسلمانوں کی بھاری اکثریت
جذبات کو برانگیختہ کرنے کا موجب ہوتی اور فرقہ وارانہ
زید کہا کہ عائد کردہ پابندی خود ان کے اپنے مفاد میں ہے'
س کا نتیجہ باہمی تصادم کی صورت میں نکلتا' جس سے خود ان
نہوں نے وضاحت سے بتایا۔ سائلان اپنی پٹیشن میں خود
ں مذہبی موضوعات بشمول رسول اکرمؐ کی سیرت پاک اور
کے بارے میں تقاریر ہوتی تھیں' اب وہ نہیں کہہ سکتے کہ
ث پر گفتگو کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔ انہوں نے
س کے حواریوں کی تعلیمات وتحریرات کی اشتعال انگیزی
و چھیڑنا نہیں' بلکہ اس تباہ کن تاثر کو اجاگر کرنا مقصود تھا جو
امن عامہ کی صورتحال پر مرتب ہوئے۔ یہ کہنا غلط ہے کہ
سوالات حل کرانا چاہتے ہیں' حقیقت یہ ہے کہ جماعت
روی اور اس پر عمل کرنے میں مکمل طور پر آزاد ہیں۔ ان
ے کوئی سروکار نہیں' تاہم جب وہ اپنے عقیدہ پر اس طرح
ف متوجہ کرنے یا ان کے مذہبی جذبات کو برانگیختہ کرے'
ں کی نظر میں جرم کا ارتکاب کرتا ہے۔ اس لئے ان کی
ے عدالت کو آگاہ کرنا میرا حق ہے جو مذہبی احساسات کو
ں نشرواشاعت ارتکاب جرم کے مترادف ہے اور زیر
نے کا جواز فراہم کرتے ہیں۔
ں یا غیر احمدی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اس
ہے جو امت مسلمہ کا حصہ نہیں' یہ چیز خود ان کے طرز عمل اور

عقائد سے ثابت ہے' وہ خود کو مسلمانوں کو اپنی ملت سے خارج گردانتے ہیں۔ احمدی لوگ حکومت برطانیہ کے زیر سایہ خود کو مسلمان ظاہر کر سکتے تھے' اب ایسا نہیں کر سکتے۔ کیونکہ مسلمانوں کے نزدیک مرزا غلام احمد امت مسلمہ میں انتشار وتفریق پیدا کر کے انگریزوں کے مفادات کے لئے کام کرتا رہا تھا۔ امت مسلمہ کے اتحاد و یک جہتی کے متعلق اسلامی معاشرہ کے عظیم اصحاب فضل و کمال کی آراء کا نچوڑ یہ ہے کہ "یہ امت محض عقیدہ ختم نبوت کی بدولت انتشار سے محفوظ ہے"۔ انہوں نے مزید کہا۔ اگر کسی قوم کی یک جہتی کو خطرہ لاحق ہو جائے تو اس کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہیں رہ جاتا کہ وہ انتشار وتفریق پیدا کرنے والی قوتوں کے خلاف اپنا دفاع کرے اور حفاظت خود اختیاری کا طریقہ اس کے سوا اور کونسا ہو سکتا ہے کہ متنازعہ تحریروں اور ایسے شخص کے دعاوی کی تردید وتکذیب کی جائے جسے مورث قوم ایک مذہبی زمانہ ساز اور عیار سمجھتی ہے؟ کیا ایسی صورت میں اس مورث قوم کو جس کی یک جہتی معرض خطر میں پڑ چکی ہو' تحمل ورواداری کی تلقین کرنا اور باغی گروپ کو بلا خوف وخطر اپنا پروپیگنڈہ جاری رکھنے کی اجازت دینا قرین انصاف ہو سکتا ہے؟ جبکہ وہ پروپیگنڈہ مورث قوم کے نزدیک انتہائی غلیظ وبیہودہ ہو"۔

(Thoughts and Reflections of Iqbal P-263)

مسلمانوں اور احمدیوں کے مابین کوئی نقطہ اشتراک نہیں ہے کیونکہ مسلمانوں کا ایمان ہے کہ نبوت ورسالت رسول اکرمؐ پر ختم ہو گئی' اس کے برعکس احمدی مرزا صاحب کو نیا نبی مانتے ہیں۔ یہ بات قابل غور ہے کہ احمدی زیر اعتراض افکار یا استدلال کی جو وضاحت پیش کرتے ہیں کہ ان افکار کی تعبیر وتشریح ایک مخصوص طریقہ سے کی جانی چاہئے۔ اور انہیں ایک خاص زاویہ نظر سے دیکھا جانا چاہئے تا کہ انہیں اسلامی احکام کے موافق بنایا جا سکے۔ ان کی گہرائی میں اترنے کی ضرورت نہیں۔ ایسا کیا جائے تو اعتقادی اختلافات کو ہوا دینے کا الزام لگ جاتا ہے۔ دوسرے ان وضاحتوں' جوازات اور عبارات کو امت مسلمہ کب کا مسترد کر چکی ہے۔ پس اس دعویٰ میں کوئی وزن نہیں کہ ان افکار وخیالات سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس لگنے کا کوئی احتمال نہیں۔ یہ استدلال کہ اگر کسی شخص یا جماعت اشخاص کا عقیدہ زیر بحث ہو تو اس عقیدہ کی بابت مذکورہ بالا شخص یا اشخاص کے اختیار کردہ

موقف یا پوزیشن کو اس گروپ میں مروجہ مفہوم کے حوالہ سے اس کی تصدیق کرنا لازم ہوتا ہے اور یہ کہ انفرادی مخصوص خیال یا رائے کو اس شخص یا اشخاص کے موقف یا نقطہ نظر کے طور پر قبول نہیں کیا جا سکتا۔ بیان کی حد تک تو بڑا اچھا لگتا ہے تاہم یہ استدلال زیر بحث صورتحال پر منطبق نہیں ہوتا کیونکہ مسئلہ کسی خیال یا عقیدہ کو ذاتی طور پر اپنانے کا نہیں' بلکہ اس کی اعلانیہ تبلیغ و پرچار کرنے یا ایسے طریقہ سے اس کی پیروی کرنے کا ہے۔

''پس یہ بات شک وشبہ کے ادنیٰ شائبہ کے بغیر ثابت ہو چکی ہے' جیسا کہ سر ظفر اللہ خان نے کہا تھا: ''یا تو پاکستان میں رہنے والی اکثریت کے لوگ کافر ہیں یا پھر قادیانی کافر ہیں''۔ جس کے معنے یہ ہوئے کہ یہ دونوں ملتیں ایک نہیں ہو سکتیں اور مسلمان و قادیانی ایک امت کے فرد نہیں بن سکتے۔ دونوں کے مابین کوئی نقطہ اشتراک و اتحاد نہیں' کیونکہ مسلمان ختم نبوت پر غیر مشروط ایمان رکھتے ہیں جبکہ قادیانی اس کے قائل نہیں' وہ مسلمانوں کے برعکس مرزا صاحب کو ایک نیا نبی مانتے ہیں............

اس سے ظاہر ہوا کہ یہ دونوں ایک ہی امت سے تعلق نہیں رکھتے۔ اس سوال کو حل نہیں کیا گیا کہ دونوں گروہوں میں سے کون سا اصل مسلمان ہے کیونکہ برطانوی ہند میں اس کا فیصلہ کرنے کے لئے کوئی فورم موجود نہیں تھا۔ تاہم ایک اسلامی ریاست میں جہاں اس مسئلہ کو طے کرنے والے ادارے موجود ہیں' اسے حل کرنے میں کوئی دشواری نہیں۔ مجلس دستور ساز کے علاوہ وفاقی شرعی عدالت بھی اسے حل کرنے کی قانوناً مجاز ہے۔

پس ثابت ہوا کہ مسلمان اور احمدی دو الگ اور جداگانہ وجود ہیں۔ جماعت احمدیہ اور اس کے بانی کی کتب سے حوالے پیش کرنا اور دونوں علیحدہ وجداگانہ ملتوں میں امتیاز و تفریق کے لئے بلکہ زیر بحث احکام و ہدایات جاری کرنے کی ضرورت' جواز کو ثابت کرنے کے لئے بھی ضروری ہے۔ ان وجوہات کی بنا پر متفرق درخواست (سی۔ایم۔۸۹ء۔۲۰۴۹) خارج کی جاتی ہے۔

۱۵............ اب اس متنازعہ فیہ مسئلہ پٹیشن کے متنازعہ معاملہ کو میرٹ پر جانچنے کا مرحلہ آ گیا ہے۔ سائلان نے اپنی رٹ میں حسب ذیل کو چیلنج کیا ہے یعنی:

(۱) صوبائی حکومت کی طرف سے ۲۰ مارچ ۸۹ء کو صادر کردہ حکم' جس کی رو سے صد

س گروپ میں مروجہ مفہوم کے حوالہ سے اس کی تصدیق کرنا لازم ہوتا
مخصوص خیال یا رائے کو اس شخص یا اشخاص کے موقف یا نقطہ نظر کے طور
۔ بیان کی حد تک تو بڑا اچھا لگتا ہے تاہم یہ استدلال زیر بحث صورتحال
لکہ مسئلہ کسی خیال یا عقیدہ کو ذاتی طور پر اپنانے کا نہیں' بلکہ اس کی اعلانیہ
یسے طریقہ سے اس کی پیروی کرنے کا ہے۔

شک وشبہ کے ادنیٰ شائبہ کے بغیر ثابت ہو چکی ہے' جیسا کہ سر ظفر اللہ
پاکستان میں رہنے والی اکثریت کے لوگ کافر ہیں یا پھر قادیانی کافر
یہ ہوئے کہ یہ دونوں ملتیں ایک نہیں ہو سکتیں اور مسلمان و قادیانی ایک
سکتے۔ دونوں کے مابین کوئی نقطہ اشتراک واتحاد نہیں' کیونکہ مسلمان
ط ایمان رکھتے ہیں جبکہ قادیانی اس کے قائل نہیں' وہ مسلمانوں کے
یک نیا نبی مانتے ہیں.........

ا کہ یہ دونوں ایک ہی امت سے تعلق نہیں رکھتے۔ اس سوال کو حل نہیں
وں میں سے کون سا اصل مسلمان ہے کیونکہ برطانوی ہند میں اس کا
وئی فورم موجود نہیں تھا۔ تاہم ایک اسلامی ریاست میں جہاں اس
لے ادارے موجود ہیں' اسے حل کرنے میں کوئی دشواری نہیں۔ مجلس
ی شرعی عدالت بھی اسے حل کرنے کی قانوناً مجاز ہے۔

سلمان اور احمدی دو الگ اور جداگانہ وجود ہیں۔ جماعت احمدیہ اور اس
لے پیش کرنا اور دونوں علیحدہ وجداگانہ ملتوں میں امتیاز وتفریق کے لئے
ت جاری کرنے کی ضرورت' جواز کو ثابت کرنے کے لئے بھی ضروری
تفرق درخواست (سی۔ایم۔۸۹ء۔۲۰۴۹) خارج کی جاتی ہے۔
اس متنازعہ فیہ مسئلہ پٹیشن کے متنازعہ معاملہ کو میرٹ پر جانچنے کا
نے اپنی رٹ میں حسب ذیل کو چیلنج کیا ہے یعنی:
ت کی طرف سے ۲۰ مارچ ۸۹ء کو صادر کردہ حکم' جس کی رو سے صد

سالہ جشن کی ان تقریبات پر پابندی لگائی گئی' جن کا اعلان اور تشہیر احمدیہ برادری کی مقامی تنظیم کے عہدیداران نے کی تھی۔

(۲) جھنگ کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی طرف سے مورخہ ۲۱ مارچ ۱۹۸۹ء کو زیر دفعہ ۱۴۴ جاری کردہ حکم اور

(۳) ربوہ کے ریذیڈنٹ مجسٹریٹ کی طرف سے ۲۵ مارچ ۱۹۸۹ء کو جاری کیا گیا حکم:

مذکورہ بالا احکام کو منجملہ دیگر امور کے' ان وجوہات کی بنا پر چیلنج کیا گیا تھا کہ عائد کردہ پابندی آئین کے آرٹیکل ۲۰ میں ہر شہری کو اپنے مذہب کی پیروی اور اس پر عمل کرنے کے بنیادی حق کی ضمانت دی گئی ہے' یہ پابندی اس حق کو پامال کرتی ہے۔ نیز ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جھنگ نے زیر دفعہ ۱۴۴ جو حکم جاری کیا تھا' وہ خلاف قانون' ناجائز' بے موقع اور دخل در معقولات کے مترادف ہے۔ چونکہ رٹ میں اصل حملہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ وریذیڈنٹ مجسٹریٹ کے احکام پر کیا گیا تھا' اس لئے بغرض حوالہ واستفادہ دونوں حکم ذیل میں نقل کئے جاتے ہیں۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ۲۱ مارچ ۸۹ء کو جو حکم جاری کیا' اس میں کہا گیا تھا:

''چونکہ مجھ پر واضح اور عیاں کیا گیا ہے کہ ضلع جھنگ کے قادیانی ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء کو قادیانیت کے صد سالہ جشن کی تقریبات منعقد کرنے والے ہیں' جس کے لئے انہوں نے عمارتوں پر چراغاں' مکانوں کی سجاوٹ' آرائشی دروازوں کی تیاری' جلوسوں کا اہتمام' جلسوں کے انعقاد' پمفلٹوں کی تقسیم' دیواروں پر پوسٹروں کی چسپائی' مٹھائیوں کی تقسیم' خصوصی کھانوں کا انتظام' بیجوں' جھنڈیوں اور جھنڈوں کی نمائش وغیرہ کا بندوبست کر لیا ہے۔ مسلمانوں کی طرف سے اس پر شدید اعتراضات واحتجاج کا سلسلہ جاری ہے اور اس سے عام لوگوں کے امن وامان اور سکون واطمینان میں خلل پڑنے کا قوی امکان ہے' جس سے انسانی جان ومال کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے اور چونکہ حکومت پنجاب کے ہوم ڈیپارٹمنٹ نے مورخہ ۲۰ مارچ ۸۹ء کو ٹیلی فون پر پیغام نمبر ۷ آئی۔ ایچ۔ ایس۔ پی۔ ایل۔ ۸۸۔ ۱۱۱ کے ذریعے ان تقریبات پر پورے پنجاب میں پابندی لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔

اور چونکہ مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۸۔ سی میں کہا گیا ہے کہ قادیانی گروپ کا کوئی شخص جو خود کو اعلانیہ یا بصورت مسلمان ظاہر کرے' کہلائے یا اپنا مذہب اسلام بتائے'

اپنے مذہب کی دوسروں میں تبلیغ کرے یا انہیں زبانی یا تحریری طور پر اسے قبول کرنے کی دعوت دے یا کوئی اور طریقہ' خواہ کوئی بھی ہو' بروئے کار لائے جس سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات مشتعل ہوتے ہوں' وہ موجب تعزیر ہوگا۔

اور چونکہ میری رائے میں نیز حکومت پنجاب کے فیصلہ اور مجموعہ تعزیرات پاکستان کے احکام کا تقاضا بھی یہی ہے کہ فوری روک تھام مناسب ہوگی اور دفعہ ۱۴۴ کے تحت کارروائی کی معقول وجوہ موجود ہیں اور ذیل میں درج کی گئی ہدایات' انسانی جان و مال کو لاحق خطرہ' نیز امن عامہ اور سکون و اطمینان میں پڑنے والے خلل کی روک تھام کے لئے ضروری ہیں۔ اس لئے اب میں چوہدری محمد سلیم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جھنگ ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء کی دفعہ ۱۴۴ کے تحت حاصل شدہ اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے ضلع جھنگ میں بسنے والے قادیانیوں کو مندرجہ ذیل سرگرمیوں سے باز رہنے کی ہدایت کرتا ہوں۔

(۱) عمارتوں اور احاطوں پر چراغاں۔

(۲) آرائشی گیٹ لگانا۔

(۳) جلوسوں اور جلسوں کا انعقاد۔

(۴) لاؤڈ سپیکر یا میگا فون کا استعمال۔

(۵) نعرے بازی۔

(۶) بیجوں' جھنڈوں اور جھنڈیوں کی نمائش۔

(۷) پمفلٹوں کی تقسیم' دیواروں اور پوسٹروں کی چسپائی' نیز دیواروں پر اشتہاروں کی لکھائی۔

(۸) مٹھائیوں اور اشیائے خوردونوش کی تقسیم۔

(۹) کوئی اور سرگرمی جو براہ راست یا بالواسطہ طور پر مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مشتعل یا مجروح کرے' یہ حکم فوری طور پر نافذ ہوگا اور دو ماہ تک موثر رہے گا۔

اس حکم کی میعاد ختم ہو جانے کے باوجود ہر کام جو کیا جائے' ہر قدم جو اٹھایا جائے' ہر فعل جو انجام دیا جائے' ہر فرض یا ذمہ داری جو عائد کی جائے' تعزیر یا سزا یا زیر التوا تفتیش' تحقیقات یا کارروائی' تفویض کردہ اختیارات سماعت یا اختیارات' درجہ اول کے مجسٹریٹوں کی عدالت

وسروں میں تبلیغ کرے' یا انہیں زبانی یا تحریری طور پر اسے قبول کرنے کی
ں اور طریقہ' خواہ کوئی بھی ہو' بروئے کار لائے جس سے مسلمانوں کے مذہبی
تے ہوں' وہ موجب تعزیر ہوگا۔

بری رائے میں نیز حکومت پنجاب کے فیصلہ اور مجموعہ تعزیرات پاکستان
ا بھی یہی ہے کہ فوری روک تھام مناسب ہوگی اور دفعہ ۱۴۴ کے تحت
ں وجوہ موجود ہیں اور ذیل میں درج کی گئی ہدایات' انسانی جان و مال کو
ں عامہ اور سکون و اطمینان میں پڑنے والے خلل کی روک تھام کے لئے
لئے اب میں چوہدری محمد سلیم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جھنگ ضابطہ فوجداری
ا کے تحت حاصل شدہ اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے ضلع جھنگ میں
ں کو مندرجہ ذیل سرگرمیوں سے باز رہنے کی ہدایت کرتا ہوں۔

اور احاطوں پر چراغاں۔

گیٹ لگانا۔

ں اور جلسوں کا انعقاد۔

کر یا میگا فون کا استعمال۔

بازی۔

نڈوں اور جھنڈیوں کی نمائش۔

ی تقسیم' دیواروں اور پوسٹروں کی چسپائی' نیز دیواروں پر اشتہاروں کی لکھائی۔
ں اور اشیائے خورد و نوش کی تقسیم۔

رگرمی جو براہ راست یا بالواسطہ طور پر مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو
ے یہ حکم فوری طور پر نافذ ہوگا اور دو ماہ تک موثر رہے گا۔

ختم ہو جانے کے باوجود ہر کام جو کیا جائے' ہر قدم جو اٹھایا جائے' ہر فعل
ض یا ذمہ داری جو عائد کی جائے' تعزیر یا سزا یا زیر التوا تفتیش' تحقیقات
ردہ اختیارات سماعت یا اختیارات' درجہ اول کے مجسٹریٹوں کی عدالت

میں خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف ہونے والی تازہ کارروائی اور اس حکم کی تنقید کے دوران ارتکاب کردہ جرائم پر دی گئی سزا جاری رہے گی یا شروع رہے گی اور یہ تصور کیا جائے گا' گویا یہ حکم زاید المیعاد نہیں ہوا۔ اس حکم کی ڈھول بجا کر' سرکاری جریدہ میں شائع کرکے ضلع کی عدالتوں' ایس۔ پی جھنگ' اسٹنٹ کمشنر' تحصیل دار کے دفاتر' میونسپل اور ٹاؤن کمیٹی' نیز ضلع کے تمام تھانوں میں نوٹس بورڈز پر چسپاں کرکے وسیع پیمانہ پر تشہیر کی جائے گی۔

"آج مورخہ ۲۱ مارچ ۱۹۸۹ء کو میرے دستخطوں اور عدالت کی مہر کے ساتھ جاری کیا گیا"۔

۱۶...... ریذیڈنٹ مجسٹریٹ ربوہ نے ۲۱ مارچ کو حسب ذیل حکم جاری کیا تھا۔ "ابھی ابھی اسٹنٹ کمشنر چنیوٹ نے بذریعہ ٹیلی فون اطلاع دی ہے کہ نوٹیفکیشن نمبر ۱۹۰۵ مورخہ ۲۱ مارچ ۱۹۸۹ء میں مزید توسیع کر دی گئی ہے اور یہ پابندی تا حکم ثانی جاری رہے گی۔ نیز انہوں نے یہ ہدایت بھی کی ہے کہ ناظر امور عامہ' صدر عمومی جماعت احمدیہ ربوہ اور دیگر اکابرین کو اس ضمن میں مطلع کیا جائے اور انہیں ہدایت کی جائے کہ وہ ہر قسمی دروازے' بینرز' چراغاں کے متعلق بجلی کی تاروں وغیرہ کو اتار دیں اور اس امر کی تسلی کریں کہ دیواروں پر مزید عبارت ہرگز نہ لکھی جائے۔

مورخہ ۸۹۔۳۔۲۵

ان احکامات کے اجرا کا واقعاتی پس منظر یہ تھا کہ صد سالہ جشن کی تقریبات کی بابت اعلان' احمدیہ جماعت کی مقامی تنظیم کے عہدیداروں کی طرف سے اخباروں میں کیا جا چکا تھا۔ احمدیوں کے بارے میں سال ۱۹۸۹ء کے دوران جو قانونی پوزیشن بتائی گئی' وہ یہ تھی کہ ۱۹۷۴ء کی دستوری ترمیم کے ذریعے انہیں غیر مسلم قرار دیا جا چکا ہے اور اس حقیقت کے باوجود کہ اگرچہ احمدی زبانی طور پر یہ اقرار کرتے ہیں کہ ملک کا دستور دوسرے شہریوں کی طرح ان کے لئے بھی واجب التعمیل ہے' تاہم وہ خود کو مسلمان کہلانے' اپنے مذہب کو اسلام ظاہر کرنے اور ان القابات کو جو خالصتاً رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اہل بیتؓ اور صحابہ کرامؓ کے لئے مخصوص ہیں' مرزا قادیانی اور اس کے خاندان کے افراد کے لئے استعمال پر اصرار کرتے ہیں' اس لئے ۱۹۸۴ء میں احمدیوں کو وہ کچھ کہلانے سے' جو کچھ وہ نہیں ہیں' باز رکھنے کے لئے آرڈیننس نمبر ۲۰ نافذ کیا گیا۔ انہیں اس امر کی اجازت نہیں دی جا سکتی کہ وہ خود کو مسلمان ظاہر

کر کے امت مسلمہ کو دھوکہ دے سکیں۔ آئینی ترمیم پر عمل درآمد کے لئے مخصوص القابات کے استعمال پر پابندی کا حکم بھی جاری کیا گیا تا کہ قادیانی خود کو واضح طور پر یا کنایتاً مسلمان ظاہر نہ کر سکیں۔ مزید برآں مجیب الرحمان (سپرا) کے مقدمہ میں وفاقی شرعی عدالت یہ قرار دے چکی ہے کہ دستور کا آرٹیکل ۲۶۰ (۳) قادیانیوں کو آئین و قانون کی اغراض کے لئے غیر مسلم قرار دیتا ہے۔ آرٹیکل ۲۰ میں پاکستان کے شہریوں کے منجملہ دیگر امور' یہ حق دیا گیا ہے کہ وہ اپنے مذہب کی پیروی اور اس پر عمل کر سکتے ہیں۔ بلاشبہ یہ آرٹیکل آئین کے دیگر مشمولات کے تابع ہے۔ حقیقت میں یہ چیز مسٹر مجیب الرحمن نے خود بھی تسلیم کی تھی۔ اس آرٹیکل کو آرٹیکل ۲۶۰ (۳) کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے تو اس سے یہ مطلب بنتا ہے کہ ''قادیانی اس امر کا اقرار کرنے کے مجاز ہیں کہ وہ اللہ کی وحدانیت اور مرزا صاحب کی نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔ تاہم اپنے کو مسلمان یا اپنے دین کو اسلام ظاہر نہیں کر سکتے''۔

''قادیانیوں نے امت مسلمہ کے افراد میں بڑی حد تک پنجاب میں تھوڑی بہت کامیابی اس سٹریٹجی کے تحت حاصل کی کہ خود کو مسلمان اور اپنے مذہب کو اصل اسلام ظاہر کیا اور دوسروں کو یقین دلایا کہ احمدازم (قادیانیت) کو قبول کرنے کا مطلب اسلام کو ترک کرنا یا اسلام سے کفر کی طرف مراجعت نہیں' انہوں نے لوگوں کو بہکایا کہ اگر وہ بہتر مسلمان بننا چاہتے ہیں تو احمدیت کے سایہ عاطفت میں آ جائیں۔

مسٹر سی ''اے رحمان ایڈووکیٹ نے بڑے وثوق سے یہ بات کہی کہ تقریبات کے تحت جلسہ ہائے عام منعقد کرنے کا کوئی پروگرام نہیں تھا۔ نہ کوئی آرائشی گیٹ بنائے گئے تھے' جھنڈیوں' بیجوں اور پھریریوں کی نمائش کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ جلوس نکالنے کا بھی کوئی منصوبہ زیر غور نہیں تھا۔ جبکہ ۲۶ مارچ ۱۹۸۹ء کے ''الفضل'' نے اس کے بالکل برعکس کہانی شائع کر کے ڈھول کا پول کھول دیا۔ ''اخبار'' نے لکھا تھا۔ ''حکومتی احکامات کی تعمیل میں کوئی آرائشی گیٹ نہیں بنایا گیا' حالانکہ پچاس سے زائد آرائشی دروازے بنائے جانے تھے' نہ کہیں کوئی چیز آویزاں کی گئی جبکہ سینکڑوں کی تعداد میں بینر لگانے کا منصوبہ تھا۔ ربوہ میں منگائی گئی پولیس نے ۲۴ احمدی نوجوانوں کو گرفتار کر لیا۔ ان میں سے چار کو دفعہ ۱۴۴ کی خلاف

مسلمہ کو دھوکہ دے سکیں۔ آئینی ترمیم پر عمل درآمد کے لئے مخصوص القابات کے
ری کا حکم بھی جاری کیا گیا تا کہ قادیانی خود کو واضح طور پر یا کنایتاً مسلمان ظاہر نہ
بر برآں مجیب الرحمان (سپرا) کے مقدمہ میں وفاقی شرعی عدالت یہ قرار دے
ور کا آرٹیکل ۲۶۰ (۳) قادیانیوں کو آئین و قانون کی اغراض کے لئے غیر مسلم
آرٹیکل ۲۰ میں پاکستان کے شہریوں کے منجملہ دیگر امور یہ حق دیا گیا ہے کہ وہ
پیروی اور اس پر عمل کر سکتے ہیں۔ بلاشبہ یہ آرٹیکل آئین کے دیگر مشمولات
قیقت میں یہ چیز مسٹر مجیب الرحمن نے خود بھی تسلیم کی تھی۔ اس آرٹیکل کو آرٹیکل
ساتھ ملا کر پڑھا جائے تو اس سے یہ مطلب بنتا ہے کہ ''قادیانی اس امر کا اقرار
ہیں کہ وہ اللہ کی وحدانیت اور مرزا صاحب کی نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔ تا
ن یا اپنے دین کو اسلام ظاہر نہیں کر سکتے''۔

ں نے امت مسلمہ کے افراد میں بڑی حد تک پنجاب میں تھوڑی بہت
ی کے تحت حاصل کی کہ خود کو مسلمان اور اپنے مذہب کو اصل اسلام ظاہر کیا
ن دلایا کہ احمد ازم (قادیانیت) کو قبول کرنے کا مطلب اسلام کو ترک کرنا
ی طرف مراجعت نہیں' انہوں نے لوگوں کو بہکایا کہ اگر وہ بہتر مسلمان بننا
بت کے سایہ عاطفت میں آجائیں۔

ے رحمان ایڈووکیٹ نے بڑے وثوق سے یہ بات کہی کہ تقریبات کے
م منعقد کرنے کا کوئی پروگرام نہیں تھا۔ نہ کوئی آرائشی گیٹ بنائے گئے تھے'
ر پھریروں کی نمائش کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ جلوس نکالنے کا بھی کوئی منصوبہ
ہ ۲۶ مارچ ۱۹۸۹ء کے ''الفضل'' نے اس کے بالکل برعکس کہانی شائع
ل کھول دیا۔ ''اخبار'' نے لکھا تھا۔ ''حکومتی احکامات کی تعمیل میں کوئی
نایا گیا' حالانکہ پچاس سے زائد آرائشی دروازے بنائے جانے تھے' نہ
ں کی گئی جبکہ سینکڑوں کی تعداد میں بینر لگانے کا منصوبہ تھا۔ ربوہ میں
۱۲۴ احمدی نوجوانوں کو گرفتار کر لیا۔ ان میں سے چار کو دفعہ ۱۴۴ کی خلاف

ورزی کے الزام میں اور بقیہ ۲۰ کو دفعہ ۲۹۸۔سی ت پ نیز دفعہ ض ف ۱۴۴ کی مشترکہ خلاف ورزی کے الزام میں پکڑا گیا۔ ان پر الزام ہے کہ انہوں نے پٹاخے چلائے' نعرے لگائے' سینوں پر بیج سجائے اور محلوں پر پہرہ دیا۔ چار لڑکوں پر الزام ہے کہ انہوں نے ایسی ٹی شرٹس پہن رکھی تھیں' جن پر "Hundred Years of Truth" (سچائی کے سو سال) لکھا ہوا تھا۔ اس جشن کی تیاری کا انتظام اس انداز میں کیا گیا تھا کہ اگر اسے آزادی سے منانے دیا جائے تو دنیا کی تاریخ میں یہ ایک منفرد جشن ہوتا''۔

فاضل ایڈووکیٹ جنرل نیز مسئول الیہان کے فاضل وکلاء نے گزارش کی کہ جس قسم کے جلسوں کا اعلان مشتہر کیا گیا تھا' وہ بھی مسلمہ مقاصد کے لئے خواہ وہ سو سالہ جشن کی تقریبات کی شکل میں ہوتا یا بصورت دیگر امن عامہ کے لئے سخت خطرناک ثابت ہوتا۔ مزید عرض کیا گیا' اگرچہ یہاں قادیانی مذہب کی تبلیغ کرنے کے حق پر زیادہ زور نہیں دیا جا رہا بلکہ ایسے جلسے منعقد کرنے کا ذکر ہو رہا ہے جن میں مرزا صاحب کے حالات زندگی اور مقام و منزلت نیز گزشتہ ۱۰۰ سالوں کے دوران حاصل ہونے والی کامرانیوں کا تذکرہ کیا جاتا۔ جس کی غرض و غایت' قادیانیت کی تلقین' تبلیغ اور تشہیر و پرچار کے سوا کچھ نہ ہوتی۔ اس کے معنے یہ ہوئے کہ ایک طرف خلاف قانون فعل کا ارتکاب عمل میں آتا' دوسری طرف مسلمانوں نیز عیسائیوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچائی جاتی۔ تقریبات کے اس پہلو کو نمایاں کرنے کی غرض سے مرزا صاحب اور اس کے جانشینوں کی تعلیمات و افکار کو درج ذیل عنوانات کے تحت نقل کیا گیا تھا۔

(۱) مرزا غلام احمد کا دعویٰ نبوت اور فضیلت میں خود رسالت مآب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سبقت لے جانے کا خبط۔

(۲) خداوند تعالیٰ کی شان میں گستاخانہ کلمات۔

(۳) حضرت عیسیٰ روح اللہ کے بارے میں غلیظ اور توہین آمیز عبارات۔

(۴) اہل بیت اطہار (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کی شان میں بے ادبی و گستاخی پر مبنی ریمارکس۔

(۵) امت مسلمہ کو گروہ منافقین اور قادیانیوں سے جدا گانہ ملت ظاہر کرنے والی تحریریں۔ نیز مسلمانوں کے مستند علماء کے بارے میں ہفوات۔

غلق مرزائیوں کی کتابوں میں مذکورہ متنازعہ آراء افکار اور نظریات
پڑھ کر سنائی گئیں انہیں یہاں درج کرنے سے اجتناب کیا جاتا
حتجاج و ہنگامہ آرائی کو دعوت دینے کے مترادف ہوگا۔
ضل وکیل کا یہ استدلال، قادیانی مذہب اور مرزا صاحب کی
کے غیظ و غضب اور ان کی شدید مخالفت و مزاحمت سے لاعلمی کا
اپنے مخالفین کے بارے میں جو انتہائی ناشائستہ اور گندی زبان
ے کے طور پر ان سے چند اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں۔
پہلے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا اور خود کو مسیح موعود کی صورت
رنے کی کوشش کی۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ مسیح موعود ابن مریم
س نے دعویٰ سے کہا:

(مرزا صاحب کی تالیف جوان پر نازل ہونے والے الہام و
ری جلد میں میرا نام میری (مریم) رکھا۔ عرصہ دو سال تک
میری پرورش کی گئی اور میری تربیت زنانہ خلوت میں ہوئی
اسی طرح جیسے یہ روح حضرت مریم کے نفس میں پھونکی گئی
مجھے بھی حاملہ سمجھا گیا، کئی ماہ کی مدت (جو فکر کرنے لگیں۔
ں نے خود کو مسلمان ظاہر کر کے ہر مسلمان کو، جس سے ان
ت دینے کی کوشش کی۔ وہ مرزا صاحب کو نبی کہہ کر ان کے
ان رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ختم نبوت پر ایمان
مہ کو بھڑکانے کا سبب بنتی اور نفرت میں اضافہ کرتی۔
کے طور پر پیش نہیں کر سکے کیونکہ لوگ جانتے تھے کہ وہ
ئن...... روحانی خزائن، جلد ۱۰، ص ۲۹۶)
کے اس محبوب نبی کا مذاق اڑانے اور ان کے مقدس نام کی
مثال کے طور پر اس کی درج ذیل عبارتیں ملاحظہ کیجئے۔

''عیسیٰ میں طوائفوں کے لئے زبردست رغبت اور اشتیاق پایا جاتا تھا۔ شاید ان کے ساتھ آبائی تعلق اس کا سبب ہو گر نہ کوئی پارسا اور نیکوکار شخص کسی نوجوان فاحشہ کو یہ اجازت ہرگز نہیں دے سکتا کہ وہ اپنے ناپاک ہاتھوں سے اس کی مالش کرے اور بدکاری کی کمائی سے خریدی ہوئی خوشبو (روغن) سے اس کے سر پر مساج کرے اور اپنے بالوں سے اس کے پاؤں کو صاف کرے۔ سمجھدار آدمی خود فیصلہ کر سکتے ہیں کہ وہ کس قسم کے کردار کے حامل تھے''۔

(ضمیمہ انجام آتھم، مشمولہ روحانی خزائن، جلد نمبر ۱۱، ص ۲۹۱)

یہ درست ہے کہ مسلمان اور عیسائی علماء دین کے مابین بعض پہلوؤں پر دیانتدارانہ اختلافات موجود ہیں۔ تاہم یہ اختلافات ایک دوسرے کے مذہب یا پیغمبر کی تنقیص و بے حرمتی کی بنیاد یا جواز نہیں بن سکتے۔ رسول اکرمؐ سے مروی ہے ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: دنیا و آخرت میں مجھے عیسیٰ سے زیادہ قربت ہے۔ کیونکہ تمام انبیاء آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ یعنی گو سب کی مائیں مختلف ہیں لیکن دین سب کا ایک ہے''۔ (صحیح مسلم...... کتاب الفضائل)
اردو ترجمہ رئیس احمد جعفری جلد دوم ص...... ۱۴۸۰

۲۷...... مرزا صاحب کی یہی تحریریں اور افکار و خیالات تھے جن کی بناء پر مسلمانوں نیز عیسائیوں نے ان کے دعویٰ نبوت اور مسیح موعود ہونے کے ادعا کی مخالفت کی خود مرزا صاحب کی زندگی میں، پھر اس کی وفات کے بعد اور قیام پاکستان کے بعد بھی ایسے واقعات ظہور پذیر ہوئے جب عوامی احتجاج ۱۹۵۳ء لاہور میں مارشل لاء کے نفاذ کا سبب بنا اور ۱۹۷۴ء میں ربوہ ریلوے سٹیشن پر کھڑی ایک ٹرین پر مرزائیوں کے حملہ کے نتیجہ میں ملک گیر ہنگامے پھوٹ پڑے۔ مرزا غلام احمد نے اپنی کتاب ''ازالہ اوہام'' میں اپنے خلاف مسلمانوں کے عمومی غم و غصہ کا ذکر اس طرح کیا ہے۔ ''یہ میرا دعویٰ ہے جس پر لوگ (غیر احمدی مسلمان) میرے ساتھ جھگڑتے ہیں اور مجھے مرتد سمجھتے ہیں۔ انہوں نے بڑا شور مچایا اور اس آدمی کی قدر نہ جانی جس پر اللہ کی طرف سے الہام ہوتا ہے۔ انہوں نے مجھے غدار، جھوٹا، مکار اور مرتد کہا اگر انہیں حکمرانوں کے تیر و تفنگ کا ڈر نہ ہوتا تو مجھے کبھی کا جان سے مار ڈالتے''۔

۲۸...... نوجوانوں کی ٹی شرٹس یا بینرز یا آرائشی گیٹوں پر لکھے ہوئے نعرہ سچائی کے سو

سال'' کو لیجئے اس سے کیا سمجھانا اور ذہن نشین کرانا مقصود ہے؟ احمد یہ جماعت کی صد سالہ تقریبات کے پس منظر میں اس نعرہ پر غور کیا جائے تو اس سے یہ پیغام پہنچانا مطلوب ہے کہ مرزا غلام احمد نے نبوت کا جو دعویٰ کیا وہ درست ہے' مرزائیوں کا یہ عقیدہ کہ اصل میں امت مسلمہ انہی پر مشتمل ہے' درست ہے' دوسرے لوگ جو مرزا غلام احمد کو نبی یا مسیح موعود نہیں مانتے وہ رافضی و بدعتی ہیں تم بھاری اکثریت والے دستور فیصلہ آ جانے کے باوجود رافضی ہو۔'' فاضل ایڈووکیٹ جنرل نے بجا طور پر کہا کہ اگر پابندی کا یہ حکم جاری نہ کیا جاتا تو اس قسم کی اشتعال انگیزی امن و امان کی سنگین صورت حال پیدا کر دیتی۔ ان کا یہ کہنا بھی درست ہے کہ ممنوعہ افعال کو انفرادی طور پر لیا جائے تو وہ قابل نفرت و مکروہ' دلازاری کرنے والے اور ضرر رساں نہیں لگتے۔ مثلاً آرائشی دروازے لگانا' جھنڈے لہرانا' عمارت پر چراغاں کرنا' غریبوں اور محتاجوں کو کھانا کھلانا' یا کسی شخص کا نئے کپڑے زیب تن کرنا' نہ ہی وہ دوسروں کے لئے موجب تکلیف و باعث آزاد بنتا ہے۔ ان افعال کو کئے گئے اعلانات' مطلوبہ مقاصد ان سے' جو پیغام پہنچانا مقصود ہے اور ان کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے ردعمل کے پس منظر میں دیکھنا چاہئے۔ ان افعال کو تاریخی تناظر میں لیا جائے تو ایک اقلیتی جماعت کی طرف سے انہیں خالی از خطر اور بے ضرر قرار نہیں دیا جا سکتا جو اپنے ماضی کی یاد منانا اور اپنے بانی و موسس نیز قائدین کی مدح و ثناء کرنا چاہتی ہو۔

ایسی صورتوں میں بھی جہاں الفاظ یا طرز عمل اشتعال انگیز یا توہین آمیز ہو' قیام امن و امان کے لئے پولیس کی طاقت استعمال کی جا سکتی ہے۔ وائز بنام ڈنگ (1902-I.K.B-167) کا حوالہ بھی دیا جا سکتا ہے۔ اس نالش میں ایک پروٹسٹنٹ مبلغ کو اس کی طرف سے رومن کیتھولک مذہب پر بار بار حملوں کے بعد لیورپول کے علاقہ میں قیام امن کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا تھا اور امن میں خلل پڑ گیا تھا قرار دیا گیا کہ حقائق کی رو سے مجسٹریٹ اس امر کا مجاز تھا کہ کیتھولک فرقہ کی طرف سے معاندانہ جواب کو وائز کے توہین آمیز رویہ کے قدرتی نتیجہ پر محمول کرتا۔

۳۰...... اب ہم اس سوال کا جائزہ لیتے ہیں کہ آیا کلمہ طیبہ والے بینرز کی نمائش توہین

سے کیا سمجھانا اور ذہن نشین کرانا مقصود ہے؟ احمدیہ جماعت کی صد سالہ
منظر میں اس نعرہ پر غور کیا جائے تو اس سے یہ پیغام پہنچانا مطلوب ہے کہ
وت کا جو دعویٰ کیا وہ درست ہے، مرزائیوں کا یہ عقیدہ کہ اصل میں امت
ہے، درست ہے، دوسرے لوگ جو مرزا غلام احمد کو نبی یا مسیح موعود نہیں
تی ہیں تم بھاری اکثریت والے دستور فیصلہ آ جانے کے باوجود رافضی
ٹ جنرل نے بجا طور پر کہا کہ اگر پابندی کا یہ حکم جاری نہ کیا جاتا تو اس
ی امن و امان کی سنگین صورت حال پیدا کر دیتی۔ ان کا یہ کہنا بھی
عال کو انفرادی طور پر لیا جائے تو وہ قابل نفرت و مکروہ، دلازاری کرنے
ہیں لگتے۔ مثلاً آرائشی دروازے لگانا، جھنڈے لہرانا، عمارت پر
رمحتاجوں کو کھانا کھلانا، یا کسی شخص کا نئے کپڑے زیب تن کرنا، نہ ہی وہ
ب تکلیف و باعث آزاد بنتا ہے۔ ان افعال کو کئے گئے اعلانات،
ہ پیغام پہنچانا مقصود ہے اور ان کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے رد عمل
ہئے۔ ان افعال کو تاریخی تناظر میں لیا جائے تو ایک اقلیتی جماعت
از خطر اور بے ضرر قرار نہیں دیا جا سکتا جو اپنے ماضی کی یاد منانا اور
ین کی مدح و ثناء کرنا چاہتی ہو۔

ں جہاں الفاظ یا طرز عمل اشتعال انگیز یا توہین آمیز ہو، قیام امن و
ل طاقت استعمال کی جا سکتی ہے۔ وائز بنام ڈنگ
ا حوالہ بھی دیا جا سکتا ہے۔ اس نالش میں ایک پروٹسٹ مبلغ کو
لک مذہب پر بار بار حملوں کے بعد لیور پول کے علاقہ میں قیام
ور امن میں خلل پڑ گیا تھا قرار دیا گیا کہ حقائق کی رو سے
کیتھولک فرقہ کی طرف سے معاندانہ جواب کو وائز کے توہین
ل کرتا۔

ں کا جائزہ لیتے ہیں کہ آیا کلمہ طیبہ والے بینرز کی نمائش توہین

آمیز اور دلازار ہے یا نہیں۔ فاضل ایڈووکیٹ جنرل اور مسئول الیہان کے فاضل وکلاء کے مطابق ''محمدؐ'' رسول اللہؐ کے الفاظ سے قادیانی مرزا غلام احمد مراد لیتے ہیں اور اس کی طرف نسبت کرتے ہیں کیونکہ مرزا صاحب نے اپنے ''محمد رسول اللہ'' ہونے کا دعویٰ بھی کیا اور اس کے پیروکار اسے ایسا ہی مانتے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا کہ جب قادیانی جھنڈے لہراتے ہیں یا اپنے سینوں پر بیج سجاتے ہیں تو وہ رسول اکرمؐ کے مقدس نام کی بے حرمتی کرتے ہیں۔ اپنے اس ادعا کی حمایت میں ''کلمۃ الفضل'' سمیت بشیر الدین محمود مرزا کی کتابوں کے حوالے پیش کئے جس میں لکھا ہے کہ:

''پس مسیح موعود خود محمد رسول اللہ ہیں جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے اس لئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پڑتی۔'' ''ایک غلطی کا ازالہ'' نامی کتاب کا حوالہ بھی دیا گیا جس کے صفحات ۴، ۵، ۷، ۱۱ اور ۱۶ پر درج ذیل عبارتیں موجود ہیں

ص......۴ ''اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی

ص......۵ اس کے معنے یہ ہیں کہ محمد کی نبوت آخر محمد ہی کو ملی۔ غرض میری نبوت و رسالت باعتبار محمد اور احمد ہونے کے ہے،

ص......۷ کیونکہ یہ محمد ثانی اسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر اور اسی کا نام ہے۔

ص......۱۱ چونکہ میں ظلی طور پر محمد ہوں صلی اللہ علیہ وسلم ...... یعنی میں جب کہ بروزی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔ ۱۶ اور اسی بناء پر خدا نے بار بار میرا نام نبی اللہ اور رسول اللہ رکھا۔ اس لحاظ سے میرا نام محمد اور احمد ہوا پس نبوت و رسالت کسی دوسرے کے پاس نہیں گئی۔ محمد کی چیز محمد کے پاس ہی رہی، علیہ الصلوٰۃ والسلام''۔

مسئول الیہان کے فاضل وکیل نے اعتراض اٹھاتے ہوئے کہا کہ مذکورہ مفہوم اور عقیدہ کے ساتھ کلمہ طیبہ والے جھنڈوں کا لہرانا یا بیجوں کا لگانا تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۸-سی کے تحت جرم کے مترادف ہے۔

۲۳......سب سے اہم بات جسے مسٹر مجیب الرحمان نے بڑی آسانی سے نظر انداز کر

دیا اور اس کی تردید نہیں کی وہ یہ تھی کہ جو کوئی قادیانیت میں داخل ہوتا ہے اسے یہ ماننا پڑتا ہے کہ مرزا غلام احمد کی نبوت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی موروثی نبوت ہے یہ کہ مرزا غلام احمد آنحضرتؐ کا صحیح ظل یا بروز ہے۔ اس بات سے بھی انکار نہیں کیا کہ قادیانیت اختیار کرتے وقت جس فارم پر دستخط کرنا ہوتے ہیں' اس میں مرزا غلام احمد کو نبی اور مسیح موعود مہدی ماننا پڑتا ہے۔ فارم میں استعمال کردہ الفاظ منجملہ دیگر امور' حسب ذیل ہیں۔

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کروں گا کروں گی اور حضرت مسیح موعود کے سب دعاوی پر ایمان رکھوں گا رکھوں گی۔'' مسلمانوں نے رسول اکرمؐ کے بعد ہر زمانہ میں وقتاً فوقتاً نبوت کے جھوٹے دعویداروں کو مسترد کیا ہے۔ مرزا یہ بات قابل غور رہے کہ اس قول کے نتائج کہ مرزا صاحب بذات خود محمد اور احمد تھے (یہ دونوں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام ہیں) خاصے دوررس نکلتے ہیں مرزا صاحب کے خلفاء رسول اکرمؐ کے خلفاء بن گئے۔ مسلمان جو کلمہ پڑھتے ہیں اس کے معنے ہیں۔ ''اللہ کے سوا کوئی اللہ نہیں اور حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے رسول ہیں۔'' مرزا صاحب کو محمد مان لیا جائے تو جب بھی اور جہاں بھی لفظ محمد پڑھا یا ادا کیا جائے گا' اس سے مراد مرزا صاحب ہی ہوں گے۔''

مولانا محمد یوسف بنوری نے موقف الامۃ الاسلامیہ میں اس موضوع پر اظہار خیال کرتے ہوئے لکھا: مذاہب کے تقابلی مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ظلیت اور بروز کا سارا تصور سراسر ہندووانہ تصور ہے اسلام میں اس کی کوئی گنجائش نہیں' حضرت عبدالقادر بغدادی (متوفی ۴۲۹ھ) نے بھی فرمایا ہے کہ حلول کی حمایت کرنے والا تصور جھوٹا اور بے ہودہ ہے۔'' (اصول الدین ص......۲۷) حضرت مجدد الف ثانیؒ بھی جن کے ملفوظات پر مرزا صاحب یقین رکھتے تھے' نبوت میں ظل کے منکر ہیں' اپنے مکتوب نمبر ۳۰۱ میں انہوں نے فرمایا ''نبوت اللہ کی قربت پر دلالت کرتی ہے۔ جس میں ظلیت کا کوئی شائبہ یا شک وشبہ نہیں۔''

۳۴......تیسرا پہلو جس کی نشان دہی مسئول الیہان نے کی وہ یہ تھا کہ قادیانی مذہب میں داخل ہونے والے شخص سے بیعت کی شکل میں جس دستاویزات پر دستخط کرائے جاتے ہیں' وہ بھی دھوکے کی ٹٹی اور مکر وفریب کا جال ہے جو مسلمانوں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرنے

یہ تھی کہ جو کوئی قادیانیت میں داخل ہوتا ہے اسے یہ ماننا پڑتا
ضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی موروثی نبوت ہے یہ کہ مرزا غلام
ہے۔ اس بات سے بھی انکار نہیں کیا کہ قادیانیت اختیار
کرنا ہوتے ہیں' اس میں مرزا غلام احمد کو نبی اور مسیح موعود
ستعمال کردہ الفاظ منجملہ دیگر امور' حسب ذیل ہیں۔
لم کو خاتم النبین یقین کروں گا کروں گی اور حضرت مسیح موعود
رکھوں گی۔'' مسلمانوں نے رسول اکرمؐ کے بعد ہر زمانہ
یداروں کو مسترد کیا ہے۔ مرزا یہ بات قابل غور ہے کہ اس
ت خود محمد اور احمد تھے (یہ دونوں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
ں مرزا صاحب کے خلفاء رسول اکرمؐ کے خلفاء بن گئے۔
معنے ہیں۔ ''اللہ کے سوا کوئی اللہ نہیں اور حضرت محمد (صلی
مرزا صاحب کو محمد مان لیا جائے تو جب بھی اور جہاں بھی
مراد مرزا صاحب ہی ہوں گے۔''

وقف الامۃ الاسلامیہ میں اس موضوع پر اظہار خیال
مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ظلیت اور بروز کا سارا تصور
ں کی کوئی گنجائش نہیں' حضرت عبدالقادر بغدادی (متوفی
ی حمایت کرنے والا تصور جھوٹا اور بے ہودہ ہے۔''
جدد الف ثانیؒ بھی جن کے ملفوظات پر مرزا صاحب
یں' اپنے مکتوب نمبر ۳۰۱ میں انہوں نے فرمایا ''نبوت
ں ظلیت کا کوئی شائبہ یا شک وشبہ نہیں۔''
ہی مسئول الیہان نے کی وہ یہ تھا کہ قادیانی مذہب
ی شکل میں جس دستاویزات پر دستخط کرائے جاتے
یال ہے جو مسلمانوں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرنے

اور پھانسنے کے لئے بچھایا جاتا ہے۔ وہ اس طرح کہ اسلام کو اپنے مذہب کے طور پر پیش کیا جاتا ہے اور مرزا صاحب کو اسلام کے نئے نبی کے روپ میں دکھایا جاتا ہے واضح رہے کہ بیعت کے فارم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد الفاظ ''خاتم النبین'' کے استعمال سے مسلمہ طور پر یہ مراد نہیں کہ حضرت محمدؐ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا' بلکہ اس کے برعکس اس شخص کو مرزا غلام احمد کے جملہ دعاوی پر ایمان لانا ہوتا ہے جس میں اس کا دعویٰ نبوت بھی شامل ہے۔ مسلمانوں کے مطابق رسول اکرمؐ کے بعد

۳۶..... مزید برآں ایسے بینرز اور بیجوں کی نمائش غالب اکثریت کی حامل مسلم آبادی کے مذہبی جذبات کو بھڑکانے کا موجب بنتی۔ یہ چیز سالگرہ کی تقریبات پر پابندی لگانے کا دوسرا جواز فراہم کرتی ہے۔ کیونکہ اس سے امن عامہ میں خلل پڑنے کا زبردست خدشہ تھا۔ یاد رہے کہ صرف مذہب کی پیروی اور اس پر عمل کرنے کے حق کا دعویٰ تو کیا گیا لیکن سائلان کے فاضل وکلاء یہ ثابت کرنے میں ناکام رہے کہ ان تقریبات کے کھلے بندوں انعقاد اور جس طریقے سے انہیں منانے کا پروگرام بنایا گیا' اس پر پابندی لگانے سے قادیانی مذہب کی پیروی اور اس پر عمل کرنے کے حق کی کس طرح خلاف ورزی ہوتی یا اس میں کمی واقع ہوگئی؟ ہندوؤں' سکھوں' پارسیوں اور دوسری مذہبی اقلیتوں کی طرح قادیانی بدستور اپنے مذہب کی پیروی اور اس پر عمل کر رہے ہیں اور مکمل مذہبی آزادی سے مستفید ہو رہے ہیں۔ خود کو مسلمان ظاہر کر کے اور شریعت اسلامیہ یا کلمہ طیبہ کو جو کہ اسلام کے اساسی ارکان میں سے ایک ہے' استعمال کر کے وہ اپنے رویہ سے خود مشکل صورت حال پیدا کر دیتے ہیں۔ اگر قادیانی دستوری فیصلہ کو قبول کر لیں اور خود کو مسلمانوں سے ایک علیحدہ اور جداگانہ برادری سمجھنے لگیں جیسا کہ ان کا اپنا دعویٰ ہے تو کوئی ناخوشگوار صورت حال پیدا نہ ہو۔ ان کا خود کو مسلمانوں کا بدل ظاہر کرنا اور عامۃ المسلمین کو اسلام کے دائرہ سے خارج کرنا' مسلمانوں کے لئے کس طرح قابل قبول اور قابل برداشت نہیں۔ ملک اور دستور سے ان کی وفاداری اور ان کا جداگانہ وجود ان کی سلامتی وبھلائی کو یقینی بنا سکتا ہے۔ ہم انہیں خوش آمدید کہیں گے' چاہے وہ کوئی سا مذہب اختیار کریں لیکن وہ مسلمانوں کے دین کو ناپاک کرنے پر کیوں مصر ہیں؟ اگر مسلمان اپنے

مذہب کو ہر قسم کی آمیزش سے پاک و خالص رکھنے کے لئے کوئی قدم اٹھاتے ہیں تو اس پر قادیانی کیوں سیخ پا ہوتے ہیں اور اسے مسئلہ کیوں بنالیتے ہیں۔

''میرے خیال میں وزیر اس امر کا مجاز ہے کہ اپنے اختیارات کسی ایسے مقصد کے لئے کام میں لائے جو اس کے نزدیک پبلک کی بھلائی اور اس ملک کے لوگوں کے مفاد میں ہو۔ یہ سوچنے کی معمولی سی وجہ بھی موجود نہیں کہ وزیر داخلہ نے اس معاملہ میں اپنے اختیارات کو غلط مقصد کے لئے استعمال کیا یا بدنیتی سے کام لیا۔ وزیر کے مقصد کو اس بیان میں واضح طور سے ظاہر کر دیا گیا تھا جو اس نے دارالعوام میں دیا۔ اس نے سوچا کہ ان لوگوں' یعنی سائنس ٹولوجسٹس کے اعمال ہمارے معاشرہ کے لئے

۳۹...... اسی طرح مصلحت عامہ کے اسباب اور عام آدمی کی بھلائی اور مفاد سالگرہ تقریبات پر پابندی لگانے کی از روئے قانون جائز بنیاد فراہم کرتا ہے۔ جیسا کہ اس سلسلے میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور ریذیڈنٹ مجسٹریٹ نے ہدایات جاری کی ہیں۔ یہ بات پہلے ہی واضح کی جاچکی ہے کہ عام لوگ یعنی امت مسلمہ احمدیوں کی سرگرمیوں اور ان کے مذہب کی تبلیغ کی مزاحمت ومخالفت کرتی ہے تاکہ ان کے مذہب کا اصل دھارا پاک صاف اور غلاظت سے محفوظ رہے اور امت کی یکجہتی بھی برقرار رہے۔ ایسا کرنے سے قادیانیوں کے ان کے مذہب کی پیروی اور اس پر عمل کرنے کے حق پر نہ کوئی زد پڑتی ہے نہ اس کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔

۴۰...... مذکورہ بالا وجوہات کی بنا پر اس پٹیشن کو کسی استحقاق کے بغیر قرار دیتے ہوئے خارج کیا جاتا ہے۔ مقدمہ کے اخراجات دونوں فریق خود برداشت کریں گے۔

مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۹۱ء کو سنایا گیا۔ اس موقع پر مسٹر مجیب الرحمان ایڈووکیٹ حاضر تھے۔

دستخط (جج)

(PLD1992 Lahore)

خالص رکھنے کے لئے کوئی قدم اٹھاتے ہیں تو اس پر
مسئلہ کیوں بنا لیتے ہیں۔
مر کا مجاز ہے کہ اپنے اختیارات کسی ایسے مقصد کے
پبلک کی بھلائی اور اس ملک کے لوگوں کے مفاد میں
موجود نہیں کہ وزیر داخلہ نے اس معاملہ میں اپنے
کیا یا بدنیتی سے کام لیا۔ وزیر کے مقصد کو اس بیان
نے دارالعوام میں دیا۔ اس نے سوچا کہ ان لوگوں '
معاشرہ کے لئے

کے اسباب اور عام آدمی کی بھلائی اور مفاد' سالگرہ
نون جائز بنیاد فراہم کرتا ہے۔ جیسا کہ اس سلسلے میں
نے ہدایات جاری کی ہیں۔ یہ بات پہلے ہی واضح
احمدیوں کی سرگرمیوں اور ان کے مذہب کی تبلیغ کی
ب کا اصل دھارا پاک صاف اور غلاظت سے محفوظ
یسا کرنے سے قادیانیوں کے ان کے مذہب کی
پڑتی ہے نہ اس کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔
پٹیشن کو کسی استحقاق کے بغیر قرار دیتے ہوئے
نوں فریق خود برداشت کریں گے۔
وقع پر مسٹر مجیب الرحمان ایڈووکیٹ حاضر تھے۔

ہدیہ تبریک

(جناب جسٹس خلیل الرحمٰن ہائی کورٹ لاہور کے حضور نذرانہ عقیدت' جنہوں نے قادیانی جشن صد سالہ کی تقریبات پر پابندی کے خلاف رٹ مسترد کر دی)

تیرے حسن تدبر سے ہوا' صد پارہ' دوبارہ
منانے والے تھے' جو قادیانی' جشن صد سالہ
تیرا ذوق تحفظ' آیہ ختم الرسل ﷺ سا تھا
یہ استحقاق خاص الخاص' ہر مسلم بشر کا تھا
نگاہ عدل آفاقی پہ تیری' آفریں کہیے
تجھے دور عمر رضی اللہ عنہ کے قاضیوں کا جانشین کہیے
مدبر' دیدہ ور' دانائے دستور جہانبانی   سلام شوق تجھ کو پیش کرتا ہے یہ وجدانی
(ملک حنیف وجدانی)

قادیانی شبہات کے جوابات

اقتباسات از عبدالقیوم مسکین مدینہ منورہ

نام کتاب : قادیانی شبہات کے جوابات
نام مرتب : حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ
تصحیح و تخریج : مولانا شاہ عالم گورکھپوری نائب ناظم
کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان
فون: 4514122

ختم نبوت پر پاکستان قومی اسمبلی کا متفقہ فیصلہ

اسلام آباد ۷ستمبر ۱۹۷۴ء

ان صفحات میں خصوصی کمیٹی کی قرارداد کا متن، آئین میں ترمیم کا بل اور وزیر اعظم پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو کی تقریر کا متن دیا جا رہا ہے جو انہوں نے ۷ستمبر ۱۹۷۴ء اس وقت کی، جبکہ پارلیمنٹ نے ختم نبوت کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے قانون پاس کیا۔

قرارداد: قومی اسمبلی کے کل ایوان پر مشتمل خصوصی کمیٹی متفقہ طور پر طے کرتی ہے کہ حسب ذیل سفارشات قومی اسمبلی کو غور اور منظوری کے لئے بھیجی جائیں۔

کل ایوان پر مشتمل خصوصی کمیٹی اپنی رہنما کمیٹی اور ذیلی کمیٹی کی طرف سے اس کے

۱؎ بلکہ اب ایک ارب سے زائد مسلمانوں کے نام پر

سامنے پیش یا قومی اسمبلی کی طرف سے اس کو بھیجی گئی قراردادوں پر غور کرنے اور دستاویزات کا مطالبہ کرنے اور گواہوں بشمول سربراہان انجمن احمدیہ، ربوہ اور انجمن احمدیہ اشاعت الاسلام، لاہور کی شہادتوں اور جرح پر غور کرنے کے بعد متفقہ طور پر قومی اسمبلی کو حسب ذیل سفارشات پیش کرتی ہے۔

(الف)..... کہ پاکستان کے آئین میں حسب ذیل ترمیم کی جائے۔

(اوّل)..... دفعہ ۱۰۶ (۳) میں قادیانی جماعت اور لاہوری جماعت کے اشخاص (جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں) کا ذکر کیا جائے۔

(دوم)..... دفعہ ۲۶۰ میں ایک نئی شق کے ذریعے غیر مسلم کی تعریف درج کی جائے۔

مذکورہ بالا سفارشات کے نفاذ کے لئے خصوصی کمیٹی کی طرف سے متفقہ طور پر منظور شدہ مسودہ قانون منسلک ہے۔

(ب)..... کہ مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵ الف میں حسب ذیل تشریح درج

...پر پاکستان قومی اسمبلی کا متفقہ فیصلہ

اسلام آباد ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء

...کمیٹی کی قرارداد کا متن، آئین میں ترمیم کا بل اور وزیر اعظم
...کی تقریر کا متن دیا جا رہا ہے جو انہوں نے ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء اس
...نبوت کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے قانون پاس کیا۔
...کے کل ایوان پر مشتمل خصوصی کمیٹی متفقہ طور پر طے کرتی ہے
...اسمبلی کو غور اور منظوری کے لئے بھیجی جائیں۔
...کمیٹی اپنی رہنما کمیٹی اور ذیلی کمیٹی کی طرف سے اس کے

...مسلمانوں کے نام پر

...سے اس کو بھیجی گئی قراردادوں پر غور کرنے اور دستاویزات
...سربراہان انجمن احمدیہ، ربوہ اور انجمن احمدیہ اشاعت
...پر غور کرنے کے بعد متفقہ طور پر قومی اسمبلی کو حسب ذیل

...آئین میں حسب ذیل ترمیم کی جائے۔
...میں قادیانی جماعت اور لاہوری جماعت کے اشخاص
...ذکر کیا جائے۔
...نئی شق کے ذریعے غیر مسلم کی تعریف درج کی جائے۔
...خصوصی کمیٹی کی طرف سے متفقہ طور پر منظور شدہ

...کستان کی دفعہ ۲۹۵ الف میں حسب ذیل تشریح درج

کی جائے۔

تشریح:۔ کوئی مسلمان جو آئین کی دفعہ ۲۶۰ کی شق (۳) کی تصریحات کے مطابق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے تصور کے خلاف عقیدہ رکھے یا عمل یا تبلیغ کرے وہ دفعہ ہذا کے تحت مستوجب سزا ہوگا۔

(ج)..... کہ متعلقہ قوانین مثلاً قومی رجسٹریشن ایکٹ، ۱۹۷۳ء اور انتخابی فہرستوں کے قواعد ۱۹۷۴ء میں منتخبہ قانونی اور ضابطہ کی ترمیمات کی جائیں۔

(د)..... کہ پاکستان کے تمام شہریوں خواہ وہ کسی بھی فرقے سے تعلق رکھتے ہوں، کے جان دل دمال، آزادی عزت اور بنیادی حقوق کا پوری طرح تحفظ اور دفاع کیا جائے۔

(قومی اسمبلی میں پیش کیے جانے کیلئے)

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں مزید ترمیم کرنے کیلئے

ایک بل

ہرگاہ یہ قرین مصلحت ہے کہ بعدازیں درج اغراض کے لئے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں مزید ترمیم کی جائے۔

لہٰذا بذریعہ ہذا حسب ذیل قانون وضع کیا جاتا ہے۔

۱......مختصر عنوان اور آغاز نفاذ......(۱) یہ ایکٹ (ترمیم دوم) ایکٹ ۱۹۷۴ء کہلائے گا۔(۲) یہ فی الفور نافذ العمل ہوگا۔

۲......آئین کی دفعہ ۱۰۶ میں ترمیم۔اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں، جسے بعدازیں آئین کہا جائے گا، دفعہ ۱۰۶ کی شق (۳) میں لفظ فرقوں کے بعد الفاظ اور قوسین ''اور قادیانی جماعت یا لاہوری جماعت کے اشخاص (جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں)'' درج کیے جائیں گے۔

۳......آئین کی دفعہ ۲۶۰ میں ترمیم۔آئین کی دفعہ ۲۶۰ میں شق (۲) کے بعد حسب ذیل نئی شق درج کی جائے گی، یعنی

''(۳) جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو آخری نبی ہیں، کے خاتم النبیین ہونے پر قطعی اور غیر مشروط طور پر ایمان نہیں رکھتا یا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی مفہوم میں یا کسی بھی قسم کا نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا جو کسی ایسے مدعی کو نبی یا دینی مصلح تسلیم کرتا ہے، وہ آئین یا قانون کی اغراض کے لئے مسلمان نہیں ہے۔''

بیان اغراض و وجوہ

جیسا کہ تمام ایوان کی خصوصی کمیٹی کی سفارش کے مطابق قومی اسمبلی میں طے پایا ہے، اس بل کا مقصد اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں اس طرح ترمیم کرنا ہے تاکہ ہر وہ شخص جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر قطعی اور غیر مشروط طور پر ایمان نہیں رکھتا

(قومی اسمبلی میں پیش کیے جانے کیلئے)

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں مزید ترمیم کرنے کیلئے

ایک بل

یہ قرین مصلحت ہے کہ بعدازیں درج اغراض کے لئے اسلامی جمہوریہ پاکستان
ں مزید ترمیم کی جائے۔

ریعہ ہذا حسب ذیل قانون وضع کیا جاتا ہے۔
صر عنوان اور آغاز نفاذ......(۱) یہ ایکٹ (ترمیم دوم) ایکٹ، ۱۹۷۴ء کہلائے
ی الفور نافذ العمل ہوگا۔

ئین کی دفعہ ۱۰۶ میں ترمیم۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں، جسے بعدازیں
گا، دفعہ ۱۰۶ کی شق (۳) میں لفظ فرقوں کے بعد الفاظ اور قوسین "اور قادیانی جماعت
کے اشخاص (جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں)" درج کیے جائیں گے۔
ئین کی دفعہ ۲۶۰ میں ترمیم۔ آئین کی دفعہ ۲۶۰ میں شق
بعد حسب ذیل نئی شق درج کی جائے گی، یعنی
و شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو آخری نبی ہیں، کے خاتم النبیین ہونے پر قطعی
پر ایمان نہیں رکھتا یا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی مفہوم میں یا کسی
نے کا دعویٰ کرتا ہے یا جو کسی ایسے مدعی کو نبی یا دینی مصلح تسلیم کرتا ہے، وہ
اغراض کے لئے مسلمان نہیں ہے۔"

بیان اغراض و وجوہ

ایوان کی خصوصی کمیٹی کی سفارش کے مطابق قومی اسمبلی میں طے پایا ہے،
لامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں اس طرح ترمیم کرنا ہے تاکہ ہر وہ
لیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر قطعی اور غیر مشروط طور پر ایمان نہیں رکھتا

یا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا جو کسی ایسے مدعی کو نبی یا دینی مصلح تسلیم کرتا ہے، اسے غیر مسلم قرار دیا جائے۔ (عبدالحفیظ پیرزادہ، وزیر انچارج)

وزیر اعظم پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو کی تقریر

جناب ذوالفقار علی بھٹو وزیر اعظم پاکستان کی اس تقریر کا متن جو انہوں نے قومی اسمبلی میں ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو کی تھی۔

جناب اسپیکر! میں جب یہ کہتا ہوں کہ یہ فیصلہ پورے ایوان کا فیصلہ ہے تو اس سے میرا مقصد یہ نہیں کہ میں کوئی سیاسی مفاد حاصل کرنے کے لئے اس بات پر زور دے رہا ہوں۔ ہم نے اس مسئلے پر ایوان کے تمام ممبروں سے تفصیلی طور پر تبادلہ خیال کیا ہے، جن میں تمام پارٹیوں کے اور ہر طبقہ خیال کے نمائندے موجود تھے۔ آج کے روز جو فیصلہ ہوا ہے، یہ ایک قومی فیصلہ ہے، یہ پاکستان کی عوام کا فیصلہ ہے۔ یہ فیصلہ پاکستان کے مسلمانوں کے ارادے، خواہشات اور ان کے جذبات کی عکاسی کرتا ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ فقط حکومت ہی اس فیصلے کی تحسین کی مستحق قرار پائے اور نہ ہی میں یہ چاہتا ہوں کہ کوئی ایک فرد اس فیصلے کی تعریف و تحسین کا حقدار بنے۔ میرا کہنا یہ ہے کہ یہ مشکل فیصلہ، بلکہ میری ناچیز رائے میں کئی پہلوؤں سے بہت ہی مشکل فیصلہ، جمہوری اداروں اور جمہوری حکومت کے بغیر نہیں کیا جاسکتا تھا۔

یہ ایک پرانا مسئلہ ہے۔ نوے سال پرانا مسئلہ ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ مسئلہ مزید پیچیدہ ہوتا چلا گیا۔ اس سے ہمارے معاشرے میں تلخیاں اور تفرقے پیدا ہوئے لیکن آج کے دن تک اس مسئلے کا کوئی حل تلاش نہیں کیا جاسکا۔ ہمیں بتایا جاتا ہے کہ یہ مسئلہ ماضی میں بھی پیدا ہوا تھا ایک بار نہیں بلکہ کئی بار ماضی میں اس مسئلے پر جس طرح قابو پایا گیا تھا، اسی طرح اب کی بار بھی ویسے ہی اقدامات سے اس پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ مجھے معلوم نہیں کہ اس مسئلے کے حل کرنے لئے اس سے پہلے کیا کچھ کیا گیا، لیکن مجھے معلوم ہے کہ ۱۹۵۳ء میں کیا گیا تھا۔ ۱۹۵۳ء میں اس مسئلے کو حل کے لئے وحشیانہ طور پر طاقت کا استعمال کیا گیا تھا جو اس مسئلے کے حل کے لئے نہیں، بلکہ اس مسئلے کو دبا دینے کے لئے تھا۔ کسی مسئلے کو

دبا دینے سے اس کا حل نہیں نکلتا۔ اگر کچھ صاحبان عقل وفہم حکومت کو یہ مشورہ دیتے کہ عوام پر تشدد کر کے اس مسئلہ کو حل کیا جائے، اور عوام کے جذبات اور ان کی خواہشات کو کچل دیا جائے، تو شاید اس صورت میں ایک عارضی حل نکل آتا، لیکن یہ مسئلے کا صحیح اور درست حل نہ ہوتا۔ مسئلہ دب تو جاتا، اور پس منظر میں چلا جاتا، لیکن یہ مسئلہ ختم نہ ہوتا۔

ہماری موجودہ مساعی کا مقصد یہ رہا ہے کہ اس مسئلے کا مستقل حل تلاش کیا جائے اور میں آپ کو یقین دلا سکتا ہوں کہ ہم نے صحیح اور درست حل تلاش کرنے کے لئے کوئی کسر نہیں چھوڑی، یہ درست ہے کہ لوگوں کے جذبات مشتعل ہوئے، غیر معمولی احساسات ابھرے۔ قانون اور امن کا مسئلہ بھی پیدا ہوا۔ جائیداد اور جانوں کا اتلاف ہوا۔ پریشانی کے لمحات...... بھی آئے۔ تمام قوم گزشتہ تین ماہ سے تشویش کے عالم میں رہی اور اس پر کشمکش اور بیم ورجا کے عالم میں رہی۔ طرح طرح کی افواہیں کثرت سے پھیلائی گئیں اور تقریریں کی گئیں، مسجدوں اور گلیوں میں بھی تقریروں کا سلسلہ جاری رہا۔ میں یہاں اور اس وقت یہ دہرانا نہیں چاہتا کہ ۲۲ اور ۲۹ مئی کو کیا ہوا تھا۔ میں موجودہ مسئلے کی وجوہات کے بارے میں بھی کچھ کہنا نہیں چاہتا کہ یہ مسئلہ کس طرح رونما ہوا اور کس طرح اس نے جنگل کی آگ کی طرح تمام ملک کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ میرے لئے اس وقت یہ مناسب نہیں کہ میں موجودہ معاملات کی تہہ تک جاؤں، لیکن میں اجازت چاہتا کہ اس معزز ایوان کی توجہ اس تقریر کی طرف دلاؤں جو میں نے قوم سے مخاطب ہوتے ہوئے ۱۳ جون کو کی تھی۔

اس تقریر میں، میں نے پاکستان کی عوام سے واضح الفاظ میں کہا تھا کہ یہ مسئلہ بنیادی اور اصولی طور پر مذہبی مسئلہ ہے۔ پاکستان کی بنیاد اسلام پر ہے۔ پاکستان مسلمانوں کے لئے وجود میں آیا تھا۔ اگر کوئی ایسا فیصلہ کر لیا جاتا، جسے اس ملک کے مسلمانوں کی اکثریت، اسلام کی تعلیمات اور اعتقادات کے خلاف سمجھتی تو اس سے پاکستان کی علت غائی اور اسکے تصور کو بھی ٹھیس لگنے کا اندیشہ تھا۔ چونکہ یہ مسئلہ خالص مذہبی مسئلہ تھا۔ اس لئے میری حکومت کے لئے یا ایک فرد کی حیثیت میں میرے لئے مناسب نہ تھا کہ اس پر ۱۳ جون کو کوئی فیصلہ دیا جاتا۔

لاہور میں مجھے کئی ایک ایسے لوگ ملے جو اس مسئلے کے باعث مشتعل تھے۔ وہ مجھے کہہ

رہے تھے کہ آپ آج ہی، ابھی ابھی اور یہیں وہ اعلان کیوں نہیں کر دیتے جو کہ پاکستان کے مسلمانوں کی اکثریت چاہتی ہے۔ ان لوگوں نے یہ بھی کہا کہ اگر آپ یہ اعلان کر دیں تو اس سے آپ کی حکومت کو بڑی داد وتحسین ملے گی اور آپ کو ایک فرد کے طور پر نہایت شاندار شہرت اور ناموری حاصل ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ اگر آپ نے عوام کی خواہشات کو پورا کرنے کا یہ موقع گنوا دیا تو آپ اپنی زندگی کے ایک سنہری موقعے سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ میں نے اپنے ان احباب سے کہا کہ یہ ایک انتہائی پیچیدہ اور بسیط مسئلہ ہے جس نے برصغیر کے مسلمانوں کو نوے سال سے پریشان کر رکھا ہے اور پاکستان بننے کے ساتھ ہی یہ پاکستان کے مسلمانوں کے لئے بھی پریشانی کا باعث بنا ہے۔ میرے لیے یہ مناسب نہ تھا کہ میں اس موقع سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتا، اور کوئی فیصلہ کر دیتا۔ میں نے ان اصحاب سے کہا کہ ہم نے پاکستان میں جمہوریت کو بحال اور قائم کیا ہے۔ پاکستان کی ایک قومی اسمبلی موجود ہے جو ملکی مسائل پر بحث کرنے کا سب سے بڑا ادارہ ہے۔ میری ناچیز رائے میں اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے قومی اسمبلی ہی مناسب جگہ ہے اور اکثریتی پارٹی کے رہنما ہونے کی حیثیت میں میں قومی اسمبلی کے ممبروں پر کسی طرح کا دباؤ نہیں ڈالوں گا۔ میں اس مسئلے کے حل کو قومی اسمبلی کے ممبروں پر چھوڑتا ہوں، اور ان میں میری پارٹی کے ممبر بھی شامل ہیں۔ پاکستان پیپلز پارٹی کے ممبر میری اس بات کی تصدیق کریں گے کہ جہاں میں نے کئی ایک مواقع پر انہیں بلا کر اپنی پارٹی کے مؤقف سے آگاہ کیا، وہاں اس مسئلے پر میں نے اپنی پارٹی کے ایک ممبر پر بھی اثر انداز ہونے کی کوشش نہیں کی۔ سوائے ایک موقع کی جبکہ اس مسئلے پر کھلی بحث ہوئی تھی۔

جناب اسپیکر! میں آپ کو یہ بتانا مناسب نہیں سمجھتا کہ اس مسئلے کے باعث اکثر میں پریشان رہا اور راتوں کو مجھے نیند نہیں آئی۔ اس مسئلے پر جو فیصلہ ہوا ہے، میں اس کے نتائج سے بخوبی واقف ہوں۔ مجھے اس فیصلے کے سیاسی اور معاشی ردعمل اور اس کی پیچیدگیوں کا علم ہے، جس کا اثر مملکت کے تحفظ پر ہوسکتا ہے۔ یہ کوئی معمولی مسئلہ نہیں ہے لیکن جیسا کہ میں نے پہلے کہا۔ پاکستان وہ ملک ہے جو برصغیر کے مسلمانوں کی اس خواہش پر وجود میں آیا کہ وہ اپنے لئے ایک علیحدہ مملکت چاہتے تھے۔ اس ملک کے باشندوں کی اکثریت کا مذہب اسلام

ں نکلتا۔ اگر کچھ صاحبان عقل وفہم حکومت کو یہ مشورہ دیتے کہ عوام
ں کیا جائے، اور عوام کے جذبات اور ان کی خواہشات کو کچل دیا
یں ایک عارضی حل نکل آتا، لیکن یہ مسئلے کا صحیح اور درست حل نہ
ں منظر میں چلا جاتا لیکن یہ مسئلہ ختم نہ ہوتا۔
کا مقصد یہ رہا ہے کہ اس مسئلے کا مستقل حل تلاش کیا جائے اور
کہ ہم نے صحیح اور درست حل تلاش کرنے کے لئے کوئی کسر نہیں
وگوں کے جذبات مشتعل ہوئے، غیر معمولی احساسات
سئلہ بھی پیدا ہوا۔ جائیداد اور جانوں کا اتلاف ہوا۔ پریشانی کے
م گزشتہ تین ماہ سے تشویش کے عالم میں رہی اور اس پر کشمکش
طرح طرح کی افواہیں کثرت سے پھیلائی گئیں اور تقریریں
بھی تقریروں کا سلسلہ جاری رہا۔ میں یہاں اور اس وقت یہ
ں کو کیا ہوا تھا۔ میں موجودہ مسئلے کی وجوہات کے بارے میں
ہ کس طرح رونما ہوا اور کس طرح اس نے جنگل کی آگ کی
ں لے لیا۔ میرے لئے اس وقت یہ مناسب نہیں کہ میں
ں، لیکن میں اجازت چاہتا کہ اس معزز ایوان کی توجہ اس
نے قوم سے مخاطب ہوتے ہوئے ۱۳ جون کو کی تھی۔
ستان کی عوام سے واضح الفاظ میں کہا تھا کہ یہ مسئلہ بنیادی
کستان کی بنیاد اسلام پر ہے۔ پاکستان مسلمانوں کے لئے
ر لیا جاتا، جسے اس ملک کے مسلمانوں کی اکثریت، اسلام
سمجھتی تو اس سے پاکستان کی علت غائی اور اسکے تصور کو
مسئلہ خالص مذہبی مسئلہ تھا۔ اس لئے میری حکومت کے
لئے مناسب نہ تھا کہ اس پر ۱۳ جون کو کوئی فیصلہ دیا جاتا۔
ے ملے جو اس مسئلے کے باعث مشتعل تھے۔ وہ مجھے کہہ

ہے۔ میں اس فیصلے کو جمہوری طریقے سے نافذ کرنے میں اپنے کسی بھی اصول کی خلاف ورزی نہیں کر رہا۔ پاکستان پیپلز پارٹی کا پہلا اصول یہ ہے کہ اسلام ہمارا دین ہے۔ اسلام کی خدمت ہماری پارٹی کے لئے اولین اہمیت رکھتی ہے۔ ہمارا دوسرا اصول یہ ہے کہ جمہوریت ہماری پالیسی ہے چنانچہ ہمارے لئے فقط یہی درست راستہ تھا کہ ہم اس مسئلے کو پاکستان کی قومی اسمبلی میں پیش کرتے۔ اس کے ساتھ ہی میں فخر سے کہہ سکتا ہوں کہ ہم اپنی پارٹی کے اس اصول کی بھی پوری طرح سے پابندی کریں گے کہ پاکستان کی معیشت کی بنیاد سوشلزم پر ہو۔ ہم سوشلسٹ اصولوں کو تسلیم کرتے ہیں۔ یہ فیصلہ جو کیا گیا ہے، اس فیصلے میں ہم نے اپنے کسی بھی اصول سے انحراف نہیں کیا۔ ہم اپنی پارٹی کے تین اصولوں پر مکمل طور سے پابند رہے ہیں۔ میں نے کئی بار کہا کہ اسلام کے بنیادی اور اعلیٰ ترین اصول، سماجی انصاف کے خلاف نہیں اور سوشلزم کے ذریعے معاشی استحصال کو ختم کرنے کے بھی خلاف نہیں ہیں۔

یہ فیصلہ مذہبی بھی ہے اور غیر مذہبی بھی۔ مذہبی اس لحاظ سے کہ یہ فیصلہ ان مسلمانوں کو متاثر کرتا ہے جو پاکستان میں اکثریت میں ہیں اور غیر مذہبی اس لحاظ سے کہ ہم دور جدید میں رہتے بستے ہیں۔ ہمارا آئین کسی مذہب وملت کے خلاف نہیں بلکہ ہم نے پاکستان کے تمام شہریوں کو یکساں حقوق دیئے ہیں۔ ہر پاکستانی کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ فخر و اعتماد سے بغیر کسی خوف کے اپنے مذہبی عقائد کا اظہار کر سکے۔ پاکستان کے آئین میں پاکستان شہریوں کو اس امر کی ضمانت دی گئی ہے۔ میری حکومت کے لئے اب یہ بات بہت اہم ہوگئی ہے کہ وہ پاکستان کے تمام شہریوں کو اس امر کی ضمانت دی گئی ہے۔ میری حکومت کے لئے اب یہ بات بہت اہم ہوگئی ہے کہ وہ پاکستان کے تمام شہریوں کے حقوق کی حفاظت کرے۔ یہ نہایت ضروری ہے اور میں اس بات میں کوئی ابہام کی گنجائش نہیں رکھنا چاہتا۔ پاکستان کے شہریوں کے حقوق کی حفاظت ہمارا اخلاقی اور مقدس اسلامی فرض ہے۔

جناب اسپیکر! میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں اور اس ایوان کے باہر کے ہر شخص کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ یہ فرض پوری طرح اور مکمل طور پر ادا کیا جائے گا۔ اس سلسلے میں کسی شخص کے ذہن میں شبہ نہیں رہنا چاہیے۔ ہم کسی قسم کی غارتگری اور تہذیب سوزی یا کسی پاکستانی

طریقے سے نافذ کرنے میں اپنے کسی بھی اصول کی خلاف
ز پارٹی کا پہلا اصول یہ ہے کہ اسلام ہمارا دین ہے۔ اسلام کی
اولین اہمیت رکھتی ہے۔ ہمارا دوسرا اصول یہ ہے کہ جمہوریت
لئے فقط یہی درست راستہ تھا کہ ہم اس مسئلے کو پاکستان کی
ساتھ ہی میں فخر سے کہہ سکتا ہوں کہ ہم اپنی پارٹی کے
ی کریں گے کہ پاکستان کی معیشت کی بنیاد سوشلزم پر
ہیں۔ یہ فیصلہ جو کیا گیا ہے، اس فیصلے میں ہم نے
ہم اپنی پارٹی کے تین اصولوں پر مکمل طور سے پابند
بنیادی اور اعلیٰ ترین اصول، سماجی انصاف کے
سال کو ختم کرنے کے بھی خلاف نہیں ہیں۔
ذہبی اس لحاظ سے کہ یہ فیصلہ ان مسلمانوں کو
اور غیر مذہبی اس لحاظ سے کہ ہم دور جدید
ت کے خلاف نہیں بلکہ ہم نے پاکستان کے
ستانی کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ فخر و
ر کا اظہار کر سکے۔ پاکستان کے آئین میں
میری حکومت کے لئے اب یہ بات بہت
س امر کی ضمانت دی گئی ہے۔ میری حکومت
وہ پاکستان کے تمام شہریوں کے حقوق کی
س بات میں کوئی ابہام کی گنجائش نہیں رکھنا
ہمارا اخلاقی اور مقدس اسلامی فرض ہے۔
تا ہوں اور اس ایوان کے باہر کے ہر شخص کو
پر ادا کیا جائے گا۔ اس سلسلے میں کسی شخص
تارتگری اور تہذیب سوزی یا کسی پاکستانی

طبقے یا شہری کی توہین اور بے عزتی برداشت نہیں کریں گے۔

جناب اسپیکر! گزشتہ تین مہینوں کے دوران اور اس بڑے بحران کے عرصے میں کچھ گرفتاریاں عمل میں آئیں۔ کئی لوگوں کو جیل میں بھیجا گیا اور چند اور اقدامات کیے گئے۔ یہ بھی ہمارا فرض تھا۔ ہم اس ملک پر بدنظمی کا اور نراجی عناصر کا غلبہ دیکھنا نہیں چاہتے تھے۔ جو ہمارے فرائض تھے، ان کے تحت ہمیں یہ سب کچھ کرنا پڑا لیکن میں اس موقع پر جبکہ تمام ایوان نے متفقہ طور سے ایک اہم فیصلہ کرلیا ہے، آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہم ہر معاملے پر فوری اور جلد از جلد غور کریں گے، اور جب کہ اس مسئلے کا باب بند ہو چکا ہے، ہمارے لیے یہ ممکن ہوگا کہ ان سے نرمی کا برتاؤ کریں۔ میں امید کرتا ہوں کہ مناسب وقت کے اندر اندر کچھ ایسے افراد سے نرمی برتی جائے گی اور انہیں رہا کردیا جائے گا۔ جنہوں نے اس عرصہ میں اشتعال انگیزی سے کام لیا یا کوئی اور مسئلہ پیدا کیا۔

جناب اسپیکر! جیسا کہ میں نے کہا ہمیں امید کرنی چاہیے کہ ہم نے اس مسئلے کا باب بند کردیا ہے۔ یہ میری کامیابی نہیں، یہ حکومت کی بھی کامیابی نہیں، یہ کامیابی پاکستان کے عوام کی کامیابی ہے جس میں ہم بھی شریک ہیں، میں سارے ایوان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں، مجھے احساس ہے کہ یہ فیصلہ متفقہ طور پر نہ کیا جاسکتا اگر تمام ایوان کی جانب سے اور اس میں تمام پارٹیوں کی جانب سے تعاون اور مفاہمت کا جذبہ نہ ہوتا۔ آئین سازی کے موقع کے وقت بھی ہم میں تعاون اور سمجھوتے کا یہ جذبہ نہ ہوتا۔ آئین سازی کے موقع کے وقت بھی ہم میں تعاون اور سمجھتے کا یہ جذبہ موجود تھا۔ آئین ہمارے ملک کا بنیادی قانون ہے۔ اس آئین کے بنانے میں ستائیس برس صرف ہوئے اور وہ وقت پاکستان کی تاریخ میں تاریخی اور یادگار وقت تھا جب اس آئین کو تمام پارٹیوں نے قبول کیا اور پاکستان کی قومی اسمبلی نے اسے متفقہ طور پر منظور کرلیا۔ اسی جذبہ کے تحت، ہم نے یہ مشکل فیصلہ بھی کرلیا ہے۔

جناب اسپیکر! کیا معلوم کہ مستقبل میں ہمیں زیادہ مشکل مسائل کا سامنا کرنا پڑے، لیکن میری ناچیز رائے میں جب سے پاکستان وجود میں آیا، یہ مسئلہ سب سے زیادہ مشکل مسئلہ تھا، کل کو اس سے زیادہ پیچیدہ اور مشکل مسائل ہمارے سامنے آسکتے ہیں۔ جن کے بارے میں

کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ لیکن ماضی کو دیکھتے ہوئے اس مسئلے کے تاریخی پہلوؤں پر اچھی طرح غور کرتے ہوئے میں پھر کہوں گا کہ سب سے زیادہ مشکل مسئلہ تھا گھر گھر میں اس کا اثر تھا۔ ہر دیہات میں اس کا اثر تھا اور ہر فرد پر اس کا اثر تھا۔ یہ مسئلہ سنگین سے سنگین تر ہوتا چلا گیا۔ اور وقت کے ساتھ ساتھ ایک خوفناک شکل اختیار کر گیا۔ ہمیں اس مسئلے کو حل کرنا ہی تھا۔ ہمیں تلخ حقائق کا سامنا کرنا ہی تھا۔ ہم اس مسئلے کو ہائیکورٹ یا اسلامی نظریاتی کونسل کے سپرد کر سکتے تھے یا اسلامی، سیکرٹریٹ کے سامنے پیش کیا جاسکتا تھا۔ ظاہر ہے کہ حکومت اور حتیٰ کہ افراد بھی مسائل کو ٹالنا جانتے ہیں اور انہیں جوں کا توں رکھ سکتے ہیں اور حاضرہ صورتحال سے نبٹنے کے لئے معمولی اقدامات کر سکتے ہیں۔ لیکن ہم نے اس مسئلے کو اس انداز سے نبٹانے کی کوشش نہیں کی۔ ہم اس مسئلے کو ہمیشہ کے لئے حل کرنے کا جذبہ رکھتے تھے۔ اس جذبے کے تحت قومی اسمبلی ایک کمیٹی کی صورت میں خفیہ اجلاس کرتی رہی۔ خفیہ اجلاس کرنے کے لئے قومی اسمبلی کی کئی ایک وجوہات تھیں۔ اگر قومی اسمبلی خفیہ اجلاس نہ کرتی تو جناب! کیا آپ سمجھتے ہیں کہ یہ تمام سچی باتیں اور حقائق ہمارے سامنے آسکتے! اور لوگ اس طرح آزادی اور بغیر کسی جھجک کے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کر سکتے؟ اگر ان کو معلوم ہوتا کہ یہاں اخبارات کے نمائندے بیٹھے ہوئے ہیں اور لوگوں تک ان کی باتیں پہنچ رہی ہیں۔ اور ان کی تقاریر اور بیانات کو اخبارات کے ذریعے شائع کر کے ان کا ریکارڈ رکھا جا رہا ہے تو اسمبلی کے ممبر اس اعتماد اور کھلے دل سے اپنے خیالات کا اظہار نہ کر سکتے، جیسا کہ انہوں نے خفیہ اجلاسوں میں کیا۔ ہمیں ان خفیہ اجلاسوں کی کارروائی کا کافی عرصہ تک احترام کرنا چاہیے۔ تاریخ بتاتی ہے کہ وقت گذرنے کے ساتھ کوئی بات بھی خفیہ نہیں رہتی لیکن ان باتوں کے اظہار کا ایک موزوں وقت ہے چونکہ اسمبلی کی کارروائی خفیہ رہی ہے، اور ہم نے اسمبلی کے ہر ممبر کو، اور ان کے ساتھ ان لوگوں کو بھی جو ہمارے سامنے پیش ہوئے یہ یقین دلایا تھا کہ جو کچھ وہ کہہ رہے ہیں اس کو سیاسی، یا کسی اور مقصد کے لئے استعمال نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی ان کے بیانات کو توڑ مروڑ کر پیش کیا جائے گا۔ میرے خیال میں یہ ایوان کے لئے ضروری اور مناسب ہے کہ وہ ان خفیہ اجلاسوں کی کارروائی کو ایک خاص وقت تک ظاہر نہ کریں۔ وقت گزرنے کے ساتھ ہمارے لیے ممکن ہوگا کہ ہم ان

جاسکتا۔لیکن ماضی کو دیکھتے ہوئے اس مسئلے کے تاریخی پہلوؤں پر اچھی طرح غور
ئے میں پھر کہوں گا کہ سب سے زیادہ مشکل مسئلہ تھا گھر گھر میں اس کا اثر تھا۔ ہر
اس کا اثر تھا اور ہر فرد پر اس کا اثر تھا۔ یہ مسئلہ سنگین سے سنگین تر ہوتا چلا گیا۔ اور
ھ ساتھ ایک خوفناک شکل اختیار کر گیا۔ ہمیں اس مسئلے کو حل کرنا ہی تھا۔ ہمیں تخ
ا کرنا ہی تھا۔ ہم اس مسئلے کو ہائیکورٹ یا اسلامی نظریاتی کونسل کے سپرد کر سکتے تھے
ٹریٹ کے سامنے پیش کیا جاسکتا تھا۔ ظاہر ہے کہ حکومت اور حتیٰ کہ افراد بھی
انتے ہیں اور انہیں جوں کا توں رکھ سکتے ہیں اور حاضرہ صورتحال سے نبٹنے کے
امات کر سکتے ہیں۔ لیکن ہم نے اس مسئلے کو اس انداز سے نبٹانے کی کوشش نہیں
لے کو ہمیشہ کے لئے حل کرنے کا جذبہ رکھتے تھے۔ اس جذبے کے تحت قومی اسمبلی
ورت میں خفیہ اجلاس کرتی رہی۔ خفیہ اجلاس کرنے کے لئے قومی اسمبلی کی کئی
ں۔ اگر قومی اسمبلی خفیہ اجلاس نہ کرتی تو جناب! کیا آپ سمجھتے ہیں کہ یہ تمام
ئق ہمارے سامنے آسکتے! اور لوگ اس طرح آزادی اور بغیر کسی جھجک کے
ت کا اظہار کر سکتے؟ اگر ان کو معلوم ہوتا کہ یہاں اخبارات کے نمائندے بیٹھے
وں تک ان کی باتیں پہنچ رہی ہیں۔ اور ان کی تقاریر اور بیانات کو اخبارات کے
کے ان کا ریکارڈ رکھا جا رہا ہے تو اسمبلی کے ممبر اس اعتماد اور کھلے دل سے اپنے
ہ کر سکتے، جیسا کہ انہوں نے خفیہ اجلاسوں میں کیا۔ ہمیں ان خفیہ اجلاسوں کی
رصہ تک احترام کرنا چاہیے۔ تاریخ بتاتی ہے کہ وقت گذرنے کے ساتھ کوئی
رہتی لیکن ان باتوں کے اظہار کا ایک موزوں وقت ہے چونکہ اسمبلی کی
ہے، اور ہم نے اسمبلی کے ہر ممبر کو، اور ان کے ساتھ ان لوگوں کو بھی جو
ں ہوئے یہ یقین دلایا تھا کہ جو کچھ وہ کہہ رہے ہیں اس کو سیاسی، یا کسی اور
عمال نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی ان کے بیانات کو توڑ مروڑ کر پیش کیا جائے گا۔
ا ایوان کے لئے ضروری اور مناسب ہے کہ وہ ان خفیہ اجلاسوں کی کارروائی
تک ظاہر نہ کریں۔ وقت گزرنے کے ساتھ ہمارے لیے ممکن ہوگا کہ ہم ان

خفیہ اجلاسوں کی کارروائی آشکار کر دیں، کیونکہ اس کے ریکارڈ کا ظاہر ہونا بھی ضروری ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ان خفیہ اجلاسوں کے ریکارڈ کو دفن ہی کر دیا جائے، ہرگز نہیں۔ اگر میں یہ کہوں تو یہ ایک غیر حقیقت پسندانہ بات ہوگی۔ میں فقط یہ کہتا ہوں کہ اگر اس مسئلے کے باب کو ختم کرنے کے لئے اور ایک نیا باب کھولنے کے لئے نئی بلندیوں تک پہنچنے کے لئے، آگے بڑھنے کے لئے اور قومی مفاد کو محفوظ رکھنے کے لئے اور پاکستان کے حالات کو معمول پر رکھنے کے لئے اس مسئلہ کی بابت ہی نہیں بلکہ دوسرے مسائل کی بابت بھی، ہمیں ان امور کو خفیہ رکھنا ہوگا۔ میں ایوان پر یہ بات عیاں کر دینا چاہتا ہوں کہ اس مسئلے کے حل کو دوسرے کئی مسائل پر تبادلہ خیال اور بات چیت اور مفاہمت کے لئے نیک شگون سمجھنا چاہیے۔ ہمیں امید رکھنی چاہیے کہ یہ حل ہمارے لیے خوشی کا باعث ہے اور اب ہم آگے بڑھیں گے اور تمام نئے قومی مسائل کو مفاہمت اور سمجھوتے کے جذبے کے تحت طے کریں۔

جناب اسپیکر! میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ اس معاملے کے بارے میں میرے جو احساسات تھے میں انہیں بیان کر چکا ہوں۔ میں ایک بار پھر دہراتا ہوں کہ یہ ایک مذہبی معاملہ ہے، یہ ایک فیصلہ ہے جو ہمارے عقائد سے متعلق ہے اور یہ فیصلہ پورے ایوان کا فیصلہ ہے اور پوری قوم کا فیصلہ ہے۔ یہ فیصلہ عوامی خواہشات کے مطابق ہے۔ میرے خیال میں یہ انسانی طاقت سے باہر تھا کہ یہ ایوان اس سے بہتر کچھ فیصلہ کر سکتا، اور میرے خیال میں یہ بھی ممکن نہیں تھا کہ اس مسئلے کو دوامی طور پر حل کرنے کے لئے موجودہ فیصلے سے کم کوئی اور فیصلہ ہوسکتا تھا۔

کچھ لوگ ایسے بھی ہوسکتے ہیں، جو اس فیصلے سے خوش نہ ہوں۔ ہم یہ توقع بھی نہیں کرسکتے کہ اس مسئلے کے فیصلے سے تمام لوگ خوش ہوسکیں گے جو گزشتہ نوے سال سے حل نہیں ہوسکا۔ اگر یہ مسئلہ آسان ہوتا اور ہر ایک کو خوش رکھنا ممکن ہوتا، تو یہ مسئلہ بہت پہلے حل ہوگیا ہوتا۔ لیکن یہ نہیں ہوسکا۔ ۱۹۵۳ء میں بھی یہ ممکن نہیں ہوسکا۔ وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ یہ مسئلہ ۱۹۵۳ء میں حل ہو چکا تھا۔ وہ لوگ اصل صورت حال کا صحیح تجزیہ نہیں کر سکے۔ میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں اور مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ ایسے لوگ بھی ہیں جو اس فیصلے پر

نہایت ناخوش ہوں گے۔ اب میرے لیے یہ ممکن نہیں کہ میں ان لوگوں کے جذبات کی ترجمانی کروں، لیکن میں یہ کہوں گا کہ یہ ان لوگوں کے طویل المیعاد مفاد کے حق میں ہے کہ یہ مسئلہ حل کرلیا گیا ہے۔ آج یہ لوگ ناخوش ہوں گے ان کو یہ فیصلہ پسند نہ ہوگا۔ ان کو یہ فیصلہ ناگوار ہوگا، لیکن حقیقت پسندی سے کام لیتے ہوئے اور مفروضے کے طور پر اپنے آپ کو ان لوگوں میں شمار کرتے ہوئے میں یہ کہوں گا کہ ان کو بھی اس بات پر خوش ہونا چاہیے کہ اس فیصلے سے یہ مسئلہ حل ہوا اور ان کو آئینی حقوق کی ضمانت حاصل ہوگئی، مجھے یاد ہے کہ جب حزب مخالف سے مولانا شاہ احمد نورانی نے یہ تحریک پیش کی تو انہوں نے ان لوگوں کو مکمل تحفظ دینے کا ذکر کیا تھا جو اس فیصلے سے متاثر ہوں گے۔ ایوان اس یقین دہانی پر قائم ہے۔ یہ ہر پارٹی کا فرض ہے، یہ حکومت کا فرض ہے، حزب مخالف کا فرض ہے اور ہر شہری کا فرض ہے کہ وہ پاکستان کے تمام شہریوں کی یکساں طور پر حفاظت کریں۔ اسلام کی تعلیم رواداری ہے، مسلمان رواداری پر عمل کرتے رہے ہیں۔ اسلام نے فقط رواداری کی تبلیغ ہی نہیں کی بلکہ تمام تاریخ میں اسلامی معاشرے نے رواداری سے کام لیا ہے۔ اسلامی معاشرے نے اس تیرہ و تاریک زمانے میں یہودیوں کے ساتھ بہترین سلوک کیا، جبکہ عیسائیت ان پر یورپ میں ظلم کر رہی تھی اور یہودیوں نے سلطنت عثمانیہ میں آ کر پناہ لی تھی۔ اگر یہودی دوسرے حکمران معاشرے سے بچ کر عربوں اور ترکوں کے اسلامی معاشرے میں پناہ لے سکتے تھے، تو پھر یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہماری مملکت اسلامی مملکت ہے۔ ہم مسلمان ہیں، ہم پاکستانی ہیں اور یہ ہمارا مقدس فرض ہے کہ ہم تمام فرقوں، تمام لوگوں اور پاکستان کے تمام شہریوں کو یکساں طور پر تحفظ دیں۔

جناب اسپیکر صاحب! ان لفاظ کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔ آپ کا شکریہ!

ناخوش ہوں گے۔ اب میرے لیے یہ ممکن نہیں کہ میں ان لوگوں کے جذبات کی
کروں، لیکن میں یہ کہوں گا کہ یہ ان لوگوں کے طویل المیعاد مفاد کے حق میں ہے کہ
ں کرلیا گیا ہے۔ آج یہ لوگ ناخوش ہوں گے ان کو یہ فیصلہ پسند نہ ہوگا۔ ان کو یہ
ار ہوگا، لیکن حقیقت پسندی سے کام لیتے ہوئے اور مفروضے کے طور پر اپنے آپ
ں میں شمار کرتے ہوئے میں یہ کہوں گا کہ ان کو بھی اس بات پر خوش ہونا چاہیے کہ
سے یہ مسئلہ حل ہوا اور ان کو آئینی حقوق کی ضمانت حاصل ہوگئی، مجھے یاد ہے کہ
مخالف سے مولانا شاہ احمد نورانی نے یہ تحریک پیش کی تو انہوں نے ان لوگوں کو
ینے کا ذکر کیا تھا جو اس فیصلے سے متاثر ہوں گے۔ ایوان اس یقین دہانی پر قائم
ارٹی کا فرض ہے، یہ حکومت کا فرض ہے، حزب مخالف کا فرض ہے اور ہر شہری کا
وہ پاکستان کے تمام شہریوں کی یکساں طور پر حفاظت کریں۔ اسلام کی تعلیم
مسلمان رواداری پر عمل کرتے رہے ہیں۔ اسلام نے فقط رواداری کی تبلیغ ہی
تمام تاریخ میں اسلامی معاشرے نے رواداری سے کام لیا ہے۔ اسلامی
اس تیرہ و تاریک زمانے میں یہودیوں کے ساتھ بہترین سلوک کیا، جبکہ
یورپ میں ظلم کر رہی تھی اور یہودیوں نے سلطنت عثمانیہ میں آ کر پناہ لی
ی دوسرے حکمران معاشرے سے بچ کر عربوں اور ترکوں کے اسلامی
اہ لے سکتے تھے، تو پھر یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہماری مملکت اسلامی مملکت
ہیں، ہم پاکستانی ہیں اور یہ ہمارا مقدس فرض ہے کہ ہم تمام فرقوں، تمام
کے تمام شہریوں کو یکساں طور پر تحفظ دیں۔
صاحب! ان لفاظ کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔ آپ کا شکریہ!

قادیانی بدستور غیر مسلم ہیں

حکومت پاکستان کی توثیق (۱۹۸۲ء)

قادیانی فرقہ سے تعلق رکھنے والے افراد کی آئینی حیثیت کے متعلق مختلف حلقوں میں کچھ عرصے سے شبہات کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ ان شبہات کو دور کرنے کی غرض سے صدر مملکت نے گزشتہ ماہ کی بارہویں تاریخ کو ترمیم دستور (استقرار) کا فرمان مجریہ سال ۱۹۸۲ء (صدارتی فرمان نمبر ۸ مجریہ سال ۱۹۸۲ء) جاری کیا تھا۔ جس کی رو سے یہ اعلان کیا گیا ہے اور مزید توثیق کی گئی ہے کہ وفاقی توانین (نظر ثانی واستقرار) آرڈی نینس مجریہ سال ۱۹۸۱ء (نمبر ۲۷ مجریہ سال ۱۹۸۱ء) کے جدول اول میں دستور (ترمیم ثانی) ایکٹ بابت سال ۱۹۷۴ء (نمبر ۴۹ بابت سال ۱۹۷۴ء) کی شمولیت سے ان ترامیم کا جو اس کے تحت اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور ۱۹۷۳ء میں قادنیوں کی حیثیت کے بارے میں عمل میں لائی گئی ہے، تسلسل متاثر ہوا ہے اور نہ ہوگا اور وہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور، ۱۹۷۳ء کے جزو کی حیثیت سے برقرار رہیں گی۔ نیز قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ کے اشخاص کی جو خود کو ''احمدی'' کہتے ہیں) ''غیر مسلم'' کے طور پر حیثیت تبدیل ہوئی ہے اور نہ ہوگی، اور وہ بدستور ''غیر مسلم'' ہیں۔ وضاحتی فرمان کے بعد عام حالات میں اس مسئلے کی نسبت چہ میگوئیوں کا سلسلہ بند ہو جانا چاہیے تھا، مگر باایں ہمہ چند مفاد پرست عناصر حقائق کا رخ موڑ کر اس ضمن میں بے چینی اور بے اطمینانی کی فضا پیدا کرنے میں بدستور کوشاں نظر آتے ہیں۔ ان عناصر کی ریشہ دوانیوں کا مؤثر طریقے سے سدباب کرنے کی خاطر اس مسئلے کی مزید صراحت اور وضاحت ضروری معلوم ہوتی ہے۔

مجلس شوریٰ کے گزشتہ اجلاس میں راجہ محمد ظفر الحق، قائم مقام وزیر قانون و پارلیمانی امور، نے قاری سعید الرحمٰن اور مولانا سمیع الحق، ممبران وفاقی کونسل، کی جانب سے قادیانی کی قانونی حیثیت کے بارے میں پیش کردہ تحاریک التواء کے متعلق مورخہ ۱۲۔ اپریل ۱۹۸۲ء کو ایک مفصل بیان دیا تھا۔

وزیر موصوف نے اس مسئلے کے پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ دستور (ترمیم ثانی) ایکٹ بابت سال ۱۹۷۴ء (نمبر ۴۹ بابت سال ۱۹۷۴ء) کے ذریعے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور، ۱۹۷۳ء، کے آرٹیکل ۲۶۰ میں شق (۳) کا اضافہ کیا گیا اور قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا۔ اس ضمن میں آرٹیکل ۱۰۶ کی شق (۳) میں صوبائی اسمبلیوں میں غیر مسلم نشستوں کی تقسیم کی وضاحت کرتے ہوئے قادیانی فرقہ کے افراد کو غیر مسلم اقلیت کے زمرے میں شامل کیا گیا۔ متذکرہ بالا آئینی حیثیت کو تسلیم کرتے ہوئے موجودہ حکومت نے برسر اقتدار آنے کے بعد عوام کی نمائندگی کے ایکٹ مجریہ سال ۱۹۷۶ء میں دفعہ ۴۷ الف کا اضافہ کیا جس کا تعلق غیر مسلم اقلیتی نشستوں سے ہے۔ اس جدید دفعہ ۴۷ الف میں بھی قادیانی گروپ سے متعلق افراد کو ''غیر مسلموں'' کے زمرے میں شامل کر دیا گیا۔ ظاہر ہے کہ یہ تبدیلی بھی قادیانیوں کی آئینی حیثیت بطور ''غیر مسلم'' اقلیت متعین ہو جانے کی بناء پر معرض وجود میں آئی۔ اسی طرح ایوان ہائے پارلیمان و صوبائی اسمبلیوں کے (انتخابات) کے فرمان مجریہ سال ۱۹۷۷ء (فرمان صدر بعد از اعلان نمبر ۵ مجریہ سال ۱۹۷۷ء) میں بھی بذریعہ فرمان نمبر ۱۷ مجریہ سال ۱۹۷۸ء ترمیم کر کے قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات کے سلسلے میں اہلیت اور نا اہلیت کے متعلق ''مسلم'' اور ''غیر مسلم'' کے الگ الگ زمرے طے کر دیئے گئے۔ جس کے نتیجے میں کوئی شخص اس وقت تک کسی اسمبلی کے انتخابات کے لئے اہل قرار نہیں پا سکتا جب تک کہ اس کا نام ''مسلمانوں'' یا ''غیر مسلموں'' کی نشستوں سے متعلق جداگانہ انتخابی فہرستوں میں سے کسی ایک میں درج نہ ہو۔

بعد ازاں فرمان عارضی دستور مجریہ سال ۱۹۸۱ء جاری کرتے وقت بھی قادیانیوں کی متذکرہ بالا حیثیت بطور غیر مسلم برقرار رکھی گئی۔ چنانچہ فرمان عارضی دستور کے آرٹیکل ۲ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور، ۱۹۷۳ء جو فی الحال معطل ہے، کے کچھ آرٹیکل کو فرمان عارضی دستور کا حصہ بناتے وقت آرٹیکل ۲۶۰ کو بھی شامل کیا گیا۔ اس واضح قانونی پوزیشن کے باوجود کچھ حلقوں میں قادیانیوں کی آئینی و قانونی حیثیت کے متعلق شک کا اظہار کیا گیا، جسے دور کرنے کے لئے فرمان عارضی طور دستور مجریہ سال ۱۹۸۱ء میں آرٹیکل

نے اس مسئلے کے پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ دستور (ترمیم
ال ۱۹۷۴ء (نمبر ۴۹ بابت سال ۱۹۷۴ء) کے ذریعے اسلامی جمہوریہ
۱۹۷ء، کے آرٹیکل ۲۶۰ میں شق (۳) کا اضافہ کیا گیا اور قادیانیوں کو
ضمن میں آرٹیکل ۱۰۶ کی شق (۳) میں صوبائی اسمبلیوں میں غیر مسلم
ضاحت کرتے ہوئے قادیانی فرقہ کے افراد کو غیر مسلم اقلیت کے
یا۔ متذکرہ بالا آئینی حیثیت کو تسلیم کرتے ہوئے موجودہ حکومت نے
عوام کی نمائندگی کے ایکٹ مجریہ سال ۱۹۷۶ء میں دفعہ ۴۷ الف کا
ر مسلم اقلیتی نشستوں سے ہے۔ اس جدید دفعہ ۴۷ الف میں بھی
افراد کو ''غیر مسلموں'' کے زمرے میں شامل کر دیا گیا۔ ظاہر ہے کہ
آئینی حیثیت بطور ''غیر مسلم'' اقلیت متعین ہو جانے کی بناء پر معرض
یوان ہائے پارلیمان وصوبائی اسمبلیوں کے (انتخابات) کے فرمان
ن صدر بعد از اعلان نمبر ۵ مجریہ سال ۱۹۷۷ء) میں بھی بذریعہ
۱۹۷ء ترمیم کر کے قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات کے
کے متعلق ''مسلم'' اور ''غیر مسلم'' کے الگ الگ زمرے طے کر
میں کوئی شخص اس وقت تک کسی اسمبلی کے انتخابات کے لئے اہل
اس کا نام ''مسلمانوں'' یا ''غیر مسلموں'' کی نشستوں سے متعلق
سے کسی ایک میں درج نہ ہو۔

دستور مجریہ سال ۱۹۸۱ء جاری کرتے وقت بھی قادیانیوں کی
سلم برقرار رکھی گئی۔ چنانچہ فرمان عارضی دستور کے آرٹیکل ۲
کے دستور، ۱۹۷۳ء جو فی الحال معطل ہے، کے کچھ آرٹیکل کو
تے وقت آرٹیکل ۲۶۰ کو بھی شامل کیا گیا۔ اس واضح قانونی
میں قادیانیوں کی آئینی وقانونی حیثیت کے متعلق شک کا
ے لئے فرمان عارضی طور دستور مجریہ سال ۱۹۸۱ء میں آرٹیکل

نمبر ۱۔ الف کا اضافہ کیا گیا جس کی رو سے یہ قرار پایا کہ ۱۹۷۳ء کے دستور اور مذکورہ نیز تمام وضع شدہ قوانین اور دیگر قانونی دستاویزات میں مسلم اور غیر مسلم سے مراد وہی لی جائے گی جس کا ذکر فرمان عارضی دستور مجریہ سال ۱۹۸۱ء کے حوالے سے ترمیم دستور (استقرار) کے فرمان مجریہ سال ۱۹۸۲ء میں ہے۔ فرمان عارضی دستور مجریہ ۱۹۸۱ء سال کے آرٹیکل ۱۔ الف میں مسلم اور غیر مسلم کی تعریف کرتے ہوئے قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ کے اشخاص کو (جو خود کو ''احمدی کہتے ہیں) غیر مسلموں کے زمرے میں شامل کیا گیا۔

وزیر موصوف نے وفاقی قوانین (نظر ثانی و استقرار) آرڈی نینس مجریہ سال (۱۹۸۱ء) کے جدول میں دستور (ترمیم ثانی) ایکٹ بابت سال ۱۹۷۴ء (نمبر ۴۹ بابت سال ۱۹۷۴ء) کی شمولیت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ عام طے شدہ مروجہ طریقہ کار کے مطابق وزارت قانون وقتاً فوقتاً ایک تنسیخی اور ترمیمی قانون کا نفاذ کرواتی ہے۔ جس کے ذریعے ان قوانین کو، جن سے مروجہ قوانین میں ترمیم کی گئی ہو اور جو اپنا مقصد حاصل کر چکے ہوں، منسوخ کر دیا جاتا ہے۔ چنانچہ اسی مروجہ طریقہ کار کے پیش نظر متذکرہ بالا وفاقی قوانین (نظر ثانی واستقرار) آرڈی نینس مجریہ سال ۱۹۸۱ء جاری کیا گیا۔ اس ضمن میں وزیر موصوف نے قانون عبارات عامہ بابت سال ۱۸۹۷ء کی دفعہ ۲۔ الف کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ ہر وہ ترمیم جو کسی ترمیمی قانون کے ذریعے کسی دیگر قانون میں عمل میں لائی گئی ہو، ترمیمی قانون کی تنسیخ کے باوجود مؤثر رہتی ہے۔ بشرطیکہ ترمیمی قانون کی تنسیخ کے وقت وہ باقاعدہ طور پر نافذ العمل ہو۔ اس سے یہ بات واضح اور عیاں ہے کہ ترمیم کرنے والے قانون کی تنسیخ کے باوجود اس کے ذریعے معرض وجود میں آنے والی ترمیم زندہ اور مؤثر رہتی ہے اور ترمیمی قانون کا عدم اور وجود ایسی ترمیم کی بقا کے لیے یکساں ہے۔ اس لیے یہ کہنا قطعاً بجا نہ ہوگا کہ ترمیم اسی صورت میں باقی رہے گی جبکہ متعلقہ ترمیمی قانون کا وجود باقی رہے گا۔ ترمیمی قانون منسوخ کر دیا جائے یا موجود رہے، ترمیم بہرحال نافذ العلم رہتی ہے۔ چنانچہ دستور (ترمیم ثانی) ایکٹ بابت سال ۱۹۷۴ء کی وفاقی قوانین (نظر ثانی واستقرار) آرڈی نینس مجریہ سال ۱۹۸۱ء کی جدول اول میں شمولیت سے مذکورہ ترمیمی قانون کے ذریعہ سے کی جانے والی

ترامیم پر کوئی اثر نہیں پڑتا اور وہ بدستور قائم اور رائج ہیں۔ ان سب امور کے باوصف اس مسئلہ کو پھر سیاسی رنگ دینے اور ابہام پیدا کرنے کی ناجائز کوشش جاری رہی۔ لہٰذا جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے ''ان مقامات سے بھی بچنا چاہیے جہاں تہمت لگنے کا اندیشہ پایا جائے۔'' مذکورہ بالا شک وابہام کو دور کرنے کے لئے حکومت نے مزید قدم اٹھایا اور صدر مملکت نے ایک انتہائی واضح اور مکمل فرمان جاری کیا جو کہ صدارتی فرمان نمبر ۸ مجریہ سال ۱۹۸۲ء کے نام سے موسوم ہے۔ اس کا متن حسب ذیل ہے۔

چونکہ دستور (ترمیم ثانی) ایکٹ بابت سال ۱۹۷۴ء (نمبر ۴۹ بابت سال ۱۹۷۴ء کے ذریعے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور، ۱۹۷۳ء میں ترامیم کی گئی تھیں تاکہ صوبائی اسمبلیوں میں نمائندگی کی غرض سے قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ کے اشخاص (جو خود کو ''احمدی'' کہتے ہیں) غیر مسلموں میں شامل کیا جائے اور تاکہ یہ قرار دیا جائے کہ کوئی شخص جو خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر مکمل اور غیر مشروط طور پر ایمان نہ رکھتا ہو یا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس لفظ کے کسی بھی مفہوم یا کسی بھی تشریح کے لحاظ سے پیغمبر ہونے کا دعویدار ہو، یا ایسے دعویدار کو پیغمبر یا مذہبی مصلح مانتا ہو، دستور یا قانون کی اغراض کے لئے مسلمان نہیں ہے۔

اور چونکہ فرمان صدر نمبر ۱۷ مجریہ سال ۱۹۷۸ء کے ذریعے منجملہ اور چیزوں کے قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں میں غیر مسلم بشمول قادیانی گروپ اور لاہوری گروپ کے اشخاص کی (جو خود کو ''احمدی'' کہتے ہیں) مناسب نمائندگی کے لئے حکم وضع کیا گیا تھا۔

اور چونکہ فرمان عارضی دستور، ۱۹۸۱ء (فرمان سی۔ ایم۔ ایل۔ اے نمبر ۱ مجریہ سال ۱۹۸۱ء) نے مذکورہ بالا دستور کے ایسے احکام کو جو متعلقہ تھے اپنا جز قرار دیا تھا۔

اور چونکہ مذکورہ بالا فرمان میں واضح طور پر لفظ ''مسلم'' کی تعریف کی گئی ہے جس سے ایسا شخص مراد ہے جو وحدت وتوحید قادر مطلق اللہ تبارک وتعالیٰ، خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر مکمل اور غیر مشروط طور پر ایمان رکھتا ہو، پیغمبر یا مذہبی مصلح کے طور پر کسی ایسے شخص پر نہ ایمان رکھتا ہو نہ اسے مانتا ہو جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس لفظ کے کسی بھی مفہوم یا کسی بھی تشریح کے لحاظ سے پیغمبر ہونے کا دعویٰ کیا ہو یا جو

ستور قائم اور رائج ہیں۔ان سب امور کے باوصف اس مسئلہ
م پیدا کرنے کی ناجائز کوشش جاری رہی۔لہٰذا جیسا کہ
امات سے بھی بچنا چاہیے جہاں تہمت لگنے کا اندیشہ پایا
کو دور کرنے کے لئے حکومت نے مزید قدم اٹھایا اور صدر
لعمل فرمان جاری کیا جو کہ صدارتی فرمان نمبر ۸ مجریہ سال
س کا متن حسب ذیل ہے۔
یکٹ بابت سال ۱۹۷۴ء (نمبر ۴۹ بابت سال ۱۹۷۴ء کے
ے دستور، ۱۹۷۳ء میں ترامیم کی گئی تھیں تاکہ صوبائی اسمبلیوں
روپ یا لاہوری گروپ کے اشخاص (جو خود کو "احمدی" کہتے
ئے اور تاکہ یہ قرار دیا جائے کہ کوئی شخص جو خاتم النبیین حضرت
مل اور غیر مشروط طور پر ایمان نہ رکھتا ہو یا حضرت محمد صلی اللہ
مفہوم یا کسی بھی تشریح کے لحاظ سے پیغمبر ہونے کا دعویدار ہو،
تا ہو، دستور یا قانون کی اغراض کے لئے مسلمان نہیں ہے۔
مجریہ سال ۱۹۷۸ء کے ذریعے منجملہ اور چیزوں کے قومی
سلم بشمول قادیانی گروپ اور لاہوری گروپ کے اشخاص
مناسب نمائندگی کے لئے حکم وضع کیا گیا تھا۔
ر، ۱۹۸۱ء (فرمان سی۔ایم۔ایل۔اے نمبر ۱ مجریہ سال
یسے احکام کو جو متعلقہ تھے اپنا جز قرار دیا تھا۔
ں واضح طور پر لفظ "مسلم" کی تعریف کی گئی ہے جس سے
قادر مطلق اللہ تبارک وتعالیٰ، خاتم النبیین حضرت محمد صلی
غیر مشروط طور پر ایمان رکھتا ہو، پیغمبر یا مذہبی مصلح کے طور
نہ اسے مانتا ہو جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
ا بھی تشریح کے لحاظ سے پیغمبر ہونے کا دعویٰ کیا ہو یا جو

دعویٰ کرے اور لفظ "غیر مسلم" سے کوئی ایسا شخص مراد ہے جو مسلم نہ ہو جس میں عیسائی، ہندو، سکھ، بدھ یا پارسی فرقہ سے تعلق رکھنے والا شخص، قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ کا کوئی شخص (جو خود کو "احمدی" یا کسی اور نام سے مرسوم کرتے ہیں) یا کوئی بہائی اور جدولی ذاتوں میں سے کسی ایک سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص شامل ہے۔

اور چونکہ مذکورہ بالا دستور (ترمیم ثانی) ایکٹ بابت سال ۱۹۷۴ء نے دستور میں مذکورہ بالا ترامیم شامل کرنے کا اپنا مقصد حاصل کر لیا تھا۔

اور چونکہ وفاقی قوانین (نظر ثانی واستقرار) آرڈی نینس مجریہ سال ۱۹۸۱ء (نمبر ۲۷ مجریہ سال ۱۹۸۱ء) مسلمہ طریقہ کار کے مطابق اور مجموعہ قوانین سے ایسے قوانین کو بشمول مذکورہ بالا ایکٹ نکال دینے کے مقصد سے جاری کیا گیا تھا، جو اپنے مقصد حاصل کر چکے تھے۔

اور چونکہ جیسا کہ مذکورہ بالا آرڈی نینس میں واضح طور پر قرار دیا گیا ہے، مذکورہ بالا دستور یا دیگر قوانین کے متن میں جو ترامیم مذکورہ بالا ایکٹ یا دیگر ترمیمی قوانین کے ذریعے کی گئی ہیں مذکورہ بالا آرڈی نینس کے اجراء سے متاثر نہیں ہوئی ہیں۔

لہٰذا اب ۵۔جولائی ۱۹۷۷ء کے اعلان کے بموجب اور اس سلسلے میں اسے مجاز کرنے والے تمام اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے صدر اور چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر نے قانونی صورت حال کے استقرار اور اس کی مزید توثیق کے لئے حسب ذیل فرمان جاری کیا ہے۔

ا۔مختصر عنوان اور آغاز نفاذ

(ا)...... یہ فرمان ترمیم دستور (استقرار) کا فرمان مجریہ سال ۱۹۸۲ء کے نام سے موسوم ہوگا۔(۲)...... یہ فی الفور نافذ العمل ہوگا۔

۲۔استقرار

بذریعہ ہذا اعلان کیا جاتا ہے اور مزید توثیق کی جاتی ہے کہ وفاقی قوانین (نظر ثانی و استقرار) آرڈی نینس مجریہ سال ۱۹۸۱ء (نمبر ۲۷ مجریہ سال ۱۹۸۱ء) کی جدول اول میں دستور (ترمیم ثانی) ایکٹ بابت سال ۱۹۷۴ء (نمبر ۴۹ بابت سال ۱۹۷۴ء) کی شمولیت سے جس کی رو

سے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور ۱۹۷۳ء میں مذکورہ بالا ترامیم شامل کی گئی تھیں۔

(الف)...... مذکورہ بالا ترامیم کا تسلسل متاثر نہیں ہوا ہے اور نہ ہوگا جو مذکورہ بالا دستور کے جزو کی حیثیت سے برقرار ہیں یا

(ب)...... قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ کے اشخاص کی (جو خود کو ''احمدی'' کہتے ہیں) غیر مسلم کے طور پر حیثیت تبدیل نہیں ہوئی ہے اور نہ ہوگی اور وہ بدستور غیر مسلم ہیں)

متذکرہ بالا متن سے ظاہر ہے کہ قادیانیوں کی آئینی وقانونی حیثیت بطور غیر مسلم قطعی طور پر مسلمہ پر قائم ہے۔ کچھ حلقوں نے اس اندیشہ کا اظہار کیا ہے کہ متذکرہ بالا صدارتی فرمان اور فرمان عارضی دستور مجریہ سال ۱۹۸۱ء چونکہ عارضی قانونی اقدامات ہیں، لہٰذا ان کے منسوخ ہو جانے پر مسلم اور غیر مسلم کی تعریف جو فرمان عارضی دستور کے آرٹیکل نمبر ا۔الف میں بیان کی گئی ہے، وہ بھی ختم ہو جائے گی اور چونکہ دستور (ترمیم ثانی) ایکٹ بابت سال ۱۹۷۴ء (نمبر ۴۹ بابت سال ۱۹۷۴ء) جس کی رو سے ۱۹۷۳ء کے دستور میں ترامیم کر کے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا تھا، وفاقی قوانین (نظر ثانی واستقرار) آرڈی نینس مجریہ سال ۱۹۸۱ء کے ذریعے منسوخ ہو چکا ہے۔ اس لئے دستور کے بحال ہونے پر قادیانیوں کی قانونی وآئینی حیثیت اسی طرح ہوگی جیسی کہ دستور (ترامیم ثانی) ایکٹ بابت سال ۱۹۷۴ء کے نفاذ سے پیشتر تھی۔

جیسا کہ مفصل بیان کیا جاتا ہے، دستور (ترامیم ثانی) ایکٹ سال ۱۹۷۴ء کی رو سے جو ترامیم ۱۹۷۳ء کے دستور کے آرٹیکل ۲۶۰ و آرٹیکل ۱۰۶ میں لائی گئی تھیں وہ بدستور قائم اور نافذ ہیں۔

شائع کردہ: وزارتِ اطلاعات ونشریات، محکمہ فلم ومطبوعات، اسلام آباد، ۱۸ مئی ۱۹۸۲ء

۱۹ء میں مذکورہ بالاترامیم شامل کی گئی تھیں۔
سلسل متاثر نہیں ہوا ہے اور نہ ہوگا جو مذکورہ بالا

گروپ کے اشخاص کی (جو خود کو ''احمدی'' کہتے
ہوئی ہے اور نہ ہوگی اور وہ بدستور غیر مسلم ہیں)
وں کی آئینی وقانونی حیثیت بطور غیر مسلم قطعی طور
شہ کا اظہار کیا ہے کہ متذکرہ بالا صدارتی فرمان اور
رضی قانونی اقدامات ہیں، لہٰذا ان کے منسوخ ہو
رضی دستور کے آرٹیکل نمبر ا۔الف میں بیان کی گئی
م ثانی) ایکٹ بابت سال ۱۹۷۴ء (نمبر ۴۹ بابت
ر میں ترامیم کرکے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا
نینس مجریہ سال ۱۹۸۱ء کے ذریعے منسوخ ہو چکا
ں کی قانونی وآئینی حیثیت اسی طرح ہوگی جیسی
ء کے نفاذ سے پیشتر تھی۔
امیم ثانی) ایکٹ سال ۱۹۷۴ء کی رو سے جو ترامیم
لائی گئی تھیں وہ بدستور قائم اور نافذ ہیں۔
محکمہ فلم ومطبوعات، اسلام آباد، ۱۸ مئی ۱۹۸۲ء

1973ء کے آئین کی روشنی میں
لاہور ہائیکورٹ کا فیصلہ

جس کی رو سے قادیانی اپنے مذہب کو اسلام ظاہر نہیں کر سکتے۔
عزت مآب جناب جسٹس گل محمد خاں لاہور ہائیکورٹ لاہور
''عبوری آئینی حکم مجریہ ۱۹۸۱ء میں صاف طور پر لکھا ہے کہ ''احمدی'' غیر مسلم ہیں۔سائلان نے مذہب کے کالم میں اسلام لکھ کر آئینی دفعات کی صریح خلاف ورزی کی ہے۔انہیں اپنے جواب کی تصحیح کا ایک موقع دیا گیا مگر ان کے انکار نے ان کے خلاف مزید جواز پیدا کیا۔اگر یونیورسٹی ان حالات میں خاموش رہتی تو آئین کی خلاف ورزی میں حصہ دار بنتی۔سائلان نے اپنے کردار سے یونیورسٹی کو یہ اختیار دیا کہ ایسی درخواست مسترد کر دی جائے جو بادی النظر میں آئین کی خلاف ورزی کر رہی تھی اور آئینی دفعات کا مضحکہ اڑانے کے مترادف تھی۔ سائلان کی اس کارروائی سے ڈسپلن کی خلاف ورزی بھی ہوئی''۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نفیس نامی وغیرہ قادیانی طلبہ نے پنجاب یونیورسٹی لاہور کے داخلہ فارم کے مذہب کے خانہ میں اپنے آپ کو ’’احمدی مسلمان‘‘ لکھا۔ یونیورسٹی کی داخلہ کمیٹی نے قادیانی طلباء کو کہا کہ آئین کے اعتبار سے قادیانی غیر مسلم ہیں‘ لہٰذا آپ درستگی کریں۔ قادیانی طلباء نے ایسا کرنے سے اور یونیورسٹی حکام نے داخلہ سے انکار کر دیا۔

مبشر لطیف قادیانی وکیل کے ذریعہ قادیانی طلباء نے عدالت عالیہ لاہور میں رٹ دائر کر دی۔ عزت مآب جسٹس گل محمد خان نے سماعت کے بعد قرار دیا کہ ’’(سائلان کو) آئین کے مطابق جواب دینا لازم تھا۔ انہیں امید نہیں کرنی چاہئے تھی کہ حکام ان کے غیر آئینی جوابات میں ان کا ہاتھ بٹائیں گے‘‘۔ رٹ خارج کر دی گئی اور لازم قرار دیا گیا کہ ’’قادیانی از روئے قانون اپنے کو مسلمان ظاہر نہیں کر سکتے‘‘۔

جسٹس گل محمد خان ہائیکورٹ کے جج کے عہدہ سے ترقی پا کر بعد میں وفاقی شرعی عدالت کے چیف جسٹس کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد اسلامی اقدار کے تحفظ اور اسلامی نظام کے عملی نفاذ کے لئے عمر بھر کوشاں رہے۔ حال ہی میں ان کا وصال ہوا ہے۔ حق تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائیں۔ ان کا دو صحافتی فیصلہ شائع کرنے کی سعادت حاصل ہونے پر رب کریم کے حضور شکر گزار ہیں۔

والسلام

عزیز الرحمٰن جالندھری

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

ملتان پاکستان ۱۲۴ اکتوبر ۱۹۹۳ء

لاہور ہائی کورٹ۔ لاہور

ـــمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پنجاب یونیورسٹی لاہور کے داخلہ فارم کے مذہب
سلمان'' لکھا۔ یونیورسٹی کی داخلہ کمیٹی نے قادیانی
ے قادیانی غیر مسلم ہیں' لہٰذا آپ درستگی کریں۔
ور یونیورسٹی حکام نے داخلہ سے انکار کر دیا۔
یعہ قادیانی طلباء نے عدالت عالیہ لاہور میں رٹ دائر
ان نے سماعت کے بعد قرار دیا کہ ''(سائلان کو)
انہیں امید نہیں کرنی چاہئے تھی کہ حکام ان کے غیر
گے''۔ رٹ خارج کر دی گئی اور لازم قرار دیا گیا کہ
ن ظاہر نہیں کر سکتے''۔
ے جج کے عہدہ سے ترقی پا کر بعد میں وفاقی شرعی
ریٹائر ہوئے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد اسلامی اقدار
لئے عمر بھر کوشاں رہے۔ حال ہی میں ان کا وصال
ں۔ ان کا دو صحافتی فیصلہ شائع کرنے کی سعادت
رہیں۔

والسلام

عزیز الرحمٰن جالندھری
دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
ملتان پاکستان ۲۴ اکتوبر ۱۹۹۳ء
لاہور ہائی کورٹ۔ لاہور

نفیس احمد وغیرہ بنام پنجاب یونیورسٹی
حاضر مبشر لطیف احمد ایڈووکیٹ
حاجی اظہار الحق ایڈووکیٹ
جسٹس گل محمد خان

۵۔ عبوری آئینی حکم کی دفعہ کے مطابق آئین کی دفعات ۲۰ اور ۲۲ کو نہیں اپنایا گیا۔ لہٰذا مندرجہ بالا موقف میں کوئی قوت نہیں ہے۔ مزید برآں یہ بھی عیاں ہے کہ عبوری آئینی حکم مجریہ ۱۹۸۱ میں صاف طور پر لکھا ہے کہ ''احمدی'' غیر مسلم ہیں۔ سائلان نے مذہب کے کالم میں اسلام لکھ کر آئینی دفعات کی صریح خلاف ورزی کی ہے۔ انہیں اپنے جواب کی تصحیح کا ایک موقع دیا گیا مگر ان کے انکار نے ان کے خلاف مزید جواز پیدا کیا۔ اگر یونیورسٹی ان حالات میں خاموش رہتی تو آئین کی خلاف ورزی میں حصہ دار بنتی۔ سائلان کے اپنے کردار نے یونیورسٹی کو یہ اختیار دیا کہ ایسی درخواست مسترد کر دی جاوے جو بادی النظر میں آئین کی خلاف ورزی کر رہی تھی اور آئینی دفعات کا مضحکہ اڑانے کے مترادف تھی۔ سائلان کی اس کارروائی سے ڈسپلن کی خلاف ورزی بھی ہوئی۔ اس طرح سائلان کے اپنے کردار کی بنا پر بھی' میں یونیورسٹی کے حکم میں تبدیلی کو قرین انصاف نہیں گردانتا۔

۶۔ بعد ازاں فاضل وکیل نے یہ موقف بھی اختیار کیا کہ مذہب کے بارے میں معلومات حاصل کرنا صریحاً غیر مناسب ہے۔ چونکہ یہ قابلیت کا کھلا مقابلہ ہے اور داخلہ کی کارروائی پر اس کا چنداں اثر نہیں ہوتا۔ ان کے مطابق درخواست فارم کے اخیر میں منسلک ''عمومی ہدایات'' کے پیرا نمبر ۶ کی رو سے مذہب کو زیر بحث ہی نہیں لایا جا سکتا۔

۷۔ یہ ضروری نہیں کہ مذہب کے بارے میں استفسار کے پس پردہ عقلی وجوہ پر بحث ہو۔ یقیناً کوئی معقول مقصد موجود ہے۔ بہر حال سائلان سے مذہب کے بارے میں استفسار کیا گیا اور آئین کے مطابق جواب دینا ان پر لازم تھا۔ انہیں امید نہیں کرنی چاہئے کہ حکام ان کے غیر آئینی جوابات میں ان کے ہاتھ بٹائیں گے۔ مزید برآں انہیں داخلے

سے انکار اس لئے نہیں کیا گیا کہ وہ کسی مخصوص فرقہ یا مذہب سے متعلق ہیں۔

دراصل ان کے فارم درخواست اس بنا پر مسترد کئے کہ انہوں نے ایک غیر آئینی موقف اختیار کیا

۸۔ براں بریں عدالت اسے معاف نہیں کر سکتی کہ سائلان نے یونیورسٹی اور عدالت کو ایک ایسے نازک مسئلے میں ملوث کرنے کی سعی کی۔ ان پر لازم ہے کہ جب تک یہ شق موجود ہے وہ آئین کے مطابق عمل کریں۔ مندرجہ بالا امور کی روشنی میں مجھے اس رٹ درخواست میں کوئی خوبی معلوم نہیں ہوتی۔ لہٰذا اسے فوری طور پر خارج کیا جاتا ہے۔

دستخط مسٹر گل محمد خان ' جج لاہور ہائیکورٹ (ترجمہ: اظہار الحق ایڈووکیٹ)

2- لاہور ہائیکورٹ کا یادگار فیصلہ

''کوئی قادیانی مسلم اکثریت والے گاؤں کا نمبردار نہیں ہوسکتا''۔

عزت مآب جناب جسٹس میاں محبوب احمد صاحب لاہور ہائیکورٹ لاہور

''کوئی قادیانی مسلم اکثریت والے گاؤں کا نمبردار نہیں ہوسکتا''۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

فیصل آباد (لائل پور) کے ایک گاؤں کی نمبرداری کی سیٹ خالی ہونے پر دیگر امیدواروں کے علاوہ قادیانی بھی نمبرداری کے لئے آئے۔ معاملہ اسسٹنٹ کمشنر کے سپرد ہوا انہوں نے جانچ پڑتال کے بعد مسلمان کو نمبرداری تفویض کر دی۔ ان دنوں فیصل آباد سرگودھا ڈویژن میں شامل تھا۔ قادیانی گروہ نے سرگودھا کمشنر کے ہاں اپیل دائر کی' جو خارج کر دی گئی۔ انہوں نے ریونیو بورڈ میں اور وہاں سے مسترد ہونے پر عدالت عالیہ لاہور میں رٹ دائر کر دی۔ لاہور ہائی کورٹ کے جسٹس میاں محبوب احمد نے کیس کی سماعت کی اور قادیانی موقف کو کمزور قرار دے کر رٹ خارج کر دی۔ عزت مآب میاں محبوب احمد صاحب اس وقت لاہور ہائیکورٹ کے چیف جسٹس ہیں۔ حق تعالیٰ ان کی عزتوں میں برکت نصیب فرمائیں۔ یہ فیصلہ بھی کتاب میں شامل کرنے پر خوشی ہے۔ اللہ رب العزت ہم سب کو اپنی مرضیات پر عمل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائیں۔

والسلام عزیز الرحمٰن جالندھری دفتر مرکزی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان پاکستان ۲۴ اکتوبر ۱۹۹۳ء

لئے نہیں کیا گیا کہ وہ کسی مخصوص فرقہ یا مذہب سے متعلق ہیں۔
کے فارم درخواست اس بنا پر مسترد کئے کہ انہوں نے ایک غیر آئینی موقف اختیار کیا۔
بریں عدالت اسے معاف نہیں کرسکتی کہ سائلان نے یونیورسٹی اور عدالت
ک مسئلے میں ملوث کرنے کی سعی کی۔ ان پر لازم ہے کہ جب تک یہ شق
ئین کے مطابق عمل کریں۔ مندرجہ بالا امور کی روشنی میں مجھے اس رٹ
ئی خوبی معلوم نہیں ہوتی۔ لہٰذا اسے فوری طور پر خارج کیا جاتا ہے۔

مسٹر گل محمد خان ، جج لاہور ہائیکورٹ (ترجمہ: اظہار الحق ایڈووکیٹ)

2- لاہور ہائیکورٹ کا یادگار فیصلہ

یانی مسلم اکثریت والے گاؤں کا نمبردار نہیں ہوسکتا''۔
جناب جسٹس میاں محبوب احمد صاحب لاہور ہائیکورٹ لاہور
نی مسلم اکثریت والے گاؤں کا نمبردار نہیں ہوسکتا''۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لائل پور) کے ایک گاؤں کی نمبرداری کی سیٹ خالی ہونے پر دیگر
وہ قادیانی بھی نمبرداری کے لئے آئے۔ معاملہ اسسٹنٹ کمشنر کے سپرد
پڑتال کے بعد مسلمان کو نمبرداری تفویض کردی۔ ان دنوں فیصل آباد
شامل تھا۔ قادیانی گروہ نے سرگودھا کمشنر کے ہاں اپیل دائر کی' جو
ہوں نے ریونیو بورڈ میں اور وہاں سے مسترد ہونے پر عدالت عالیہ
دی۔ لاہور ہائی کورٹ کے جسٹس میاں محبوب احمد نے کیس کی سماعت
کو کمزور قرار دے کر رٹ خارج کردی۔ عزت مآب میاں محبوب احمد
ہور ہائیکورٹ کے چیف جسٹس ہیں۔ حق تعالیٰ ان کی عزتوں میں
۔ یہ فیصلہ بھی کتاب میں شامل کرنے پر خوشی ہے۔ اللہ رب العزت
پر عمل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائیں۔

ن جالندھری دفتر مرکزی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان پاکستان ۲۴ اکتوبر ۱۹۹۳ء

عدالت کا حکم

اس رٹ پٹیشن کے ذریعے جو عبوری دستور کے حکم مجریہ ۱۹۸۱ء پڑھے بشمول قوانین کے (مسلسل نفاذ) کے حکم مجریہ ۱۹۷۷ء کے تحت دائر کی گئی ہے۔

معاملات کی نوعیت کے پیش نظر جانشین نمبردار کی سلیکشن یا چناؤ کا کام محکمہ مال کے افسران پر چھوڑ دینا چاہئے جو اپنے تجربے' تربیت اور علاقائی امور کے بارے میں معلومات کی بنا پر مناسب انتخاب کرنے کی بہتر پوزیشن میں ہوتے ہیں۔ پس نمبردار کی تقرری کا مسئلہ ایسا نہیں کہ اس کے تعین کے لئے اس عدالت کے آئینی اختیار سماعت سے مدد لی جائے۔

گذشتہ بحث کے پیش نظر مجھے اس رٹ پٹیشن میں کوئی میرٹ دکھائی نہیں دیتا۔ چنانچہ اسے خارج کیا جاتا ہے۔ (درخواست خارج کردی گئی) (سی۔ایل۔سی ۱۹۸۲' صفحہ ۳۵۷)

قادیانیت میری نظر میں

''عقیدۂ ختم نبوت' اسلامی ایمانیات کا بنیادی حصہ ہی نہیں' تاریخ وتمدن انسانیت کا نقطۂ کمال بھی ہے۔ جب تک انسانی عقل وشعور نے ارتقاء کی منزلیں سر نہیں کی تھیں' انسانی معاشرہ عالمگیر بنیادوں پر استوار نہیں ہوا تھا۔ ہر سو جہالت کی گھپ اندھیری رات تھی' جسے اجالنے کے لئے مختلف ادوار میں وحی کے چراغ جلتے رہے۔ نبوت کے ستارے ابھرتے رہے اور رسالت کے قمر طلوع ہوتے رہے۔ ان کی روشنی چمکی اور خوب چمکی' مگر ضلالت کی شب تار اس وقت تک سحر نہ ہوئی' جب تک نبوت کے آفتاب جہاں تاب ''سراج منیر'' نے طلوع اجلال نہ فرمایا۔ ان کے ظہور قدسی سے سارے اندھیرے چھٹ گئے اور رب کائنات نے اعلان فرما دیا کہ اس آفتاب نبوت کی روشنی سارے جہانوں میں رحمت بن کر پھیلے گی۔ ان کی نبوت کسی قریۂ کوچہ یا سال وصدی تک محدود نہیں' بلکہ تمام انسانیت' تمام زمانوں کے لئے اب انہی کے در اقدس سے اخذ فیض کرے گی۔ اس پیغمبر کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کہا جانا اس بات کی دلیل ہے کہ اب انسانی تہذیب عالمگیر وحدت کی طرف بڑھے گی اور انسانی شعور اپنے کمال کو پہنچے گا۔

سراج منیر کے طلوع کے بعد بھی اگر کوئی سمجھتا ہے کہ کسی چراغ یا ستارے کی ضرورت ہے تو اسے اپنی عقل کا علاج کرانا چاہئے اور اگر حضور ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد بھی کوئی کسی اور نبی کی ضرورت محسوس کرتا ہے تو اس کا خرمن ایمان یقیناً جل کر خاکستر ہو چکا ہے۔

ہر شخص اور ہر اس شخص کے متبعین، جنہوں نے اسلامی عقیدۂ ختم نبوت سے انحراف کیا ہے، نہ صرف انہوں نے اپنے ایمان تباہ کئے ہیں بلکہ ملت اسلامیہ کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے۔ قادیانیت نے بھی ایسا ہی کیا ہے۔ اسلام انسانی تہذیب کو اعلیٰ منزلوں کی طرف لے جانا چاہتا ہے لیکن انہوں نے ان راستوں کو مسدود کرنے کی کوشش کی ہے۔ میری نظر میں یہ لوگ (قادیانی) اسلام اور انسانیت دونوں کے دشمن ہیں۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی مساعی قبول فرمائے جو سنت سیدنا صدیق اکبرؓ کو تازہ کرتے ہوئے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے سرگرم عمل رہتے ہیں۔''

(جسٹس) میاں محبوب احمد، چیف جسٹس لاہور ہائیکورٹ، لاہور

3-''قادیانی شعائر اسلامی استعمال نہیں کر سکتے''

وفاقی شرعی عدالت کا تاریخ ساز فیصلہ

جس کا ایک ایک لفظ فتنۂ قادیانیت کے لئے رگ نشتر ہے۔

☆......جسٹس فخر عالم ☆......جسٹس چودھری محمد صدیق

☆......جسٹس مولانا ملک غلام علی ☆......جسٹس مولانا عبدالقدوس قاسمی

قانون توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم دفعہ ۲۹۵ سی۔

نبی کریم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اہانت آمیز کلمات کا استعمال

جو شخص بذریعہ الفاظ زبانی، تحریری یا اعلانیہ، اشارتاً یا کنایتاً، بہتان تراشی کرے یا رسول کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نام کی بے حرمتی کرے، اسے سزائے موت یا سزائے عمر قید دی جائے گی۔ اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

''دفعہ ۲۹۵ سی میں ''یا عمر قید'' کا لفظ مکمل اسلامی سزا کے خلاف تھا، اس لئے وفاقی شرعی

بھی اگر کوئی سمجھتا ہے کہ کسی چراغ یا ستارے کی ضرورت ہے تو
ور اگر حضور ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد
کرتا ہے تو اس کا خرمن ایمان یقیناً جل کر خاکستر ہو چکا ہے۔
بعین' جنہوں نے اسلامی عقیدۂ ختم نبوت سے انحراف کیا
ان تباہ کئے ہیں بلکہ ملت اسلامیہ کو نا قابل تلافی نقصان
ہی کیا ہے۔ اسلام انسانی تہذیب کو اعلیٰ منزلوں کی طرف
ان راستوں کو مسدود کرنے کی کوشش کی ہے۔ میری نظر
انیت دونوں کے دشمن ہیں۔
لوگوں کی مساعی قبول فرمائے جو سنت سیدنا صدیق اکبرؓ
ت کے تحفظ کے لئے سرگرم عمل رہتے ہیں۔''
یف جسٹس لاہور ہائیکورٹ' لاہور

زا اسلامی استعمال نہیں کر سکتے''

دالت کا تاریخ ساز فیصلہ

نیت کے لئے رگ نشتر ہے۔

☆.....جسٹس چودھری محمد صدیق

علی ☆.....جسٹس مولانا عبدالقدوس قاسمی

یہ وسلم دفعہ ۲۹۵ سی۔

م کی شان میں اہانت آمیز کلمات کا استعمال
ری یا اعلانیہ' اشارتاً یا کنایتاً' بہتان تراشی کرے یا
کے پاک نام کی بے حرمتی کرے' اسے سزائے موت یا
نہ کا بھی مستوجب ہوگا۔
فظ مکمل اسلامی سزا کے خلاف تھا' اس لئے وفاقی شرعی

عدالت نے اکتوبر ۱۹۹۰ء میں اپنے فیصلے میں صدر پاکستان کو ہدایت کی کہ وہ ۳۰ اپریل ۱۹۹۱ء تک اس قانون کی اصلاح کریں اور ''یا عمر قید'' کے الفاظ ختم کریں' اور یہ کہ اگر تاریخ مقررہ تک ایسا نہ کیا گیا تو پھر اس کے بعد یہ الفاظ خود بخود کالعدم متصور کئے جائیں گے اور صرف سزائے موت ملک کا قانون بن جائے گا۔ چنانچہ مقررہ تاریخ تک یہ کام نہ ہو سکا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کے مطابق یہ الفاظ خود بخود کالعدم ہو گئے۔''

''قادیانی امت مسلمہ کا حصہ نہیں ہیں۔ اس بات کو خود ان کا اپنا طرز عمل خوب واضح کرتا ہے۔ ان کے نزدیک تمام مسلمان کافر ہیں۔ وہ ایک الگ امت ہیں۔ یہ تناقض ہے کہ انہوں نے امت مسلمہ کی جگہ لے لی ہے اور مسلمانوں کو اس امت سے خارج قرار دیا ہے۔ مسلمان انہیں امت مسلمہ سے خارج قرار دیتے ہیں اور عجیب بات یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کو اس امت سے خارج سمجھتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ دونوں ایک ہی امت میں سے نہیں ہو سکتے۔ یہ سوال کہ امت مسلمہ کے افراد کون ہیں؟ برطانوی ہندوستان میں کسی ادارے کے موجود نہ ہونے کی بنا پر حل نہ ہو سکا لیکن اسلامی ریاست میں اس موضوع کو طے کرنے کے لئے ادارے موجود ہیں اور اس لئے اب کوئی مشکل درپیش نہیں ہے۔''

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ۔ اما بعد

۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کو صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم نے آرڈیننس نمبر ۲۰ موسومہ امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کیا۔ جس کے تحت مرزائیوں کے ہر دو گروپ لاہوری وقادیانی کو ان کی خلاف اسلام سرگرمیوں سے روک دیا گیا۔ آرڈیننس کے ذریعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۸ بی اور سی کا اضافہ کیا گیا جس کے تحت:

۱۔ یہ آرڈیننس قادیانی و لاہوری گروپ اور احمدیوں کی خلاف اسلام سرگرمیوں (امتناع وتعزیر) آرڈیننس ۱۹۸۴ء کے نام سے موسوم ہوگا۔

۲۔ یہ فی الفور نافذ العمل ہوگا۔

۳۔ اس آرڈیننس کے احکام کسی عدالت کے کسی حکم یا فیصلے کے باوجود موثر ہوں گے۔